میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد پنجم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ

جلد پنجم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: میزان الاعتدال اردو (جلد پنجم)

مؤلفہ: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور
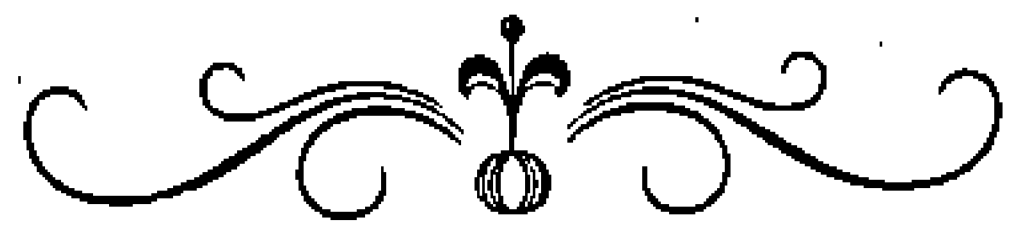
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

﴿حرف اللام﴾

﴿حرف العین﴾

(عبیداللہ)

۵۳۴۲- عبیداللہ بن ابراہیم جزری.

اس نے عمرو بن عون سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۵۳۴۳- عبیداللہ بن ابراہیم انصاری.

اس نے ابوبکر قطعی سے روایات نقل کی ہیں' یہ متماسک ہے' تاہم یہ شیعہ کے اکابرین میں سے ہے اور مستند نہیں ہے۔

۵۳۴۴- عبیداللہ بن احمد بن معروف

یہ قاضی القضاۃ (یعنی چیف جسٹس) تھا' اس نے مجالس املاء کروائی ہیں اور قاضی ابویعلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' لیکن یہ معتزلی تھا۔

۵۳۴۵- عبیداللہ بن احمد اندلسی.

اس نے امام طبرانی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جسے امام طبرانی نے سرے سے نقل ہی نہیں کیا۔

۵۳۴۶- عبیداللہ بن ازور.

اس نے ہشام بن حسان کے حوالے سے ایک ساقط روایت نقل کی ہے' اس سے عیسیٰ بن یونس نے روایت نقل کی ہے۔

۵۳۴۷- عبیداللہ بن اسحاق بن حماد طلحی.

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۳۴۸- عبیداللہ بن انس بن مالک انصاری.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من عال جاریتین حتی تدرکا دخلت انا وھو فی الجنة کھاتین.

''جو شخص دو بچیوں کی پرورش کرے' یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ شخص اور ''میں'' جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے''۔

اس سے صرف اس کے بیٹے ابوبکر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری نے یہ روایت ''الادب المفرد'' میں اسی طرح نقل کی ہے۔ اور یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔ یہی روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے ابوبکر نامی راوی کے حوالے سے ان کے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

عباد رواجنی نے موسیٰ بن عثمان، عمرو بن (عبید)، عبیداللہ نامی اس راوی کے حوالے سے اس کے والد سے ایک اور روایت نقل کی ہے۔

۵۳۴۹- عبیداللہ بن انس.

عبدالرحیم بن سلیمان نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۵۳۵۰- عبیداللہ بن ایاد (د، م، س، ت) بن لقیط.

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے یہ صدوق اور مشہور ہے ابن قانع کہتے ہیں: یہ بات کہی گئی ہے اس کی اپنے والد سے نقل کردہ بعض روایات ضعیف ہیں میں کہتا ہوں: یحییٰ بن معین نے مطلق طور پر (جبکہ) امام نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سعید بن منصور اور احمد بن یونس نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۵۳۵۱- عبیداللہ بن بسر (ت) حمصی.

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف صفوان بن عمرو نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ صحابی ہیں اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن بسر حبرانی' تابعی ہے بظاہر یہی لگتا ہے۔

۵۳۵۲- عبیداللہ بن بشیر بجلی.

اس کے حوالے سے صرف یونس بن ابواسحاق نے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۳۵۳- عبیداللہ بن تمام، ابوعاصم.

اس نے یونس بن عبید اور سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی' امام ابوحاتم' امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ اہل واسط سے تعلق رکھتا ہے۔ معمر بن سہل بن اہوازی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے خالد الحذاء اور یونس سے نقل کی ہیں اور وہ عجیب وغریب ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

نزل جبرائیل وعلیه عمامة سوداء بذؤابة.

''حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو انہوں نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور ان کے بالوں کی چوٹیاں بھی تھیں''۔

۵۳۵۴- عبیداللہ بن جاریہ

اسود بن قیس اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابن مدینی نے اس کا تذکرہ مجہول راویوں میں کیا ہے۔

۵۳۵۵- عبید اللہ بن جعفر بن اعین.

اس نے بشر بن ولید کندی سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے "لین" قرار دیا ہے' اس کا انتقال 309 ہجری میں ہوا۔

۵۳۵۶- (صح) عبید اللہ بن ابو جعفر (ع) مصری.

اس نے بکیر بن اشج اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق اور قابل اعتماد ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عبداللہ احمد نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ علم فقہ کا عالم تھا' امام ابو حاتم' امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ عالم تھا' زاہد تھا' عبادت گزار تھا۔

۵۳۵۷- عبید اللہ بن حارث.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: عبدالعزیز بن عبید اللہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ عبدالعزیز نامی راوی کی حالت کی وجہ سے وہ روایت بھی مستند نہیں ہے۔

۵۳۵۸- (صح) عبید اللہ بن حسن عنبری بصری (م)

یہ بصرہ کا قاضی تھا' اس نے عبدالملک عرزمی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اسے سچا بھی قرار دیا گیا ہے اور مقبول بھی ہے۔ تاہم اس کے اعتقاد کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کہ اس کا عقیدہ بدعتی تھا' ابن قطان کہتے ہیں: مذہب کے اعتبار سے عبید اللہ ایک بُرا شخص تھا' جیسا کہ احمد بن ابو خیثمہ اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے اور فقہ کا عالم ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے' لائق تعریف ہے اور عقلمند شخص ہے۔

عبید اللہ نامی راوی نے خالد الحذاء سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے معاذ بن معاذ انصاری اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

۵۳۵۹- عبید اللہ بن ابو حمید (ق) ابو خطاب.

اس نے ابوملیح ہذلی سے روایات نقل کی ہیں' محمد بن مثنیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا تھا۔ دحیم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس نے ابوملیح کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

مکی بن ابراہیم نے اس کے حوالے سے ابوملیح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

المکر والخیانة والخدیعة فی النار. "دھوکہ' خیانت اور فریب جہنم میں ہوں گے"

اسی طرح کی ایک اور روایت بھی نقل کی گئی ہے' لیکن اس کی سند بھی کمزور ہے۔

۵۳۶۰- عبید اللہ بن خشخاش.

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام صرف عبید ہے' یعنی وہ اضافت کے بغیر ہے۔

۵۳۶۱- عبید اللہ بن خلیفہ (د، ق) ابوغریف ہمدانی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ''مرادی'' ہے اور یہ بات ابن صلاح کی تحریر میں مذکور ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اسبغ بن نباتہ کے ہم پلہ افراد میں سے ایک ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں کا انچارج تھا۔

۵۳۶۲- عبید اللہ بن خلیفہ خزاعی.

اس کا اسم منسوب کوئی بھی بیان کیا گیا ہے' اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۳۶۳- عبید اللہ بن رماحس قیسی رملی.

اس نے زیاد بن طارق کے حوالے سے حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قصیدہ سنایا:

''اے اللہ کے رسول! کرم کے حوالے سے ہم پر مہربانی کیجئے! کیونکہ آپ ایک ایسے فرد ہیں' جن سے ہمیں اُمید بھی ہے اور جن سے (مہربانی کا) ہمیں انتظار بھی ہے''۔

اس سے امیر بدر حمامی' ابوالقاسم طبرانی' احمد بن اسماعیل بن عاصم' ابوسعید بن عرابی' حسن بن زید جعفری' محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی نے روایات نقل کی ہیں' یہ عمر رسیدہ شخص تھا' میں نے متقدمین کی اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں دیکھی ہے' لیکن یہ قابل اعتماد بھی نہیں ہے' پھر میں نے اس حدیث کا جائزہ لیا' جسے اس نے روایت کیا ہے' تو اس میں ایک قابل اعتراض علت پائی جاتی ہے' ابوعمر بن عبدالبر نے زہیر کے اشعار میں یہ بات کہی ہے کہ اسے عبید اللہ بن رماحس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تو عبید اللہ نے اس کی سند میں دو آدمیوں کا نام ساقط کر دیا ہے اور پھر انہوں نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا یہاں تک کہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ راوی کا نام زیاد بن طارق ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ حضرت زہیر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' یہ روایت اسی طرح معجم طبرانی اور دیگر روایات میں منقول ہے' جس کی سند میں دو راویوں کا نام نہیں ہے۔

۵۳۶۴- عبید اللہ بن زحر (عو)

اس نے علی بن یزید اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں' شاید اس کا انتقال جوانی میں ہی ہو گیا تھا' اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں جیسے یحییٰ بن سعید انصاری' یحییٰ بن ایوب نصری۔

محمد بن یزید مستملی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابومسہر سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس نے معضل روایات نقل کی ہیں؛ جن کا معضل ہونا واضح ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ احادیث میرے نزدیک ضعیف ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کا استاد علی بن یزید بھی متروک ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں اور جب اس نے علی بن یزید سے روایات نقل کی تو جھوٹی روایات نقل کی ہیں اور جب یہ عبیداللہ اور علی بن یزید اور قاسم ابوعبدالرحمٰن کی روایات کو اکٹھا کر دیں تو وہ روایت صرف وہ ہوں گی جو انہوں نے خود ایجاد کی ہوگی۔ امام ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: عبیداللہ بن زحر نامی راوی صدوق ہے۔

عبداللہ بن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

تمام عيادة المريض ان يضع يده عليه، ويساله كيف هو!

''مریض کی عیادت کرنے کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر اس سے دریافت کرے کہ اُس کا کیا حال ہے؟''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

افضل الصلاة صلاة الصبح يوم الجمعة في جماعة.

''سب سے افضل نماز، جمعہ کے دن فجر کی نماز با جماعت ادا کرنا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

يطهر المؤمن ثلاثة احجار، والماء اطهر.

''مؤمن تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرتا ہے، ویسے پانی زیادہ پاکیزگی عطا کرنے والا ہے''۔

ضمام بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زحر نامی یہ راوی جب محفل میں بیٹھتا تھا، تو بکثرت احادیث بیان کرتا تھا اور بکثرت فتویٰ دیتا تھا، ایک شخص نے اس سے کہا: جس نے اس کا بکثرت کلام سنا تھا، کیا وجہ ہے کہ تم عوامی مقرروں کی طرح بکثرت کلام کرتے ہو، تو اس نے کہا: تم شیطان کے نمائندے ہو، مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو شخص علم کو چھپاتا ہے، اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ تمام ''سنن'' کے مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور امام احمد نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے، امام نسائی اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے، انہوں نے کتاب الضعفاء میں اس کا ذکر نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے

کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

نذرت اختی ان تحج حافية غير منتقبة، فاتيت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: مر اختك فلتركب ولتختمر ولتصم ثلاثة ايام.

''میری بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ پیدل چل کر حج کے لیے جائے گی اور اس دوران نقاب نہیں کرے گی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بہن سے کہو: کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر بھی اوڑھ لے اور تین دن روزے رکھ لے''۔

۵۳۶۵- عبیداللہ بن ابی زیاد (د، ت، ق) قداح، ابوحصین مکی

اس نے ابوطفیل اور قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا تھا' یہ اس پائے کا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔ یہ تینوں اقوال ہمارے شیخ ابوالحجاج نے نقل کیے ہیں۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔

امام ترمذی نے شہر کے حوالے سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے اس کی نقل کردہ روایت (جو درج ذیل ہے)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اسم اللہ الاعظم فی: اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم، والهكم اله واحد

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اس آیت میں ہے: ''اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم والهكم اله واحد''

(امام ترمذی نے یہ کہا ہے:) یہ روایت صحیح ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں' ابن عدی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر چیز نہیں دیکھی ہے' احمد بن یحییٰ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

انما جعل الطواف والسعی ورمی الجمار لاقامة ذكر اللہ.

''طواف اور جمرات کو کنکریاں مارنے کو اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ذكاة الجنين ذكاة امه. ''جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو ذبح کرنا' ہی اُسے ذبح کرنا شمار ہوگا''۔

۵۳۶۶- عبیداللہ بن زیاد (خ، ت) رصافی.

اس نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے ایک نسخہ بھی منقول ہے' جو زہری سے روایت کیا گیا ہے' اس کے

پوتے حجاج بن ابومنیع یوسف بن عبیداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ ذہلی کہتے ہیں: یہ شام کے علاقے رصافہ سے تعلق رکھتا تھا' میرے علم کے مطابق اس کے پوتے حجاج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس نے احادیث کا ایک جزء مجھے نکال کر دکھایا تھا' جو زہری سے منقول ہے' تو میں نے ان روایات کو مستند پایا تھا' لیکن یہ راوی مجہول اور مقارب الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ امام بخاری نے کتاب الطلاق میں اس کے حوالے سے تعلیق کے طور پر کچھ نقل کیا ہے۔

۵۳۶۷- عبیداللہ بن سالم.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۳۶۸- عبیداللہ بن سعید (د) ثقفی.

یہ تابعی ہے' اس کا بیٹا ابوعون محمد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۳۶۹- عبیداللہ بن سعید (خ،ت)، ابومسلم

یہ اعمش کو ساتھ لے کر چلا کرتا تھا' یحییٰ ابن ابوبکیر' حسین بن حفص' ابومسلم عبدالرحمٰن بن واقد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس سے موضوع احادیث منقول ہیں۔

کتانی فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحاتم سے کہا: ابومسلم کی نقل کردہ وہ روایت' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تسقی البھائم الخمر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے''۔

تو امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس نے یہ روایت ضعیف سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ غلطی کیا کرتا تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا یتقدم الصف الاول اعرابی ولا اعجمی.

''کوئی دیہاتی یا کوئی عجمی پہلی صف میں آگے نہ بڑھیں''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

۵۳۷۰- عبیداللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر مصری.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے علی بن کدید اور حسین بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے مقلوب روایات نقل کرتا ہے' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوعوانہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۳۷۱- عبیداللہ بن سفیان، ابوسفیان

اس نے ابن عون سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کی حدیث کو واہی قرار دیا ہے' اس کا اسم منسوب ''غدانی' بصری'' ہے۔ احمد بن سنان القطان اور دیگر حضرات نے (ان کے علاوہ) کدیمی' عبدالرحمٰن بن بشر نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابن رواحہ کے نام سے معروف ہے۔

۵۳۷۲- عبیداللہ بن سلمہ بن وہرام.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' کتانی نے امام ابوحاتم کے حوالے سے اس کا کمزور ہونا نقل کیا ہے۔

۵۳۷۳- عبیداللہ بن سلمان (د).

یہ تابعی ہے اور ابوسلام اسود کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی (اور اس کی نقل کردہ روایت) غزوۂ خیبر کے مالِ غنیمت کے بارے میں ہے۔

۵۳۷۴- عبیداللہ بن سلیمان.

اس نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۵۳۷۵- عبیداللہ بن شبرمہ

ابن جوزی بیان کرتے ہیں: عقیلی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک معدوم شخص ہے' اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ تاہم عقیلی کی کتاب میں جس کا تذکرہ ہے' وہ عبداللہ بن شبرمہ ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۳۷۶- عبیداللہ بن ضرار، ابوعمرو.

اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور اسے کوئی عزت حاصل نہیں ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے:

لا تشاور من ليس في بيته دقيق

''تم کسی ایسے شخص سے مشورہ نہ لو' جس کے گھر میں آٹا موجود نہ ہو''۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی سند میں احمد بن عبدالرحمٰن نامی شخص متروک ہے۔ یہ بات ابوالعباس

الخشاب نے اپنی کتاب ''الحافل'' میں نقل کی ہے' جو کتاب الکامل پر ان کی تحریر کردہ ''ذیل'' ہے۔

۵۳۷۷- عبید اللہ بن عبد اللہ عتکی بصری

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ نضر بن شمیل نے اس کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں' کہ اگر اللہ نے چاہا تو وہ مستقیم ہوں گی' پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اجتمعوا وارفعوا ایدیکم، ففعلنا، فقال: اللّٰھم افقر المعلمین کی لا یذھب القرآن، واغن العلماء کی لا یذھب بالدین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اکٹھے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ بلند کرلو' ہم نے ایسا کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو معلمین کو غریب رکھنا' تاکہ وہ قرآن نہ لے جائیں اور علماء کو خوش حال رکھنا' تاکہ وہ دین نہ لے جائیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

اجیعوا النساء جوعا غیر مضر، واعروھم عریا غیر مبرح، لانھم اذا سمنوا فلیس شیء احب الیھم من الخروج.

''تم عورتوں کو اتنا بھوکا رکھو' جو نقصان دِہ نہ ہو اور انہیں بس بنیادی ضرورت کا لباس فراہم کرو' کیونکہ جب وہ موٹی تازی ہو جائیں گی' تو ان کے نزدیک گھر سے باہر نکلنے سے زیادہ اور کوئی پسندیدہ چیز نہیں ہوگی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے۔

من طلب العلم مشی فی ریاض الجنة.

''جو شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے' وہ جنت کے باغوں میں چلتا ہے''۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ روایات محمد بن داؤد نامی راوی کی ایجاد کردہ ہیں' یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ اس کا استاد کون ہے اور اس کے استاد کا استاد کون ہے؟

۵۳۷۸- عبید اللہ بن عبد اللہ (د،س،ق)، ابو منیب مروزی عتکی

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں' لیکن امام ابو حاتم نے امام بخاری کی اس بات کا انکار کیا ہے کہ انہوں نے ابو منیب نامی اس راوی کا تذکرہ ضعیف راویوں میں کیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے مقلوب روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ابو قدامہ سرخسی بیان کرتے ہیں: اس نے یہ ارادہ کیا کہ ابن مبارک اس کے پاس آئیں تو یہ انہیں بتائے کہ اس نے عکرمہ کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ''عشر اور خراج اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔ لیکن ابن مبارک اس کے پاس نہیں آئے۔

اس نے عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مجلسين وملبسين، فاما المجلسان فالجلوس بين الشمس والظل، وان تحتبى فى ثوب يفضى الى عورتك. واما الملبسان فان تصلى فى ثوب واحد لا يتوشح به، والآخر ان تصلى فى سراويل ليس عليه رداء .

''نبی اکرم ﷺ نے دوطریقے سے بیٹھنے سے اور دوطرح کا لباس پہننے سے منع کیا ہے' جہاں تک بیٹھنے کے دوطریقوں کا تعلق ہے تو اس میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھے اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرم گاہ بے پردہ ہو رہی ہو' جہاں تک دوطرح کے لباس کا تعلق ہے تو اُس میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں اس طرح نماز ادا کرے کہ اس کو اس نے لپیٹا ہوا نہ ہو اور دوسرا یہ ہے کہ آدمی صرف شلوار پہن کر نماز ادا کرے' اس کے جسم (کے اوپری حصے پر) چادر نہ ہو''۔

اس نے ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

الوتر حق ، فمن لم يوتر فليس منى، الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منى. الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منى.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وتر حق ہے' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' وتر حق ہے جو شخص وتر ادا نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' وتر حق ہے جو شخص وتر ادا نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۳۷۹-عبیداللہ بن عبداللہ (ت) بن ثعلبہ انصاری.

اس نے ابن جاریہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ''باب لُد'' کے قریب دجال کو قتل کر دیں گے' یہ روایت لیث نے زہری کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ثعلبہ سے منقول ہے۔ امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم کی تاریخ میں اس کا تذکرہ نہیں ہے اور زہری کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' اس حدیث کی علت میں متعدد اقوال بھی منقول ہیں۔

۵۳۸۰-عبیداللہ بن عبداللہ (د، ت، ق) بن موہب تیمی

یہ یحییٰ کا والد ہے' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں' اس کے اور اس کے باپ کے بارے میں پتا نہیں چل سکا۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس کے بیٹے اور

اس کے بھتیجے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۳۸۱- عبیداللہ بن عبداللہ بن حصین خطمی.

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے' عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

صلينا على جنازة مع جابر ، ثم جلسنا حوله في المسجد، فقال: الا اخبركم كيف كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قلنا: بلى.فاهوى بيده الى الحصباء ، فملا كفيه، ثم نضح على قدميه، (ثم القى الحصباء على قدميه) ، ثم قال: هكذا كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، وادخل يده من تحت بطن رجله.

ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کی' پھر ہم مسجد میں ان کے اردگرد بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نہ بتاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے' ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے اپنے ہاتھ کنکریوں کی طرف بڑھائے' پھر انہوں نے دونوں مٹھیوں میں بھرا' پھر انہوں نے اپنے پاؤں پر ڈالا اور پھر بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو کیا کرتے تھے' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے پاؤں کے نیچے داخل کیا''۔

۵۳۸۲- عبیداللہ بن عبداللہ بن محمد عطار.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۸۳- عبیداللہ بن عبدالرحمٰن (د،س،ق) بن عبداللہ بن موہب مدنی

اس نے قاسم بن محمد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

اس نے قاسم بن محمد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انها كان لها غلام وجارية، فقالت: يا رسول الله، انى اريد ان اعتقهما.فقال: ان اعتقتهما فابدئى بالرجل قبل المراة.

''ان کا ایک غلام اور ایک کنیز تھی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہو' تو عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو''۔

یہ روایت حماد بن مسعدہ نے عبیداللہ نامی اس راوی سے نقل کی ہے' ابن عدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا فاطمة، لا يمنعك ان تسمعى ما اوصيك به ان تقولى: ياحى يا قيوم، برحمتك استغيث، ولا تكلنى الى نفسى طرفة عين، واصلح لى شانى كله.

''نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! میں جو تمہیں وصیت کر رہا ہوں' اس کو سننا بھی تمہارے لیے ان کلمات کو پڑھنے میں رکاوٹ نہ بنے:

''اے زندہ اور اے ہمیشہ قائم رہنے والی ذات! میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میری ذات کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام اُمور کو ٹھیک کر دینا''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو شہر سے نقل کی گئی ہیں اور ابن میسّب سے نقل کی گئی ہیں' قعنبی نے اس کا زمانہ پایا ہے' کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۵۳۸۴- عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن اصم۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی' اس کا باپ بھی ضعیف ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۳۸۵- عبیداللہ بن عبدالرحمٰن صاحب القصب

میں نے حافظ ابوعبداللہ بن مندہ کی تحریر میں اس کا نام پڑھا ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله في سماء الدنيا ثمانين الف ملك يستغفرون لمحبي ابي بكر وعمر ... الحديث.

''نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے آسمانِ دنیا میں اسّی ہزار فرشتے رکھے ہیں' جو ابوبکر اور عمر سے محبت کرنے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں''۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ یہ روایت اس سند کے ساتھ جھوٹی ہے۔

۵۳۸۶- عبیداللہ بن عبدالمجید (ع)، ابوعلی حنفی۔

اس نے قرہ بن خالد اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام دارمی' ذہلی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے شیخ نے کتاب ''تہذیب الکمال'' میں یہ بات بیان کی ہے: عثمان دارمی نے یحییٰ اور ابوحاتم کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۵۳۸۷- عبیداللہ بن عبدالملک، ابوکلثوم عبدی۔

امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۳۸۸-عبیداللہ بن عکراش (ت،ق)

یہ وہ شخص ہے جس سے علاء بن فضل نے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی حدیث غیلانیات میں نو واسطوں کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ذویب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

انه اکل مع النبی صلی اللہ علیه وسلم ثریدا، فقال: یا عکراش، کل من موضع واحد.

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثرید کھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ روایت غریب ہے اور علاء نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۳۸۹-عبیداللہ بن علی بغدادی

یہ ابن مارستانیہ کے نام سے مشہور ہے' یہ ثقہ نہیں ہے' اس پر جھوٹا سماع بیان کرنے کا الزام ہے' اس نے شہدہ اور اس کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے اور پھر اسی پر قناعت نہیں کی بلکہ اس نے ارموی سے سماع کا بھی دعویٰ کر دیا' یہ فلسفے میں دلچسپی رکھتا تھا۔

۵۳۹۰-عبیداللہ بن علی (د،ت،ق) بن ابو رافع۔

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ کم درجے کا صالح الحدیث ہے اور اس میں کچھ خرابی ہے' اس نے اپنی دادی سلمٰی سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے غلام فائد' ہشام بن سعد' ابن اسحاق اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث نہیں ہے لیکن اس سے استدلال بھی نہیں کیا جائے گا۔

۵۳۹۱-عبیداللہ بن علی (ق) بن عرفطہ

اس نے ابو سلامہ خداش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے منصور بن معتمر کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۵۳۹۲-عبیداللہ بن عمر بن موسیٰ تیمی۔

اس نے ربیعہ الرائے سے روایات نقل کی ہیں' اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے' یہ عبیداللہ بن عائشہ کا چچا ہے۔

۵۳۹۳-عبیداللہ بن عمر بغدادیؒ

یہ فقیہ ہے اور اس نے قرطبہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے ان لوگوں سے روایات نقل کی ہیں' جن سے اس کی ملاقات بھی نہیں ہوئی' لیکن علم قرأت میں اسے مکمل مہارت حاصل تھی۔

۵۳۹۴- عبید اللہ بن غالب.

یہ ابن ابوحمید ہے اور واہی ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۳۹۵- عبید اللہ بن محمد، ابو معاویہ مؤدب.

اس نے دحیم سے روایات نقل کی ہیں' تمام رازی اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس سے اس کے بیٹے محمد اور محمد بن ابراہیم بن سہل نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۳۹۶- عبید اللہ بن محمد طانجی.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۳۹۷- عبید اللہ بن محمد بن عبد العزیز عمری

یہ امام طبرانی کے اساتذہ میں سے ہے' اس نے اسماعیل بن ابو اویس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

۵۳۹۸- عبید اللہ بن محمد اسکندرانی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے دو ساقط روایات ذکر کی ہیں' امام ابو احمد حاکم نے ان دونوں کو نقل کیا ہے۔

۵۳۹۹- عبید اللہ بن محمد بن بطہ عکبری فقیہ

یہ فقیہ ہے اور امام ہے' لیکن وہم کا شکار ہو جاتا ہے' اس نے بغوی اور ابن صاعد سے ملاقات کی تھی۔

ابن ابوفوارس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم. ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

عتیقی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ہشام کے حوالے سے ان کے والد سے روایت نقل کی ہے' جو علم کے قبض ہو جانے کے بارے میں ہے اور اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عطاردی سے روایت نقل کی ہے' تو علی بن ینال نے اسے منکر قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں بری بات ذکر کی ہے' یہاں تک کہ عام لوگوں نے ابن ینال پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا' تو وہ چھپ گیا۔

ابوالقاسم ازہری کہتے ہیں: ابن بطہ نامی یہ راوی ضعیف ہے' ضعیف ہے۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن بطہ کے روایت میں ''کم اتقان'' کے باوجود یہ سنت میں امام کی حیثیت رکھتا ہے اور فقہ میں امام کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ صاحب حال شخص تھا اور اس کی دعا مستجاب ہوتی تھی۔

۵۴۰۰- عبیداللہ بن محمد بن امام ابوبکر بیہقی

اس نے اپنے دادا (امام بیہقی) سے تحریری طور پر روایات نقل کی ہیں' حافظ ابن عساکر کہتے ہیں: اس نے اپنی طرف جھوٹا سماع منسوب کیا ہے' لیکن اس کے علاوہ جو روایات ہیں' وہ مستند ہیں۔

۵۴۰۱- عبیداللہ بن محمد بن نضر، ابومحمد لؤلؤی.

اسماعیلی کہتے ہیں: یہ منکرالحدیث ہے' اس نے بصرہ میں ہمیں احادیث بیان کی تھیں۔

۵۴۰۲- عبیداللہ بن محرز (خ)

اس نے امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں' میرے علم کے مطابق' ابونعیم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۴۰۳- عبیداللہ بن مغیرہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' جبکہ ابوشیبہ یحییٰ بن عبدالرحمٰن کندی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۰۴- عبیداللہ بن موسیٰ بن معدان.

اس نے منصور سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۴۰۵- عبیداللہ بن موسیٰ (ع) عیسیٰ کوفی،

یہ امام بخاری کا استاد ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہے' لیکن یہ شیعہ اور جل جانے والا شخص ہے' ابوحاتم اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: ابونعیم ان سے زیادہ متقن ہے اور اسرائیل سے روایت نقل کرنے میں عبیداللہ اس سب سے زیادہ ثبت ہے۔ احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ قرآن کا عالم تھا اور اس بارے میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا' میں نے اسے کبھی سر اُٹھائے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی اسے کبھی ہنستے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا اور جل جانے والا شخص تھا۔

میمونی کہتے ہیں: امام احمد فرماتے ہیں: عبیداللہ اختلاط کا شکار ہو جاتا تھا' اس نے غلط روایات بیان کی ہیں اور اس نے جھوٹی روایات بیان کی ہیں' میں نے اسے مکہ میں دیکھا تھا' میں اس سے نہیں ملا' ایک مرتبہ ایک محدث نے امام احمد بن حنبل سے اس سے روایات نقل کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو امام احمد نے اسے منع کر دیا۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا تھا' یہ زاہد اور عبادت گزار اور اتقان والا شخص تھا۔

۵۴۰۶- عبیداللہ بن نضر بن انس.

عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے' اس نے ایک حدیث کی سند میں وہم کیا ہے۔

۵۴۰۷-عبید اللہ بن ابونہیک (د).

اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۴۰۸-عبید اللہ بن ہریر (د) بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج انصاری مدنی

یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مشہور نہیں ہے یعنی اس کی وہ روایت جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا رافع سے نقل کی ہے (اور وہ درج ذیل ہے:)

انه صلی اللہ علیه وسلم نهی عن کسب الاماء ، حتی یعلم من این هو.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز کی کمائی سے منع کیا ہے جب تک یہ پتا نہیں چل جاتا کہ وہ آمدن کہاں سے ہوئی ہے''۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوفدیک نامی راوی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے ایک قول کے مطابق واقدی نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے لیکن میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو۔

۵۴۰۹-عبید اللہ بن الوازع کلابی (ت،س)

یہ عمرو بن عاصم کا دادا ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ایوب سے نقل کی ہے میرے علم کے مطابق اس کے پوتے کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۴۱۰-عبید اللہ بن ولید (ت،ق) وصافی.

اس نے عطیہ عوفی اور عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث میں مستند نہیں ہے لیکن اس کی حدیث کو معرفت کے لیے نوٹ کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ثبت راویوں کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں یہاں تک کہ یہی خیال آتا ہے کہ اس نے خود وہ احادیث ایجاد کی ہیں اس لیے اسے متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار دیا گیا امام نسائی اور فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

اهل السماء لا یسمعون شیئا من الارض الا الاذان.

''آسمان والے لوگ زمین میں سے کوئی چیز نہیں سنتے صرف اذان سنتے ہیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

انما سماهم الله ابرارا لانهم بروا الآباء والابناء.

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا نام ''ابرار'' اس لیے رکھا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنے باپ داداؤں اور اپنے بیٹوں سے نیکی کرتے ہیں''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

الجهاد امر بالمعروف ونهی عن المنكر، والصدق فی مواطن الصبر، وشنآن الفاسق، فمن امر بمعروف شد عضد المؤمن، ومن نهى عن منكر ارغم الفاسق، ومن صدق فی مواطن الصبر فقد قضى ما عليه.

''جہاد یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے' برائی سے منع کیا جائے اور صبر کے مقام پر سچائی سے کام لیا جائے اور فاسق کو رسوا کیا جائے تو جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے' وہ مومن کا بازو مضبوط کرتا ہے اور جو شخص برائی سے منع کرتا ہے' وہ فاسق کی ناک خاک آلود کرتا ہے اور جو شخص صبر کے مقام پر سچائی سے کام لیتا ہے' وہ اُس چیز کو ادا کر دیتا ہے' جو اس کے ذمے لازم تھی''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

نهى عن بيع الغرر، وعن بيع المضطر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے اور اضطراری حالت کے سودے سے منع کیا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

طلق رجل امراته الفا، فاتى بنوه النبی صلى الله عليه وسلم، فقال: ما اتقى الله ابوكم، فيجعل له مخرجا. بانت منه بثلاث، وسبع وتسعون وتسعمائة فی عنق ابيكم

''ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں' تو اس کے بچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے ڈرا نہیں ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی گنجائش پیدا کر دیتا' وہ عورت اس مرد سے تین طلاقوں کے ذریعے لاتعلق ہوگئی اور باقی 997 طلاقیں تمہارے باپ کی گردن میں ہیں''۔

۵۴۱۱- عبیداللہ بن یزید (س) قردوانی، حرانی

اس نے معقل بن عبیداللہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' مجھے اس کے بیٹے محمد کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۵۴۱۲- عبیداللہ بن یعقوب رازی واعظ

اس نے 330 ہجری کے بعد احادیث بیان کی تھیں' حافظ ابوعلی نیشاپوری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۵۴۱۳- عبیداللہ باہلی (د)

اسے ان کے ساتھ نسبت ولاء حاصل ہے' اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں' عیسیٰ بن عبید کندی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۱۴- عبیداللہ۔

اس نے موسیٰ بن طلحہ سے روایات نقل کی ہیں' صرف لیث بن ابوسلیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۱۵- عبیداللہ (د).

ایک قول کے مطابق اس کا نام صرف عبید ہے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، عاصم بن عبیداللہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(عبید)

۵۴۱۶- عبید بن اسحاق عطار.

اس نے شریک، قیس اور ان کی مانند افراد سے روایات نقل کی ہیں، اسے عطار مطلقات بھی کہا جاتا ہے۔ یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے لیکن جہاں تک امام ابوحاتم کا تعلق ہے تو وہ اس سے راضی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

ان اللہ یحب المؤمن المحترف.

''بے شک اللہ تعالیٰ ایسے مؤمن سے محبت کرتا ہے، جو کوئی فن جانتا ہو''۔

۵۴۱۷- عبید بن اغر.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبید اغر ہے، موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی، یہ عبید بن سلیمان ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۵۴۱۸- عبید بن اوس غسانی

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سیکرٹری ہے، اس سے صرف اس کے بیٹے محمد نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۱۹- عبید بن باب.

یہ عمرو بن عبید معتزلی کا والد ہے اور اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۴۲۰- عبید بن تمیم.

اس نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ہے اور اس روایت کے حوالے سے الزام اسی شخص پر عائد کیا گیا ہے۔ یہ روایت یوسف بن سعید بن مسلم نے اس سے نقل کی ہے، لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ عبید نامی راوی کون ہے؟

۵۴۲۱- عبید (د).

ایک قول کے مطابق اس کا نام عتبہ بن ثمامہ ہے، اس نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں،

جبکہ اس سے صرف عبدالملک بن ابوکریمہ مغربی نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۲۲- عبید بن جبر (د).

اس نے اپنے آقا حضرت ابوبصرہ غفاری سے روایات نقل کی ہیں' کلیب بن ذہل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۲۳- عبید بن حجر.

ابواسامہ کوفی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۴۲۴- عبید بن حمران، ابومعبد

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۴۲۵- عبید بن خشخاش (س).

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

آدم نبی مکلم ''حضرت آدم علیہ السلام ایک نبی تھے' جن سے کلام کیا گیا''۔

امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع ذکر نہیں کیا گیا' یہ روایت مسعودی نے ابوعمرو کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۵۴۲۶- عبید بن خنیس

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۴۲۷- عبید بن زید (ق).

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو اس کے بیٹے نے اس سے نقل کی ہے' یا یزید بن عبدالملک نے نقل کی ہے۔

۵۴۲۸- عبید بن سلمان (ق) کلبی

یہ بختری کا والد ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۴۲۹- عبید بن سلمان اغر

اس نے سعید بن مسیب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: بلکہ یہ ضعیف راویوں سے منتقل ہو گیا۔

۵۴۳۰-عبید بن سلیمان باہلی مروزی.

عبدان بن عثمان نے اس سے روایات نقل کی ہیں' سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۵۴۳۱-عبید بن صباح.

اس نے عیسیٰ بن طہمان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ احمد بن یحییٰ صوفی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ان اللہ کتب الغیرۃ علی النساء ، فمن صبرت احتسابا کان لھا مثل اجر شھید.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مزاج کی تیزی عورتوں کے نصیب میں لکھ دی ہے' تو جو عورت ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے صبر سے کام لے گی' اسے شہید کی مانند اجر ملے گا''۔

۵۴۳۲-عبید بن طفیل (ق) مقری

اس نے عبدالرحمٰن مکی سے روایات نقل کی ہیں' میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں' جس نے اس سے روایت نقل کی ہو' صرف عمر بن شبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۳۳-عبید بن طفیل غطفانی کبیر.

اس نے ربیع بن خراش اور ضحاک سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابونعیم' قبیصہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کم درجے کا صالح ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے' تاکہ تمیز ہو جائے۔

۵۴۳۴-عبید بن عامر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اسے عبداللہ بن ابونجیح کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبیداللہ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عبید ہے' جس میں کوئی اضافت نہیں ہے تو یہ روایت غلط ہے' لیکن امام بخاری اور ان کی پیروی کرنے والے حضرات نے اس کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۵-عبید بن عبدالرحمٰن ، ابوسلمہ

یہ شیخ ابوحفص فلاس کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے' وہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' جو قریش کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۵۴۳۶-عبید بن عبدالرحمٰن

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' ابواسامہ کلبی نے اس کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۵۴۳۷- عبید بن عمر ہلالی

احمد بن عبدہ ضبی نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔

۵۴۳۸- عبید بن عمرو بصری۔

اس نے علی بن جدعان سے روایت نقل کی ہے' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' زید بن حریش اور عمر بن حفص شیبانی نے اس سے روایت نقل کی ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۳۹- عبید بن عمیر (د)۔

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے' ابن ابوذئب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۴۴۰- عبید بن فرج عتکی۔

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور انہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث متعلق کی ہے' جسے محمد بن علی انصاری نے نقل کیا ہے' جو اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تجوز قدما عبد من بين يدى الله عزوجل حتى يسال عن اربع: شبابك فيما ابليت، وعمرك فيما افنيت، ومالك من اين اخذت، وفيما انفقت.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بندے کے دونوں پاؤں اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' کہ تم نے اپنی جوانی کن کاموں میں صرف کی اور اپنی عمر کن کاموں میں بسر کی اور اپنا مال کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟"۔

۵۴۴۱- عبید بن قاسم (ق)۔

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ نہیں ہے' امام احمد' یحییٰ بن معین اور احمد بن مقدام نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس سے احادیث نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ہشام کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور احادیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے' جو اس نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل من كل طعام مما يليه، فاذا اتى بالتمر جالت يده فى الآناء.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کھانا اپنے آگے سے کھایا کرتے تھے' لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور لائی جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پورے برتن میں گردش کرتا تھا''۔

اس نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى الفجر فقرا فيه: اذا زلزلت - مرتين.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۂ زلزال دو مرتبہ تلاوت کی''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله: واهلها مصلحون - قال ينصف بعضهم بعضا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں واھلھا مصلحون یہ ارشاد فرمایا ہے:''وہ ایک دوسرے کو نصف دیتے ہیں''۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

جاء يهودى الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: نعم الامة امتك لولا انهم يعدلون.قال: وكيف يعدلون ؟ قال: يقولون لولا الله وفلان.قال: ان اليهودى ليقول قولا.وقال ايضا: نعم الامة امتك لولا انهم يشركون.قال: كيف ؟ قال: يقولون بحق فلان وحياة فلان.فقال النبى صلى الله عليه وسلم: لا تحلفوا الا بالله.

''ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ کی اُمت بہترین اُمت ہے' اگر وہ لوگ برابر قرار نہ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ لوگ کیسے برابر قرار دیتے ہیں؟ تو اس نے کہا: وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ نے اور فلاں نے ایسا نہ کیا' تو اس نے بتایا کہ یہودی ایک ہی بات کہتا ہے' اس نے یہ بھی کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت بہترین اُمت ہے' اگر وہ لوگ شرک نہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو اس نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں کے حق میں اور فلاں کی زندگی میں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ صرف اللہ کے نام کی قسم اُٹھایا کرو''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن اوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

كان احب الصبغ الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصفرة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ رنگ زرد رنگ تھا''۔

۵۴۴۲- عبید بن ابی قرہ

اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عباس کے واقعہ کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے۔

احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر حضرات نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة قال: انظر، هل ترى في السماء من شيء؟ قلت: نعم ارى الثريا. قال: اما انه يملك هذه الامة بعددها من صلبك.

''ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو ذرا! کیا تمہیں آسمان میں کوئی چیز دکھائی دے رہی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں مجھے ''ثریا'' (نامی کہکشاں) نظر آرہی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری اولاد میں سے اتنے ہی لوگ اس امت کے بادشاہ بنیں گے''

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے اپنی ''مسند'' میں اس سے نقل کی ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے۔

ابراہیم بن سعید جوہری نے اس کے حوالے سے ابن لہیعہ سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں' جنہیں ابن عدی نے نقل کیا ہے۔

۵۴۴۳- عبید بن کثیر عامری کوفی التمار، ابوسعید

اس نے یحییٰ بن حسن بن فرات کے حوالے سے اس کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے ابان بن تغلب سے ایک مقلوب نسخہ نقل کیا ہے' جو میری نظر سے بھی گزرا ہے۔ یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے' ازدی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۵۴۴۴- عبید بن نضر، ابومحمد لولوی

اسماعیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اس نے ہمیں بصرہ میں احادیث بیان کی تھیں۔

۵۴۴۵- عبید بن محمد کوفی نحاس

یہ محمد بن عبید کا والد ہے' اس نے ابن ابی ذئب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں' احمد بن یحییٰ بن زہیر نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة الا صدقة الفطر - يعني على العبد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے' البتہ صدقہ فطر لازم

ہے (یعنی غلام میں لازم ہے)''

۵۴۴۶- عبید بن مسافع (د،س) مدنی

یہ تابعین کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۵۴۴۷- عبید بن مہران، ابوعباد مدنی

یہ ''مجہول'' ہے' اس سے ایک موضوع حدیث منقول ہے۔

علی بن عمر حربی سکری نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان فی الفردوس لعیناً احلی من الشهد واطیب من المسك، فیها طینة خلقنا الله منها، وخلق منها شیعتنا، وهی المیثاق الذی اخذ الله علیه ولایة علی بن ابی طالب.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فردوس میں ایک چشمہ ہے' جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے' اس میں جو مٹی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے ہمیں پیدا کیا ہے اور اس کے ذریعے ہمارے شیعہ کو پیدا کیا ہے' اور یہی وہ میثاق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے علی بن ابوطالب کی ولایت کے بارے میں لیا تھا''

۵۴۴۸- عبید بن مہران الوزان

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں' حرمی بن حفص کے علاوہ اور کسی کے بارے میں مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اس نے اس سے روایت نقل کی ہو' امام نسائی کی کتاب ''الیوم واللیلة'' میں اس کے حوالے سے روایت منقول ہے۔

۵۴۴۹- عبید بن مہران (م،س) مکتب کوفی

اس نے ابوطفیل اور مجاہد سے جبکہ اس سے دونوں سفیانوں اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۴۵۰- عبید بن ابی مریم (م،خ،د،ت) مکی

ابن ابی ملیکہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' تاہم اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

اس کی روایت حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور رضاعت کے بارے میں ہے۔

۵۴۵۱- عبید بن میمون مصری

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۴۵۲- عبید بن میمون مدنی

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' جو (مدینہ منورہ کے) سات (مشہور فقہاء) میں سے ایک ہیں' یہ راوی مجہول ہے' ابن حبان

نے اس ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۴۵۳- عبید بن ہشام (د)، ابونعیم حلبی

اس نے ابن مبارک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے' لیکن آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس نے ایسی روایت نقل کی ہیں' جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل یمازحہ ضرب اللہ عنقک.قال الرجل: یا رسول اللہ، فی سبیلہ.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ مزاح فرماتے ہوئے' یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گردن اڑا دے' تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اپنی راہ میں"

۵۴۵۴- عبید بن واقد (ت) بصری

ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس نے سعید بن عطیہ لیثی اور غریب راویوں کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' نصر بن علی، عبدالرحمٰن رستہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عباد ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں' اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۴۵۵- عبید بن ابووزیر (د) حلبی

ابوداؤد کے علاوہ' میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں' جس نے اس سے روایت نقل ہو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبیداللہ بن ابووزیر ہے۔

۵۴۵۶- عبید بن یزید حمصی ، ابوبشر

یہ "مجہول" ہے۔

۵۴۵۷- عبید

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں، یہ بختری بن عبید کا والد ہے' یہ بھی مجہول ہے۔

۵۴۵۸- عبید کندی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' اس کا بیٹا محمد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' اس کے حوالے سے "الادب المفرد" میں روایت منقول ہے۔

۵۴۵۹- عبید مولیٰ سائب (د،س)

اس نے عبداللہ بن سائب سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بیٹے یحییٰ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' یہ ابن جریج کا استاد ہے۔

۵۴۶۰- عبید مکتب

یہ (عبید) بن مہران ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۴۶۱- عبید صید

اسے ''لین'' قرار نہیں دیا گیا' یہ ابن عبدالرحمٰن ہے۔

۵۴۶۲- عبید، ابوالعوام

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۴۶۳- عبید ہمدانی

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ بقیہ نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جس کا ذکر بقیہ کے حالات میں ہو چکا ہے۔

(عبیدہ)

۵۴۶۴- (صح) عبیدہ بن حمید (خ،عو) (ضبی) کوفی الحذاء نحوی

اس نے اسود بن قیس اور منصور سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے احمد، (ابوثور، زعفرانی)، عمرو الناقد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں'

امام احمد، ابن معین اور (دوسرے) لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی' ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند ہیں' میں نے اس سے کوئی روایت نقل نہیں کی' انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: میں نے اس سے زیادہ مستند حدیث نقل کرنے والا کوئی نہیں دیکھا' ابن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ ایسا مسکین ہے' تو زیادہ بزرگی والا نہیں تھا' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: اس کی حدیث کتنی عمدہ ہے' یہ میرے نزدیک زیاد بکائی سے زیادہ پسندیدہ ہے' اثرم کہتے ہیں: ابوعبداللہ نے عبیدہ کی بہت تعریف کی ہے اور اس کے معاملے کو بلند قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم لوگوں اور اس کے درمیان کیا معاملہ ہے' ابن نمیر کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' زکریا ساجی کہتے ہیں: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے' عبدالحق نے بھی اس کی نقل کردہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' جس میں یہ مذکور ہے' کہ گرمی اور سردی کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اندازہ اقدام کے حوالے سے ہوتا تھا' اس روایت کا

کمزور ہونا اس کے استاد ابو مالک اشجعی کے حوالے سے ہے' جس نے اسے کثیر بن مدرک سے نقل کیا ہے۔
ایک قول کے مطابق اس راوی کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔

۵۴۶۵-عبیدہ بن معتب (د،ت،ق) ضبی

اس نے شعبی اور ابو وائل سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے شعبہ، وکیع اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' ابو حاتم اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: (محدثین) نے اس کی حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔
عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' معاویہ نے یحییٰ بن عبیدہ بن معتب ضبی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' شعبہ کہتے ہیں: عبیدہ نے تغیر کا شکار ہونے سے پہلے مجھے خبر دی (یعنی حدیث سنائی)۔
ابو موسیٰ الزمن کہتے ہیں: میں نے قطان اور ابن مہدی کو کبھی بھی سفیان کے حوالے سے عبیدہ سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔
طیالسی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اربع قبل الظھر لا سلام بینھن تفتح عندھا ابواب السماء
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ظہر سے پہلے چار رکعات اس طرح ادا کرنا کہ ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے' ان (رکعات) کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''
ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۴۶۶-عبیدہ-(زبر کے ساتھ)-بن بلال (ق).

اس نے حسن بصری کی شاگردی اختیار کی اور اس کا انتقال 160 میں بخارا میں ہوا' عیسیٰ غنجار اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے' سلیمانی کہتے ہیں: یہ بات محل نظر ہے۔

۵۴۶۷-عبیدہ (زبر کے ساتھ) بن حسان عنبری سنجاری

اس نے زہری اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔
خالد بن حیان رقی، اور اس کے بھتیجے عمرو بن عبد الجبار بن حسان نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۵۴۶۸-عبیدہ-(زبر کے ساتھ اور ایک قول کے مطابق پیش کے ساتھ)

یہ عبیدہ بن عبد الرحمٰن، ابو عمرو بجلی ہے، ابن حبان نے دونوں صورتوں میں اس کا ذکر کیا ہے' اور یہ کہا ہے: اس نے یحییٰ بن سعید

انصاری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ حرمی بن حفص نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔
اس نے یحییٰ' سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال: اخذت من لحية النبي صلى الله عليه وسلم شيئا، فقال: لا يصبك السوء ابا ايوب.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف کے کچھ بال حاصل کیے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوایوب! تمہیں کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی''

(عبیس)

۵۴۶۹- عبیس بن میمون (ق) خزاز بصری،

یہ عمر رسیدہ شخص ہے' اس نے قاسم بن محمد، اور بکر بن عبداللہ مزنی سے، جبکہ اس سے قتیبہ، داہر بن نوح، احمد بن عبدہ ضبی اور دیگر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد اور امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن معین اور ابوداود کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہم کی وجہ سے ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: ابوعبیدہ عبیس بن میمون تیمی' جس نے یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں وہ منکر الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(عتاب)

۵۴۷۰- عتاب بن اعین

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم پایا جاتا ہے' ہشام بن عبیداللہ نے اس سے ایک حدیث روایت کی ہے' جس کی سند اس سے مختلف طور پر نقل کی گئی ہے۔

۵۴۷۱- عتاب بن بشیر (خ، د، ت، س) جزری

اس نے خصیف اور ثابت بن عجلان سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اسحاق، علی بن حجر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد فرماتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' اس نے خصیف کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں لیکن میری یہ رائے ہے کہ ان میں منکر ہونا خصیف کے حوالے سے ہے' عبداللہ بن احمد نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کا یہ قول نقل کیا ہے: عتاب بن بشیر ایسا اور ویسا ہے' عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد نے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے یہ بات کہی: کہ وہ ایسا اور ویسا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ حدیث میں اتنے پائے کا نہیں ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی محدثین نے) اسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ضعیف ہے' علی کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو مار دیا (یعنی مسترد

کر دیا) ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

نفیلی بیان کرتے ہیں: اس کا انتقال 188 ہجری میں ''حران'' میں ہوا۔

۵۴۷۲-عتاب بن ثعلبہ

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے ابوزید احول نے اس سے عہد توڑنے والوں سے قتال کرنے کے متعلق حدیث نقل کی ہے اس کی سند تاریک اور متن منکر ہے۔

۵۴۷۳-عتاب بن حرب

اس نے ابو عامر خزاز سے روایات نقل کی ہیں فلاس نے اس سے سماع کیا ہے اور اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے یہ بات بخاری نے بیان کی ہے یہ مدنی ہے اور اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ابن عدی نے مختصر طور پر اور ابن حبان نے اسے کمزور قرار دیتے ہوئے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۴-عتاب (ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ ہے میرے علم کے مطابق شعبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں تاہم کوسج نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

(عتبہ)

۵۴۷۵-عتبہ بن ابوحکیم (عو)

اس نے مکحول اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے ابن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ''ثقہ'' ہے امام احمد نے اسے لین قرار دیا ہے یہ درمیانے درجے کا حسن الحدیث ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن احمد بن ہارون نے اپنی ''سند'' کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ہبیرہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كنا اذا اكثرنا على انس بن مالك القى الينا مجالا، فقال: هذه احاديث كتبتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم عرضتها عليه

''جب ہم نے حضرت انس بن مالک کے ہاں بکثرت آنا جانا شروع کیا تو انہوں نے ہمیں ایک رجسٹر نکال کر دکھایا اور بولے: یہ روایات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نوٹ کی تھیں اور پھر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کے سنایا تھا''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ درست ہونے سے بعید ہے۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ضعیف ہے۔

۵۴۷٦- عتبہ بن حمید (د، ت، ق)

یہ شیخ ہے اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے ابومعاویہ، عبیداللہ اشجعی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ابومعاذ ضبی بصری ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے قوی نہیں ہے۔

۵۴۷۷- عتبہ بن سکن

اس نے اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۵۴۷۸- عتبہ بن ابوسلیمان طائی

یہ "مجہول" ہے۔

۵۴۷۹- عتبہ بن عبداللہ بن عمرو

یہ بھی اسی طرح (مجہول) ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۸۰- عتبہ بن عبداللہ (ت)

اس نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور اس سے عبدالحمید بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں سنا کی کو دوا کے طور پر استعمال کرنیوالی روایت میں یہ (راوی) معروف نہیں ہے۔

۵۴۸۱- عتبہ بن عبدالرحمٰن حرستانی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور قاسم ابوعبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ایک قول کے مطابق اوزاعی نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اس سے اس کے بیٹے جریر نے دو جھوٹی روایات نقل کی ہیں تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ خرابی کی وجہ یہ ہے یا اس کا بیٹا ہے؟

عباس بن ولید خلال نے جریر بن عتبہ بن عبدالرحمٰن اس کے والد کے حوالے سے قاسم سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انكم ستغلبون على الشام وتصيبون على بحرها حصنا يقال له انفة يبعث منه يوم القيامة اثنا عشر الف شهيد.

"عنقریب تم لوگ شام کو فتح کرلو گے تم اس کے سمندر کے پاس ایک قلعے تک پہنچو گے جس کا نام "انفہ" ہوگا قیامت کے دن اس سے بارہ ہزار شہیدوں کو اٹھایا جائے گا"

عباس خلال نے اپنی "سند" کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حدثنا انس بن مالك بالبصرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد والحارث بن مالك نائم، فحركه برجله، فرفع راسه: فقال: كيف اصبحت ؟ قال: اصبحت مؤمنا حقا. قال: فما حقيقة قولك ؟ قال: عزفت نفسي عن الدنيا ... وذكر الحديث.

"حضرت انس بن مالک نے ہمیں بصرہ میں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے جبکہ حارث بن مالک وہاں سوئے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے انہیں حرکت دی انہوں نے سر اٹھا کے دیکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں حقیقی مومن ہوں آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے اس بیان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے بے رغبت کر لیا ہے"۔

۵۴۸۲- عتبہ بن عبید اللہ (یا) ابن عبد اللہ

اس کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے اس سے صرف عبد الحمید بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۸۳- عتبہ بن عویم بن ساعدہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے، ان کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے، جو ابراہیم بن منذر نے اپنی "سند" کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال النبى صلى الله عليه وسلم: ان الله لم يجعلنى زراعا ولا تاجرا ولا صخابا فى الاسواق، وجعل رزقى تحت ظل رمحى.

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے کسان یا تاجر یا بازار میں چیخ چیخ کر بولنے والا نہیں بنایا ہے اس نے میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں مقرر کیا ہے"

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی سند میں "ارسال" پایا جاتا ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث مستند نہیں ہے بظاہر یہ لگتا ہے کہ عتبہ اور ان کے والد دونوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ روایت مضطرب ہے۔

۵۴۸۴- عتبہ بن غزوان رقاشی

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے اور اس سے ہارون بن رئاب نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۴۸۵- عتبہ بن محمد (س، د) بن حارث بن نوفل

(اس کا نام) ایک قول کے مطابق عقبہ ہے اس سے ایسی روایت منقول ہے جو عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے اس سے مصعب بن

شیبہ نے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۵۴۸۶- عتبہ بن یقظان (ق)

اس نے شعبی اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، علی بن حسین بن جنید کہتے ہیں: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

ابن ماجہ نے اپنی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے: جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما احسن من مسلم ولا کافر الا اثابه الله.قلنا: یا رسول الله، ما اثابه الله ؟ قال: ان کان وصل رحما او تصدق او عمل حسنة اثابه الله المال والولد والصحة واشباه ذلك.قلنا: فما اثابه فی الآخرة؟ قال: عذابا دون العذاب. ثم قرا : ادخلوا آل فرعون اشد العذاب.

''جو بھی مسلمان یا کافر کوئی اچھائی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب عطا کرے گا' ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا ثواب کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو بھی صلہ رحمی کرے گا' یا صدقہ کرے گا' یا کوئی بھلائی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ثواب میں مال' اولاد' صحت اور اس جیسی (دوسری نعمتیں) عطا کرے گا' ہم نے عرض کی: تو آخرت میں اسے کیا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دوسروں سے کم عذاب ملے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''فرعون کے ماننے والوں پر شدید ترین عذاب داخل کرو''

عامر نامی راوی صدوق ہے، اور یہ روایت منکر ہے۔

۵۴۸۷- عتبہ

اس نے برید بن اصرم سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: یہ بات محل نظر ہے' جعفر بن سلیمان نے اس سے سماع کیا ہے، ایک قول کے مطابق اس کا نام عتیبہ ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

(عتیبہ، عتیک، عثکل)

۵۴۸۸- عتیبہ بنت عبدالملک

اس خاتون نے زہری سے روایت نقل کی ہے' یہ ایک مجہول عورت ہے، اور (اس کی نقل کردہ) روایت جھوٹی ہے۔

۵۴۸۹- عتیک بن حارث (د،س)

اس نے اپنے چچا حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما تعدون الشهداء فیکم ؟ ''تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید شمار کرتے ہو؟''

یہ مدنی ہے اور تابعی ہے اس کے پوتے عبداللہ بن عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۴۹۰- عشکل

اس نے حسن بن عرفہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

(عثمان)

۵۴۹۱- عثمان بن ابراہیم حاطبی مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۵۴۹۲- عثمان بن احمد (بن) سماک، ابوعمر دقاق

یہ ذاتی طور پر صدوق ہے، لیکن اس کی نقل روایات "ہوائی" ہیں جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وصیت سے متعلق روایت لیکن اس میں خرابی کی جڑ اس سے اوپر کا راوی ہے، اسے امام دارقطنی نے ثقہ قرار دیا ہے۔

ابن سماک کہتے ہیں: میں نے احمد بن محمد صوفی کی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ مرفوع روایت پائی ہے جو جھوٹ کا نادر نمونہ ہے:

من ادرك منكم زمانا يطلب فيه الحاكة العلم فالهرب .قيل: اليسوا من اخواننا ؟ قال: هم الذين بالوا في الكعبة، وسرقوا غزل مريم وعمامة يحيىٰ وسمكة عائشة من التنور.

"تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے کہ کپڑا بننے والے علم حاصل کریں تو وہاں سے بھاگ۔ عرض کی گئی: کیا وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو خانہ کعبہ میں پیشاب کریں گے اور تنور میں سے مریم کا سوت یحییٰ کا عمامہ اور عائشہ کی مچھلی چوری کرلیں گے"

یہ سند تاریکیوں پر مشتمل ہے اور اس میں ابن سماک پر بھی اعتراض بنتا ہے کیونکہ اس نے یہ واہیات روایت نقل کی ہے۔

اس کا انتقال 344 ہجری میں ہوا۔

۵۴۹۳- عثمان بن اسحاق (عو)

یہ ابن شہاب زہری کا استاد ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اس نے قبیصہ بن ذویب سے سماع کیا ہے مجھ تک اس کی روایت عالی سند کے ساتھ پہنچی ہے محدثین اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۴۹۴- عثمان بن جبیر (ق) حجازی

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۹۵- عثمان بن جہم (ق)

اس نے زر بن حبیش سے اور اس سے صرف وکیع بن محرز نے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۹۶- عثمان بن ابی حازم (د)

اس سے ابان بن عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے رویت نقل کی ہے، جو ثقیف قبیلے کا محاصرہ کرنے کے بارے میں ہے۔

۵۴۹۷- عثمان بن حارث

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' صرف سفیان ثوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۴۹۸- عثمان بن حرب باہلی

اس سے کچھ ایسی روایات منقول ہیں جو بعض تابعین سے نقل کی گئی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

معقل بن مالک نے اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:

ان من صدقتك على المرء ان تؤنسه بارض فلاة.

''تمہارے کسی شخص پر صدقہ کرنے میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کسی بے آب وگیاہ جگہ پر اسے انسیت فراہم کرو''

۵۴۹۹- عثمان بن حسن رافعی

یہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے، اس نے عبدالملک بن ماجشون سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔

۵۵۰۰- عثمان بن حفص بن خلدہ زرقی

اس نے اسماعیل بن محمد بن سعد وقاصی سے اور اس سے عباد بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی سند محل نظر ہے۔

ابراہیم بن طہمان نے عباد بن اسحاق کے حوالے سے' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من قال یثرب مرة فلیقل المدینة عشرا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک مرتبہ یثرب کہے اسے دس مرتبہ مدینہ کہنا چاہیے''

۵۵۰۱- عثمان بن حکم جذامی (د،س)

یہ عبداللہ بن وہب کا استاد ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''متقن'' نہیں ہے' اس نے زہیر بن محمد، اور ابن جریج سے روایات نقل کی

ہیں اسے مصر کے عہدہ قضا کی پیشکش کی گئی تھی لیکن اس نے اسے قبول نہیں کیا اور اسی وجہ سے لیث سے لاتعلقی اختیار کی امام بخاری نے اس پر متنبہ کیا ہے ابوعمر کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۵۰۲-عثمان بن حکیم

اس نے عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۵۰۳-عثمان بن حکیم (س)

احمد بن عثمان اودی اس کا بیٹا ہے اس نے حسن بن صالح بن حی اور شریک سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے اور محمد بن حسین حنینی نے روایات نقل کی ہیں اس کا محل صدق ہے اس کا انتقال عفان کے ہمراہ ہوا۔

۵۵۰۴-عثمان بن خالد (ق) عثمانی اموی مدنی

یہ ابومروان کا والد ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ بن ولید بن عثمان بن عفان، ابوعفان'' ہے

اس نے ابن ابوزناد، مالک اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس کی روایت سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لکل نبی رفیق فی الجنة ورفیقی فیها عثمان

''ہر نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوگا اور اس (جنت) میں میرا رفیق عثمان ہوگا''

۵۵۰۵-عثمان بن خالد

اس نے محمد بن خثیم کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے یہ پتہ نہیں ہے یہ کون ہے؟ اس سے ایک کمزور عمر رسیدہ شخص نے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۰۶-عثمان بن خطاب، ابوعمر بلوی مغربی، ابوالدنیا اشج

اسے ''ابن ابی دنیا'' کہا جاتا ہے یہ اہل بغداد کے سامنے نمودار ہوا اور حیاء کی کمی کی وجہ سے تین سو ہجری کے بعد حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث بیان کیں اور اس وجہ سے اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ناقدین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے مفید اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں خطیب بغدادی کہتے ہیں: علماء نقل نے اس کے قول کو درست قرار نہیں دیا اس کا انتقال 327 ہجری میں ہوا۔

مفید بیان کرتے ہیں: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوا اور جنگ صفین کے موقع پر میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد اس نے طویل واقعہ بیان کیا۔

۵۵۰۷- عثمان بن داود

اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتہ نہیں کہ یہ کون ہے؟ اور (اس کی نقل کردہ) روایت منکر ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۵۰۸- عثمان بن دینار

یہ مالک بن دینار بصری کا بھائی اور حکامہ کا والد ہے، یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت واضح طور پر جھوٹی ہے۔

۵۵۰۹- عثمان بن ابوراشد ازدی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' اس کی سند میں شاذان نضر بن سلمہ ہے۔

۵۵۱۰- عثمان بن ربیعہ (ت) بن عبداللہ بن الہدیر.

اس نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے کثیر بن زید کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۵۱۱- عثمان بن رشید

اس نے انس بن سیرین سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۵۱۲- عثمان بن رواد المؤذن.

اس نے حسن بن ابوجعفر سے روایت نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے۔

۵۵۱۳- عثمان بن زائدہ (م)

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے' یہ صدوق ہے، اس سے ایسی روایت منقول ہے' جس کی سند میں اس کے برخلاف منقول ہے' عقیلی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے' یہ قرأت اور تجوید کا ماہر اور عابد و زاہد شخص تھا۔

اس نے زبیر بن عدی اور عطاء بن سائب سے بھی روایات نقل کی ہیں اور اس سے حکام بن سلم، ابوولید طیالسی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں' ابوولید کہتے ہیں: میری آنکھوں نے اس جیسا شخص نہیں دیکھا' عجلی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۵۵۱۴- عثمان بن ابوزرعہ

شریک قاضی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' (یہ ابن مغیرہ ہے۔)

۵۵۱۵- عثمان بن سالم

یہ بصری بزرگ ہے' اس نے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' یہ روایت عاصم بن علی نے، قزعہ بن سوید، عثمان بن سالم، زید بن حسن کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

نقل کی ہے۔

یہ روایت ابن ابی شوارب نے قزعہ سے نقل کی ہے اور اس میں زید بن حسن کی جگہ زر بن حبیش کا نام ذکر کیا ہے (وہ روایت یہ ہے:)

ان عائشة كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم ياكلان اذ جاء سائل فقال: تصدقوا يرحمكم الله.فقلت:يرزقك الله.فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تعودي الى مثل هذا، اذا وضع الطعام وجاء السائل فاطعميه.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہی تھیں' کہ ایک مانگنے والا آ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کچھ دو! میں نے (اس فقیر سے کہا:) اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا' جبکہ کھانا رکھ دیا جائے اور اسی دوران کوئی مانگنے والا آ جائے' تو اسے کھانا کھلاؤ''

عقیلی کہتے ہیں: عاصم کی روایت اولیٰ ہے۔

۵۵۱۶-عثمان بن ساج

اس نے خصیف سے ایسی روایت نقل کی ہے' جس کی متابعت نہیں کی گئی' یہ (عثمان) بن عمر ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا' یہ مقارب الحدیث ہے۔

۵۵۱۷-عثمان بن سعد الکاتب

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مجاہد سے' جبکہ اس سے مکی بن ابراہیم اور روح بن عبادہ نے روایات نقل کی ہیں' علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو سنا ہے: ان کے سامنے عثمان بن سعد الکاتب کا ذکر ہوا' تو وہ ایسے شخص پر حیرانگی کا اظہار کرنے لگے' جو اس سے روایت نقل کرتا ہے۔

عباس نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: بصری اس پائے کا نہیں ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ لین ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے' عبداللہ بن دورقی نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

یحییٰ بن کثیر نے عثمان بن سعد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فضة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا''

ابوعاصم نے عثمان بن سعد' عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رجلا قال: يا رسول الله، اني اذا اكلت اللحم انتشرت فحرمته، فانزل الله تعالى: يايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب گوشت کھاتا ہوں' تو منتشر ہو جاتا ہوں' اس لیے میں نے گوشت کو حرام قرار

دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے''

۵۵۱۸- عثمان بن سلیمان

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۵۱۹- عثمان بن سلیمان حارثی

اس نے یزید بن مہلب سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۵۲۰- عثمان بن سلیمان

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۵۲۱- عثمان بن سماک

اس نے ابوہارون عبدی سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۵۲۲- عثمان بن سہل (د)

اس نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' سعید بن یزید اسکندرانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۵۵۲۳- عثمان بن ابوسودہ (د، ق، ت) مقدسی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' اور اس سے اس کے بھائی زیاد، شبیب بن شیبہ، اوزاعی، ابو سنان عیسیٰ قسملی اور ثور بن یزید نے روایات نقل کی ہیں' مروان طاطری اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اوزاعی کہتے ہیں: اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' یہ ان کا غلام تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے استدلال کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

۵۵۲۴- (صح) عثمان بن ابوشیبہ (خ، م، د، ق)، ابوالحسن

یہ اپنے بھائی ابوبکر کی طرح علم حدیث کے جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں' عقیلی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن احمد نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يشهد مع المشركين مشاهدهم ... الحديث.

وفيه: فقال الملك: كيف اقوم خلفه وعهده باستلام الاصنام قبل.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ساتھ ان کی جنگوں میں حصہ لیتے رہے'' اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''فرشتے نے کہا: میں

اس کے پیچھے کیسے کھڑا ہو جاؤں' جبکہ اس نے پہلے بتوں کا استلام کیا ہے''

مؤلف کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسے زمانے کے قریب تھے' جس میں انہوں نے بتوں کا استلام کرنے کو دیکھا تھا' یہ مراد نہیں ہے کہ استلام کرنے والے وہ خود تھے' ایسا ہرگز نہیں ہے۔

عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: عثمان نے جریر، شیبہ بن نعامہ، سیدہ فاطمہ بنت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لكن بني اب عصبة ينتمون اليه الا ولد فاطمة، انا عصبتهم.

''ایک باپ کی اولاد عصبہ ہوتے ہیں اور اسی (باپ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں' البتہ فاطمہ کی اولاد کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میں ان کا عصبہ ہوں''

میں نے ان سے یہ بھی کہا:

عثمان نے ابوخالد احمر، ثور بن یزید، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تسليم الرجل باصبع واحدة يشير بها فعل اليهود.

''ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے سلام کرنا' یہودیوں کا طریقہ ہے۔''

تو میرے والد نے ان احادیث کو منکر قرار دیا' اور ان جیسی دوسری روایات کو بھی انتہائی منکر قرار دیا' اور بولے: یہ موضوع ہیں' یا موضوع کی مانند ہیں۔

میرے والد نے یہ بھی کہا: اس (عثمان) کا بھائی ابوبکر' میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' تو میں نے کہا: یحییٰ بن معین تو یہ کہتے ہیں: عثمان میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے' تو میرے والد نے کہا: جی نہیں!

یہ بات ابوعلی بن صواف نے عبداللہ سے ان کے والد (امام احمد بن حنبل) سے نقل کی ہے اور یہ بات زائد نقل کی ہے: اس کے بھائی ابوبکر نے خود کو اس نوعیت کی احادیث میں مشغول نہیں کیا' ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلبگار ہیں' انہوں نے یہ بھی کہا: اس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ اسے ان احادیث کے بارے میں وہم ہوا ہے۔

اسماعیل بن الفراء نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يشهد مع المشركين مشاهدهم، فسمع ملكين من خلفه احدهما يقول لصاحبه: اذهب بنا حتى نقوم خلف النبي صلى الله عليه وسلم. قال: وكيف نقوم خلفه؟ وانما عهده باستلام الاصنام قبل. قال: لم يعد يشهد مع المشركين مشاهدهم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ساتھ ان کی ایک جنگ میں شریک ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے دو فرشتوں کو سنا' ان میں سے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا: تم ہمارے ساتھ چلو' تاکہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوں' تو دوسرے فرشتے

نے کہا: ہم ان کے پیچھے کیسے کھڑے ہوں؟ جبکہ یہ بتوں کے استلام کے زمانے کے قریب ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کبھی بھی ان کی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے''

ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عثمان نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عثمان' متابعت کا محتاج نہیں ہے' اور نہ ہی چند روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہونے کی وجہ سے اسے منکر قرار دیا جاسکتا ہے' کیونکہ اس کی نقل کردہ روایات بہت زیادہ ہیں' البتہ یہ کبھی غلطی کر جاتا ہے' شیخین نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس پر اعتماد کیا ہے' امام ابویعلی' بغوی اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے صرف بھلائی کا علم ہے' اور میں اس کی تعریف کرتا ہوں' یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: البتہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ عثمان قرآن کا حافظ نہیں تھا۔

احمد بن کامل بیان کرتے ہیں: حسن بن حباب کہتے ہیں: عثمان بن ابی شیبہ نے لوگوں کے سامنے تفسیر بیان کرتے ہوئے الم تر کیف فعل ربك پڑھتے ہوئے اسے (یعنی الم) کو ''الف لام میم'' پڑھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید سبقت لسانی کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہو ورنہ یہ بات تو قطعی ہے کہ اسے سورہ فیل یاد ہو گی' جبکہ اس سے ایک تفسیر بھی منقول ہے' جو لوگوں نے اس سے نقل کی ہے۔

خطیب نے اپنی ''جامع'' میں یہ کہا ہے: قرآن مجید کے بارے میں' محدثین میں سے کسی سے بھی اتنی تصحیف منقول نہیں ہے' جتنی عثمان بن ابی شیبہ سے منقول ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسماعیل بن محمد تستری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عثمان بن ابی شیبہ کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا: فان لم یصبها وابل فظل.

اور ایک مرتبہ انہوں نے یہ پڑھا: الخوارج مکلبین.

احمد بن کامل قاضی بیان کرتے ہیں: ابوشیخ اصبہانی محمد بن حسن نے ہمیں بتایا: عثمان بن ابی شیبہ نے ہمارے سامنے یہ تلاوت کی: بطشتم خبازین

محمد بن عبیداللہ بن منادی بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابی شیبہ نے ہم سے کہا: ن والقلم - یہ کون سی سورت میں ہے؟

مطین بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابی شیبہ نے یہ تلاوت کیا: فضرب لهم سنور له باب

لوگوں نے اسے مسترد کیا تو اس نے کہا: ہمارے نزدیک حمزہ کی قرأت بدعت ہے۔

یحییٰ بن محمد بن کاس نخعی بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن عبداللہ خصاف نے ہمیں بتایا: عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تفسیر ہمارے سامنے پڑھتے ہوئے کہا: جعل السفینة (فی رجل اخیه)

ان سے کہا گیا: (درست لفظ) ''السقایة'' ہے' تو وہ بولے: میں اور میرا بھائی' ابوبکر عاصم کی قرأت نہیں پڑھتے ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید ان کے مزاج میں مزاحیہ پن تھا' تو ہوسکتا ہے انہوں نے توبہ کر لی ہو اور رجوع کر لیا ہو۔

حافظ ابراہیم بن ابوطالب کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ان کے پاس گیا تو بولے: کتنا عرصہ ہو گیا ہے اسحاق کا ابھی تک انتقال نہیں ہوا؟ میں نے کہا: آپ جیسا بزرگ' اپنے جیسے ایک بزرگ کی موت کی آرزو کر رہا ہے؟ تو وہ بولے: مجھے کرنے دو' کیونکہ اگر اس کا انتقال ہو گیا' تو جریر میرے لیے صاف ہو جائے گا' کیونکہ محمد بن حمید تو کوئی چیز نہیں ہے۔

میں حج کر کے واپس کوفہ آیا اور عثمان کے پاس آیا' تو ان پر نزع کا عالم طاری تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ (عثمان) اسحاق کے بعد پانچ ماہ زندہ رہے تھے' ان کا انتقال محرم کے مہینے میں' 239 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا، منهم: مسيلمة، والاسود، والمختار، وشر قبائل العرب: بنو امية، وبنو حنيفة، وثقيف.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک تیس کذابوں کا خروج نہیں ہوگا' ان میں مسیلمہ' اسود اور مختار شامل ہیں' اور عربوں کے سب سے برے قبیلے بنو امیہ' بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں''

یہ انتہائی منکر ہے' عبداللہ بن احمد نے ''زیادات المسند'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

في قوله: انما انت منذر - قال رسول الله: المنذر والهادي رجل من بني هاشم.

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''بے شک تم ڈرانے والے ہو'' (اس کے بارے میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: ڈرانے والا اور ہدایت دینے والا شخص بنو ہاشم کا ایک فرد ہے''

یہ انتہائی غریب ہے' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال النبي صلى الله عليه وسلم: ليؤذن خياركم وليؤمكم قراؤكم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے بہترین لوگ اذان دیں اور تمہارے قاری تمہاری امامت کریں''

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ياتي على الناس زمان يجتمعون في مساجدهم ليس فيهم مؤمن.

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا' جب وہ مسجد میں اکٹھے ہوں گے اور ان میں کوئی بھی مومن نہیں ہوگا''

شعبہ نے اعمش سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے' اور اس کا مطلب ایسا مومن ہے جس کا ایمان کامل ہو' تو مراد یہ

ہے: ان میں کوئی ایسا مومن نہیں ہوگا' جو نفاق سے محفوظ ہو' یعنی وہ باقاعدگی سے جھوٹ بولنے' خیانت کرنے' وعدہ خلافی کرنے' عہد شکنی کرنے وغیرہ جیسی منافقت کی صفات کا مرتکب نہ ہوتا ہو۔ اور آج ہم امت میں یہ دیکھتے ہیں کہ دیہاتی طبقے کے افراد مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں' لیکن ان میں کوئی بھی مومن نہیں ہوتا' بلکہ ہم خود بھی ان میں شامل ہیں' ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کا سوال کرتے ہیں' اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں' کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دیہاتی یہ کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے ہیں' تم یہ فرمادو! تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو: ہم مسلمان ہوئے ہیں''۔

یہ ایک وسیع باب ہے' آدمی کو چاہیے کہ وہ امت محمدیہ کے بارے میں نرمی سے کام لے اور ان سے ایمان اور اسلام کو سلب نہ کرلے' جس طرح خوارج اور معتزلہ نے کیا' کہ انہوں نے کبائر کے ارتکاب کی وجہ سے اہل قبلہ کی تکفیر کردی' البتہ ہم ان لوگوں کو کامل ایمان سے متصف بھی نہیں کرتے' جس طرح مرجئہ نے کیا' تو مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔

۵۵۲۵- عثمان بن صالح (خ،س،ق) سہمی

اس سے لیث اور ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے' احمد بن صالح مصری نے اسے لین قرار دیا ہے' کیونکہ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین بیان کرتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے اسے چھوڑ دو' چھوڑ دو' میں نے دیکھا ہے کہ امام احمد کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ ابن وہب سے روایت کرنے والا ہے' اس کا انتقال 217 ہجری میں ہوا۔

سعید بن عمرو بردعی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے کہا: میں نے مصر میں تقریباً ایک سو ایسی روایات دیکھی ہیں جو عثمان بن صالح، ابن لہیعہ، عمرو بن دینار، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

لا تكرم اخاك بما يشق عليه. ''تم اپنے بھائی کی ایسی عزت افزائی نہ کرو' جو اسے گراں گزرے''

تو ابوزرعہ نے کہا: عثمان میرے نزدیک ایسا شخص نہیں ہے کہ وہ جھوٹ بولے' لیکن یہ خالد بن سعید کے ہمراہ احادیث نوٹ کیا کرتا تھا' تو لوگوں نے اسے آزمائش کا شکار کیا' اور اس نے انہیں ایسی روایات املاء کروائیں' جو انہوں نے شیخ سے نہیں سنی تھیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن لہیعہ، موسیٰ بن وردان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

مرت بالنبي صلى الله عليه وسلم نعجة فقال: هذه التي بورك فيها وفي خروفها

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بھیڑ کے پاس سے گزرے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں اور اس کے کھروں میں برکت رکھی گئی ہے''

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ جھوٹ ہے' اس نے ابن لہیعہ، یزید بن ابوحبیب، ابوالخیر کے حوالے سے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بهذه الشجرة زيت الزيتون فتداووا به، فانه صحة

من الباسور

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر اس درخت یعنی زیتون کا تیل استعمال کرنا لازم ہے' تم اسے دوا کے طور پر استعمال کرو' کیونکہ یہ بواسیر کو ٹھیک کرتا ہے''

اس روایت کے بارے میں بھی امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔

۵۵۲۶- عثمان بن ابوصہباء

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ''مجہول'' ہے' یہ بات بعض حضرات نے بیان کی ہے۔

۵۵۲۷- عثمان بن ضحاک (ت) بن عثمان حزامی

یہ کم سن تابعین سے لاحق ہوتا ہے' امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' عبداللہ بن نافع صائغ اور ابومودود عبدالعزیز بن ابو سلیمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۲۸- عثمان بن ابوعاتکہ (د،ق)

یہ اہل دمشق کا واعظ اور قاری ہے' اس کی کنیت ابوحفص ہے' عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: : یہ کوئی چیز نہیں ہے' دحیم نے اسے سچائی کی طرف منسوب کیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ولید بن مسلم، ابن شابور نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی خرابی علی بن یزید کی وجہ سے ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: علی بن یزید نے بہت سے لوگوں اور تابعین کی ایک جماعت سے روایت نقل کی ہیں' اس کا انتقال اوزاعی سے دوسال پہلے ہوا تھا

۵۵۲۹- عثمان بن عبداللہ اموی شامی

ابن لہیعہ، حماد بن سلمہ اور ایک جماعت سے' اس نے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ ''عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان'' ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ نصیبین اور دارالبلاد میں سکونت پذیر رہا' اس نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ، وصلوا علی من قال لا الہ الا اللہ.

''جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو' اس کے پیچھے نماز پڑھ لو' اور جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو' اس کی نماز جنازہ ادا کرو''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انا مدینۃ الحکمۃ وعلی بابہا.

''میں دانائی کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

المدح من الذبح. ''مدح سرائی (آدمی کو) ذبح کرنے (کے مترادف ہے)''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یا علی، لو ان امتی ابغضوك لاكبهم الله علی مناخرهم فی النار.

''اے علی! اگر میری اُمت تم سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

یا علی ادن منی، خمسك فی خمسی یا علی خلقت انا وانت من شجرة انا اصلها وانت فرعها، والحسن والحسین اغصانها، من تعلق بغصن منها ادخله الله الجنة.

''اے علی! تم میرے قریب ہو جاؤ' تمہاری پانچ چیزیں میری پانچ چیزوں میں ہیں' اے علی! مجھے اور تمہیں ایک درخت سے پیدا کیا گیا' جس کی جڑ میں ہوں اور تم اس کی فرع ہو' حسن اور حسین اس کی شاخیں ہیں' جو ان میں سے کسی بھی شاخ سے متعلق ہو گا' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا''

خطیب کہتے ہیں: یہ عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن الحکم بن ابی العاص اموی ہے' وہ کہتے ہیں: امام حاکم نے اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اس کی نسبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف کی ہے' اور یہ نسب بیان کیا ہے: عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن محمد بن عبدالملک بن سلیمان بن عبدالملک بن عبداللہ بن عنبسہ بن عمرو بن حضرت عثمان (غنی رضی اللہ عنہ) بن عفان۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جھوٹ ہے' اور طویل نسب ہے' یہ احتمال نہیں ہے کہ اس راوی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے درمیان دس آباء ہوں' یا چھ آباء ہوں' اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے حماد بن سلمہ، یحییٰ بن ایوب، ابن لہیعہ اور ایک مخلوق سے نقل کی ہیں۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

من مشی فی عون اخیه ومنفعته فله ثواب المجاهدین فی سبیل الله.

''جو شخص اپنے بھائی کی مدد یا فائدے کے لیے چل کے جاتا ہے' اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا سا ثواب ملتا ہے''

یہ اس کی ایجاد ہے' ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

فضل دهن البنفسج علی الادهان كفضل علی علی سائر الخلق، بارد فی الصیف حار فی الشتاء.

''بنفشہ کے تیل کو' دیگر تمام تیلوں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو علی کو تمام مخلوق پر حاصل ہے' یہ گرمی میں ٹھنڈا' اور سردی میں گرم

ہوتا ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

لما قدم وفد ثقيف على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: جئناك نسالك عن الايمان ايزيد او ينقص ؟ قال: الايمان متثبت في القلب كالجبال الرواسي وزيادته ونقصه كفر.

''جب ثقیف قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ کیا ایمان کم یا زیادہ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان دل میں پہاڑ سے زیادہ مضبوط طور پر جما ہوا ہوتا ہے' اس میں اضافہ یا کمی کفر ہے۔''

یہ روایت ابومطیع نے حماد کی طرف منسوب کر کے ایجاد کی تھی' تو اس سے اس بوڑھے نے چوری کر لی' یہ خراسان آیا اور لیث اور مالک کے حوالے سے اسے بیان کرنے لگا۔ یہ ان لوگوں کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتا تھا' اس کی نقل کردہ روایت کو نوٹ کرنا جائز نہیں ہے' البتہ ثانوی حوالے (یا عبرت حاصل کرنے کے لیے) اسے نقل کرنا جائز ہے۔

۵۵۳۰- عثمان بن عبداللہ (د) طائفی

اس نے عبداللہ بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابراہیم بن میسرہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۵۳۱- عثمان بن عبداللہ (د،ق) بن اوس ثقفی طائفی

اس نے اپنے دادا (اوس ثقفی) اور اپنے چچا عمرو بن اوس سے روایات نقل کی ہیں' ابراہیم بن میسرہ طائفی نے اور عبداللہ بن عبد الرحمٰن بن یعلی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا محل صدق ہے' ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۵۳۲- عثمان بن عبداللہ عبدی:

اس نے حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے' عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث محفوظ نہیں ہے' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

خير تمركم البرني، يذهب الداء ولا داء فيه.

''تمہاری سب سے بہترین کھجور برنی ہے' جو بیماری کو رخصت کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں ہے''

۵۵۳۳- عثمان بن عبداللہ (ق) بن حکم

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اسماعیل بن عمرو اشدق کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۵۳۴- عثمان بن عبداللہ شحام:

ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان کے سامنے شحام کا ذکر ہوا تو وہ بولے: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر

ہے ان کے نزدیک یہ زیادہ پائے کا نہیں تھا' اس کا ذکر عنقریب دوبارہ آئے گا۔

۵۵۳۵- عثمان بن عبداللہ موصلی خولانی

اس نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی' اور عمرو بن خالد سے احادیث روایت کی ہیں' اسد بن موسیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو ساقط الاعتبار ہے۔

۵۵۳۶- عثمان بن عباد

اس نے سعید بن مسیب سے روایت نقل کی ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۵۳۷- عثمان بن عبدالرحمٰن قرشی زہری وقاصی مالکی ابوعمرو

امام بخاری کہتے ہیں: (محدثین نے) اسے متروک قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الکذب ینقص الرزق، والدعاء یرد القضاء ، وللہ فی خلقه قضاء نافذ وقضاء محدث

''جھوٹ' رزق میں کمی کر دیتا ہے' اور دعا' قضاء کو پلٹ دیتی ہے' اور مخلوق میں' اللہ تعالیٰ کی ایک قضاء نافذ ہوتی ہے اور ایک محدث (قابل تبدیل) ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

من صلی فی وصف واحد فلا صلاۃ له

''جو شخص صف میں اکیلا کھڑا ہو کے نماز پڑھتا ہے' اس کی نماز نہیں ہوتی ہے''

یحییٰ بن معین کہتے ہیں:: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ جھوٹ بولتا ہے اور انہوں نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا' امام نسائی اور امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: اربع خصال من خصال آل قارون: لباس الخفاف المقلوبة - یعنی البیض، ولباس الارجوان، وجر نعال السیوف، وکان احدھم لا ینظر الی وجه خادمه تکبرا.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چار باتیں آلِ قارون کی مخصوص عادات ہیں' مقلوب ہلکا لباس پہننا' یعنی (پتلا) سفید' ارجوان پہننا' مختلف رنگوں سے مزین جوتے' اور تکبر کی وجہ سے اپنے خادم کی طرف نہ دیکھنا''

یہ روایت محمد بن شعیب بن شابور نے عیسیٰ بن عبداللہ' عثمان بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تعمل هذه الامة برهة بكتاب الله، ثم تعمل برهة بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم تعمل بالرای، فاذا عملوا بالرای فقد ضلوا واضلوا.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ امت کچھ عرصے تک اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرتی رہے گی' پھر کچھ عرصے تک اللہ کے رسول کی سنت پر عمل کرتی رہے گی' پھر یہ قیاس پر عمل شروع کر دے گی' تو جب یہ قیاس پر عمل شروع کر دے گی' تو وہ لوگ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''

یہ عثمان بن عبدالرحمٰن بن عمر بن سعد بن مالک ہے اور ثقہ نہیں ہے' امام ترمذی اس کے بارے میں اپنی عام عادت کے تحت یہی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' اور آگے عثمان بن عبدالرحمٰن قرشی جمحی بصری کے حالات میں آئے گا' جو محمد بن زیاد جمحی کا شاگرد ہے۔

ابن عدی نے جمحی کے حالات میں جتنی بھی روایات نقل کی ہیں' وہ وقاصی کی نقل کردہ ہیں' جمحی کی نہیں' اس کی دلیل یہ ہے کہ ان میں سے بعض کے آغاز میں یہ ہے: ہمیں عطاء نے حدیث بیان کی' ہمیں نافع نے حدیث بیان کی' اور جمحی نے ان دونوں کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا كان يوم القيامة جمع الله العلماء فقال: انى لم استودع علمى فيكم، وانا اريد ان اعذبكم، ادخلوا الجنة.

''جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا' اور فرمائے گا: میں نے اپنا علم تمہارے اندر اس لیے نہیں رکھا تھا کہ آج تمہیں عذاب دوں' تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت دوسری دو روایات کے ساتھ جمحی کے حالات میں مذکور ہے' حالانکہ یہ وقاصی سے منقول ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل امراة من نسائكم حامل؟ قال رجل: انا فقال: ضع يدك على بطنها وسمه محمدا، فانه ياتى ذكرا.

''نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خواتین میں سے کوئی حاملہ ہے؟ تو ایک صاحب نے عرض کی: میری (بیوی) ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر (یہ کہو:) میں بچے کا نام محمد رکھوں گا' تو وہ عورت لڑکے کو جنم دے گی''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اربعة ليس بينهم لعان: ليس بين الحر والامة لعان، وليس بين الحرة والعبد لعان، وليس بين المسلم واليهودية لعان، وليس بين المسلم والنصرانية لعان.

''چار (قسم کے میاں بیوی) کے درمیان لعان نہیں ہوگا' آزاد مرد اور کنیز بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا' آزاد عورت اور غلام شوہر کے درمیان لعان نہیں ہوگا' مسلمان اور یہودی بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا' مسلمان اور عیسائی بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا''

۵۵۳۸- عثمان بن عبدالرحمٰن (د،س،ق) طرائفی مؤدب.

یہ ''حران'' کے علم حدیث کے عالموں میں سے ایک ہے' اس کی ''نسبت ولاء'' بنوامیہ کے ساتھ تھی' اور ایک قول کے مطابق بنوتیم کے ساتھ تھی' اس کی کنیت کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں۔

اس نے عبیداللہ بن عمر، جعفر بن برقان، ہشام بن حسان اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوکریب، احمد بن سلیمان رہاوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' ابوعروبہ کہتے ہیں: یہ عبادت گزار شخص تھا' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس نے کچھ مجہول لوگوں سے منکر روایت نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوعبدالرحمان ہے' اس نے مجہول لوگوں سے عجیب وغریب روایت نقل کی ہیں' اہل جزرہ میں اس کی وہی حیثیت ہے' جو اہل شام میں بقیہ کی ہے' ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میرے والد نے امام بخاری کی اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے اسے ضعیف راویوں میں شامل کیا ہے' (میرے والد نے) یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے اس کے بارے میں جو کہا ہے' وہ اس سے زیادہ ہے' اس نے ضعیف راویوں سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ ایک حدیث یہ ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اربع من خصال آل قارون: لباس الخفاف المقلوبة - يعني البيض، ولباس الارجوان، وجر نعال السيوف، وكان احدهم لا ينظر الى وجه خادمه تكبرا.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چار باتیں آل قارون کی مخصوص عادات ہیں' مقلوب ہلکا لباس پہننا' یعنی (پتلا) سفید' ارجوان پہننا' اور مختلف رنگوں سے مزین جوتے پہننا اور تکبر کی وجہ سے اپنے خادم کی طرف نہ دیکھنا''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا استاد متروک اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے' اس حدیث میں ذمہ دار وہی ہے' عقیلی اور ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہی کہا: ذاتی طور پر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم ابن حبان نے اپنی عادت کے تحت اس پر تنقید کی ہے' اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس نے ضعیف لوگوں سے روایات نقل کی ہیں اور انہیں تدلیس کے طور پر ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر دیا ہے' یہاں تک کہ غور سے سننے والا جب انہیں سنتا ہے تو اسے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہوتا کہ یہ ایجاد کی ہوئی ہیں' جب اس کی نقل کردہ روایات میں یہ چیز زیادہ ہوگئی' تو اس کی روایات کو موضوع روایات کے ساتھ ملا دیا گیا' اور اس چیز نے لوگوں کو اس پر جرح کرنے پر مجبور کیا' تو میرے نزدیک اس کی روایت سے کسی بھی صورت مین استدلال کرنا جائز نہیں ہے' اس کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

اذا غاب القمر قبل الشفق فهو لليلة، واذا غاب بعد الشفق فهو لليلتين.

''جب چاند شفق سے پہلے غروب ہو جائے' تو وہ پہلی رات کا ہو گا اور جب وہ شفق کے بعد غروب ہو' تو وہ دوسری رات کا ہو گا''

ابن ابی داود کتاب ''شریعۃ المغازی'' میں تحریر کرتے ہیں: عبداللہ بن ابو ہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نضلہ بن معاویہ انصاری کو تین سو آدمیوں کے ساتھ بھیجا' ان حضرات نے ''حلوان'' پر حملہ کر دیا' اور اسے فتح کر لیا' پھر نضلہ اذان دینے کے لیے کھڑے ہوئے' اور اللہ اکبر' اللہ اکبر کہا' تو انہیں پہاڑ کی طرف سے آواز آئی' لیکن بولنے والا کوئی شخص نظر نہیں آیا' اے نضلہ! تم نے ایک بڑی ذات کی کبریائی کا اعتراف کیا ہے' تو نضلہ نے کہا: اے پاکیزہ کلام کرنے والے! ہم نے تمہاری عمدہ بات سن لی ہے' کیا تم فرشتے ہو؟ یا جن ہو؟ تو وہاں موجود ایک گھاٹی میں سے ایک عمر رسیدہ شخص سامنے آیا اس نے دو اونی چادریں اوڑھی ہوئی تھیں' اس نے السلام علیکم کہا' تو حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے' تو اس نے جواب دیا: میں زریب بن برثملی ہوں' جو حضرت عیسیٰ بن مریم کا وصی ہے' انہوں نے مجھے اس وقت تک زندہ رہنے کی دعا دی تھی' جب تک وہ آسمان سے نزول نہیں کرتے' تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرا اسلام کہنا اور ان سے یہ کہنا:

اگر آپ کی موجودگی میں کچھ چیزیں ظاہر ہو گئیں تو پھر بھاگنا ہو گا' بھاگنا ہو گا (الحدیث)''

یہ روایت مستند نہیں ہے اور اس کی سند بھی تاریک ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس کے حالات میں کوئی بھی روایت ذکر نہیں کی' اگر ان کے پاس کوئی موضوع روایت ہوتی' تو وہ تیزی سے اسے پیش کرتے' اور میرے علم کے مطابق کسی نے بھی عثمان بن عبدالرحمان کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ اس نے ہلاکت کا شکار ہونے والے لوگوں سے تدلیس کے طور پر روایات نقل کی ہیں' محدثین نے صرف یہ کہا ہے کہ اس نے ان سے منکر روایات نقل کی ہیں' اور رجال کے بارے میں کلام کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک مکمل معرفت نہ ہو' اور مکمل احتیاط نہ ہو' اسی طرح محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بھی اس راوی کے بارے میں زیادتی کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۵۵۳۹- عثمان بن عبدالرحمٰن بن ابان

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۵۵۴۰- عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۵۴۱- عثمان بن عبدالرحمٰن

اس نے قاسم مولیٰ عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' اس نے پھل دار درخت کو کاٹنے کی ممانعت کے بارے میں ''مرسل'' روایت

نقل کی ہے' عمرو بن حارث اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۵۴۲- عثمان بن عبدالرحمٰن (ق).

یہ محمد بن مصفی کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' شاید یہ طرائفی ہو۔

۵۵۴۳- عثمان بن عبدالرحمٰن جمحی (ت،ق) بصری

اس نے محمد بن زیاد قرشی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' پھر انہوں نے اس کے حالات میں اس کے حوالے سے منقول کچھ منکر روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ذكر الدجال عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: تلده امه (وهي مقبورة) في قبرها، فاذا ولدته حملته النساء الخطاء ون

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب اس کی ماں اسے جنم دے گی' تو اس عورت کو قبر میں اتارا جاچکا ہوگا' اور جب وہ پیدا ہوگا' تو اسے انتہائی گناہگار عورتیں اٹھائیں گی''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

زرغبا تزدد حبا ''وقفے وقفے سے ملاکرو' محبت میں اضافہ ہوگا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللهم علم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا کر' اور اسے عذاب سے بچانا''

ابن عدی نے اس مقام پر یہ دونوں روایات اسی طرح ذکر کی ہیں' اور انہیں وہم ہوا ہے' کیونکہ یہ وقاصی ہے' جمحی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: علی بن مدینی، نصر بن علی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ 180 ہجری کے بعد تک زندہ رہا' یہ کم درجے کا صالح شخص تھا۔

۵۵۴۴- عثمان بن عبدالملک (ق)

یہ مستقیم بن عبدالملک ہے' سعید بن مسیب سے اس نے احادیث روایت کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خریبی اور ابوعاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۵۴۵- عثمان بن عثمان (م،د،س) قرشی

یہ غطفانی (کے اسم منسوب) سے معروف ہے' اس نے ابن ابی ذئب اور علی بن جدعان سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے

ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہوتی ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقد رایت علیا وعثمان فی هذا المقعد یتشاتمان بشیء لا احدث به احدا ابدا، ثم رایتهما من العشی یضحك احدهما الی صاحبه.

''میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اس بیٹھک میں ایک دوسرے کو ایسے الفاظ میں برا بھلا کہہ رہے تھے کہ وہ الفاظ میں کسی کو نہیں بیان کر سکتا' اور پھر میں نے شام کے وقت ان دونوں حضرات کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے تھے''

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۵۴۶- عثمان بن عطاء بن ابومسلم خراسانی

اس کی کنیت ابومسعود ہے' اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اور اس سے اس کے بیٹے محمد، ابن شعیب، ضمرہ، ابن وہب اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام مسلم، یحییٰ بن معین اور دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا ہوں' دحیم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

امام بخاری نے عثمان بن عطاء کے حالات میں ایک حدیث نقل کی ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ نقل کی ہے:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان رجبًا شهر عظیم تضاعف فیه الحسنات، ومن صام منه یوما فکانما صام سنة، ومن صام منه سبعة ایام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم، ومن صام ثمانیة ایام فتحت له ثمانیة ابواب الجنة، ومن صام منه عشرة ایام لم یسال الله شیئا الا اعطاه ایاه، ومن صام منه خمسة عشر یوما نادی مناد من السماء : قد غفر لك ما قد سلف فاستانف العمل. وفی رجب حمل الله نوحا فی السفینة فصام ومن معه شکرا لله، وجرت السفینة ستة اشهر فاقرت علی الجودی فی یوم عاشوراء ، وفی رجب تاب الله علی آدم وعلی اهل مدینة یونس، وفیه فلق البحر لموسی، وفیه ولد ابراهیم وعیسی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رجب ایک عظیم مہینہ ہے جس میں نیکیاں کئی گنا ہو جاتی ہیں' جو اس میں ایک دن روزہ رکھ لے' تو اس نے گویا پورا سال روزے رکھے' اور جو اس مہینے میں سات دن روزے رکھے' تو اس کے لیے جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور جو شخص آٹھ دن روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور جو شخص دس دن روزے رکھے' وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا' جو شخص اس میں پندرہ دن روزے رکھے گا' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا: تمہارے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو گئی ہے' اب

تم نئے سرے سے عمل شروع کرو رجب کے مہینے میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار کروایا تھا تو انہوں نے اور ان کے ساتھ والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھا تھا' ان کی کشتی چھ ماہ تک چلتی رہی تھی اور عاشورہ کے دن جودی (پہاڑ) پر ٹھہری تھی' رجب کے مہینے میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول کی تھی' اسی مہینے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا تھا اور اسی مہینے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے' ایک قول کے مطابق اس راوی کا انتقال 155 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۵۴۷- عثمان بن عفان سجستانی

اس نے معتمر بن سلیمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ احادیث ایجاد کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

۵۵۴۸- عثمان بن العلاء

سلمہ بن وردان سے اس نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک منکر روایت بھی ذکر کی ہے' جسے ابن عدی نے بھی نقل کیا ہے۔

۵۵۴۹- عثمان بن علی بن معمر بن ابوعمامہ

اس نے ابن غیلان سے سماع کیا ہے' یہ ہجو کہنے والا شاعر تھا اور اس کی نمازوں میں بھی خلل تھا۔

۵۵۵۰- عثمان بن عمر بن عثمان بن ابوحثمہ

یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں

۵۵۵۱- عثمان بن عمر (ع) بن فارس عبدی بصری

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اس نے یونس بن یزید، ابن جریج اور شعبہ سے' جبکہ اس سے احمد، اسحاق، عباس دوری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ایک نیک اور ثقہ شخص ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' تاہم یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہیں تھے' فلاس اور ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 209 ہجری میں ہوا۔

۵۵۵۲- عثمان بن عمرو (س) بن ساج

اس نے سہیل بن ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' اہل جزیرہ نے اس

سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حالات ''تہذیب الکمال'' میں مذکور ہیں۔

۵۵۵۳- عثمان بن عمرو بن منتاب بغدادی

بغوی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' ابن ابوالفوارس کہتے ہیں: یہ تساہل کا بکثرت شکار ہوتا ہے۔

۵۵۵۴- عثمان بن عمرو دباغ بصری

اس نے ابن علاثہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۵۵۵۵- عثمان بن عمارہ

اس نے معافی بن عمران ؒ سے یہ حدیث روایت کی ہے:

لله في الخلق اربعون على قلب موسى..الحديث.

''مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس بندے ایسے ہیں' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں''

یہ روایت جھوٹی ہے' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان لله في الارض ثلاثمائة قلوبهم على قلب آدم.وله اربعون قلوبهم على قلب ابراهيم.وله سبعة قلوبهم على قلب موسى.وله ثلاثة قلوبهم على قلب جبرائيل، وواحد على قلب اسرافيل، فاذا مات الواحد ابدل الله مكانه من السبعة الى ان قال: واذا مات واحد من الثلاثمائة ابدل الله مكانهم من العامة فبهم يحيىٰ ويبيت.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زمین میں' اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے ایسے ہیں' جن کے قلوب حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں' اس کے چالیس بندے ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں' اور اس کے سات بندے ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں' اور تین بندے ایسے ہیں' جن کے قلوب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتے ہیں' اور ایک بندہ ایسا ہوتا ہے' جس کا قلب' حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے' (آگے چل کے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب ان تین سو میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو اللہ تعالیٰ عام مسلمانوں میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ لے آتا ہے''

اللہ تعالیٰ اس شخص کو برباد کرے' جس نے یہ جھوٹ ایجاد کیا ہے' یہ روایت ابواحمد حسینک تیمی نے احمد بن محمد بن ازہر کے حوالے سے عبدالرحیم بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔

۵۵۵۶- عثمان بن عمیر (د، ت، ق)، ابوالیقظان ثقفی کوفی بجلی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ جمعہ سے متعلق حدیث کا راوی ہے' اسے (عثمان بن ابوزرعہ)، عثمان بن قیس، عثمان بن ابوحمید الاعمیٰ اور دیگر (ناموں کے ساتھ بھی ذکر کیا جاتا ہے)۔

محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اعمش، سفیان، شعبہ، شریک اور دیگر حضرات نے اس سے احادیث روایت کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابواحمد زبیری کہتے ہیں: یہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے فلاس کا کہنا ہے: یحییٰ اور عبدالرحمٰن عثمان ابوالیقظان سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابوالیقظان نے فتنے کے زمانے میں ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ خروج کیا تھا اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قلنا: يا رسول الله، لو استخلفت.قال: لو استخلفت فعصيتم نزل العذاب، ولكن ما اقراكم ابن معسود فاقرء وا، وما حدثكم حذيفة فاقبلوا - او قال: فاسمعوا.

''ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کردیں تو یہ مناسب ہوگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کردیا اور پھر تم نے اس کی نافرمانی کی' تو تم پر عذاب نازل ہوگا' تاہم ابن مسعود تمہیں جو قرات پڑھائے' تم اس کے مطابق تلاوت کرو اور حذیفہ تمہیں جو حدیث بیان کرے' اسے قبول کرلو (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے سن لو (یعنی اس کی اطاعت کرو)''

ابن عدی کہتے ہیں: اس کا مسلک خراب تھا' یہ رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا' تاہم ثقہ لوگوں نے اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۵۵۵۷- عثمان بن غیاث (خ، م، د، س)

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''ثقہ'' ہے لیکن مرجئی ہے' یہ بات امام احمد نے بیان کی ہے' ابن مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس کے پاس عکرمہ کے حوالے سے منقول روایات کی تحریرات تھیں' تو ہمارے سامنے یہ انہیں مستند طور پر نقل نہیں کرسکا۔

۵۵۵۸- عثمان بن فائد (ق).

جعفر بن برقان سے اس نے روایت نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

كلام اهل الجنة بالعربية، وكلام اهل السماء بالعربية، وكلام اهل الموقف بالعربية،

''اہل جنت کا کلام عربی میں ہوگا' اہل آسمان کا کلام عربی میں ہوگا' اہل محشر کا کلام عربی میں ہوگا''

یہ روایت حسن بن سفیان نے حمید بن زنجویہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عثمان نامی راوی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: عثمان بن فائد قرشی بصری، جس سے سلیمان نے روایات نقل کی ہیں' اس کی حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتی بباکورۃ الرطب جعلہا علی فمہ وعینیہ

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موسم کی پہلی کھجور پیش کی جاتی' تو آپ اسے اپنے منہ اور آنکھوں پر رکھتے تھے''

یہ روایت جریر بن حازم نے، یونس، زہری کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ فرماتی ہیں:

الھریسۃ والمضیرۃ انزلتا من السماء

''ہریسہ اور مضیرہ' آسمان سے نازل ہوئے ہیں''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رضا عمر رحمۃ وغضبہ عذاب.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمر کی رضامندی رحمت ہے اور اس کی ناراضگی عذاب ہے''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان احادیث کو ایجاد کرنے کا الزام عثمان کے سر ہے' اور عام طور پر جو شخص امام بخاری کے نزدیک محل نظر ہو' اس پر (حدیث ایجاد کرنے کا) الزام ہوتا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں:: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں۔

۵۵۵۹- عثمان بن فرقد (خ،ت) بصری

اس نے ہشام بن عروہ اور جعفر سے' جبکہ اس سے محمد بن مثنیٰ، ابن مدینی نے روایات نقل کی ہیں' میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ازدی بیان کرتے ہیں: (محدثین) نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے اس سے روایت نقل کی ہے جس کی سند میں ساتھ دوسرا راوی بھی ہے۔

۵۵۶۰- عثمان بن قادر مصری

اس نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کی ہیں' یہ بات نقاش نے بیان کی ہے۔

۵۵۶۱- عثمان بن قیس، ابوالیقظان

یہ ابن عمیر ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' اس نے سعید بن جبیر سے' اور اس سے صرف اعمش نے روایت نقل کی ہیں۔

۵۵۶۲- عثمان بن ابوالکنات

اس نے ابن ابی ملیکہ سے' اور اس سے یسرہ بن صفوان نے روایات نقل کی ہیں' اس راوی سے یہ روایت منقول کی ہے:

کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور ''میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا''

امام بخاری کہتے ہیں: یہ مستند نہیں ہے۔

۵۵۶۳- عثمان بن محمد اخنسی (عو) مدنی

اس نے مقبری سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو یہ وہی شخص ہوگا جس کے بارے میں امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: عثمان بن محمد' جس سے معن قزاز نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے سعید بن مسیّب سے منکر روایات نقل کی ہیں' اس کے دادا کا نام مغیرہ بن اخنس بن شریق ثقفی ہے۔

۵۵۶۴- عثمان بن محمد

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۵۶۵- عثمان بن محمد انماطی، شیخ

ابراہیم حربی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ کم درجے کا صالح شخص ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۵۶۶- عثمان بن محمد بن ربیعہ بن ابوعبدالرحمن مدنی

عبدالحق نے اپنی کتاب ''احکام'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی حدیث پر وہم غالب ہے۔
''التمہید'' کے مصنف کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن البتيراء ان يصلي الرجل واحدة يوتر بها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُم کٹی (نماز) سے منع کیا ہے' یعنی آدمی وتر میں' صرف ایک رکعت ادا کرے''

ابن قطان کہتے ہیں: یہ روایت شاذ ہے' اور اپنے راویوں کی وجہ سے عروج نہیں پاتی ہے۔

۵۵۶۷- عثمان بن مسلم (ت) بن ہرمز

ایک قول کے مطابق اس کا نام عثمان بن عبداللہ بن ہرمز ہے۔ اس نے نافع بن جبیر سے' جبکہ اس سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۵۵۶۸- عثمان بن مسلم بتی

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۵۵۶۹- عثمان بن مضرس

یہ اور اس کا بھائی عمر' یہ دونوں شیخ ہیں اور حرملہ بن عبدالعزیز جہنی نے ان دونوں سے روایات نقل کی ہیں' ان دونوں کی شناخت نہیں

ہو سکی۔

۵۵۷۰ - عثمان بن مطر (ق) شیبانی بصری ثم رہاوی مقری ء

اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی' اس نے ثابت اور حنظلہ سدوسی سے، جبکہ اس سے محمد بن صباح دولابی اور سوید بن سعید نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عباس دوری اور دیگر حضرات نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: یہ ضعیف ہے' احمد بن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول زائد نقل کیا ہے: اس کی حدیث کو نقل نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

سابقوا الی مغفرة من ربکم - قال: التکبیرة الاولی.

''اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف جلدی کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد پہلی تکبیر ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رجلا اقبل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ فی حلقة' فاثنوا علیہ شرا' فرحب بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' فلما وقف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان شر الناس منزلة عند اللہ یوم القیامة من یخاف لسانہ ویخاف شرہ.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک حلقے میں موجود تھے' لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو خوش آمدید کہا' جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بُرا وہ شخص ہوگا جس کی زبان اور جس کے شر سے (دوسروں کو) خوف آتا ہو''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اتخذوا الحمام المقصصة فی بیوتکم تلھو الشیاطین بھا دون صبیانکم.

''اپنے گھروں میں پر کٹے ہوئے کبوتر رکھو' کیونکہ یہ شیاطین کو تمہارے بچوں تک آنے سے غافل کر دیں گے''۔

ابن حبان کہتے ہیں: عثمان بن مطر اُن افراد میں سے ایک ہے جنہوں نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

علیکم بغسل الدبر' فانہ یذھب الباسور.

''تم پر پچھلی شرمگاہ کو پانی سے دھونا لازم ہے کیونکہ یہ چیز بواسیر کو ختم کرتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الحجامة علی الریق امثل' وفیہ شفاء وبرکة' ویزید فی العقل والحفظ ... الحدیث.

''بغیر کھائے پیے پر پچھنے لگوانا زیادہ افضل ہے' کیونکہ اس میں شفاء اور برکت موجود ہے اور عقل اور حافظے میں اضافہ ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ عبدالعزیز کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صام في رجب يوما كان كسنة.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رجب میں ایک دن روزہ رکھے تو یہ ایک سال (کے نفلی روزوں) کی مانند ہو گا''۔

یہ روایت مرسل ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من فسر القرآن برايه وهو على وضوء فليعد وضوئه.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی رائے کے ذریعہ قرآن کی تفسیر بیان کرے تو اگر وہ باوضو ہو تو اُسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے''۔

یہ روایت ابومحمد عبداللہ بن محمد اصبہانی نے محمد بن سعید شافعی کے حوالے سے محمد بن عامر کے حوالے سے سعد بن عبدالحمید سے نقل کی ہے۔

۵۵۷۱- عثمان بن معاویہ

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ایک شیخ ہے جس نے ایسی موضوع روایات نقل کی ہیں جو ثابت نے کبھی بیان نہیں کیں' اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اس پر تنقید کے حوالے سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

اجتمع الى النبى صلى الله عليه وسلم نساؤه فجعل يقول الكلمة كما يقول الرجل عند اهله' فقالت احداهن: كان هذا حديث خرافة' فقال: اتدرين ما حديث خرافة ؟ قالت: لا' قال: ان خرافة كان رجلا من بنى عذرة' فاصابته الجن' فكان فيهم حينا' ثم رجع الى الانس فكان يحدث باشياء تكون فى الجن' فحدث ان جنيا امرته امه ان يتزوج. فقال: انى اخشى ان يدخل عليك من ذلك مشقة' فلم تدعه حتى زوجته امراة لها ام' فكان يقسم لامراته ليلة وعند امه ليلة' فكان ليلة عند امراته وامه وحدها' فسلم عليها مسلم فردت (عليه) السلام' فقال: هل من مبيت ؟ قالت: نعم. قال: فهل من عشاء ؟ قالت: نعم. قال: فهل من محدث ؟ قالت: نعم' ارسل الى ابنى فيحدثكم. قال: فما هذه الخشفة التى نسمعها فى دارك ؟ قالت: هذه ابل وغنم. قال احدهما لصاحبه: اعط متمنيا ما تمنى. قال: فاصبحت وقد ملئت دارها غنما وابلا. قال: قرأت ابنها خبيث النفس' فقالت: ما شانك! لعل

امراتك كلمتك ان تحولها الى منزلي. قال: نعم. قالت: فحولني الى منزلها، ففعل. قال: فلبثا حينا، ثم انهما جاء ا الى امراته والرجل عند امه. قال: فسلم مسلم، فردت السلام. فقال : هل من مبيت ؟ قالت: لا. قال: فهل من عشاء ؟ قالت: لا. قال: فهل من انسان يحدثنا ؟ قالت: لا. قال: فما هذه الخشفة التي نسمعها في دارك ؟ قالت: هذه السباع. فقال احدهما لصاحبه: اعط متمنيا ما تمنى وان كان شرا، فملئت دارها سباعا، فاصبحت وقد اكلتها.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج آپ کی خدمت میں اکٹھی ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کی (غیر رسمی) گفتگو شروع کی جس طرح کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے تو اُن خواتین میں سے ایک نے کہا: یہ تو خرافہ کی گفتگو کی مانند ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو خرافہ کی گفتگو سے مراد کیا ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرافہ بنوعذرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا، جس پر ایک جن آ گیا وہ کچھ دیر اُن جنوں کے پاس رہتا اور پھر انسانوں کے پاس واپس آ کر اُنہیں جنوں کی دنیا سے متعلق باتیں بتاتا۔ ایک مرتبہ اُس نے یہ بات بتائی کہ ایک جن کو اُس کی ماں نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ شادی کر لے۔ تو اُس جن نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس صورت میں آپ کو تکلیف دِہ صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اُس کی ماں نہیں مانی اور آخر کار اُس جن کی شادی ایک عورت کے ساتھ کر دی۔ تو وہ ایک رات اپنی بیوی کے پاس رہتا اور ایک رات اپنی ماں کے پاس رہتا، ایک مرتبہ وہ ایک رات اپنی بیوی کے پاس تھا اور اُس کی ماں اکیلی تھی تو کسی نے اُس کی ماں کو سلام کیا، اُس کی ماں نے اُسے سلام کا جواب دیا تو اُس شخص نے کہا: کیا میں یہاں رات کے وقت ٹھہر سکتا ہوں؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا رات کا کھانا مل جائے گا؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا کوئی نئی تازی ہے؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! تم میرے بیٹے کو پیغام بھجواؤ، وہ تم لوگوں کو بتائے گا، اُس نے سوال کیا: یہ آہٹ کیا ہے جو ہمیں تمہارے گھر میں سنائی دے رہی ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: یہ اونٹ اور بکریاں ہیں، اُن لوگوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم آرزو کرنے والے کو اُس کی آرزو کے مطابق دے دو، تو اگلے دن اُن کا گھر بکریوں اور اونٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب اُس عورت کے بیٹے نے دیکھا کہ اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو اُس نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ شاید تمہاری بیوی نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم اُسے لے کر میرے گھر آ جاؤ! بیٹے نے جواب دیا: جی ہاں! اُس عورت نے کہا: تم مجھے اُس کے گھر لے جاؤ، اُس نے ایسا ہی کیا، پھر وہ دونوں کچھ عرصہ وہاں رہے، پھر وہ دونوں اُس کی بیوی کے پاس آئے اور وہ شخص اُس وقت اپنی ماں کے گھر میں موجود تھا، کسی نے سلام کیا تو اُس عورت نے سلام کا جواب دیا، سائل نے دریافت کیا: کیا یہاں رہنے کی جگہ مل سکتی ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا کھانا مل سکتا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا کوئی انسان ہمارے ساتھ بات چیت کرے گا؟ اُس عورت نے جواب دیا: جی نہیں! سائل نے کہا: تمہارے گھر میں جو آہٹ ہمیں سنائی دے رہی ہے وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: یہ درندے ہیں (یعنی اُن کے ساتھ

جھوٹ بولا) تو اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آرزو کرنے والے کو وہ چیز دے دو جس کی اُسے آرزو ہے اگر چہ وہ چیز بُری ہے۔ تو اُس عورت کا گھر درندوں سے بھر گیا اور اگلے دن اُن درندوں نے اُس عورت کو کھالیا''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ثابت سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد بن حنبل کی ''مسند'' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

حدث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حدیثاً، فقالت امراة من نسائه: کانه حدیث خرافة، فقال: اتدرین ماخرافة؟ انه رجل من عذرة اخذته الجن فی الجاهلیة، فمکث بینهم دهراً، ثم ردوه الی الانس، فکان یحدث الناس بما رای فیهم من الاعاجیب، فقال الناس: حدیث خرافة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کوئی بات بیان کی تو آپ کی ازواج میں سے ایک خاتون نے کہا: یہ تو خرافہ کا بیان محسوس ہوتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ خرافہ کون ہے؟ یہ عذرہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جسے زمانۂ جاہلیت میں جن پکڑ کر لے گیا تھا، وہ ایک عرصے تک جنات کے درمیان رہا، پھر وہ جنات اُسے انسانوں کے پاس واپس چھوڑ آئے تو اُس نے جنات کے درمیان جو حیران کن چیزیں دیکھیں تھی، اُن کے بارے میں انسانوں کو بتانے لگا تو لوگوں نے کہا: یہ خرافہ کا بیان (عجیب وغریب ہے)''۔

۵۵۷۲- عثمان بن مغیرہ

یہ ثقفی نہیں ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا ہے، اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۵۵۷۳- عثمان بن مغیرہ (خ، عو) ثقفی

یہ صدوق اور قابل اعتماد ہے، ابوعوانہ نے اس سے ایسی روایت نقل کی ہے جسے منکر قرار دیا گیا ہے، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور شعبہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ عثمان بن ابی زرعہ ہے، یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

۵۵۷۴- عثمان بن مقسم بری، ابوسلمہ کندی بصری

یہ جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہے اگر چہ اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔ اس نے منصور، قتادہ، مقبری اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں، اس نے تصنیف بھی کی ہے اور احادیث کو جمع بھی کیا ہے۔

اس سے سفیان، ابوعاصم، ابوداود، شیبان بن فروخ اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں، یہ قیامت کے دن میزان (نامہ اعمال کے ترازو) کے وجود کا منکر ہے اور یہ کہتا ہے: اس سے مراد عدل کرنا ہے۔

یحییٰ القطان اور ابن مبارک نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کی حدیث منکر ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں:

یہ کذاب ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ فلاس کا یہ کہنا ہے: یہ صدوق ہے لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور بدعتی ہے۔ مسلم بن ابراہیم نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ عثمان بری نے قتادہ کے حوالے سے ایک حدیث مجھے سنائی۔ بعد میں میں نے قتادہ سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اُس سے واقف نہیں تھے' تو عثمان نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ حدیث آپ نے خود مجھے سنائی ہے' اور قتادہ یہی کہتے رہے: جی نہیں! تو عثمان نے کہا: نہیں آپ نے ہی مجھے حدیث سنائی ہے' تو قتادہ بولے: (تھوڑی دیر بعد) یہ مجھے میرے بارے میں یہ بات بتائے گا کہ میں نے اس کے تین سو درہم دینے ہیں۔

محمد بن منہال نے یزید بن زریع کا یہ بیان نقل کیا ہے: معتمر نے بری کے بارے میں میری مخالفت کی تو میں نے بری کے معاملے کو کم تر ظاہر کرنا شروع کیا' میں نے کہا: آپ ہمارے درمیان جسے چاہیں ثالث بنادیں' معتمر نے کہا: کیا تم ابوعوانہ سے راضی ہو؟ میں نے جواب دیا: ٹھیک ہے! تو ہم یعنی میں اور معتمر' ابوعوانہ کے پاس آئے' میں نے کہا: یہ بری کے بارے میں میری مخالفت کررہے ہیں تو آپ کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اس کے بارے میں بھلا کیا کہنا چاہیے! میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ایک شہد ہے جو خنزیر کی کھال کے اندر ہے۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ عثمان بری کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے غلط بیانی کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بری کے جھوٹا قرار دینے کی وجہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوئی نقصان نہیں ہوا' لیکن حافظانِ حدیث کے بری کو جھوٹا قرار دینے کی وجہ سے بری کو نقصان پہنچا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عثمان بری کوئی چیز نہیں ہے' یہ جھوٹ بولنے اور حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔

محمد بن منہال ضریر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محلقنے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں عثمان بری کے پاس موجود تھا (قیامت کے دن نامۂ اعمال کا وزن کرنے والے) میزان کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو وہ بولا: یہ چارے کا ترازو ہوگا یا توڑی کا' تو میں نے اُس کے حوالے سے نوٹ کی ہوئی روایات ایک طرف رکھ دیں۔ عفان بیان کرتے ہیں: عثمان بری قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا' وہ اپنی تحریر میں درست پاتا تھا لیکن اُس کے برخلاف نقل کردیتا تھا' اُس نے حضرت علی' حضرت عبداللہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بیس احادیث بیان کیں اور پھر بولا: یہ سب جھوٹی ہیں' پھر اس نے یہ بات ذکر کی کہ اُس نے حماد کو دیکھا ہے' اور بولا: یہ بات سچ ہے' سفیان بن عبدالملک بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے عثمان بری کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات معروف نہیں ہیں۔

حسن بن علی عجلانی' عفان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عثمان بری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قاضی شریح کے کیے ہوئے تمام فیصلے غلط ہیں' ابن مہدی بیان کرتے ہیں: اہلِ حجاز سے عثمان بری کی نقل کردہ روایت ''مقارب'' ہے' ابن حبان کہتے ہیں: عثمان بری کوفہ سے تعلق رکھنے والے کندہ قبیلہ کا غلام ہے' اہلِ بصرہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اكذب الناس الصناع.

''لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ریاکاری کرنے والا ہے''۔

علی بن مدینی' یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سفیان ثوری کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو میں نے کہا: بری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موزوں پر مسح کے بارے میں مجھے حدیث بیان کی ہے' تو سفیان نے کہا: اُس نے جھوٹ بولا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میں نے عبدان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شیبان کے پاس عثمان سے پاس منقول پچیس ہزار احادیث تھیں جو اُس سے سنی نہیں گئی تھیں۔ فلاس بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے سینے میں عثمان بری سے منقول دس ہزار روایات ہیں' اُن کی مراد یہ تھی کہ میں اُنہیں بیان نہیں کرتا۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے بری کو نافع کا یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عرفہ سارے کا سارا موقف ہے۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے مجھے بتایا کہ میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرفہ سارے کا سارا موقف ہے؟ تو نافع نے جواب دیا: جی نہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ علمہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن سب سے شدید عذاب اُس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اُسے نفع نہ دیا ہو''۔

یہ روایت ابن وہب نے یحییٰ بن سلام کے حوالے سے عثمان سے نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہیں جن کی سند یا متن کے حوالے سے متابعت نہیں کی گئی اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔ کچھ حضرات نے اس کی نسبت سچائی کی طرف کی ہے لیکن اُنہوں نے اس کی بہت زیادہ غلطیوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے لیکن اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال ثوری کے بعد ہوا۔

۵۵۷۵- عثمان بن موزع

اس نے امام شعبی کے حوالے سے اُن کا فتویٰ نقل کیا ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۵۷۶ - عثمان بن موسیٰ مزنی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے' عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۷۷ - عثمان بن موہب کوفی

یہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے' اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

جبکہ زید بن حباب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۵۵۷۸- عثمان بن ناجیہ

یہ زید بن حباب کا استاد ہے' سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۵۵۷۹- عثمان بن نعیم (ق) مصری

اس نے عبدالرحمٰن حبلی سے روایات نقل کی ہیں' ابن لہیعہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک یہ ہے جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من تعلم الرمی ثم ترکہ فقد عصانی.

''جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اُسے ترک کردے اُس نے میری نافرمانی کی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

۵۵۸۰- عثمان بن نمر

ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات بھی ہیں۔(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

۵۵۸۱- عثمان بن ہیثم مؤذن عبدی

یہ حضرت اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں' یہ جامع بصرہ کا مؤذن تھا' اس نے عوف اعرابی اور ابن جریج سے، جبکہ اس سے بخاری' ابوخلیفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے البتہ آخری عمر میں اسے تلقین کی جاتی تھی' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

۵۵۸۲- عثمان بن واقد (د ت) بن محمد عمری

اس نے نافع بن جبیر' سعید مولی مہری' نافع' وکیع' زید بن حباب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' کیونکہ اس نے یہ حدیث نقل کی ہے:

من اتی الجمعة فلیغتسل من الرجال والنساء.

''جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ مرد ہو یا عورت' اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

تو یہ اضافی لفظ ''یا عورت'' نقل کرنے میں' یہ راوی منفرد ہے' یہ بات امام ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

۵۵۸۳- عثمان بن یحییٰ (ق) حضرمی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو

نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: صرف محمد بن طلحہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۸۴- عثمان بن یعلی (ت) بن مرہ ثقفی

اس نے اپنے والد سے اور اس سے صرف اس کے بیٹے عمرو نے' بارش کے وقت رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔

۵۵۸۵- عثمان بری

یہ ابن مقسم ہے' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۵۸۶- عثمان بتی

یہ فقیہہ ہے اور (اس کے باپ کا نام) مسلم ہے' یہ ثقہ اور امام ہے' ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام اسلم اور ایک قول کے مطابق سلیمان ہے۔ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور امام شعبی سے جبکہ اس سے شعبہ' یزید بن زریع' ابن علیہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد' دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' یہ کوفہ کا رہنے والا تھا لیکن اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ یحییٰ بن معین سے اس کی توثیق منقول ہے' معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عثمان بتی ضعیف ہے' ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۵۸۷- عثمان شحام (م' د' س)' ابوسلمہ بصری

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام عبداللہ اور ایک قول کے مطابق میمون ہے۔ اس نے ابورجاء عطاردی اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس کی کچھ روایات معروف اور کچھ منکر ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں فتنہ کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے' جسے امام مسلم نے شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: اللھم انی اعوذ بك من الکفر والفقر وعذاب القبر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں کفر' غربت اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۵۸۸- عثمان

یہ بنواقصیٰ کا مؤذن ہے اور شیعہ ہے' بکیر طویل نے اس سے روایت نقل کی ہے' جو خود بھی شیعہ ہے۔ عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے:

سمعت عليا رضى الله عنه يقول: والله ما قوتل اهل هذه الآية بعد ما نزلت : وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم ... الآية.

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! اس آیت وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم ...الخ کے نازل ہونے کے بعد اس آیت کے اہل افراد کے ساتھ کبھی جنگ نہیں کی گئی''۔

اس روایت کی سند میں عباد سے لے کر عثمان تک تمام راوی شیعہ ہیں اور یہ حدیث منکر ہے۔

۵۵۸۹- عثمان اعرج

اس نے حسن بصری سے جبکہ اس سے عباد بن کثیر نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۵۹۰ - عثمان تنوخی

یہ ابوجماہر محمد بن عثمان کفرسوسی کا والد ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

ابوالجماہر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: آرمینیا میں لوگوں کو اتنی شدید بھوک لاحق ہوئی کہ وہ مینگنیاں کھانے لگے' تو اُن پر نادق کی بارش ہوئی جس میں گندم موجود تھی۔

۵۵۹۱- عثمان' ابوعمرو مؤذن کوفی

یہ ''مجہول'' ہے۔

(عجلان، عجیبہ، عجیر)

۵۵۹۲- عجلان (بن اسماعیل) بن سمعان

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اس سے طلحہ بن صالح سے روایت نقل کی ہے' یہ اپنے شاگرد کی طرح مجہول ہے۔

۵۵۹۳- عجلان بن سہل باہلی

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: سلمہ بن موسیٰ اس سے روایت نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۵۵۹۴- عجیبہ بن عبدالحمید

ملازم بن عمرو نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۵۵۹۵- عجیر بن عبد یزید (د) بن ہاشم بن مطلب مطلبی

یہ رکانہ کا بھائی ہے' ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' ان سے ایک حدیث منقول ہے جو انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' ان کا بیٹا نافع ان سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

(عدی)

۵۵۹۶-عدی بن ارطاۃ بن اشعث بصری

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث محفوظ نہیں ہے۔ جعفر بن محمد مؤذن نے وہ روایت اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے مجالد سے نقل کی ہے۔

۵۵۹۷-عدی بن ثابت (ع)

یہ اہل تشیع کا عالم' اُن کا سچا فرد' اُن کا واعظ اور اُن کی مسجد کا امام تھا' اگر شیعہ اس جیسے ہوں تو اُن کی خرابی کم ہو۔ مسعودی کہتے ہیں: ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں پایا جو عدی بن ثابت سے زیادہ مناسب شیعی نظریات رکھتا ہو۔ امام احمد' احمد عجلی اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے نسب میں اختلاف ہے اور زیادہ درست بات یہ ہے کہ اس کی نسبت اس کے نانا کی طرف کی گئی ہے' ویسے اس کا نسب یہ ہے: عدی بن (ابان بن) ثابت بن قیس بن خطیم انصاری ظفری' یہ بات ابن سعد اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ عدی بن ثابت بن دینار ہے۔ اور ایک قول کے مطابق عدی بن ثابت بن عبید بن عازب ہے جو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بھائی کا پوتا ہے' اس نے اپنے نانا عبداللہ بن یزید خطمی' سلیمان بن صرد' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اعمش' مسعر' شعبہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ افراط کا شکار ہونے والا شیعہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ غالی رافضی ہے لیکن ثقہ ہے' عفان کہتے ہیں: شعبہ نے یہ کہا ہے: عدی بن ثابت ''رقاعین'' میں سے ایک ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ مقصود سے ہٹ گیا تھا۔

۵۵۹۸-عدی بن ابوعمارہ بصری ذراع

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ قطن بن نسیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۵۹۹-عدی بن فضل (ق)' ابوحاتم بصری

اس نے سعید مقبری' ایوب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعدویہ' علی بن جعد' منصور بن ابی مزاحم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین یہ بھی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ کئی حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

۵۶۰۰-عدی بن ابوقلوص

عمرو بن میمون عبسی نے اس سے حدیث نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(عذافر' عذال)

۵۶۰۱-عذافر بصری

اس نے حسن سے اور اس سے صرف ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۰۲-عذال بن محمد

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' احمد بن علی سلیمانی نے اس کا تذکرہ اُن افراد میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے ہیں۔ اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

الحجامة تزيد في العقل والحفظ.

''پچھنے لگوانا عقل اور یادداشت میں اضافہ کرتا ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت زیاد بن یحییٰ حسانی نے اس سے نقل کی ہے' اور یہی روایت امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں ابوروق کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے۔

(عراک' عربی' عرعرہ)

۵۶۰۳-عراک بن خالد بن یزید دمشقی مقری

یہ معروف اور حسن الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اور قوی نہیں ہے۔ اس نے عثمان بن عطاء اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۰۴-عراک بن مالک

یہ ثقہ اور معروف ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد فرماتے ہیں: اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا بلکہ یہ روایات عراک نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں۔

۵۶۰۵-عربی ابوصالح بصری

اس نے ایوب سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۵۶۰۶-عرعرہ بن برند شامی (س)

یہ محمد بن عرعرہ شامی کا والد ہے' اس نے اپنے ماموں عباد بن منصور' ابن عون اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اس

کے پوتے ابراہیم بن محمد' فلاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' جبکہ علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس کا انتقال 192 ہجری میں ہوا۔

(عرفہ' عرفطہ)

۵۶۰۷- عرفہ بن یزید عبدی

اس کے بیٹے حسن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور اُس میں بھی ایک منکر روایت ذکر کی ہے۔

۵۶۰۸- عرفہ

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی اور وہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۵۶۰۹- عرفطہ بن ابوحارث

اس نے حسن بصری سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(عروہ)

۵۶۱۰- عروہ بن ادیہ

یہ خوارج کے اکابرین میں سے ایک ہے' جوز جانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ مرداس بن ادیہ کا بھائی ہے۔

۵۶۱۱- عروہ بن اذینہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام مالک نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۱۲- عروہ بن زہیر

اس نے ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من قال استغفر الله العظيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم ثلاث مرات (نفسا من قلبه) غفر الله له ذنوبه.

''جو شخص سچے دل کے ساتھ تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھے:

''میں اُس عظیم اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زندہ ہے اور ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے''

تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔ امام بخاری کہتے ہیں: عبدالحمید بن جعفر نے اس سے سماع کیا ہے اور اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۶۱۳- عروہ بن سعید (د)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عزرہ ہے' اس کا شمار کم سن تابعین میں کیا گیا ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' سعید بن عثمان بلوی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۱۴- عروہ بن عبداللہ

اس نے ابن ابوزناد سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ محمد بن محمد بن مرزوق باہلی بیان کرتے ہیں: عروہ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے 213 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے ہمیں یہ حدیث بیان کی' اُس کے بعد اس نے لمبی منکر روایت نقل کی ہے۔

۵۶۱۵- عروہ بن علی سہمی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ سلمہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' جو ایک مجہول آدمی ہے۔

۵۶۱۶- عروہ بن مروان عرقی

عرقہ' شام کے علاقے طرابلس کی ایک بستی ہے' اس راوی کی کنیت ابوعبداللہ ہے' اس نے مصر میں زہیر بن معاویہ' یعلیٰ بن اشدق' موسیٰ بن اعین' ابن مبارک اور عبیداللہ بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ایوب بن محمد وزان' یونس بن عبدالاعلیٰ' سعید بن عثمان تنوخی اور خیر بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: عروہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا اور اس سے روایت نقل کرنے والا آخری فرد خیر بن عرفہ ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اَن پڑھ تھا اور حدیث میں قوی نہیں تھا۔ ابن یونس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عروہ عرقی سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا' یہ بہت سخت ریاضت کرتا تھا' اس کی آستینیں تنگ تھیں اور اس کے ہاتھ بڑی مشکل سے آستین سے باہر نکلتے تھے' یہ جڑی بوٹیاں اکٹھی کر کے اُنہیں فروخت کرتا تھا' تاکہ اس کے ذریعے روزی حاصل کرے اور ابن وہب سے روایت نوٹ کرنے میں اسے آگے کیا جاتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ''رقی'' ہے کیونکہ یہ ایک مدت تک ''رقہ'' میں مقیم رہا' بعض مؤرخین نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور ان دونوں کو دو مختلف افراد قرار دیا ہے لیکن درحقیقت یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

ابن درجی اور ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت ابن عمر' عن عثمان وعلی' فقال تسلنی عن علی! فقد رایت مکانه من رسول الله صلی الله علیه وسلم' انه سد ابواب المسجد الا باب علی.

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت دیکھی ہے (وصال سے کچھ عرصہ پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ، مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کروا دیئے تھے''۔

یہ روایت غریب اور منکر ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۶۱۷- عروہ بن نزال (س ق)

اس نے معاذ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ حکم بن عتیبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۱۸- عروہ مزنی

یہ حبیب بن ابوثابت کا استاد ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

(عریان، عریف)

۵۶۱۹ - عریان

اس نے ابن سیرین سے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۲۰- عریف بن ابراہیم

یہ یعقوب بن محمد زہری کا استاد ہے۔

۵۶۲۱- عریف بن درہم

اس نے جبلہ بن سحیم سے روایات نقل کی ہیں، ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے۔ یحییٰ القطان نے اسے ناپسند کرنے کے باوجود اس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے اس کے حوالے سے زید بن وہب سے روایت نقل کی ہے۔

(عزرہ، عزیر)

۵۶۲۲- عزرہ بن قیس

اس نے اُم فیض سے، جبکہ اس سے مسلم بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عزرہ بن قیس یحمدی ازدی بصری ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

احمد بن اسحاق حضرمی کہتے ہیں: عزرہ بن قیس اناج والا شخص تھا، اُس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ عبدالملک بن مروان کی کنیز اُم

فیض نے ہمیں حدیث بیان کی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

ما من عبد دعا الله ليلة عرفة بهذه الدعوات الف مرة الا لم يسال الله الا اعطاه: سبحان الذى فى السماء عرشه' سبحان الذى فى الارض موطئه ... وذكر الحديث.

''جو بھی بندہ عرفہ کی رات ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دے گا:
''پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے' پاک ہے وہ ذات کہ زمین جس کے حکم کے تابع ہے''۔

۵۶۲۳- عزرہ بن قیس

یہ کوفہ کے قدیم تابعین میں سے ایک ہے' اس سے حوالے سے صرف ابووائل نے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۲۴ - عزیز بن احمد بن محمد' ابوالقاسم مضری اصبہانی

اس نے ابوسعید نقاش سے روایات نقل کی ہیں' اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

(عسقلانی' عسل)

۵۶۲۵- عسقلانی

اس کا نام عبداللہ بن محمد ہے' اس نے ابودنیا کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ 600 ہجری سے پہلے کا ہے۔

۵۶۲۶- عسل بن سفیان (د' ت)

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے شعبہ اور ابراہیم بن طہمان نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں:: میرے نزدیک یہ قوی الحدیث نہیں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے اور اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ليس منا من لم يتغن بالقرآن.

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا تزوج امراة على ان يعلمها شيئا من القرآن' فاجاز ذلك النبى صلى الله عليه وسلم.

''ایک مرتبہ ایک شخص نے ایک خاتون سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اُس خاتون کو کچھ قرآن کی تعلیم دے دے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو درست قرار دیا''۔

ابراہیم نامی راوی نے ایک مرتبہ اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(عصام)

۵۶۲۷- عصام بن زید

اس نے ابن منکدر سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے عبداللہ بن نافع صائغ بسر نے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۲۸- عصام بن رواد بن جرح عسقلانی

اس نے اپنے والد سے اور اس سے ابن جوصاء نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابواحمد حاکم نے اسے لین (کمزور) قرار دیا ہے۔

۵۶۲۹- عصام بن طلیق

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: طالوت بن عباد اور اسود شاذان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ہمیں اس کے حوالے سے منقول کسی منکر روایت کا علم نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۳۰- عصام بن ابوعصام

تبوذکی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے جو اس نے شعیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

اکثر الناس خطایا یوم القیامۃ اکثرھم خوضا فی الباطل.

''قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ گار وہ لوگ ہوں گے جو باطل میں زیادہ غور وفکر کیا کرتے تھے''۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس عصام نامی اس شخص سے واقف نہیں ہوں۔

۵۶۳۱- عصام بن قدامہ (دُ س' ق)

اس نے مالک بن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن القطان نے اسے ثبت قرار نہیں دیا ہے' اس سے وکیع اور فریابی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے۔

۵۶۳۲- عصام بن لیث سدوسی بدوی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن یزداد نے روایت نقل کی ہے' ان دونوں کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۶۳۳- عصام بن وضاح سرخسی

اس نے مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے زیادہ احادیث سامنے نہیں آئی ہیں' اس کے شہر کے رہنے والوں میں سے ایک جماعت کے حوالے سے اس نے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۶۳۴- عصام بن یوسف بلخی

یہ ابراہیم بن یوسف بلخی کا بھائی ہے' اس نے سفیان اور شعبہ جبکہ اس سے عبدالصمد بن سلیمان اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 215 ہجری میں بلخ میں ہوا تھا۔

(عصمہ)

۵۶۳۵- عصمہ بن بشیر

اس نے فزع سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور ان کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۵۶۳۶- عصمہ بن عروہ فقیمی

اس نے مغیرہ بن مقسم سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یعقوب حضرمی نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۵۶۳۷ - عصمہ بن محمد

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ عقیلی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی احادیث روایت کی ہیں۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اطلبوا الخير عند حسان الوجوه. ''خوبصورت چہرے والوں سے بھلائی طلب کرو''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سب الله او احدا من الانبياء فاقتلوه.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کو یا انبیاء میں سے کسی ایک کو بُرا کہے تو اُسے قتل کر دو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: عصمہ بن محمد بن فضالہ بن عبید انصاری مدنی کی نقل کردہ تمام روایات غیر محفوظ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ناقته الجدعاء' فقال: ايها الناس' كان الموت فيها على غيرنا كتب' وكان الحق فيها على غيرنا وجب ... الحديث بطوله .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی ''جدعاء'' پر بیٹھ کر ہمیں خطبہ دیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یوں ہے کہ اس کے بارے میں موت ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں پر مقرر کر دی گئی ہے اور اس کے بارے میں حق ہمارے علاوہ لوگوں پر واجب ہو گیا ہے'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

۵۶۳۸- عصمہ بن متوکل

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: حدیث کے لیے اس کا ضبط تھوڑا تھا اور یہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تزوج امراة فلا يدخل عليها حتى يعطيها شيئا' ولو لم يجد الا احد نعليه.

''جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے' وہ اُس کے پاس اُس وقت تک نہ جائے جب تک اُسے کچھ دے نہیں دیتا' اگر کچھ نہیں ملتا تو اُسے ایک جوتا ہی دے دے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت شعبہ کی طرف جھوٹ منسوب کی گئی ہے۔

۵۶۳۹- عصمہ

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں اُس شخص کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کروں جس کے حوالے سے عباس انصاری نے قرأت کے بارے میں روایات نقل کی ہیں' جس کا نام عصمہ ہے اور اُس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

(عطارد' عطاف)

۵۶۴۰- عطارد بن عبداللہ

یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۶۴۱ - عطاف شامی

اس نے ہشام سے روایات نقل کی ہیں۔ اسی طرح (درج ذیل راوی ہے)

۵۶۴۲- عطاف بن خالد مخزومی (ت' س)

اس نے نافع اور ابوحازم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج

نہیں ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ امام مالک نے اس پر تنقید کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: مالک نے اس کی تعریف نہیں کی ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقاد من خداش.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوچنے کا بدلہ دلوایا تھا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کو صرف اسی سند کے ساتھ سنا ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ ایک قول کے مطابق مخلد نامی راوی اسے تلقین کیا کرتا تھا اور یہ روایت اس راوی کی کتاب میں عطاف کے حوالے سے منقول نہیں ہے۔

امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الخمرۃ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں قتیبہ نامی راوی منفرد ہے۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

(عطاء)

۵۶۴۳- عطاء بن جبلہ

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۶۴۴- عطاء بن دینار ہذلی (د ت) بصری

اس نے سعید بن جبیر، عمار بن سعد تجیبی، ابوزید خولانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن حارث، ابن لہیعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ احمد بن صالح کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ وہ تفسیر جو اس نے سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ ایک ایسا صحیفہ ہے جس میں اس بات پر کوئی چیز دلالت نہیں کرتی کہ اس نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، تاہم تفسیر اس نے دیوان سے حاصل کی ہے۔ عبدالملک بن مروان نے سعید بن جبیر کو خط لکھ کر ان سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اس کے لیے قرآن کی ایک تفسیر تحریر کر دیں، تو انہوں نے یہ تفسیر تحریر کر کے اسے بھجوائی تھی، اسے عطاء بن دینار نے پایا تو اسے حاصل کر لیا۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 126 ہجری میں ہوا۔

۵۶۴۵- عطاء بن ابوراشد

محمد بن عمرو نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۶۴۶- عطاء بن ابی رباح

یہ علم اور عمل کے اعتبار سے مکہ میں موجود تمام تابعین کے سردار تھے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین سے احادیث روایت کی ہیں، یہ تقریباً نوّے سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ تک زندہ رہے تھے۔ یہ حجت تھے، امام تھے، بلند شان کے مالک تھے، امام ابوحنیفہ نے ان سے استفادہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: بعض اوقات کوئی شخص میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہے، میں اُس کے سامنے یوں خاموش ہو جاتا ہوں جیسے میں نے وہ حدیث نہیں سنی، حالانکہ میں نے وہ حدیث اُس کی پیدائش سے پہلے سنی ہوئی ہوتی ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: مجاہد کی نقل کردہ مرسل روایات ہمارے نزدیک عطاء کی نقل کردہ مرسل روایات سے کہیں زیادہ پسندیدہ ہیں۔ کیونکہ عطاء ہر قسم کی روایات حاصل کر لیتے تھے۔ امام احمد کہتے ہیں: مرسل روایات کے بارے میں حسن اور عطاء کی مرسل روایات سے زیادہ ضعیف اور کوئی روایات نہیں ہیں، کیونکہ یہ دونوں حضرات ہر ایک سے روایات حاصل کر لیتے تھے۔

محمد بن عبدالرحیم نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: آخری عمر میں عطاء کو ابن جریج اور قیس بن سعد نے ترک کر دیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن کی مراد اصطلاحی طور پر ترک کرنا نہیں ہے، بلکہ اُن کی مراد یہ ہے کہ ان دونوں حضرات نے ان سے احادیث نوٹ کرنا بند کر دی تھیں، ورنہ عطاء نامی راوی ثبت بھی ہیں اور پسندیدہ شخصیت کے مالک بھی ہیں۔

۵۶۴۷- عطاء بن سائب (عو، خ متابعہ) بن زید ثقفی، ابوزید کوفی

یہ تابعین کے علماء میں سے ایک ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، اپنے والد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور فلاس نے روایات نقل کی ہیں، آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گئے تھے اور ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: جس نے ان سے پہلے زمانے میں سماع کیا تھا وہ مستند ہے اور جس نے بعد میں ان سے سماع کیا تو اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث ضعیف ہے، البتہ وہ روایت جو شعبہ اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے (اس کا حکم مختلف ہے)۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے اُن کے تغیر کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: عطاء بن سائب کی نقل کردہ پرانی روایات مستند ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: ابواسحاق سبیعی نے عطاء بن سائب کا ذکر کرتے ہوئے کہا: عطاء کا کیا بنا! وہ تو اب بقایا جات میں سے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن سعید القطان نے ان کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے اور وہ وفات کے اعتبار سے ان کے سب سے مقدم شیخ ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: عطاء بن سائب ثقہ ہیں ثقہ ہیں، نیک آدمی ہیں، جن حضرات نے پہلے ان سے سماع کیا تھا وہ مستند ہیں، یہ روزانہ ایک مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ان کا محل صدق تھا۔

امام نسائی فرماتے ہیں: پرانی روایات میں یہ ثقہ ہیں' تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ شعبہ' ثوری اور حماد بن زید نے ان سے جو روایات نقل کی ہیں وہ عمدہ ہیں۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے جب بھی عطاء بن سائب اور ضرار بن مرہ کو دیکھا تو اُن کے رخساروں پر رونے کے نشان تھے۔ ابوخیثمہ نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے عطاء بن سائب کا یہ قول نقل کیا ہے:

مسح راسی علی رضی الله عنه ودعا لی بالبركة.

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور مجھے برکت کی دعا دی تھی"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ 136 ہجری تک زندہ رہے تھے' اس اعتبار سے ان کی عمر 100 برس کے لگ بھگ ہو گی' یہ علم قرأت کے بہترین ماہرین میں سے ایک تھے' انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے علم قرأت سیکھا تھا۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: تراصوا فی الصف' فان الشيطان يقوم فی الخلل.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صفیں ملا کر رکھو کیونکہ شیطان خالی جگہ کے درمیان آ کر کھڑا ہو جاتا ہے"۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الكبرياء ردائی ... الحديث.

"کبریائی میری چادر ہے"۔

جریر' فضیل بن عیاض' موسیٰ بن اعین نے لیث کے حوالے سے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں۔

عطاء بن سائب نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الطواف بالبيت صلاة' الا ان الله احل فيه المنطق' فمن نطق فلا ينطق الا بخير.

"بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ادا کرنے کی مانند ہے' البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دوران بات چیت کرنے کو حلال قرار دیا ہے' تو جو شخص (طواف کے دوران) کوئی بات کرتا ہے' اُسے کوئی بھلائی کی بات کرنی چاہیے"۔

عطاء بن سائب نے ابوبختری اور میسرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حرام قرار دینے کے بارے میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ وہ عورت مرد کے لیے حرام ہو جائے گی جس طرح مرد نے کہا ہے۔

ابن علیہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب ہمارے پاس بصرہ آئے' ہم نے اُن سے سوالات کرنے شروع کیے تو وہ وہم کا شکار ہونے لگے' ہم نے اُن سے دریافت کیا: کون؟ تو اُنہوں نے کہا: ہمارے شیخ میسرہ' زاذان اور فلاں۔

وہیب بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب ہمارے پاس آئے تو میں نے دریافت کیا: آپ نے عبدہ سے کتنی روایات حاصل کی ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: چالیس احادیث۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: انہوں نے عبیدہ سے ایک بھی حرف روایت نہیں کیا' یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ حمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ میں نے پہلے زمانے میں عطاء بن سائب سے سماع کیا تھا' پھر وہ

دوسری مرتبہ ہمارے پاس آئے تو میں نے اُنہیں اُن روایات میں سے بعض روایات بیان کرتے ہوئے سنا جو میں اُن سے پہلے سن چکا تھا تو اُن روایات میں وہ اختلاط کا شکار ہو چکے تھے تو میں نے اُن سے بچاؤ کیا اور علیحدگی اختیار کر لی۔

عطاء بن سائب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے لفظ حرام لفظ بتہ لفظ بائنہ لفظ خلیہ اور لفظ بریہ کے بارے میں یہ کہا ہے: ان تمام صورتوں میں تین تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں: ورقاء نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میری عطاء سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کس نے حدیث سنائی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابوبختری نے۔

عطاء بن سائب نے عبدالسلام ملائی کی حدیث اُن کے حوالے سے حرب بن عبیداللہ ثقفی کے حوالے سے بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے اُن کے نانا کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلمنی الاسلام، وکیف اخذ الصدقۃ، وقال: انما العشور علی الیھود والنصاری.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی تعلیم دی اور بتایا کہ میں نے کیسے صدقہ وصول کرنا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عشر کی ادائیگی یہودیوں اور عیسائیوں پر لازم ہوتی ہے''۔

یہ روایت ابواحوص نے عطاء کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ابن مہدی نے اسے ایک اور سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

عطاء کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

جاء رجلان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یطلب صاحبہ بحق، فسالہ البینۃ فلم یکن لہ بینۃ، فحلف الآخر باللہ الذی لا الہ الا ھو - ما لہ علیہ حق، فاتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاخبر انہ کاذب، فقال: اعطہ حقہ، واما انت فکفرت عنک یمینک بقولک لا الہ الا اللہ.

''دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن میں سے ایک دوسرے شخص سے کسی حق کا مطالبہ کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ثبوت کے بارے میں دریافت کیا تو اُس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا تو دوسرے شخص نے یہ قسم اُٹھالی جو اُس اللہ کے نام کی تھی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ اُس شخص کا اس پر کوئی حق نہیں ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی کہ اُس شخص نے جھوٹی قسم اُٹھائی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس شخص کا حق اُسے دے دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو جو تم نے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں اُس کی قسم اُٹھاتا ہوں)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور ابویحییٰ نے نقل کی ہے جبکہ ابن معین اور امام ابوداؤد نے اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۶۴۸- عطاء بن عبداللہ (عو، خ، م معا) خراسانی

یہ عطاء بن ابومسلم ہے، جو اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام میسرہ تھا اور ایک قول کے مطابق ایوب تھا۔ اس کی کنیت ابوایوب اور ابوعثمان اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔ یہ سمرقند سے تعلق رکھتا ہے، ایک قول کے مطابق یہ بلخ سے تعلق رکھتا ہے، اس کی نسبت ولاء مہلب بن ابوصفرہ کے ساتھ ہے۔ اس نے (علم کی طلب میں) بہت سے علاقوں کا سفر کیا اور آخر کار شام میں رہائش اختیار کی، اس نے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث روایت کی ہیں، اس کے علاوہ عبداللہ بن سعدی سے روایات نقل کی ہیں، اس نوعیت کی روایات مرسل ہیں کیونکہ اس شخص نے بہت زیادہ مرسل روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سعید بن میسب، عکرمہ، عروہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے، اس کے بیٹے عثمان، اوزاعی، معمر، شعبہ، سفیان، یحییٰ بن حمزہ، اسماعیل بن عیاش اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عطاء خراسانی کے بارے میں لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ عطاء بن ابومسلم ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ عطاء بن ابومیسرہ ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: امام مالک نے یہ فرمایا ہے کہ یہ عطاء بن عبداللہ ہے، اس کی پیدائش 50 ہجری میں ہوئی تھی اور اس کا انتقال 133 ہجری میں ہوا، اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے، یہ بات مفضل غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: عطاء بن عبداللہ نامی راوی عطا بن ابومسلم ہے۔ میں نے عبداللہ بن عثمان سے عطاء کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم بھی بلخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام مسلم اور امام نسائی نے ان دونوں کے درمیان فرق کرتے ہوئے انہیں دو الگ افراد قرار دیا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ دونوں حضرات کو وہم ہوا ہے یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں: ابوایوب عطاء بن ابومسلم خراسانی نے شام میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن میسب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک اور ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: عطاء بن میسرہ، ابوایوب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، اور اس سے اشرس اور عروہ بن رویم نے روایت نقل کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ابوایوب عطاء بن عبداللہ بلخی نے شام میں رہائش اختیار کی تھی، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام مالک نے اس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ابوایوب عطاء بن میسرہ کے حوالے سے عروہ بن رویم نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں مدینہ منورہ آیا تو میری بہت سے صحابہ کرام سے ملاقات نہیں ہوئی۔

امام احمد، یحییٰ، عجلی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ "ثقہ" ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے اور فتویٰ دینے اور جہاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ "الضعفاء" میں کیا ہے، اور انہوں نے دلیل کے طور پر یہ واقعہ نقل کیا جسے حماد بن زید نے ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے، قاسم بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میسب سے کہا: عطاء خراسانی نے مجھے آپ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جس شخص نے رمضان میں (روزہ کے دوران) اپنی بیوی سے صحبت کر لی تھی، اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ ظہار کے کفارہ کی مانند کفارہ ادا کرے۔ تو سعید بن میسب نے کہا: اُس نے غلط بیان کیا ہے، میں نے کبھی اُسے یہ حدیث بیان نہیں کی، مجھ تک تو یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف

اُسے یہ فرمایا تھا: تم صدقہ کرو تم صدقہ کرو۔

امام بخاری نے عطاء خراسانی کا ذکر "الضعفاء" میں ذکر کیا اور اُنہوں نے اس کے حوالے سے سلیمان بن حرب کے حوالے سے حماد سے روایت نقل کی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد اور عون نے سعید سے کہا: عطاء خراسانی نے ہمیں آپ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے جو اُس شخص کے بارے میں ہے، جس نے روزہ کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم دیا تھا کہ وہ غلام آزاد کرے، تو سعید نے کہا: عطاء نے جھوٹ بولا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تھا: تم صدقہ کرو تم صدقہ کرو۔

ابن حبان نے "الضعفاء" میں یہ بات بیان کی ہے: اصل میں یہ بلخ کا رہنے والا تھا، لیکن اس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اسے خراسانی بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ خراسان چلا گیا تھا اور پھر طویل عرصہ تک وہاں مقیم رہا تھا، پھر یہ واپس عراق آ گیا، لیکن اس کا اسم منسوب خراسان کی نسبت سے ہی ہوا، یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے ایک تھا، لیکن اس کا حافظہ خراب تھا اور یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا تھا، یہ لاعلمی میں غلطیاں کرتا تھا، لیکن اس کے حوالے سے احادیث نوٹ کی گئیں، تو جب اس طرح کی روایات زیادہ ہو گئیں تو اس کے ذریعے استدلال کرنا باطل قرار پایا۔ اس شخص کے بارے میں یہ ابن حبان کی رائے ہے، بطور خاص اُن کا جو یہ کہنا ہے کہ اسے خراسانی کہا جاتا تھا۔ تو یہ کہنے کی بھلا کیا ضرورت ہے؟ کیا بلخ، خراسان کے بڑے شہروں میں سے ایک نہیں ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے اور اس سے استدلال کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہے، البتہ اس کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی۔ حجاج بن محمد بیان کرتے ہیں: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: عطاء خراسانی نے ہمیں حدیث بیان کی جو بھول جایا کرتا تھا۔

امام ترمذی نے اپنی کتاب "العلل" میں یہ بات بیان کی ہے: امام بخاری نے یہ فرمایا ہے: مجھے امام مالک کے حوالے سے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے، جس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہو اور وہ اس بات کا مستحق ہو کہ اُس کی حدیث کو ترک کیا جائے، صرف عطاء خراسانی ایسا شخص ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مقلوب ہوتی ہیں۔ پھر امام ترمذی نے یہ فرمایا: عطاء نامی راوی ثقہ ہے۔

اس سے امام مالک اور معمر جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں اور میں نے متقدمین میں سے کسی کو نہیں سنا کہ اُس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ اعتماد عمل، علم کو پھیلانا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میرے والد غریبوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، اُنہیں تعلیم دیا کرتے تھے، اُنہیں حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ یزید بن سمرہ کہتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محافلِ ذکر سے مراد وہ محافل ہیں جن میں حلال اور حرام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یزید بن سمرہ کہتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی کو کہا: آپ کا ذریعۂ آمدن کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اپنے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنا اور حاکم

وقت سے عطا پالینا۔

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم (یعنی میں اور میرا بھائی) یزید اور ہشام بن غاز' ہم عطاء خراسانی کے پاس آیا کرتے تھے' ایک دوسرے کے پاس ٹھہرا کرتے تھے' عطاء رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا پھر جب اللہ کو منظور ہوتا اور اتنا وقت گزر چکا ہوتا تو وہ اپنے کپڑے سے سر باہر نکالتا اور بلند آواز میں پکارتا: اے عبدالرحمٰن! اے یزید! اے ہشام! اے فلاں! رات کے وقت نوافل ادا کرنا اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنا' صدید (جہنم کا مخصوص مشروب) پینے سے اور لوہا پہننے سے اور زقوم کھانے سے زیادہ آسان ہے' تو بچ کے رہنا' بچ کے رہنے۔

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: عطاء کا انتقال اریحاء کے مقام پر ہوا اور اُسے بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔

عثمان بن عطاء بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال 135 ہجری میں ہوا۔

۵۶۴۹- عطاء بن عثمان قرشی

اس نے عفیف بن سالم سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۶۵۰- عطاء بن عجلان (ت) حنفی بصری

اس نے انس اور ابوعثمان نہدی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے حماد بن سلمہ اور سعد بن صلت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' یہ کذاب ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کے لیے حدیث ایجاد کی جاتی تھی اور یہ اُسے بیان کر دیتا تھا۔ فلاس کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

۵۶۵۱- عطاء بن مبارک

اس نے ابوعبیدہ ناجی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ازدی بیان کرتے ہیں: اسے یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ کیا بیان کر رہا ہے؟

۵۶۵۲- عطاء بن محمد ہجری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۵۶۵۳- عطاء بن مسروق فزاری

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۶۵۴- عطاء بن مسلم خفاف (س' ق)

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے جس نے حلب میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے میسب بن رافع اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم حلبی' محمد بن مہران جمال اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ بزرگ تھا اور نیک تھا' یہ یوسف

بن اسباط سے مشابہت رکھتا تھا' اس کی کتابوں کو دفن کر دیا گیا تھا' اس لیے اس کی حدیث ثبت نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔ وکیع اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۶۵۵- عطاء بن میمون

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انا وعلی حجة الله علی عباده.

''میں اور علی' اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں''۔

یہ روایت ابن مقری نے احمد بن عمرو بن جابر رملی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۵۶۵۶- عطاء بن ابومیمونہ (خ' م' د' س' ق) بصری

اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس سے نقل کردہ روایت سنن ابوداؤد میں منقول ہے' وہ روایت منقطع ہے کیونکہ اس نے اُن کا زمانہ نہیں پایا۔ اس نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ' حماد بن سلمہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اور یہ کہا ہے: یہ اور اس کا بیٹا دونوں قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابواسحاق جوزجانی کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ کے اکابرین میں سے ایک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ کم درجہ کا قدری ہے' اس کی نقل کردہ حدیث صحیحین میں منقول ہے۔

۵۶۵۷- عطاء بن نقادہ اسدی

یہ ''مجہول'' ہے' یعقوب بن محمد زہری مدنی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۵۶۵۸- عطاء بن یزید

یہ سعید بن مسیّب کا غلام ہے' اس نے سعید بن مسیّب سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ سند مستند نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو تاریک سند کے ساتھ عبدالصمد بن سلیمان ازدی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۵۶۵۹- عطاء بن یزید لیثی

یہ ثقہ اور مشہور راوی ہے۔

۵۶۶۰-عطاء بن یسار مدنی

اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سعید بن ابومریم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

ولمن خاف مقام ربه جنتان. فقلت: وان زنى وان سرق يا رسول الله! قال: نعم' وان رغم انف ابى الدرداء.

''اور جو شخص اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گیا اُسے دو جنتیں ملیں گی''۔

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ زنا کرے' یا وہ چوری کرے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو (یعنی اُسے کتنا ہی بُرا کیوں نہ لگے)''۔

۵۶۶۱-عطاء' ابومحمد جمال

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حسن بن صالح بن حی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۶۲-عطاء شامی (ت' س)

اس نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زیتون کھانے سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ اس روایت کو ثوری نے عبداللہ بن عیسیٰ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ یہ عطاء نامی راوی کون ہے؟ جس کا ذکر امام بخاری نے کیا ہے' باوجود یہ کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ مارا گیا تھا' لیکن اس نے مسند روایت کوئی بھی نقل نہیں کی۔ابن عدی کہتے ہیں: یہ اہلِ بصرہ کے عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا اور تصوف کے بارے میں اس کا بہت دقیق کلام منقول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! یہ اکابر صوفیاء میں سے ایک تھا اور 130 ہجری تک زندہ رہا' تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ابن اشعث کے ساتھ تھا' اس کا ذکر عنقریب دوبارہ آئے گا۔

۵۶۶۳-عطاء بصری عطار

یہ ایک بزرگ ہے جو 200 ہجری سے پہلے تھا' ابوداؤد نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۶۶۴-عطاء مولیٰ ابن ابواحمد (د' س' ق)

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔سعید مقبری نے اس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جو قرآن کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۵۶۶۵-عطاء سلیمی

یہ ابن اشعث کے ہمراہ مارا گیا تھا' یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ یہ عطاء کون ہے؟ جس کا ذکر امام بخاری نے کیا ہے کہ وہ ابن اشعث کے ساتھ مارا گیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے کوئی مسند روایت نقل نہیں کی۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار اہلِ بصرہ کے صوفیاء میں کیا جاتا ہے اور تصوف کے بارے میں اس کا دقیق کلام منقول ہے۔

۵۶۶۶-عطاء' ابوحسن

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ ابواسحاق شیبانی اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے' امام بخاری نے اس کا ذکر عکرمہ کے ساتھ کیا ہے۔

۵۶۶۷-عطاء بزاز

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۶۶۸-عُطاء عامری (س' ت' د)

یہ یعلیٰ کا والد ہے' اس نے اوس ثقفی سے روایات نقل کی ہیں اور یہ صرف اپنے بیٹے کے حوالے سے ہی معروف ہے۔

۵۶۶۹-عطاء' مولیٰ اُم صبیہ (س) جہنیہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسواک کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ مقبری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۶۷۰-عطاء' مولیٰ ابن ابواحمد (ت' س' ق)

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ سعید مقبری نے اس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قرآن کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔

۵۶۷۱-عطاء سلیمی

یہ مشہور ہے اور بصرہ کے اکابر صوفیاء میں سے ایک ہے' یہ سلیمان تیمی کا معاصر ہے۔ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔ حسن' جعفر بن زید اور عبداللہ بن غالب سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے بشر بن منصور' صالح مری' عبدالواحد بن زیاد اور دیگر حضرات نے حکایات نقل کی ہیں۔

شداد بن علی نے عبدالواحد بن زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم عطاء سلیمی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُس وقت وہ قریب المرگ

تھے اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں گہرے سانس لے رہا ہوں اُنہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: میں آپ کی وجہ سے پریشان ہوں۔ تو وہ بولے: میری یہ خواہش ہے کہ میری جان میرے حلق میں اٹک جائے اور قیامت تک اوپر نیچے ہوتی رہے اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اسے نکال کر جہنم کی طرف نہ لے جایا جائے۔

خلید بن دعلج نے یہ بات بیان کی ہے: ہم عطاء سلیمی کے پاس موجود تھے تو یہ بات بیان کی گئی کہ عبداللہ بن علی نے اہل دمشق سے تعلق رکھنے والے چار سو آدمیوں کو ایک ہی دفعہ میں قتل کروادیا ہے تو اُنہوں نے گہری سانس بھر کر کہا: ہائے افسوس! اور پھر اُسی وقت گر کر مر گئے۔

اس روایت کو صالح بن ابوضرار نے ولید بن مسلم کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

(عطیہ)

۵۶۷۲- عطیہ بن بسر

یہ مکحول کا استاد ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے اس نے عکاف بن وداعہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن عمر رومی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عکاف بن وداعہ ہلالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال: یا عکاف' الك امراة ؟ قال: لا.قال فجاریة ؟ قال: لا.قال: وانت صحیح موسر ؟ قال: نعم.قال: فانت اذن من اخوان الشیاطین' ان کنت من رهبان النصاری فالحق بهم ... وذکر الحدیث بطوله.

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عکاف! کیا تمہاری بیوی ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنیز ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تندرست اور خوشحال ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو پھر شیاطین کے بھائی بنے ہوئے ہو اگر تم عیسائیوں کے راہب بننا چاہتے ہو تو اُن کے ساتھ جا کر مل جاؤ'' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ان کا تذکرہ امام بخاری کی پیروی میں کیا ہے لیکن پھر میں نے ان کے بارے میں یہ بات پائی ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور سلیم بن عامر نے ان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اگر تو یہ بات درست ہے کہ یہ صحابی ہیں تو پھر ان کا تذکرہ یہاں نہیں کیا جائے گا۔ پھر یہ بات میرے سامنے واضح ہوئی کہ یہ دو افراد ہیں جن سے مکحول نے روایات نقل کی ہیں اور ان دونوں کا اسم منسوب مختلف ہے جو صحابی ہیں اُن کا اسم منسوب مازنی حمصی ہے اور وہ عبداللہ کے بھائی ہیں جبکہ دوسرا راوی یہ ہے جس کا اسم منسوب ہلالی ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ محمد بن عمر رومی نے ان کے نسب کو یاد رکھا ہو۔

۵۶۷۳- عطیہ بن سعد (ذ،ت،ق) عوفی کوفی

یہ مشہور تابعی ہے اور ضعیف ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسعر، حجاج بن ارطاۃ، ایک گروہ اور اس کے بیٹے حسن نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، یہ ضعیف ہے، سالم مرادی کہتے ہیں: عطیہ میں تشیع پایا جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ہشیم نے عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن مدینی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: عطیہ، ابوہارون اور بشر بن حرب میرے نزدیک برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: عطیہ، کلبی کے پاس آیا کرتا تھا اور اُس سے تفسیر حاصل کرتا تھا اس کی کنیت ابوسعید ہے، تو وہ یہ کہتا ہے: ابوسعید نے یہ بات بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ اس سے یہ وہم پیدا کرنا چاہتا تھا کہ اس سے مراد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام نسائی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔

۵۶۷۴- عطیہ بن سفیان (ق) ثقفی

عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک الدار اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۵۶۷۵- عطیہ بن سلیمان

اس نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسفیان عبدالرحمٰن بن عبدرب، جونیشاپور کا قاضی ہے، صرف اُس نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۷۶- عطیہ بن عارض

اس نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابوخالد دالانی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۵۶۷۷- عطیہ بن عامر (د) جہنی

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ضعف صرف اُس حدیث میں ہوگا جسے نقل کرنے میں یہ منفرد ہو۔ وہ روایت وہ ہے، جو سعید بن محمد وراق نے اپنی سند کے ساتھ عطیہ نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

۵۶۷۸- عطیہ بن عطیہ

اس نے عطاء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہوسکی، اس نے ایک موضوع اور طویل حدیث نقل کی ہے۔

۵۶۷۹- عطیہ بن یعلیٰ

یہ اسماعیل بن ابان کا استاد ہے' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۶۸۰- عطیہ طفاوی

سلیمان تیمی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

(عطی)

۵۶۸۱- عطی بن مجدی ضمری

یہ صحابی کا بیٹا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابوفرج نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

(عفان)

۵۶۸۲- عفان بن سعید

اس نے ابن زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۶۸۳- عفان

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ (اور سابقہ راوی' یہ دونوں) مجہول ہیں۔

۵۶۸۴- عفان بن مسلم (ع) صفار

یہ حافظ الحدیث اور وہ ثبت راوی ہے جس کے بارے میں یحییٰ القطان نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور آپ کیا جان سکتے ہیں کہ یحییٰ القطان کیا چیز ہیں؟ وہ کہتے ہیں: جب عفان میری موافقت کرے' تو پھر میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا کہ کون میرے برخلاف نقل کر رہا ہے؟

ابن عدی نے خود کو اذیت پہنچائی ہے کہ اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے' اور ابن جوزی نے یہ اچھا کیا ہے کہ ان کے حالات نقل نہیں کیے۔

ابن عدی نے سلیمان بن حرب کا یہ قول نقل کیا ہے: تم عفان کو دیکھو گے کہ اُس نے شعبہ کے حوالے سے روایات میں ضبط کا اظہار کیا ہے' اللہ کی قسم! اگر وہ پوری کوشش کرے تو بھی شعبہ کے حوالے سے صرف ایک حدیث کے بارے میں بھی ضبط کا اظہار نہیں کر سکتا' یہ سست آدمی تھا' اس کا حافظہ خراب تھا' اس کا فہم کمزور تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عفان نامی راوی سلیمان سے زیادہ جلیل القدر اور زیادہ بڑا حافظ الحدیث ہے' یا کم از کم

اُس کے پائے کا ہے اور پائے کے افراد اور معاصرین کے لیے مناسب یہی ہے کہ ان کے بارے میں غور وفکر کیا جائے اور احتیاط کی جائے۔ عبد اللہ بن احمد نے یہ کہا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے شعبہ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے' عفان سے زیادہ اچھی روایت کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں: عفان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اعطي يوسف وامه شطر الحسن - يعني سارة.

''حضرت یوسف اور اُن کی والدہ کو نصف حسن دیا گیا تھا'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سیدہ سارہ ہیں۔

اس روایت کو کئی لوگوں نے حماد کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت موقوف ہے۔

ابو عمر حوضی بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے کئی مرتبہ عفان کو اپنی محفل سے اُٹھا دیا کیونکہ یہ بار بار اُن سے تکرار کی درخواست کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عفان اپنی سستی کے باوجود ثبت ہے اور وہ اسلام کے مشائخ اور جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس کے بارے میں عجلی نے یہ کہا ہے: یہ ثبت ہے اور سنت کا عالم ہے۔ یہ معاذ بن معاذ قاضی کے مسائل کا نگران تھا۔ اس نے اُن کے لیے دس ہزار دینار مقرر کیے تھے کہ یہ ایک شخص کی تعدیل سے خاموش رہیں اور یہ نہ کہیں کہ یہ عادل ہے یا عادل نہیں ہے۔ تو اُنہوں نے کہا تھا: میں کسی حق بات کو باطل قرار نہیں دے سکتا۔

فلاس نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے عفان کو دو ہزار دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ ایک آدمی کو عادل قرار دے گا' تو اس نے اُس کی بات نہیں مانی۔ ابن دیزیل بیان کرتے ہیں: جب عفان کو آزمائش کے لیے بلایا گیا تو میں اُس کے ساتھ تھا' اُس کے سامنے یہ پیش کش کی گئی کہ وہ خلقِ قرآن کا قائل ہو جائے' تو اُس نے اس سے انکار کر دیا۔ تو اُس سے کہا گیا: تمہاری تنخواہ رُک جائے گی' اُسے ہر مہینے ایک ہزار دینار ملا کرتے تھے' تو اُس نے کہا:

''اور آسمانوں میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک شخص نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کے لیے ایک ہزار درہم پیش کر دیئے اور اُس نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح ثابت قدم رکھے' جس طرح تم نے دین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ہے' تمہیں ہر مہینے اتنے پیسے ملا کریں گے۔

جعفر بن محمد صائغ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عفان' ابن مدینی' ابوبکر بن ابوشیبہ اور احمد بن حنبل ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو عفان نے کہا: تین آدمیوں کو تین آدمیوں کی وجہ سے ضعیف قرار دیا جاتا ہے' علی کو حماد کے حوالے سے' احمد کو ابراہیم بن سعد کے حوالے سے اور ابوبکر کو شریک کے حوالے سے۔ اس پر علی بن مدینی نے کہا: اور عفان کو شعبہ کے حوالے سے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ان حضرات کی خوش مزاجی کے طور پر تھا کیونکہ ان بعد کے لوگوں نے ان حضرات کی کتابوں سے روایات نقل کی ہیں' ورنہ عفان کا تذکرہ ایک مرتبہ ابن مدینی کے سامنے کیا گیا تو وہ بولے: میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیسے کر سکتا ہوں جو ایک حرف کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو پانچ لائنیں مسترد کر دیتا ہے۔ ایک مرتبہ امام احمد سے سوال کیا گیا کہ فلاں

روایت میں عفان کی متابعت کس نے کی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: کیا عفان کو متابع کی ضرورت ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: جیسا کہ یعقوب فسوی نے اُن سے سنا ہے کہ علم حدیث کے ماہر پانچ ہیں: مالک' ابن جریج' سفیان' شعبہ اور عفان۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابن مہدی اگرچہ عفان سے بڑے حافظ الحدیث ہیں لیکن تحریر میں وہ عفان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: عفان ثقہ' متقن' متین ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔ ابوخیثمہ نے یہ کہا ہے: ہم نے عفان کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے اُنہیں منکر قرار دے دیا تھا۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ تغیر اُنہیں مرض الموت لاحق ہونے کی وجہ سے پیش آیا تھا اور یہ نقصان دِہ نہیں ہے کیونکہ اُنہوں نے اس دوران کوئی حدیث غلط طور پر بیان نہیں کی۔

(عفیر)

۵۶۸۵-عفیر بن معدان (ق) حمصی مؤذن' ابوعائذ

اس نے عطاء' قتادہ اور سلیم بن عامر سے جبکہ اس سے ابویمان' نفیلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ شیخ ہے' نیک ہے اور ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے سلیم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بکثرت ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور ضعیف ہے۔

نفیلی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين والعمامة فى غزوة تبوك' وانه عليه السلام خرج فى بعض مغازيه فمر باهل ابيات من العرب' فارسل اليهم هل من ماء لوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فقالوا: ما عندنا ماء الا فى اهاب ميتة دبغناه بلبن' فارسل اليهم ان دباغه طهوره' فاتى به فتوضا ثم صلى.

''غزوۂ تبوک کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے' آپ کا گزر عربوں کی کسی آبادی کے پاس سے ہوا' تو آپ نے اُنہیں پیغام بھجوایا: کیا اللہ کے رسول کے وضو کے لیے پانی موجود ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: ہمارے پاس پانی نہیں ہے صرف ایک مردار کے چمڑے میں پانی ہے' جس کی دباغت ہم نے دودھ کے ذریعے کی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو پیغام بھجوایا کہ اس کی دباغت نے اسے پاک کر دیا ہے' پھر اُس پانی کو لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کر کے نماز ادا کی''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خير الكفن الحلة' وخير الضحايا الكبش الاقرن.

''سب سے بہترین کفن حلہ ہے اور سب سے بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی قربانی ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا رایتم امرا لا تستطیعون تغییرہ فاصبروا حتی یکون اللہ الذی یغیرہ.

''جب تم کوئی ایسی صورت دیکھو جسے ختم کرنے کی تم استطاعت نہ رکھتے ہو تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اُسے تبدیل کر دے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تستقضوا بالنجوم.

''ستاروں کی روشنی میں فیصلہ نہ کرو (یعنی علمِ نجوم سے مدد حاصل کر کے فیصلے نہ کرو)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کی ہے:

قال اللہ عزوجل: ان عبدی کل عبدی الذی یذکرنی وھو ملاق قرنہ.

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک میرا بندہ ہر وہ بندہ ہے جو مجھے اُس وقت یاد کرتا ہے جب وہ قتال کر رہا ہوتا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کی ہے:

ان العبد لیؤتی مالا وولدا وصحۃ فتشکوہ الملائکۃ قال: فیقول: مدوالہ فیما ھو فیہ' فانی ما احب ان اسمع صوتہ.

''جب بندہ کو مال' اولاد اور صحت عطا کر دی جائے پھر جب فرشتے اُس سے شکایت کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو اس چیز میں بڑھا دو کیونکہ میں اس کی آواز سننا پسند نہیں کرتا۔

(عفیف' عقبہ)

۵۶۸۶- عفیف بن سالم موصلی (محدث)

یہ مشہور اور صالح الحدیث ہے۔ علی بن حجر' داؤد بن رشید نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال معافی کے ساتھ ہوا تھا' اس نے یونس بن ابواسحاق اور قرہ بن خالد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عمار بیان کرتے ہیں: یہ معافی بن عمران سے بڑا حافظ الحدیث تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام نسائی نے اس کے حوالے سے مسند علی رضی اللہ عنہ میں ایک روایت نقل کی ہے۔

۵۶۸۷- عفیف بن عمرو سہمی (د)

یہ بکیر بن اشج کا استاد ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۵۶۸۸- عقبہ بن بشیر اسدی

اس نے ابوجعفر (شاید امام باقر مراد ہیں) سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۶۸۹- عقبہ بن توءم

اس نے ابوکثیر کیمی کے حوالے سے جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے اسے امام اوزاعی کے برابر قرار دیا ہے اور یہ ایسی فضیلت ہے جو پوشیدہ نہیں ہے۔

۵۶۹۰- عقبہ بن حسان ہجری

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے تاریک سند کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے' جس میں اس نے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة.

''تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے''۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بھوک ہے۔ یہ روایت محمد بن سفیان نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟

۵۶۹۱- عقبہ بن ابوحسناء

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' کتانی نے ابوحاتم رازی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' پھر امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: فرقد بن حجاج نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ اسی طرح ابن مدینی نے یہ کہا ہے: عقبہ نامی راوی مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک فرقد کا معاملہ ہے تو تین ثقہ راویوں نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے اس کے بارے میں کسی قدح کا علم نہیں ہے۔

اس راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تخرج دابة الارض من جیاد فیبلغ صدرها الركن ولم یخرج ذنبها بعد' وهی دابة ذات وبر وقوائم.

''جیاد (جگہ کا نام) سے دابۃ الارض نکلے گا' جس کا سینہ رکن تک ہوگا اور اُس کی دم ابھی نکلی ہی نہیں ہوگی' یہ ایسا جانور ہوگا جس کے اوپر بال ہوں گے اور متعدد ٹانگوں والا ہوگا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من صلی فی رمضان عشاء الآخرة فی جماعة فقد ادرك لیلة القدر.

''جو شخص رمضان کے مہینہ میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے' اُسے شب قدر کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

عرضت علی الایام فلم ار شیئا احسن من الجمعة' ورایت فیها نکتة سوداء .قلت: ما هذا یا جبرائیل ؟ قال: الساعة.

''میرے سامنے دنوں کو پیش کیا گیا' تو میں نے جمعہ سے زیادہ خوبصورت اور کوئی نہیں دیکھا' مجھے اُس میں ایک سیاہ داغ نظر آیا تو میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ ایک گھڑی ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ایک اچھا نسخہ ہے جو مجھ تک پہنچا اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ ہیں۔

۵۶۹۲- عقبہ بن خالد (ع) سکونی

اس نے عبیداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ ''ثقہ'' ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام احمد نے یہ روایت اس سے نقل کی ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سابق بین الخیل وفضل القرح فی الغایة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی عمر کے اعتبار سے پانچویں سال میں لگے ہوئے گھوڑوں کو ترجیح دی (کیونکہ وہ زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں)''۔

امام ابوحاتم اور امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۶۹۳- عقبہ بن شداد بن امیہ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبداللہ بن سلمہ ربعی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور ربعی نامی راوی بھی منکر الحدیث ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔

۵۶۹۴- عقبہ بن عبداللہ بن عنزی

اس نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ داؤد بن محبر سے منقول ہے اور داؤد نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۵۶۹۵- عقبہ بن عبداللہ (ت) رفاعی اصم

اس نے شہر بن حوشب' ابن سیرین اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونصر تمار' شیبان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے اور حافظ الحدیث نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جن میں سے زیادہ تر معروف ہیں' اور پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ احادیث مستقیم ہیں' تاہم اس میں سے بعض احادیث ایسی ہیں جن کی

متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان میں سے ایک روایت وہ ہے جسے اس نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النظر في النجوم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نجوم میں غور و فکر کرنے سے منع کیا ہے''۔

اس راوی کا انتقال 66 ہجری میں حماد بن سلمہ کے انتقال سے ایک سال پہلے ہوا تھا۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: عقبہ بن اصم نامی راوی حدیث میں کمزور ہے اور قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انشد ابو بكر الصديق:

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہے:

اذا اردت شريف الناس كلهم فانظر الى ملك في زى مسكين

ذاك الذى حسنت فى الملك حالته وذاك يصلح للدنيا وللدين

''جب تو محترم انسانوں کو ملنے یا دیکھنے کا ارادہ کرے تو تو اسے بادشاہ کی طرف دیکھ جو مسکین کی ھیئۃ کی اصلاح میں مصروف ہے۔ یہ وہ ہے جس نے بادشاہت مس کی اپنی حالت کو بہترین رکھا۔ اور یہی ہے وہ جس نے ابن دنیا اور آخرت کو درست کر دیا''۔

عبدالرحمٰن بن ابو حاتم نے اس روایت کو لیا اور اسے موصول روایت کے طور پر نقل کر دیا۔ انہوں نے عقبہ بن عبداللہ اصم کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی کے علاوہ ذکر کیا ہے، حالانکہ یہ دونوں ایک ہی آدمی ہیں اور یہ ضعیف ہے، لیکن معروف شخص ہے۔

۵۶۹۶- عقبہ بن ابو صہباء باہلی مولاہم بصری

اس نے حسن، سالم بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ اور رفاعی مشائخ کی ایک جماعت میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ اس نے باہلی، یزید بن ہارون، ابو ولید، حوضی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، اس کا انتقال رفاعی کے کچھ مہینے بعد ہوا تھا۔

۵۶۹۷- عقبہ بن عبدالرحمٰن (ق) حجازی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جسے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس سے ابن ابو ذئب نے اُس روایت کو نقل کیا ہے، وہ روایت یہ ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے، اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ مستند نہیں ہے۔

۵۶۹۸- عقبہ بن عبید (ت) ابورحال

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار اہلِ کوفہ میں کیا گیا ہے۔ کئی حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے اور اس جیسا ایک اور شخص ابورحال بصری ہے' وہ بھی ضعیف ہے۔ ان دونوں کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۵۶۹۹- عقبہ بن علقمہ (ت)' ابوجنوب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور واضح طور پر ضعیف ہے' اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ امام دارقطنی نے بھی اسی طرح اسے ضعیف قرار دیا ہے' اُنہوں نے اپنی سنن میں اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

الركبة عورة.

''گھٹنا پردے کی چیز ہے''۔

نضر بن منصور فزاری نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور نضر نامی راوی بھی واہی ہے۔

۵۷۰۰- عقبہ بن علقمہ (س'ق) بیروتی

یہ راوی صدوق اور مشہور ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے امام اوزاعی کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں کسی نے اس کی موافقت نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا صيام بعد النصف من شعبان حتى يدخل رمضان.

''نصف شعبان گزر جانے کے بعد رمضان شروع ہونے تک کوئی روزہ نہیں رکھا جائے گا''۔

یہ روایت امام اوزاعی سے عقبہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی اور امام اوزاعی کے حوالے سے علاء بن عبدالرحمٰن سے نقل کردہ کوئی روایت اس کے علاوہ منقول نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عقبہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۵۷۰۱- عقبہ بن علی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' بعض اوقات یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر حدیث نقل کر دیتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ليصيبن اهل المدينة قارعة، فمن كان على ارس ميلين نجا.

''عنقریب مدینہ منورہ میں ایک زلزلہ آئے گا جو شخص دو میل کے فاصلے پر رہتا ہوگا' وہی محفوظ رہے گا''۔

۵۷۰۲- عقبہ بن وہب (د)

اس نے یزید بن اصم سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت بھی مستند نہیں ہے۔ ابن عینیہ اور ابو نعیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۰۳- عقبہ بن یریم دمشقی

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام یزید ہے۔ اس نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کے مستند ہونے میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ یزید بن سنان نے اس سے روایت نقل کی ہے' عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۷۰۴- عقبہ بن یونس اسدی

قیس بن ربیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۵۷۰۵- عقبہ عقیلی (ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۷۰۶- عقبہ (ق)

یہ محمد کا والد ہے' اس نے تابعین سے گھوڑے کو چارہ کھلانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

(عقیصا)

۵۷۰۷- عقیصا' ابو سعید تیمی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام دینار بیان کیا گیا ہے' یہ شیعہ ہے۔ امام دارقطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اعمش اور حارث بن حصیرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: رشید ہجری کا مسلک بُرا ہے اور عقیصا کا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

(عقیل' عقیلہ)

۵۷۰۸- عقیل بن جابر (د) بن عبداللہ انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ صدقہ بن یسار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۷۰۹- عقیل بن شبیب (د،س)

اس نے حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

تسموا باسماء الانبیاء .

''انبیاء کرام کے ناموں پر اپنے نام رکھو''۔

اس راوی اور جس صحابی نے اس سے روایت نقل کی ہے' اُن کی شناخت صرف اسی حدیث کے حوالے سے ہوسکتی ہے۔ محمد بن مہاجر اس روایت کو عقیل سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۷۱۰- عقیل بن یحییٰ جعدی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے ابواسحاق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: عکرمہ بن عمار اور صعق بن حزن نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۷۱۱- عقیلہ

اس خاتون نے سلامہ بنت حر سے روایات نقل کی ہیں' اس خاتون میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔ طلحہ اُم غراب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون من يصلي بهم.

''قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اہلِ مسجد ایک دوسرے کو آگے کریں گے لیکن اُنہیں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اُنہیں نماز پڑھا سکے''۔

۵۷۱۲- عقیل بن خالد (ع) ایلی

یہ ثبت راویوں میں سے ایک ہے' جہاں تک امام ابوحاتم کا تعلق ہے تو اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حافظ الحدیث نہیں تھا' تاہم یہ تحریر سے نقل کر دیتا تھا' اس کا محل صدق ہے۔ ابوولید بیان کرتے ہیں: ماجشون نے مجھ سے کہا ہے: عقیل ایک سپاہی تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ ایلاء کا والی تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یحییٰ القطان کے سامنے ابراہیم بن سعد اور عقیل کا تذکرہ کیا گیا تو اُنہوں نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کو کون سی چیز فائدہ دے سکتی ہے' یہ لوگ ثقہ ہیں لیکن یحییٰ کو ان کی خبر ہی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عقیل ثقہ ہے۔

یونس بن یزید ایلی کہتے ہیں: مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے کہ جو زہری کی نقل کردہ روایات کو عقیل سے زیادہ جانتا ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عقیل' ثبت اور حجت ہے۔ ہم نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ اس کے حوالے سے ہم پر تعقب نہ کیا جائے۔ اس کا انتقال معمر سے پہلے ہو گیا تھا۔

(عکاش، عکرمہ)

۵۷۱۳- عکاش بن اشعث بصری

اس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

التراب ربیع الصبیان. ''مٹی بچوں کی بہار ہے''۔

محمد بن سیابہ نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ اسی طرح ابن سیابہ بھی مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق اُس کا نام ابن ابوسیابہ ہے۔

۵۷۱۴- عکرمہ بن ابراہیم ازدی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کے حافظہ میں اضطراب پایا جاتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم : " الذين هم عن صلاتهم ساهون ؟ " قال: هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں'' اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا نہیں کرتے''۔

اس روایت کو سفیان' حماد بن زید اور ابوعوانہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ اسی روایت کو اعمش نے مصعب کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: عکرمہ ابوعبداللہ کا تعلق موصل سے ہے' یہ رے کا قاضی بنا تھا' یہ روایات کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا' اس سے استدلال جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: علی بن جعد اور ابوجعفر نفیلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۱۵- عکرمہ بن اسد حضرمی

اس نے عبداللہ بن حارث بن جزء ضبیی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۵۷۱۶- عکرمہ بن خالد بن سلمہ مخزومی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس

نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تضربوا الرقيق، فانكم لا تدرون ما توافقون.

''تم غلاموں کو نہ مارو کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ ضرب کس عضو پر لگ جائے''۔

۵۷۱۷- عکرمہ بن خالد (خ، م، د، ت، س) بن سعید بن عاصی مخزومی

یہ مکہ کا رہنے والا معروف ثقہ شخص ہے اور ابن جریج کے مشائخ میں سے ہے' ابن حزم نے یہ غلطی کی ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ ابومحمد' جیسا کہ ابن قطان نے بیان کیا ہے' اُن کے پاس رجال کے بارے میں ساجی کی تحریر آئی تھی' اُنہوں نے اُسے مختصر کیا اور حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دیا' تو یہ روایت اُس شخص سے غلطی کے ساتھ صادر ہوئی جو اس سے پہلے تھا' لیکن اُنہیں سمجھ نہیں آسکی۔ اس راوی کو یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 120 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔

۵۷۱۸- عکرمہ بن ذویب

اس سے اس کے بیٹے عبداللہ نے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے' جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

۵۷۱۹- عکرمہ بن عمار' (م، عو) ابوعمار عجلی یمامی

اس نے ہرماس بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایسی روایات بھی منقول ہے جو اس نے طاؤس' سالم' عطاء اور یحییٰ بن ابو کثیر سے نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یحییٰ القطان' ابن مہدی' ابوولید اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اُمّی تھا اور حافظ الحدیث تھا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ اور ثبت ہے۔ عاصم بن علی کہتے ہیں: یہ مستجاب الدعوة تھا۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر سے نقل کردہ اس کی روایات ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ایاس بن سلمہ کے حوالے سے نقل کردہ اس کی روایات صالح ہیں۔ امام حاکم کہتے ہیں: امام مسلم نے اس سے بکثرت استشہاد کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی کوئی تحریر نہیں تھی' اسی وجہ سے یہ اُن احادیث میں مضطرب ہوا جو اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ کے حوالے سے نقل کردہ اس کی روایات ضعیف ہیں' مستند نہیں ہیں۔ محمد بن عثمان کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عکرمہ بن عمار ہمارے محدثین کے نزدیک ثقہ اور ثبت ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ وہ سفیان کے ساتھ عکرمہ بن عمار کے پاس موجود تھے' اسی دوران اُنہوں نے کوئی چیز لکھنا شروع کی تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آگے لائیے تاکہ میں نوٹ کر دوں' اُنہوں نے کہا: تم جلدی نہ کرو' میں نے کہا: آپ تحریر لیں اور اس کے حوالے سے مجھ سے سوال کر لیں۔ اُنہوں نے کہا: تم جلدی نہ کرو اُس وقت تک جب تک ہر حدیث کا اچھی طرح سماع نہیں کر لیتے۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں: سفیان کی تحریر بہت بُری تھی' عباس بن عبدالعظیم نے سلیمان بن حرب کا یہ قول نقل کیا ہے: عکرمہ بن عمار' یمامہ

سے ہمارے پاس آئے تو میں نے اُنہیں سطح پر دیکھا کہ وہ قدریہ فرقہ کے لوگوں سے قدریہ فرقہ کے نظریات کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بصرہ قدریہ فرقہ کے لوگوں کا مرکز تھا' معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ بن عمار کو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا:

اخرج علی رجل یری القدر! الا قام فخرج عنی، فانی لا احدثه.

''میرے پاس سے ایسے شخص کو لے جاؤ' جو قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا ہو' یا جو شخص ایسا ہے' وہ میرے پاس سے اُٹھ کر چلا جائے کیونکہ میں اُسے حدیث بیان نہیں کروں گا''۔

اس راوی نے حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابصرت رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی مرد فی علی جمل، وانا صبی صغیر، فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب الناس علی ناقته العضباء بمنی.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں اپنے والد کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار تھا' میں اُس وقت کم سن بچہ تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی عضباء پر منیٰ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے دیکھا''۔

اس راوی نے حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

رایت النبی صلی الله علیه وسلم یوم الاضحی یخطب علی بعیر.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ کے دن اونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم زجر زجرا وقال: هدم المتعة الطلاق والعدة والميراث.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: متعہ نے طلاق' عدت اور میراث کو منہدم کر دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الربا سبعون بابا ادناها عند الله کالرجل یقع علی امه.

''سود کے ستر دروازے ہیں' جن میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے کم تر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے''۔

اس راوی نے عبداللہ بن حنظلہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یطوف بالبیت علی ناقة لا ضرب ولا طرد ولا الیك الیك.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا' جس میں کوئی مارا ماری اور ہٹو بچو نہیں تھی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

تبسمك في وجه اخيك (لك) صدقة، وافراغك من دلوك في دلو اخيك صدقة، واماطتك الاذى عن الطريق والشوكة والعظم صدقة.

''تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دِہ چیز یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹا دینا صدقہ ہے''۔

اس راوی نے حضرت ہرماس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا غلام لا بايعه فلم يبايعني.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں کمسن بچہ تھا' میں بیعت کے لیے حاضر ہوا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیعت نہیں لی''۔

اس راوی نے حضرت ہرماس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته نحو المشرق.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق کی طرف رُخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

اس راوی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بكر خير الناس الا ان يكون نبي.

''ابوبکر سب سے بہتر ہے' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

یہ روایت ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' صحیح مسلم میں امام مسلم نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو منکر ہے' جسے اُنہوں نے سماک حنفی سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' یہ اُن تین روایات میں سے ایک ہے' جن کا مطالبہ ابوسفیان نے کیا تھا اور تین دوسری احادیث بھی اسناد کے ساتھ منقول ہیں۔

۵۷۲۰- عکرمہ بن مصعب

اس نے محرز بن ابو ہریرہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۷۲۱- عکرمہ بن یزید

اس نے ابیض سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۵۷۲۲- عکرمہ

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں اور علم کے بڑے ماہرین میں سے ایک ہیں' ان کے نظریات کی وجہ سے ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' ان کی حافظہ کی وجہ سے کلام نہیں کیا گیا' ان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ خوارج کے سے نظریات رکھتے تھے۔ ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے' امام بخاری نے ان پر اعتماد کیا ہے جبکہ امام مسلم نے ان سے اجتناب کیا ہے' اُنہوں نے ان کے

حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں، جن میں ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔ امام مالک نے ان سے اعراض کیا ہے اور ان کا ذکر ایک یا دو روایات میں کیا ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: جابر بن زید نے میرے سامنے کچھ مسائل اُٹھائے تا کہ میں اُن کے بارے میں عکرمہ سے دریافت کروں، تو جابر بن زید نے یہ کہنا شروع کیا: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام یہ سمندر ہیں، تم ان سے سوال کرو۔

سفیان نے عمرو بن دینار کا یہ قول نقل کیا ہے: جابر بن زید نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں مسائل موجود تھے اور بولے: ان کے بارے میں عکرمہ سے سوال کرو! میں نے اُن کا جائزہ لینا شروع کیا تو اُنہوں نے میرے ہاتھ سے اُنہیں کھینچ لیا اور بولے: یہ عکرمہ ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں اور یہ اس وقت سب سے بڑے عالم ہیں۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں: عکرمہ اس اُمت کے بڑے عالم ہیں۔

مغیرہ بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو آپ سے بڑے عالم ہوں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! عکرمہ۔ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: ابوایوب سے کہا گیا: کیا عکرمہ پر تہمت عائد کی گئی ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر بولے: میں تو اُن پر کوئی الزام عائد نہیں کرتا۔

وہیب بیان کرتے ہیں: میں یحییٰ بن سعید انصاری اور ایوب کے پاس موجود تھا، ان دونوں حضرات نے عکرمہ کا ذکر کیا تو یحییٰ نے کہا: وہ کذاب ہے، تو ایوب نے کہا: وہ کذاب نہیں ہے۔

عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: میں علی بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں باب الحش کے پاس عکرمہ بندھے ہوئے موجود تھے، میں نے علی سے کہا: کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں، (یعنی انہیں کیوں باندھ رکھا ہے؟) تو وہ بولے: اس خبیث نے میرے والد کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں۔

ابن مسیب سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے عکرمہ کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ خالد بن خداش بیان کرتے ہیں: میں حماد بن زید کے پاس موجود تھا، جس دن اُن کا انتقال ہوا، اُنہوں نے کہا: میں نے تمہیں ہر وہ حدیث بیان کر دی ہے جو میرے سامنے بیان کی گئی۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور میں نے تمہیں کوئی حدیث بیان نہ کی ہو۔ میں نے ایوب کو عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی متشابہات اس لیے نازل کی ہیں تا کہ ان کی وجہ سے کچھ لوگوں کو گمراہ رہنے دے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ انتہائی بُری بلکہ خبیث ترین عبارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے تا کہ وہ لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت دے اور فاسق اس کی وجہ سے گمراہ رہیں۔

فطر بن خلیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: عکرمہ یہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: کتاب (یعنی قرآن میں وضو کے دوران پاؤں دھونے کا حکم) موزوں (پر مسح کی روایت والے حکم) سے پہلے ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: عکرمہ نے غلط کہا ہے، میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ آدمی قضائے

حاجت کر کے آیا ہو۔

عطاء کہتے ہیں: اللہ کی قسم! بلکہ بعض صحابہ کرام تو اس بات کے قائل تھے کہ پاؤں پر مسح کر لینا بھی کافی ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ غلام (یعنی عکرمہ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور احادیث بیان کرنے میں احتیاط کرتا تو لوگ دور دراز سے سفر کر کے اس کے پاس آتے۔

ابوشعیب بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین سے عکرمہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: مجھے یہ بات بُری نہیں لگے گی اگر وہ جنتی ہو' تاہم وہ کذاب ہے۔

ابن عیینہ نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم عکرمہ کے پاس آئے تو وہ حدیث بیان کرنے لگے' تو حسن نے کہا: تم لوگوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

ابن ابوذئب بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو دیکھا ہے' وہ ثقہ نہیں ہے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: عکرمہ بڑا عالم تھا' حدیث کا ماہر تھا' اس کا بڑا سمندر تھا' لیکن اُس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا' لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

عکرمہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن کی تعلیم حاصل کرنے اور فقہ سیکھنے کے لیے میرے پاؤں میں زنجیر ڈالی ہوئی تھی۔

عکرمہ کہتے ہیں: میں نے چالیس سال تک علم حاصل کیا ہے اور میں دروازہ پر بیٹھ کر فتویٰ دیا کرتا تھا حالانکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گھر کے اندر موجود ہوتے تھے۔

محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: واقدی نے ابوبکر بن ابوسبرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: علی بن عبداللہ بن عباس نے عکرمہ کو خالد بن یزید بن معاویہ کو چار ہزار دینار کے عوض میں فروخت کر دیا' تو عکرمہ نے اُن سے کہا: یہ آپ کے حق میں بہتر نہیں ہوا' آپ نے اپنے والد کے علم کو فروخت کر دیا ہے' تو اُنہوں نے اس سودے کو ختم کر دیا اور عکرمہ کو آزاد کر دیا۔

شعبی کہتے ہیں: اللہ کی کتاب کا عکرمہ سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ قتادہ کہتے ہیں: عکرمہ تفسیر کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے امام مالک کو سنا' وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ عکرمہ کا ذکر کریں اور اُن کے نزدیک اس سے روایت کرنا بھی درست نہیں تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مجھے نہیں علم کہ امام مالک نے عکرمہ کے حوالے سے کوئی حدیث نقل کی ہو' صرف اُس شخص کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو طوافِ زیارت سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔

احمد بن ابوخیثمہ بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! لوگوں نے مجھے ایوب کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن کے سامنے عکرمہ کا ذکر کیا گیا کہ وہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کرتے' تو ایوب نے کہا: وہ ٹھیک نماز ادا کرتے ہیں۔

فضل سینانی نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عکرمہ کو دیکھا کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی اور وہ اُس وقت شطرنج کھیل رہا تھا۔

یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں: عکرمہ بصرہ آیا تو ایوب' یونس اور سلیمان تیمی اس کے پاس آئے' اُنہوں نے گانے کی آواز سنی تو عکرمہ نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! پھر اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو برباد کرے! اس نے زیادتی کی ہے۔ جہاں تک یونس اور سلیمان کا تعلق ہے تو وہ دوبارہ کبھی اس کے پاس نہیں گئے۔

عمرو بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن ابوعمران کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم مراکش میں تھے' ہمارے پاس عکرمہ موجود تھے' یہ حج کے موقع کی بات ہے' اُنہوں نے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ میرے ہاتھ میں نیزہ ہو۔ اور ہر اس شخص کو ماروں جو دائیں یا بائیں سے حج کے لئے آئے (مراد افریقہ کے رافضی تھے)۔

ابن مدینی نے یعقوب حضرمی کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: عکرمہ مسجد کے دروازہ کے پاس کھڑے ہوئے اور بولے: اس میں موجود ہر بندہ کافر ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ اباضیہ کے مؤقف کے قائل تھے۔

یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں: عکرمہ مصر آئے' وہ مراکش جانا چاہتے تھے' اُنہوں نے کہا کہ وہ خوارج جو مراکش میں موجود تھے' اُنہوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ نجدہ حروری کے نظریات رکھتے تھے۔ مصعب زبیری کہتے ہیں: عکرمہ خارجیوں کے سے نظریات رکھتے تھے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ وہ بھی خاجیوں کے نظریات رکھتے تھے۔ عطاء بن ابورباح کہتے ہیں: عکرمہ اباضیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: عکرمہ سب سے بڑے عالم تھے' لیکن وہ صفریہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے اور اُنہوں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی' ہر جگہ گئے' خراسان' شام' یمن' مصر' افریقہ' وہ حکمرانوں کے پاس آ کر اُن سے نذرونیاز کا مطالبہ کرتے تھے۔ وہ ایک مرتبہ طاؤس کے پاس آئے اور انہوں نے انہیں ایک اونٹنی دی۔

مصعب زبیری بیان کرتے ہیں: عکرمہ خارجیوں کے سے نظریات رکھتے تھے' مدینہ منورہ کے گورنر نے اسے بلایا تو یہ داؤد بن حصین کے ہاں چھپ گیا اور پھر اس گھر میں ہی اس کا انتقال ہوا۔

سلیمان بن معبد سنجی کہتے ہیں: عکرمہ اور کثیر عزہ کا انتقال ایک ہی دن ہوا' لیکن لوگ کثیر کے جنازہ میں شریک ہوئے اور اُنہوں نے عکرمہ کے جنازے کو چھوڑ دیا۔

عبدالعزیز دراوردی کہتے ہیں: عکرمہ اور کثیر عزہ کا انتقال ایک ہی دن میں ہوا اور ان دونوں کے نمازِ جنازہ میں صرف مدینہ منورہ کے حبشی شریک ہوئے۔

اسماعیل بن ابواویس نے مالک کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: عصر کے نماز کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ اور کثیر عزہ کے جنازے لائے گئے' تو میرے علم کے مطابق اہلِ مسجد میں سے کسی نے بھی اُٹھ کر اُن کی طرف جانے کی زحمت نہیں کی۔

ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 105 ہجری میں ہوا۔ ہیثم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: 106 ہجری میں ہوا' جبکہ ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: 107 ہجری میں ہوا۔

ابن میسّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام برد سے کہا: تم میری طرف اس طرح جھوٹی باتیں منسوب نہ کرنا جس طرح عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی تھیں۔

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے یہ بات نافع سے کہی تھی' لیکن یہ بات درست نہیں ہے' یہ بات سنید بن داؤد نے اپنی تفسیر میں ذکر کی ہے۔

عباد بن عباد نے عاصم احول کے حوالے سے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا: اگر میں نے تمہیں ایک سو کوڑے نہ لگائے' تو میری بیوی کو طلاق ہو۔ ایسے شخص کے بارے میں عکرمہ نے یہ کہا ہے: نہ تو اس کے غلام کو کوڑے مارے جائیں گے اور نہ ہی اس کی عورت کو طلاق ہوگی۔

تو یہ شیطان کے نقش قدم پر ہیں۔ جن کا ذکر انہوں نے اپنی تفسیر میں کیا ہے (اور قرآن کہتا ہے:) ''اور تم لوگوں کو شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہیں کرنی چاہیے''۔

(العلاء)

۵۷۲۳-العلاء بن برد بن سنان دمشقی

اس نے اپنے والد سے، جبکہ اس سے خلیفہ بن خیاط' حسن بن محمد زعفرانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۷۲۴-العلاء بن بشر عبشمی

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے' اُن کی سند کے ساتھ' بہز بن حکیم کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لیس لفاسق غیبة.

''فاسق کی غیبت نہیں ہوتی''۔

ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۷۲۵-العلاء بن بشیر (د) مزنی

اس نے ابوالصدیق کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے' جسے اس سے صرف معلّی بن زیاد نے نقل کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں امام عبدالرزاق کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ابشرکم بالمهدی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس وزلازل، فیملا الارض قسطا وعدلا، کما

ملئت ظلما وجورا، يرضى عنه ساكن السماء وساكن الارض، يقسم المال صحاحا.

''میں تم لوگوں کو مہدی کے بارے میں خوشخبری دے رہا ہوں' جو میری اُمت میں اُس وقت مبعوث ہوگا جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا اور زلزلے ہوں گے' وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا' جس طرح یہ پہلے ظلم اور ستم سے بھری ہوئی تھی' آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اُس سے راضی ہوں گے اور وہ مال کو صحیح طور پر تقسیم کرے گا''۔

۵۷۲۶-العلاء بن ثعلبہ

اس نے ابوملیح ہذلی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۷۲۷-العلاء بن حارث (م،عو) دمشقی

یہ فقیہہ ہے اور مکحول کا شاگرد ہے۔ اس نے عبداللہ بن بسر مازنی' ابواشعث صنعانی اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی' یحییٰ بن حمزہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' تاہم یہ مکحول کے شاگردوں میں سب سے بڑا عالم اور سب سے زیادہ مقدم شخص تھا' یہ فتویٰ نویسی میں زیادہ مشہور تھا' اسی لیے اختلاط کا شکار ہو گیا' اس کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن قدریہ فرقہ کے لوگوں کے سے نظریات رکھتا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: مکحول کے شاگردوں میں مجھے اس سے زیادہ ثقہ' کسی شخص کا علم نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن اس کی عقل کے اندر تغیر آ گیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اس کی کنیت ابووہب بیان کی ہے۔

۵۷۲۸-العلاء بن حجاج

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۷۲۹-العلاء بن حکم بصری

اس نے میسرہ بن عبدربہ کے حوالے سے واقعۂ معراج سے متعلق حدیث روایت کی ہے' جو موضوع ہے۔

۵۷۳۰-العلاء بن ابوحکیم (ت،س)

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تلوار بردار تھا' میرے علم کے مطابق ولید بن ابوولید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' اس کے حوالے سے ایک ہی حدیث منقول ہے۔

۵۷۳۱-العلاء بن خالد (م،ت) کاہلی اسدی کوفی

اس نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''ثقہ'' ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ اپنی حدیث میں اضطراب کا شکار ہوتا ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں نے العلاء بن خالد اسدی کو جان بوجھ کر ترک کر دیا تھا پھر میں نے سفیان ثوری کے حوالے سے اس

سے منقول روایات کونوٹ کرلیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حفص بن غیاث اور مروان بن معاویہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۳۲-العلاء بن خالد (ت) واسطی

یہ قریش کا آزاد کردہ غلام ہے اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں اور حسن بصری کی زیارت کی ہوئی ہے۔ مسدد اور ہدبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے جبکہ سلمہ تبوذکی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ بہر حال حجت اسی میں ہے جو ہم نے ذکر کردیا۔

۵۷۳۳-العلاء بن خالد بن وردان ابوشیبہ بصری حنفی

اس نے عطاء اور حکم سے جبکہ اس سے اشیب ابو کامل جحدری اور ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صالح الحدیث ہے ابن حبان نے اس کے حالات اس سے پہلے والے راوی کے حالات میں شامل کر دیئے اور یہ کہا: اس کا نام العلاء بن خالد بصری ہے جس نے عطاء قتادہ اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے موسیٰ بن اسماعیل اور مسدد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ چار احادیث کے حوالے سے معروف ہے پھر انہوں نے مزید یہ کہا: یہ ہر اُس شخص کے حوالے سے حدیث روایت کر دیتا تھا جس کے بارے میں اس سے دریافت کیا جاتا تھا تو کتابوں میں اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس پر تنقید کے حوالے سے کیا جاسکتا ہے۔ ابن جوزی بھی اسی اختلاط کا شکار ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: یہ العلاء بن خالد کاہلی ہے جس نے عطاء اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کا تذکرہ صرف مذمت کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ کاہلی نامی صدوق اور قابلِ اعتماد ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے اور ابن جوزی نے بھی یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ ثقہ ہے مجروح نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہاں دو اور لوگ بھی ہیں جن کا نام العلاء بن خالد ہے اُن دونوں پر بھی کوئی تنقید نہیں کی گئی۔

۵۷۳۴-العلاء بن خالد مجاشعی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ لیث بن خالد بلخی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۷۳۵-العلاء بن زید (ق) بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے اس کا نام العلاء بن زیدل نقل کیا ہے یعنی لام کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۷۳۶-العلاء بن زیدل (ق) ثقفی بصری

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابومحمد ہے یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابوحاتم اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہا

ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے' جس میں ایک روایت یہ ہے:

الصلاة بتبوك صلاة الغائب على معاوية بن معاوية الليثي.

''تبوک میں نماز ادا کرنا اسی طرح ہے جس طرح کوئی غیر موجود شخص معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز ادا کرے''۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کے حوالے سے بھی مجھے اس روایت کا علم نہیں ہے۔ اس حدیث کو ایک شامی بوڑھے نے چوری کیا تھا' اور اسے بقیہ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔

امام بخاری فرماتے ہیں: العلاء بن زید ابومحمد ثقفی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

خدمت النبي صلى الله عليه وسلم ثماني سنين، فقال: اسبغ الوضوء بطوله.

''میں نے آٹھ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے' آپ نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

یزید بن ہارون نے اس سے روایت نقل کی ہے' اور یہ کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قال البدلاء اربعون، اثنان وعشرون بالشام، وثمانية عشر بالعراق، كلما مات منهم واحد ابدل الله مكانه، فاذا جاء الامر قبضوا كلهم، فعند ذلك تقوم الساعة.

''ابدال چالیس لوگ ہوتے ہیں' اُن میں سے بائیس شام میں ہوتے ہیں' اٹھارہ عراق میں ہوتے ہیں' جب اُن میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ دوسرے کو لے آتا ہے اور جب قیامت کا وقت آئے گا تو یہ تمام لوگ فوت ہو جائیں گے' اُس وقت قیامت قائم ہو گی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

اسی سند کے ساتھ جس میں ابن عدی کا تذکرہ نہیں ہے' یہ روایت بھی منقول ہے:

الدنيا كلها سبعة ايام من ايام الآخرة.

''دنیا ساری کی ساری آخرت کے ایام میں سے سات دنوں کے برابر ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو ہم رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں''۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ سیاہی ہے جو چاند کے اندر ہوتی ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

المجالس ثلاثة: غانم، وسالم، وشاحب، فالغانم الذاكر، والسالم الشاكر، والشاحب الذی یشغب بین الناس.

''محافل تین طرح کی ہوتی ہیں (یعنی اُس میں شریک ہونے والے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں:) وہ جو غنیمت حاصل کرتا ہے' وہ جو سلامت رہتا ہے اور وہ جو غافل رہتا ہے' غنیمت حاصل کرنے والا شخص ذکر کرنے والا ہے' سلامت رہنے والا شخص شکر کرنے والا ہے اور غافل رہنے والا شخص وہ ہے جو لوگوں کے درمیان مشغول رہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اول شیء تفقد امتی من دینهم الامانة.

''میری اُمت میں اُن کے دین کے حوالے سے جو چیز سب سے پہلے مفقود ہو جائے گی' وہ امانت ہے''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لیاتین علی جهنم یوم تصفق ابوابها ما فیها من امة محمد احد.

''عنقریب جہنم پر ایک ایسا دن آئے گا جب اُس کے دروازوں کو بجایا جائے گا اور اُس وقت محمد کی اُمت میں سے کوئی ایک بھی اُس میں نہیں ہوگا''۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الفقراء منادیل الاغنیاء یمسحون بها ذنوبهم.

''غریب لوگ امیروں کا رومال ہے' جن کے ذریعہ وہ اپنے گناہوں کو پونچھتے ہیں''۔

ابن حبان نے وہم کا شکار ہو کر العلاء بن زیدل اور العلاء ابو محمد ثقفی کے درمیان فرق کیا ہے۔

۵۷۳۷- العلاء بن زہیر (س) ازدی

یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے عبدالرحمٰن بن اسود سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم اور اہل کوفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو ثبت راویوں کی حدیث کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہیں' اسی لیے یہ جب ثقہ راویوں کے موافق نقل نہ کرے تو اس سے استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین کے اسے ثقہ قرار دینے کا اعتبار کیا جائے گا۔

۵۷۳۸- العلاء بن سلیمان رقی' ابوسلیمان

اس نے میمون بن مہران اور زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' یہ ایسے متون اور ایسی اسانید نقل کرتا ہے جن کے بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ... الحدیث.

''بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے الگ کر دے'' الحدیث۔

اس حدیث کے بارے میں معلل بن نفیل نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے۔ ابوعروبہ حرانی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

توضئوا مما غیرت النار، ومن مس ذکرہ فلیتوضا.

''جس چیز کو آگ نے تبدیل کر دیا ہو اُسے کھانے کے بعد وضو کرلو اور جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے ازسرنو وضو کرنا چاہیے''۔

ابونعیم حلبی اور کئی حضرات نے اس روایت کو اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۵۷۳۹- العلاء بن صالح (د، ت، س) تیمی کوفی

اس نے برید بن ابومریم اور حکم بن عتیبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابونعیم، یحییٰ بن ابوبکیر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیعہ کے اکابرین میں سے ایک ہے۔ ابن ابوخیثمہ اور عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے منکر احادیث نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انا عبد اللہ واخو رسول اللہ، وانا الصدیق الاکبر، لا یقولھما بعدی الا کذاب، صلیت قبل الناس سبع سنین.

''میں اللہ کا بندہ ہوں، میں اللہ کے رسول کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں، یہ بات میرے بعد صرف کوئی جھوٹا ہی کہے گا، میں نے دوسرے لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی تھی''۔

یہ روایت امام نسائی نے ''الخصائص'' میں احمد بن سلیمان کے حوالے سے عبیداللہ نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۵۷۴۰- العلاء بن ابوعباس الشاعر المکی

اس نے ابوطفیل سے جبکہ اس سے دو سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے اس کی تعریف کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ غالی شیعہ ہے۔

۵۷۴۱- العلاء بن عبدالرحمٰن (م، عو) بن یعقوب مدنی، مولیٰ الحرقہ

یہ صدوق اور مشہور ہے، اس نے اپنے والد سے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک اور دیگر لوگوں

نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے میں نے اس کا ذکر برائی کے ساتھ کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث حجت نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اُن سے العلاء اور سہیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے ان دونوں کے معاملہ کو قوی قرار نہیں دیا۔

عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے العلاء اور اس کے بیٹے کے بارے میں دریافت کیا کہ ان دونوں کی حالت کیسی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تو میں نے کہا: یہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا سعید مقبری؟ تو اُنہوں نے کہا: سعید زیادہ قابلِ اعتماد ہے اور العلاء ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ازرة المؤمن الى انصاف ساقيه ... الحديث.

''مؤمن کا تہبند اُس کی نصف پنڈلی تک ہوگا'' الحدیث۔

یہ روایت زہیر بن حبیب اور فلیح بن سلیمان نے اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات غلطی پر مبنی ہیں، صحیح یہ ہے کہ یہ روایت شعبہ، دراوردی اور دیگر حضرات نے العلاء کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

عبداللہ بن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من صلى صلاة لا يقرا فيها بالفاتحة فهي خداج.

''جو شخص نماز ادا کرے اور اُس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے''۔

اس روایت کو امام مالک اور ایک جماعت نے العلاء کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں اُس کے والد کی جگہ ابوسائب کا لفظ ذکر کیا ہے۔ اسی روایت کو ابن ثوبان اور دیگر حضرات نے العلاء کے حوالے سے ان دونوں حضرات سے ایک ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس راوی کے حوالے سے یہ اسی طرح منقول ہو۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، تاہم میں اس کی نقل کردہ احادیث میں سے کچھ چیزوں کو منکر قرار دوں گا۔

۵۷۴۲- العلاء بن عتبہ شامی حمصی

اس نے علی بن ابوطلحہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے خالد بن معدان اور عمیر بن ہانی سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے معاویہ بن صالح، عبداللہ بن سالم اشعری اور اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۴۳-العلاء بن عمر حنفی کوفی

یہ متروک ہے اس نے ابواسحاق فزاری اور سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ابن حبان کہتے ہیں: اس کے حوالے سے روایت کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

عبداللہ بن عمر بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے اور العلاء بن عمرو نے ایک شخص کے حوالے سے ایک حدیث سنی جو سعید بن مسلمہ سے منقول تھی لوگوں نے میری موجودگی میں العلاء سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: سعید بن مسلمہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

عقیلیبیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے.

احبوا العرب لثلاث ، لانی عربی ، والقرآن عربی ، وکلام اهل الجنة عربی.

''تین وجہ سے عربوں سے محبت رکھو کیونکہ میں عربی ہوں' قرآن عربی ہے اور اہلِ جنت کا کلام عربی ہوگا''۔

یہ روایت موضوع ہے۔امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما النبی صلی اللّٰه علیه وسلم جالس وعنده ابو بکر علیه عباء قد خللهَا علی صدره بخلال اذ نزل جبرائیل فاقراه من اللّٰه السلام ، وقال: ما لی اری ابا بکر علیه عباء قد خللهَا.قال: یا جبرائیل انفق ماله علی.قال: فاقراه من اللّٰه السلام ، وقل له: یقول لك ربك: اراض انت عنی فی فقرك ام ساخط ؟ وذکر الحدیث.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اُن کے جسم پر ایک عباء تھی جو سینے سے کھلی ہوئی تھی اسی دوران حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچایا اور بولے: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسی عباء پہنی ہوئی ہے جسے آگے سے کھولا ہوا ہے (یا جس میں خلل آچکا ہے)۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! اس نے اپنا مال مجھ پر خرچ کر لیا ہے۔تو حضرت جبرائیل نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں سلام کہیں اور ان سے یہ کہہ دیں کہ آپ کا پروردگار آپ کا ہوا' کیا آپ اپنی غربت کی وجہ سے مجھ سے راضی ہیں یا ناراض ہیں''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے۔

۵۷۴۴-العلاء بن فرد

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کا شمار اہلِ بصرہ میں کیا گیا ہے۔

۵۷۴۵-العلاء بن فضل (ت،ق) منقری

اس نے عبیداللہ بن عکراش سے روایات نقل کی ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ اس کی کنیت ابو ہذیل ہے۔ اس سے بندار' اسماعیل قاضی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ 220 ہجری تک زندہ رہا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ مشہور لوگوں کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا مجھے پسند نہیں ہے' جبکہ اُس روایت کو نقل کرنے میں یہ منفرد بھی ہو' البتہ جن روایات میں یہ ثقہ راویوں کے موافق نقل کرتا ہے تو پھر اگر کوئی شخص اس کا اعتبار کرلے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

ابن قانع کہتے ہیں: اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۷۴۶-العلاء بن کثیر دمشقی' ابوسعد

اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم عبدالرحمٰن بن ہانی' مصعب بن سلام اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے کچھ نسخے منقول ہیں جو صحابہ کرام سے منقول ہیں' وہ تمام نسخے غیر محفوظ ہیں۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من صلى الغداة فى جماعة، ثم جلس يذكر الله حتى تطلع الشمس كان له كاجر حجة مبرورة وعمرة متقبلة. ومن صلى الظهر فى جماعة كان له كاربع وعشرين مثلها وسبعين درجة فى الفردوس ومن صلى العشاء الآخرة فى جماعة كان له كقيام ليلة القدر.

''جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو اُسے ایک مبرور حج اور مقبول عمرے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے تو اُسے اس کی مانند چوبیس گنا اجر ملے گا اور اُسے جنت الفردوس میں ستر درجات ملیں گے اور جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے تو اُسے شب قدر میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا''۔

۵۷۴۷-العلاء بن کثیر قرشی

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' یہ اسکندریہ کے رہنے والوں کا صوفی اور عالم ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے ابن مسیب' قاسم' عکرمہ اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن حارث' لیث اور بکر بن مضر نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مستجاب الدعوات تھا۔ اس نے لیث سے لاتعلقی اختیار کی تھی' کیونکہ وہ منصور کے لیے سرکاری اہلکار بن گیا تھا۔ پھر

لیث نے توبہ کی اور اُس عہدے سے الگ ہوا۔ اس راوی کا انتقال 144 ہجری میں ہوا۔

۵۷۴۸-العلاء بن محمد بن سیار مازنی

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عثمان بن طالوت' یزید بن سنان بصری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہے۔

۵۷۴۹-العلاء بن مسلمہ رواس (ت)

اس نے بغداد میں ضمرہ بن ربیعہ اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام ترمذی اور یحییٰ بن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اس بات کی پروانہیں کرتا کہ یہ کیا روایت نقل کر رہا ہے۔ ابن طاہر کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا تھا۔

۵۷۵۰-العلاء بن مسیّب (ع،ت) کوفی

یہ صدوق' ثقہ اور مشہور ہے۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا تھا۔ لیکن اس قول کی پروانہیں کی جائے گی کیونکہ یحییٰ نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ عبثر' جریر اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ کچھ احادیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۵۷۵۱-العلاء بن منہال

یہ قطبہ کا والد ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من التمس محامد الناس بمعاصي الله عاد حامده ذاما .

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے لوگوں کی تعریف تلاش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کی تعریف کرنے والے کو مذمت کرنے والے میں بدل دیتا ہے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اس کے بیٹے نے روایت کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۷۵۲-العلاء بن میمون

اس نے حجاج بن اسود کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

فجزاؤه جهنم قال: هو جزاؤه ان جازاه.

''تو اُس کا بدلہ جہنم ہوگا'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اگر اس کو سزا دی جائے تو یہ اس کی سزا ہے''۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ محمد بن ایوب نے محمد بن جامع

عطار کے حوالے سے اس راوی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۵۷۵۳- العلاء

یہ یزید بن ہارون کا بھائی ہے' ازدی نے اسے لین (کمزور) قرار دیا ہے۔

۵۷۵۴- العلاء بن ہلال (س) باہلی رقی

یہ ہلال بن العلاء کا والد ہے۔ اس نے عبید اللہ بن عمرو رقی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور ضعیف ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے یزید بن ہارون سے نقل کی ہیں اور وہ موضوع روایات ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس کے بیٹے ہلال نے اس کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جو منکر نہیں ہے۔ مجھے یہ نہیں پتا کہ صرف اُس کے حوالے سے منقول ہے یا اُس کے باپ کے حوالے سے منقول ہے؟ ابن حبان کرتے ہیں: یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا ہے اور اسماء کو تبدیل کر دیتا تھا۔ اس کا انتقال 215 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قلم اظفاره يوم الجمعة عافاه الله من السوء كله الى الجمعة الاخرى.

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشتا ہے تو اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ تک اُسے ہر بُرائی سے محفوظ رکھتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يخرج من امتي اقوام يقرء ون القرآن لا يجاوز تراقيهم، اذا خرجوا فاقتلوهم.

''میری اُمت میں کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا' جب وہ خروج کریں گے تو تم اُن کے ساتھ جنگ کرنا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

ان اغبط الناس عندي ذو حظ من صلاة، وكان عيشه كفافا، وكان غامضا في الناس، فاذا مات قلت بواكيه وقل تراثه.

''میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک شخص وہ ہے جس کو نماز میں سے وافر حصہ عطا کیا جائے' اُس کی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری ہوں' وہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہو اور جب وہ مر جائے تو اُس پر رونے والے کم ہوں اور اُس کی وراثت کم ہو''۔

یہ دونوں روایات ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۵۷۵۵- العلاء بن ہلال بن ابوعطیہ باہلی بصری

یہ مذکورہ راوی کے دادا کا بھائی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور صلہ بن زفر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن

سلمہ سری بن یحییٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے اگر اللہ نے چاہا تو یہ حالت کے اعتبار سے صالح ہوگا۔

۵۷۵۶- العلاء بن یزید ابومحمد ثقفی واسطی

اسی طرح عقیلی نے اس کا ذکر الگ طور پر کیا ہے۔ اس نے العلاء بن زیدل ثقفی سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ یہ وہی شخص ہے۔

ابوالولید کہتے ہیں: العلاء ابومحمد ثقفی کذاب ہے یہ کہتا ہے: میرے پاس ایک تفسیر ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

آدم بن موسیٰ نے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے: العلاء بن یزید بن ہارون ابومحمد ثقفی واسطی منکر الحدیث ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك، فطلعت الشمس بنور وضياء وشعاع لم نرها طلعت قبلها مثلها، فسألنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال: لان معاوية بن معاوية (الليثي) مات اليوم بالمدينة، فبعث الله اليه بسبعين الف ملك يصلون عليه ... الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے اسی دوران سورج نکلا تو اُس میں نور بھی تھا ضیاء بھی تھی اور روشنی بھی تھی ہم نے اس سے پہلے اس طرح طلوع ہوتے اُسے نہیں دیکھا تھا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: آج مدینہ منورہ میں معاویہ بن معاویہ لیثی کا انتقال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں''۔

اس روایت میں عقیلی کو وہم ہوا ہے کیونکہ انہوں نے اسے ابن زیدل سے ہٹ کر الگ فرد بیان کیا ہے کیونکہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ابن یزید ہے حالانکہ درست یہ ہے کہ یہ لفظ ابن زید ہے۔ امام بخاری کی کتاب ''الضعفاء'' اور دوسرے مقامات پر اسی طرح ابن زید منقول ہے۔

۵۷۵۷- العلاء بجلی (د)

یہ یحییٰ بن العلاء رازی کا والد ہے۔ اس نے اسماعیل بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ شعبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۷۵۸- العلاء (س)

اس نے داؤد بن عبیداللہ کے حوالے سے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے صرف ابوعبد الرحیم حرانی نے روایت نقل کی ہے بظاہر یہ العلاء بن حارث لگتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

(علاج' علاق' علان' علباء)

۵۷۵۹-علاج بن عمرو (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جس میں اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی شریک ہے۔ امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ اشعث بن ابوشعثاء کے حوالے سے اُن کے والد اور علاج نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اقبلنا مع ابن عمر من عرفات فلم يفتر من التكبير ... الحديث.

''ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ عرفات سے آئے تو اُنہوں نے تکبیر کہنا موقوف نہیں کیا'' الحدیث۔

۵۷۶۰-علاق بن ابومسلم (ق)

اس نے ابان بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے واہی قرار دیا ہے جبکہ قدامہ نے اسے کمزور قرار نہیں دیا۔

۵۷۶۱-علان بن زید صوفی

شاید یہی وہ شخص ہے جس نے اُس حدیث کو ایجاد کیا ہے' جو روحانی سفر کرنے والوں کی منازل کے بارے میں ہے۔ وہ یہ کہتا ہے: میں نے خلدی کو سنا' اُنہوں نے جنید بغدادی' سری سقطی' معروف کرخی' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب الحق غربة.

''حق کی تلاش' غربت ہے''۔

اس روایت کو اس راوی سے عبدالواحد بن احمد ہاشمی نے نقل کیا ہے اور مجھے اس دوسرے والے شخص کا علم نہیں ہے۔

۵۷۶۲-علباء بن ابوعلباء

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ عمرو بن غزی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(علقمہ)

۵۷۶۳-علقمہ بن بجالہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔ عکرمہ بن عمار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۶۴-علقمہ بن ابوجمرہ (ق) نصر بن عمران ضبعی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ مطہر بن ہیثم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ بصری ہے' اس کی حالت

مستور ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۶۵- علقمہ بن نضلہ (ق)

میرے علم کے مطابق عثمان بن ابوسلیمان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۵۷۶۶- علقمہ بن ہلال کلبی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس نے اپنے والد سے احادیث روایت کی ہیں یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۷۶۷- علقمہ بن وائل (م، عو) بن حجر

یہ صدوق ہے البتہ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس کی اس کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایات مرسل شمار ہوں گی۔

۵۷۶۸- علقمہ بن یزید بن سوید

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے اس لیے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(علوان)

۵۷۶۹- علوان بن داؤد بجلی

یہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام علوان بن صالح ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کا نام علوان بن داؤد اور ایک قول کے مطابق ابن صالح ہے۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ روایات صرف اسی سے ہی منقول ہیں۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخلت علی ابی بکر اعوده فاستوی جالسا فقلت: اصبحت بحمد الله بارئا. فقال: اما انی علی ما تری بی، جعلت لی معشر المهاجرین شغلا مع وجعی، جعلت لکم عهدا من بعدی، واخترت لکم خیرکم فی نفسی، فکلکم من ذلك ورم انفه، رجاء ان یکون الامر له، ورایتم الدنیا وقد اقبلت ولما تقبل وهی جائیة فتتخذون ستور الحریر، ونضائد الدیباج، وتالمون من ضجائع الصوف الاذربی، حتی کان احدکم علی حسك السعدان، والله لان یقدم احدکم فتضرب عنقه فی غیر حد خیر له من ان یسبح فی غمرة الدنیا، وانتم اول ضال بالناس تصفقون بهم عن الطریق یمینا وشمالا، یا هادی الطریق انما هو الفجر او البحر. فقال له عبد الرحمن: لا تکثر علی ما بك، فوالله ما اردت

الا الخير، وما الناس الا رجلان: رجل راى ما رايت، ورجل راى غير ذلك، فانما يشير عليك برايه.فسكت.ثم قال عبد الرحمن : ما ارى بك باسا والحمد لله، فلا تاس على الدنيا، فوالله ان علمناك الا كنت صالحا مصلحا.فقال: انى لا آسى على شيء الا على ثلاث وددت انى لم افعلهن: وددت انى لم اكشف بيت فاطمة وتركته، وان اغلق على الحرب.وددت انى يوم السقيفة كنت قذفت الامر فى عنق ابى عبيدة او عمر، فكان اميرا وكنت وزيرا.وددت انى كنت حيث وجهت خالد بن الوليد الى اهل الردة اقمت بذى القصة، فان ظفر المسلمون ظفروا والا كنت بصدد اللقاء او مددا.وثلاث تركتها: وددت انى كنت فعلتها، فوددت انى يوم اتيت بالاشعث اسيرا ضربت عنقه، فانه قد خيل الى انه لا يرى شرا الا اعان عليه، ووددت انى يوم اتيت بالفجاء ة لم اكن حرقته وقتلته سريحا او اطلقته نجيحا.وددت انى حيث وجهت خالدا الى الشام كنت وجهت عمر الى العراق فاكون قدبسطت يمينى وشمالى فى سبيل الله.وثلاث وددت انى سالت عنهن رسول الله صلى الله عليه وسلم: وددت انى سالت فيمن هذا الامر فلا يتنازعه اهله.وددت انى كنت سالته هل للانصار فى هذا من شيء؟ وددت انى سالته عن ميراث العمة وبنت الاخت، فان فى نفسى منها حاجة

''میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' میں نے کہا: الحمدللہ! آج آپ کی طبیعت کچھ بہتر ہے' تو وہ بولے: تم جو میری صورتِ حال دیکھ رہے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنی اس تکلیف کے ہمراہ مہاجرین کے گروہ کے ساتھ ایک مصروفیت رکھی اور اپنے بعد تم لوگوں کے لئے ایک عہد (یعنی وصیت) طے کیا ہے اور تمہارے لیے ایسے شخص کو منتخب کیا ہے جو میرے نزدیک تم سب سے بہتر ہے' اگرچہ تم سب کو یہ ناگوار گزرے گا' اس شخص کو جو یہ امید رکھتا ہو کہ اسے حکومت مل جائے گی' میں نے دیکھا کہ دنیا آ رہی ہے اور جب وہ آ رہی ہے تو تم لوگوں نے ریشمی پردے اور دیباج کے بچھونے استعمال کرنے شروع کر دیے ہیں۔ تم لوگوں کو اذربی اونی کپڑا تکلیف دہ لگتا ہے' اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سعدان (کانٹے دار جھاڑی) پر بیٹھا ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کو کسی جرم کے بغیر آگے کر کے اس کی گردن اُڑا دی جائے یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ دنیا کے ناز و نعمت میں ڈوب جائے۔ تم لوگوں کو گمراہ کرنے والے پہلے لوگ ہو گے جو انہیں راستے سے ہٹا کر دائیں بائیں کر دو گے (یعنی دنیاوی نعمتوں میں مشغول کر دو گے)۔ اے راستہ دکھانے والے! وہ یا تو صبح صادق ہے یا سمندر ہے' تو حضرت عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: آپ زیادہ ناراض نہ ہوں' اللہ کی قسم! میں نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور لوگوں کی بھی دو بنیادی قسمیں ہیں' کچھ وہ لوگ ہیں جن کی وہی رائے ہے' جو میری ہے اور کچھ وہ لوگ ہیں' جن کی رائے مختلف ہے۔ وہ اپنی رائے کے مطابق آپ کو مشورہ دے سکتے ہیں تو حضرت ابوبکر خاموش ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: الحمدللہ! میں آپ میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔ آپ دنیا کے حوالے سے پریشان نہ ہوں۔ اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق آپ ایک نیک اور اصلاح کرنے والے فرد

ہیں تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: مجھے کسی بھی چیز کے حوالے سے افسوس نہیں ہے۔ صرف تین باتوں کا افسوس ہے کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں نے وہ تین کام نہ کیے ہوتے میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے معاملے کو نہ چھیڑا ہوتا اور اسے اس کے حال پر رہنے دیتا خواہ اس کے لئے لڑائی کرنی پڑتی اور میری یہ خواہش ہے کہ سقیفہ (یعنی اپنے خلیفہ منتخب ہونے) کے دن میں نے حکومت کا معاملہ ابوعبیدہ یا عمر کی گردن میں ڈال دیا ہوتا' وہ امیر ہوتا اور میں وزیر ہوتا اور میری یہ خواہش ہے کہ جب میں نے خالد بن ولید کو مرتد ہونے والے لوگوں کی طرف بھیجا تھا تو مجھے خود ذوالقصہ کے مقام پر ٹھہر جانا چاہئے تھا' اگر مسلمان کامیاب ہو جاتے تو ٹھیک تھا ورنہ میں ان کی مدد کے لیے فوراً پہنچ جاتا۔ تین کام ایسے ہیں جو میں نے نہیں کیے اور میری آرزو ہے کہ میں نے وہ کر لیے ہوتے۔ میری یہ خواہش ہے کہ جب اشعث کو قید کر کے لایا گیا تھا تو میں اس کی گردن اُڑا دیتا کیونکہ میرا یہ خیال ہے کہ وہ جس بھی شر کو دیکھے گا اس کی مدد ہی کرے گا۔ اور میری یہ بھی خواہش ہے کہ جب فجاءۃ کو لایا گیا تھا تو میں اسے جلاتا نہیں بلکہ یا تو عام طریقے کے مطابق قتل کر دیتا یا پھر اسے چھوڑ دیتا۔ اور میری یہ خواہش بھی ہے کہ جب میں نے خالد کو شام کی طرف بھیجا تھا تو عمر کو عراق کی طرف بھیج دیتا' یوں میں اپنے دائیں اور بائیں بازوؤں کو اللہ کی راہ میں پھیلا دیتا۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ سے ان کے بارے میں دریافت کرلیا ہوتا۔ میری یہ خواہش ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ سے حکومت کے بارے میں دریافت کرلیا ہوتا تاکہ اس کے حوالے سے لوگوں کے درمیان اختلاف نہ ہوتا اور میری یہ خواہش بھی ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ سے یہ دریافت کیا ہوتا کہ کیا انصار کا حکومت میں کوئی حصہ ہوگا اور میری یہ خواہش بھی ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ (میت کی) پھوپھی اور بھتیجی کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا ہوتا کیونکہ مجھے (اس کے حل) کی ضرورت پیش آئی تھی۔

یہ روایت یحییٰ بن عثمان نے اپنی سند کے ساتھ مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ جبکہ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابن بکیر کہتے ہیں: پھر علوان بن داؤد ہمارے پاس آیا اور اُس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابوزناد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما اشتد المشركون على رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة قال للعباس: يا عم، انى لا ارى عندك ولا عند اهل بيتك نصرة ولا منعة، والله ناصر دينه بقوم يهون عليهم رغم انف قريش فى ذات الله.

فامض لى الى عكاظ فارنى احياء منازل العرب حتى ادعوهم الى الله.

''جب مشرکین نے مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سختی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے پاس یا آپ کے گھر والوں کے پاس مدد کرنے یا دشمنوں سے بچاؤ کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد ایسی قوم کے ذریعہ کرے گا جن کی ان کو کوئی پرواہ نہ ہوگی اور وہ اللہ کے لئے قریش کی ناک خاک آلود کریں گے۔ آپ ایسا کیجئے کہ آپ عکاظ تشریف لے جائیے اور مجھے عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائش کی جگہوں کے بارے میں بتائیے' تاکہ میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دوں''

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ سے آغاز کیا' اس کے بعد راوی نے تقریباً ایک دستے جتنی حدیث نقل کی ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ کے مختلف قبائل کو اسلام کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس راوی کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

۵۷۷۰- علوان' ابو رہم

لیث بن ابوسلیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوالحسن دارقطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۵۷۷۱- علی بن ابراہیم جرجانی

اس نے ابوسعید اشج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات منقول کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے لیکن اس نے جرجان میں سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصلاة قربان المؤمن.

''نماز مؤمن کے لیے قربت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک اور موضوع حدیث بھی نقل کی ہے۔

۵۷۷۲- علی بن ابراہیم' ابوالحسن محمدی

یہ شدت پسند رافضی ہے' اس کے حوالے سے ایک تفسیر منقول ہے جس میں جھوٹی روایات منقول ہیں۔ اس نے ابن ابوداؤد' ابن عقدہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۷۳- علی بن ابراہیم بن ہیثم بلدی

ابن بخیت دقاق نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۵۷۷۴- علی بن احمد بن نضر' ابوغالب ازدی

یہ بغداد کا رہنے والا ایک بزرگ ہے' اس نے عاصم بن علی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن قانع' شافعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 295 ہجری میں ہوا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ احمد بن کامل قاضی نے یہ کہا ہے: مجھے یہ علم نہیں ہے کہ یہ حدیث میں قابلِ مذمت ہے۔

۵۷۷۵- علی بن احمد بصری

یہ 300 ہجری سے پہلے کا ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث طلحہ کتانی کے جزء میں موجود ہے۔ اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے ایک انصاری سے سماع کیا ہے۔ دعلج نے اس کے حوالے سے

حدیث روایت کی ہے کہ علی بن احمد بن عبدالرحمٰن ہجری نے ہمیں حدیث بیان کی۔

۵۷۷۶- علی بن احمد مؤدب حلوانی

ہلال حفار نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اِس نے موضوع روایات نقل کی ہیں اور جن میں سے سب سے زیادہ رسوا کن روایات وہ ہیں جنہیں خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما عرج بی رایت علی باب الجنة مکتوبا لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ، علی حب اللہ.الحسن والحسین صفوة اللہ.فاطمة امة اللہ.علی باغضھم لعنة اللہ

''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' علی اللہ کے محبوب ہیں' حسن اور حسین اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہیں اور فاطمہ اللہ تعالیٰ کی کنیز ہے اوران سے بغض رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! اس حدیث کو ایجاد کرنے والے پر بھی اللہ کی لعنت ہوگی۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے کہ ان احادیث کو حلوانی نامی اسی راوی نے ایجاد کیا ہے۔

۵۷۷۷- علی بن احمد بن ابوقیس مقری رفاء

اس نے ابن ابودنیا کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ایک قول کے مطابق ابن ابودنیا اس کا سوتیلا باپ تھا۔ابوحسن حمامی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ابن ابوفوارس کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔اس کا انتقال 352 ہجری میں ہوا۔

۵۷۷۸- علی بن احمد بن زہیر تمیمی مالکی دمشقی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے' اس نے علی بن خضر اور ابن سمسار سے سماع کیا ہے' ابوالحسن بن مسلم اور نصر بن مقاتل سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔ابوالقاسم بن صابر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ابن اکفانی کہتے ہیں: اس کا انتقال 488 ہجری میں ہوا تھا' اُس وقت اس کی عمر 73 سال تھی۔

۵۷۷۹- علی بن احمد بن عبدالعزیز جرجانی

اس نے فربری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ حاکم بن بیع نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۵۷۸۰- علی بن احمد' شیخ الاسلام' ابوحسن ہکاری

اس نے ابوعبداللہ بن نظیف سے روایات نقل کی ہیں۔ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ابن نجار کہتے ہیں: اس پر حدیث ایجاد کرنے اور اسانید ایجاد کرنے کا الزام ہے۔یہ بات اُنہوں نے عبدالسلام بن محمد کے حالات میں بیان کی ہے۔

۵۷۸۱- علی بن احمد بن علی مصیصی

اس نے احمد بن خلید حلبی اور محمد بن معاذ درّان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے برقانی اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ابن ابوفوارس نے اس کی تاریخ وفات 364 ہجری بیان کی ہے۔وہ یہ کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا تھا۔

۵۷۸۲- علی بن احمد بن فروخ واعظ

اس نے محمد بن جریر اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس میں بھی تساہل پایا جاتا ہے۔ابن علان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان علیا حمل باب خیبر یوم افتتحها، وانهم خربوه بعد ذلك فلم یحمله الا اربعون رجلا.

''جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ نے خیبر کا دروازہ اُٹھالیا' حالانکہ بعد میں چالیس افراد بھی اُسے نہیں اُٹھا سکے تھے''۔

یہ روایت منکر ہے' ایک جماعت نے یہ روایت اسماعیل نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۵۷۸۳- علی بن احمد بن طالب معدل

یہ تعدیل کرنے والا ایک شخص تھا جس کا تعلق امام دارقطنی کے زمانے سے ہے' یہ معتزلی تھا۔اس کے حوالے سے ایک کتاب بھی منقول ہے جس میں اس نے رافضیوں کی تردید کی ہے۔

۵۷۸۴- علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز

یہ صدوق ہے' اس نے ابن سماک اور اُن کے طبقہ کے افراد سے سماع کیا ہے۔خطیب کہتے ہیں: یہ صدق میں حد درجے تک مشہور تھے اور نابینا تھے۔میں نے اس کے اصول میں سے ایک جزء دیکھا ہے' اس کا کچھ سماع خط عتیق میں ہے' پھر میں نے اسے دیکھا کہ اس نے بعد میں اسے تبدیل کر دیا اور اس میں نئے خط کے ساتھ کچھ الحاقات کیے۔یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ایسا اس کی اولاد میں سے کسی نے کیا تھا۔اس کا انتقال 419 ہجری میں ہوا۔

۵۷۸۵- علی بن احمد بن بقشلام

ابن ناصر نے اسے بدعتی قرار دیا ہے۔ابن عساکر نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۷۸۶- علی بن احمد بن دباس

یہ بغداد میں علم قرأت کے ماہرین کا استاد ہے۔ابوکرم شہرزوری کے حوالے سے جو قرأت نقل کی گئی ہے' اُس کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' اس نے ہمدان کا سفر کیا تھا اور ابوالعلاء عطار سے تلاوت سیکھی تھی پھر یہ موصل گیا تھا اور اس نے قرطبی سے علم قرأت

کے احکام نوٹ کیے تھے۔

۵۷۸۷- علی بن احمد' ابوالحسن بن مرتب

اس کا باپ جامع منصور میں صفیں سیدھی کیا کرتا تھا۔ اس نے ابوالحسین بن مہتدی باللہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سلفی اور موصل کے خطیب نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ابوعلی بن شبیل' ابوالقاسم بن باقیا کی صحبت میں رہا اور اس نے اُن دونوں حضرات سے اُن کے اشعار روایت کیے ہیں۔ ابوعلی بردانی کہتے ہیں: خطیب کے حوالے سے ایک جزء مجھ تک بھی پہنچا ہے جس میں مغفل نے اپنی ذات کے حوالے سے سماع کا دعویٰ کیا ہے اور سماع کی تاریخ 65 ہجری بیان کی ہے۔

۵۷۸۸- علی بن احمد ہاشمی' ابوہیجاء

میں نے شیخ ضیاء کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ اس نے شیخ ابوالوقت سے ابوجہم کے جزء کے سماع کا دعویٰ کیا تھا' اس روایت کے حوالے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ اس کا انتقال 609 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۷۸۹- علی بن احمد' ابوالحسن نعیمی

یہ حافظ الحدیث ہے' شاعر ہے اور صوری کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ نوجوانی میں یہ ہفوات بکا کرتا تھا' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا بھی الزام ہے' لیکن پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کی اور ثقہ ہونے کے راستہ پر گامزن ہوا۔

۵۷۹۰- علی بن احمد بن علی واعظ بن فضاض شروانی

اس نے ''اخبار الحلاج'' نام کی کتاب لکھی ہے' یہ انتہائی جھوٹا اور انتہائی شریر ہے۔ سلفی نے اس کتاب کا سماع سلیمان بن عبداللہ شروانی کے حوالے سے اس سے کیا تھا۔ پھر سلفی نے شروانی کو مؤلف کے ساتھ ملا دیا اور پھر اس سے سماع کیا۔ سلفی کہتے ہیں: اس میں زیادہ تر اسانید ایسی تحریروں سے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۵۷۹۱- علی بن احمد حرانی مغربی

اس نے ایک تفسیر تصنیف کی اور اسے اپنے حقائق اور اپنی فکر کے نتائج کے ساتھ بھر دیا' یہ ایک شخص تھا جو تصوف کے فلسفے میں دلچسپی رکھتا تھا اور اس بات کا گمان رکھتا تھا کہ یہ علم حروف کے ذریعہ دجال کے نکلنے کے وقت اور سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے وقت کا بتا سکتا ہے۔ یہ وہ علوم اور یہ وہ حد بندیاں ہیں جن کی تعلیم اللہ کے رسولوں نے نہیں دیں' یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور انہیں خود بھی دجال کا خدشہ تھا۔ ہمارے نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه، وهؤلاء الجهلة اخوته یدعون معرفة متی یخرج.

''اگر وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوا اور میں اُس وقت تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا''۔

لیکن یہ جاہل لوگ' جو دجال کے بھائی ہیں' یہ اس بات کی معرفت کے دعویدار ہیں کہ انہیں پتا ہے کہ وہ کب نکلے گا؟ تو ہم اللہ تعالیٰ

سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ ابوالحسن حرانی کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ فضائل میں یہ قوی مشارکت رکھتا ہے انتہائی بردبار تھا' اچھے اخلاق کا مالک تھا لیکن مجھے اس کے حوالے سے کسی روایت کا علم نہیں ہے۔ اس کا انتقال حماۃ میں 640 ہجری سے پہلے ہوا تھا' اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے!

۵۷۹۲- علی بن اسحاق بن زاطیا' ابوالحسن مخرمی

اس نے محمد بن بکار بن ریان' داؤد بن رشید اور اُن دونوں کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عیسیٰ رجی، ابوجعفر بن زیات اور سکری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سنی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ احمد بن منادی کہتے ہیں: یہ قابل تعریف نہیں ہے۔ اس کا انتقال 306 ہجری میں ہوا۔

۵۷۹۳- علی بن امیرک خزانی مروزی

یہ محدث اور کذاب ہے' اس نے زینب شعریہ سے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا' جس کی وجہ سے اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور اس کا مقصد پورا نہیں ہوسکا۔

۵۷۹۴- علی بن ایوب' ابوالقاسم کعبی

اس نے محمد بن یحییٰ زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔

۵۷۹۵- علی بن ایوب' ابوالحسن قمی بن ساربان الکاتب

اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے متنبی سے اُس کا دیوان سنا ہے اور ابوسعید سیرافی سے سماع کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس سے سنا ہے: یہ رافضی تھا' اس کا انتقال 403 ہجری میں ہوا۔

۵۷۹۶- علی بن بذیمہ حرانی

یہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے سعید بن جبیر' مجاہد اور ابوعبیدہ بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ' ثوری اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ' عجلی' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے لیکن شیعوں کے اکابرین میں سے ایک ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ علانیہ طور پر حق سے بھٹکا ہوا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

۵۷۹۷- علی بن بشری دمشقی عطار

عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: خیثمہ کے بارے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۵۷۹۸- علی بن ابوبکر (ت، ق) اسفذنی رازی

یہ پرہیزگار اور عبادت گزار شخص ہے۔ اس نے ابن اسحاق اور ہمام بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن حمید اور ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ قاسم بن زکریا بیان کرتے ہیں: ابن حمید رازی نے اس کے حوالے سے دس ہزار روایات نقل کی ہیں۔
ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں یہ بات بیان کی ہے: علی بن ابوبکر کے حوالے سے منقول روایات زیادہ تر مستقیم ہیں۔ مجھے اس کے حوالے سے اس کے علاوہ کوئی روایت پتا نہیں چل سکی' پھر انہوں نے ایک ذکر کی ہے جس کی سند میں اس نے غلطی کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ صدوق ہے۔

۵۷۹۹- علی بن بشیر اموی

اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں' ابوشیخ نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۵۸۰۰- علی بن بلال مہلبی

ابومحمد بن غلام زہری کہتے ہیں: یہ قابلِ تعریف نہیں تھا' یہ رفض کی طرف دعوت دینے والا شخص تھا۔ اس نے اسحاق بن محمد بن مروان سے روایات نقل کی ہیں۔ سہمی کہتے ہیں: میں نے ابوالحسین بن غسان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: علی بن بلال نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی روایات ہونے کا احتمال نہیں رکھتی ہیں۔

۵۸۰۱- علی بن ثابت دہان (ق)

یہ ایک بزرگ محدث ہے جو عفان کا معاصر ہے' یہ صدوق ہے لیکن معروف شیعہ ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ درمیانے درجہ کا شخص تھا اور غالی شیعہ نہیں تھا۔ اس نے ابوبکر نہشلی سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۰۲- علی بن ثابت (د،ت) جزری' ابواحمد

اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی' اس نے جعفر بن برقان اور ابن عون سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' حسن بن عرفہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نوادر نقل کرنے والا شخص ہے اور روحانی اعتبار سے سب سے زیادہ ہلکا شخص ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور یہ میرے نزدیک سوید بن عبدالعزیز سے زیادہ محبوب ہے۔

۵۸۰۳- علی بن جابارہ قزوینی

اس نے ابودنیا اشج سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوئی چیز نہیں ہے اور کذاب ہے۔ سعید بجیری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۵۸۰۴- علی بن جعد (خ،د)' ابوالحسن جوہری

یہ حافظ الحدیث اور ثبت ہے' شعبہ اور ابن ابوذئب اور ایک گروہ کے آخری شاگردوں میں سے ایک ہے' یہ اُن حضرات سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں میں سے سب سے آخری شخص ہے اور اس سے سب سے زیادہ روایات ابوالقاسم بغوی نے نقل کی ہیں۔ امام مسلم نے اس سے بہت سی روایات کا سماع کیا ہے لیکن اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی

حالانکہ یہ اُن کے مشائخ میں سے اکابر لوگوں میں ایک ہے جن سے اُن کی ملاقات ہوئی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بدعت پائی جاتی تھی۔ توبہ کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے میں نے اس پر سختی کا معاملہ نہیں کیا۔ جوزجانی کہتے ہیں: وہ بدعت کے علاوہ کسی اور چیز میں ملوث ہوا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن جہمی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک امام احمد بن حنبل کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اس سے استفادہ نہیں کرنے دیا۔ یہ روایت بھی منقول ہے کہ اس نے ساٹھ سال تک ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن روزہ ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی روایات میں کوئی منکر روایت نہیں دیکھی ہے' جبکہ کسی ثقہ نے اس سے حدیث روایت کی ہو۔ یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ابونضر ہاشم بن قاسم سے زیادہ ثبت ہے۔

۵۸۰۵- علی بن جعفر (ت) بن محمد صادق

اس نے اپنے والد (امام جعفر صادق)' اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم اور ثوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالعزیز اویسی' نصر بن علی جہضمی' احمد بزی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' جو میری کتاب کی شرط پر پورے نہیں اُترتے' تاہم میں نے کسی بھی شخص کو اسے کمزور قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے' البتہ اس کی نقل کردہ حدیث انتہائی منکر ہوتی ہے' جسے امام ترمذی نے نہ تو صحیح قرار دیا ہے اور نہ ہی حسن قرار دیا ہے۔

اور اُنہوں نے وہ روایت نصر بن علی کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے' اس کے بھائی امام موسیٰ کاظم' اس کے والد امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کا اجداد سے نقل کی ہے:

من احبنی. ''جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے''۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے امام موسیٰ کاظم کے حوالے سے' اُن کے والد (امام جعفر صادق) کے حوالے سے' اُن کے والد امام باقر کے حوالے سے' اُن کے والد امام زین العابدین کے حوالے سے' اُن کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اُن کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین فقال: من احبنی واحب هذین وابویهما کان معی فی درجتی یوم القیامة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو شخص مجھ سے اور ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت رکھتا ہے' وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ روایت صرف اسی سند کے حوالے سے معروف ہے۔

۵۸۰۶- علی بن جمیل رقی

اس نے جریر بن عبدالحمید اور عیسیٰ بن یونس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یؤذن لکم من یدغم الهاء .

''ایسا کوئی شخص تمہارے لیے اذان نہ دے جو''ہاء'' کا ادغام کرتا ہو''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لما عرج بی الی السماء رایت علی ساق العرش مکتوبا: لا اله الا الله، محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورین.

''جب مجھے آسمان کی طرف معراج کروائی گئی تو میں نے عرش کے پائے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' محمد اللہ کے رسول ہیں' ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان ذوالنورین''۔

ایک مجہول شیخ نے اس کی متابعت کی ہے' جس کا نام معروف بن ابومعروف بلخی ہے اور اُس نے یہ روایت جریر سے نقل کی ہے۔

۵۸۰۷- علی بن جند

اس نے عمرو بن دینار سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار اہلِ طائف میں کیا گیا ہے۔ مسدد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم نے یہ بھی کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا دخلت بیتك فسلم علی اهل بیتك یکثر خیر بیتك.

''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو اس سے تمہارے گھر میں بھلائی زیادہ ہوگی''۔

۵۸۰۸- علی بن حاتم' ابومعاویہ

یہ ''مجہول'' ہے اور اس نے منکر اقوال نقل کیے ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد کہتے ہیں:

وقفوهم انهم مسؤلون - قال: عن ولایة علی

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور انہیں ٹھہرا دو! ان سے حساب لیا جائے'' مجاہد کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے بارے میں اُن سے حساب لیا جائے گا (کہ وہ اسے مانتے تھے یا نہیں مانتے تھے)۔

یہ روایت ابن فراء نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۵۸۰۹- علی بن حزور (ق)

اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: کسی

بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کرے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس کا نام تدلیس کے طور پر نقل کرتے ہوئے اسے علی بن ابوفاطمہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ یونس بن بکیر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے ابن کلیب کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے اُنہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يا علي، طوبى لمن احبك وصدق فيك، وويل لمن ابغضك وكذب فيك.

''اے علی! اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو تم سے محبت رکھتا ہے اور تمہارے بارے میں سچا مؤقف رکھتا ہے' اور اُس شخص کے لیے بربادی ہے جو تم سے بغض رکھتا ہے اور تمہارے بارے میں جھوٹی بات کہتا ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ کوفہ کے شیعہ حضرات میں سے ایک تھا اور اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۵۸۱۰- علی بن حسان رمی

یہ مطین کا شاگرد ہے' ابوحازم بن فراء کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابوالقاسم تنوخی کہتے ہیں: اس کا انتقال ذوالحج کے مہینہ میں 383 ہجری میں ہوا' اس کی پیدائش 284 ہجری یا 283 ہجری میں ہوئی تھی۔

۵۸۱۱- علی بن حسن بن یعمر سامی

اس نے سعید بن ابوعروبہ اور امام مالک سے جبکہ اس سے ربیع بن سلیمان مرادی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کرنا جائز نہیں ہے البتہ تعجب کے اظہار کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔

احمد بن سعد بن ابومریم کہتے ہیں: ہم یحییٰ بن معین کے ساتھ مختلف مشائخ کے پاس آتے جاتے رہے تو ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ علی بن حسن سامی کی طرف بھی گئے' تو ایک شخص نے اُن سے کہا: اس نے عبداللہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ دے دیا تھا''۔

تو یحییٰ نے کہا: ہمارے لیے اتنی پریشانی ہی کافی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس متوشح ببرد حبرة، فسلم عن يمينه، وعن شماله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز ادا کی وہ آپ نے بیٹھ کر ادا کی تھی' جس میں آپ نے ایک حبری چادر کو توشیح کے طور پر اوڑھا ہوا تھا' آپ نے اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا تھا''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

احب الخلق الى الله الشاب الحدث فى صورة حسنة، جعل شبابه وجماله لله وفى طاعة الله، يباهى به الرحمن ملائكته.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مخلوق وہ نوجوان ہے جو کم عمر ہو اور اُس نے اپنی خوبصورتی اور اپنی جوانی کو اللہ کی اطاعت میں بسر کیا ہو رحمٰن اس کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشيب فى مقدم الراس يمن، وفى العذارين سخاء، وفى الذوائب شجاعة، وفى القفا شؤم او لؤم.

''سر کے آگے والے حصے میں سفید بال برکت ہیں اور کنپٹیوں پر سفید بال سخاوت ہیں اور ٹھوڑی پر سفید بال بہادری ہیں اور گدی پر سفید بال نحوست ہیں''۔

یہ روایت جھوٹی ہے اس کی ملاقات عبید اللہ نامی راوی سے نہیں ہوئی' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يا على، ما من عبد صلى ليلة النصف مائة ركعة بالف قل هو الله احد الا قضى الله له كل حاجة طلبها ..الحديث بطوله.

''اے علی! جو بھی بندہ نصف رات کے وقت ایک سو رکعت ادا کرے' جن میں ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی ہر اُس حاجت کو پورا کردے گا جو وہ مانگے گا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے اور علی نامی اس راوی کا شمار متروکین میں کیا گیا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے!

۵۸۱۲- علی بن حسن نسوی

اس نے مبشر بن اسماعیل اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایات اُلٹ پلٹ دیتا تھا' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۸۱۳- علی بن حسن بن جعفر بن کریب

اس نے باغندی سے روایات نقل کی ہیں' اس پر حدیث ایجاد کرنے اور جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ ویسے یہ حافظ الحدیث بھی تھا اور عالم بھی تھا۔ یہ ابوالحسین عطار مخرمی ہے۔ اس نے حامد بن شعیب اور باغندی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے دعلج پر احادیث داخل کی تھیں' یہ بات امام دارقطنی نے بیان کی ہے۔ اس کا انتقال 376 ہجری میں ہوا۔

۵۸۱۴- علی بن حسن مکتب

یہ علی بن عبدہ ہے' جس نے یحییٰ القطان سے روایات نقل کی ہیں' یہ کذاب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله تعالى ليتجلى للناس عامة ويتجلى لابى بكر خاصة.

''اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کے لیے عام تجلی ظاہر کرے گا اور ابوبکر کے لیے خاص تجلی ظاہر کرے گا''۔

تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اس نیچ آدمی نے قطان کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ علی بن ابوالحسن ہے اور اس کے باپ کا والد عبدہ بن قتیبہ تیمی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت محمد بن میسب ارغیانی نے اس سے نقل کی ہے۔ اس بات کو ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ امام دارقطنی نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۵۸۱۵- علی بن حسن بن احمد خزاز

امام دارقطنی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۸۱۶- علی بن حسن کوفی (ت)

اس نے اسماعیل بن ابراہیم تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ محبوب بن محرز اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۸۱۷- علی بن حسن صفار

اس نے وکیع بن جراح سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس پر یہ حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے:

من حفظ على امتى اربعين حديثا.

''جو شخص میری اُمت کے لیے چالیس احادیث یاد کرلے''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۵۸۱۸- علی بن حسن، ابوالحسن جراحی قاضی

اس نے ابوالقاسم بغوی سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی کہتے ہیں: اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بغداد کے اکابر علماء میں سے ایک تھا۔ عتیقی کہتے ہیں: یہ حدیث میں تساہل سے کام لیتا تھا۔ اس کا انتقال 376 ہجری میں ہوا۔

۵۸۱۹- علی بن حسن بن بندار استراباذی

اس نے خیثمہ طرابلسی سے روایات نقل کی ہیں، محمد بن طاہر نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۵۸۲۰- علی بن حسن ذہلی افطس

یہ نیشاپور کا شیخ ہے اس نے سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحامد بن شرقی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ حاکم کہتے ہیں: ہمارے شہر میں یہ اپنے زمانے کا شیخ تھا۔

۵۸۲۱- علی بن حسن کلبی

اس نے یحییٰ بن ضریس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ شاید یہی شخص ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا علی، سالت اللہ فیک ان یقدمک فابی علی الا ابا بکر.

''اے علی! میں نے تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ تمہیں مقدم کر دے لیکن اُس نے ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو مقدم کرنے سے انکار کر دیا''۔

۵۸۲۲- علی بن حسن بن علی شاعر

اس نے محمد بن جریر طبری کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کے حوالے سے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے اُس کا متن یہ ہے:

''ابوبکر کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی''۔

۵۸۲۳- علی بن حسن خسروجردی

اس نے یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۲۴- علی بن حسن رازی

ایک قول کے مطابق اس کا نام علی بن حسین ہے۔ اس نے ابوبکر بن انباری سے روایات نقل کی ہیں۔ عبیداللہ ازہری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: ابن رازی ایک غریب وراق تھا' یہ ہمارے ساتھ ابوحیویہ سے سماع میں شریک ہوا تھا۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے اور کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۵۸۲۵- علی بن حسن طرسوسی

یہ ایک صوفی ہے جس نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے ایک حکایت ایجاد کی ہے جو صوفیاء کے احوال کی تعریف کے بارے میں ہے اسے عقیلی نے روایت کیا ہے۔

۵۸۲۶- علی بن حسن بن قاسم' ابوحسن

یہ ایک شیخ ہے جس نے طبرانی اور ابن عدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اہوازی نے روایات نقل کی ہیں' اس نے جھوٹی

روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۲۷- علی بن حسن بن صقر صائغ

یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور شاعر ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث چوری کرتا تھا۔ اس نے ابوالحسن اہوازی کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں۔ اس نے مشائخ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کر کے بیان کی ہیں۔

۵۸۲۸- علی بن حسن صقلی قزوینی

اس نے ابوبکر قطیعی سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 406 ہجری میں ہوا۔ ابن عطیہ اندلسی کہتے ہیں: اس نے اُن کے حوالے سے اسانید کو اُلٹ پلٹ دیا تھا۔

۵۸۲۹- علی بن حسین

اس نے عمر بن عبدالعزیز اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے مفضل بن لاحق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ خارجی تھا۔

۵۸۳۰- علی بن حسین (عو) بن واقد مروزی

یہ صدوق ہے۔ اس نے اپنے والد' ابوحمزہ سکری اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسحاق' محمود بن غیلان' ابودرداء بن منیب اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مرجئی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔

۵۸۳۱- علی بن حسین ابوالفرج اصبہانی اموی

یہ کتاب ''الاغانی'' کا مصنف ہے' یہ شیعہ ہے اور اُموی دور کے بارے میں یہ نادر حدیث کا مالک ہے۔ علم تاریخ اور لوگوں کے حالات' شاعری' موسیقی کے بارے میں معرفت اس پر آکر ختم ہوگئی تھی اور اس نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ اس نے علم کے حصول کا آغاز 300 ہجری کے آس پاس کیا تھا اور ایسی روایات نوٹ کی ہیں کہ جن کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی۔ بظاہر یہ صدوق لگتا ہے۔ ابوالفتح بن ابوالفوارس کہتے ہیں: یہ انتقال سے پہلے اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' اس کا انتقال ذوالحج کے مہینہ میں 356 ہجری میں ہوا' اس کی پیدائش 284 ہجری میں ہوئی تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا سب سے زیادہ بزرگ استاد مطین اور محمد بن جعفر قتات ہے اور اس کے شاگردوں میں سے آخری فرد علی بن احمد رزاز ہے' اس کی تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ یہ بہت حاضر جواب تھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ شیخ ابومحمد حسن بن حسین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوالفرج اصبہانی سب سے بڑا جھوٹا تھا' اس نے بہت سے صحیفے خریدے ہوئے تھے اور اُن صحیفوں کے حوالے سے اس کی روایات نقل ہوتی تھیں' علوی اور ابوالحسن بتی یہ کہتے ہیں: ابوالفرج

اصبہانی سے زیادہ قابلِ اعتماد اور کوئی شخص نہیں ہے۔

۵۸۳۲- علی بن حسین رصافی

یہ جعابی کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' حدیث ایجاد کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی صفت بیان نہیں کی جا سکتی کہ اس نے مشائخ کی طرف کس طرح کی روایات منسوب کی ہیں۔ پھر اُنہوں نے کچھ روایات دعلج کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حالت علی بن حسن بن کریب کی تھی' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۸۳۳- علی بن حسین علوی حسینی شریف مرتضی

یہ علم کلام کا ماہر' رافضی اور معتزلی تھا اور صاحب تصانیف تھا۔ اس نے سہل دیباجی' مرزبانی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ علویوں کی حکومت کا نگران بنا تھا اور اس کا انتقال 436 ہجری میں اکیاسی برس کی عمر میں ہوا۔ اس پر یہ الزام عائد ہے کہ اس نے کتاب ''نہج البلاغہ'' ایجاد کی ہے۔ اسے علوم میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ جو شخص نہج البلاغہ کا مطالعہ کرے گا' اُسے اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ اس کی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت جھوٹی ہے اور اس کتاب میں بڑی صراحت کے ساتھ دو سرداروں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بُرا بھی کہا گیا ہے اور اُن کی شان کم کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کتاب میں تناقض پایا جاتا ہے اور رقیق چیزیں ہیں اور ایسی عبارات ہیں کہ جس شخص کو بھی قریش سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام کی معرفت حاصل ہو گی اور دیگر حضرات کے بارے میں پتہ ہو گا' وہ اس بات کا یقین کر لے گا کہ اس کتاب کے اندر زیادہ تر مندرجات جھوٹے ہیں۔

۵۸۳۴- علی بن حصین

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن جریج نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: بشر بن مفضل نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہ شخص خارجی تھا۔ ایک جگہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ علی بن حصین بن مالک بن خشخاش عنبری ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے یہ خارجیوں کے نظریات رکھتا تھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ یہ مکہ سے چلا گیا تھا۔

۵۸۳۵- علی بن حفص (م، د، ق، س) مدائنی

اس نے شعبہ اور حریز بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ شبابہ سے زیادہ محبوب ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۵۸۳۶- علی بن حکم (عو) بنانی بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' ابوعثمان نہدی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید اور ابن علیہ نے روایات نقل کی ہیں: امام احمد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 131 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ ''ثقہ'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۸۳۷- علی بن حماد بن سکن

اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۵۸۳۸- علی بن حمدان ساوی

اس نے محمد بن عبداللہ جویباری سے روایات نقل کی ہیں' امام مالک فرماتے ہیں کہ پھر اس نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور ایک دوسری سند میں یہ واہی ہیں۔

۵۸۳۹- علی بن ابوحملہ

یہ ضمرہ بن ربیعہ کا استاد ہے۔ مجھے اس میں کسی حرج کا علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کسی کو دیکھا ہے کہ اُس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو' معاملہ کے اعتبار سے یہ صالح ہے۔ البتہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی اس کے ثقہ ہونے کے باوجود اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۵۸۴۰- علی بن حمید سلولی

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما احد باکتب من احد، ولا عام بامطر من عام..

''کوئی شخص زیادہ کمائی کر کے دوسرے انسان سے مال زیادہ نہیں کر سکتا (وہی ملے گا جو مقدر میں ہے) اور نہ ہی کسی سال میں' کسی دوسرے سال سے زیادہ بارش ہوتی ہے''۔

یہ حدیث انتہائی غریب ہے۔

۵۸۴۱- علی بن خضر سلمی دمشق

اس نے تمام رازی سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس نے ایسی اشیاء روایت کی ہیں جن کا اس نے سماع نہیں

کیا اور نہ ہی اسے اُن کی اجازت ملی۔ یہ بہت زیادہ اختلاط کا شکار رہا تھا۔ اس کا انتقال 455 ہجری میں ہوا۔

۵۸۴۲- علی بن خلف مصری

مجھے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ابن یونس کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۵۸۴۳- علی بن داؤد (ق) قنطری

یہ صالح الحدیث ہے۔ اس نے سعید بن ابومریم سے روایات نقل کی ہیں' تاہم اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے اسی لیے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابن حبان اور خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ' محمد بن مخلد اور صفار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۴۴- علی بن داؤد

اس نے محمد بن زیاد میمونی سے جبکہ اس سے جعفر بن ابوعثمان طیالسی نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۵۸۴۵- علی بن ربیعہ قرشی

اس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۸۴۶- علی بن ربیع

اس نے بہز بن حکیم کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے یہ حدیث نقل کی ہے:

سوداء ولود خير من حسناء لا تلد، ان السقط ليظل محبنطئا على باب الجنة، فيقال: ادخل. فيقول: انا وابواى، فيقال: انت وابواك.

''سیاہ رنگ والی' بچہ پیدا کرنے والی عورت' ایسی خوبصورت عورت سے زیادہ بہتر ہے جو بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور نامکمل بچہ جنت کے دروازہ پر ٹھہر جائے تو اُس سے کہا جائے گا: تم اندر چلے جاؤ! تو وہ کہے گا: میرے ساتھ میرے ماں باپ بھی جائیں گے' تو اُس سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ چلے جاؤ''۔

یحییٰ بن درست نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب اس راوی کے حوالے سے منکر روایات زیادہ ہوگئیں تو اس کے ذریعہ استدلال باطل ہوگیا۔

۵۸۴۷- علی بن زید

یہ بقیہ کا استاد ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ استفادہ کرنے میں یہ بقیہ کی مانند ہے ہر سچے جھوٹے سے نقل کرنے میں۔

۵۸۴۸- علی بن زرارہ

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۵۸۴۹- علی بن زیاد یمامی

اس نے عکرمہ بن عمار سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ سعد بن عبدالحمید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۵۰- علی بن زید بن جدعان (م،عو)

یہ علی بن زید بن عبداللہ بن زہیر ابوملیکہ بن جدعان' ابوحسن قرشی تیمی بصری ہے' جو تابعین کے علماء میں سے ایک ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ابوعثمان نہدی اور سعید بن مسیّب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ' عبدالوارث اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ جریری کہتے ہیں: بصرہ کے فقہاء تین آدمی ہوئے ہیں اور تینوں نابینا تھے: قتادہ' علی بن زید اور اشعث حدانی۔ منصور بن زاذان بیان کرتے ہیں: جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو ہم نے علی بن زید سے کہا: آپ اُس کی جگہ پر بیٹھ جائیں۔ موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے کہا: وہیب نے یہ بات بیان کی ہے کہ علی بن زید روایات یاد نہیں کرتا تھا۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: وہیب کی یہ حیثیت کہاں ہے کہ وہ علی کے ساتھ بیٹھ سکے' کیونکہ وہ تو خواص کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ شعبہ کہتے ہیں: علی بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی جو بہت زیادہ موقوف احادیث کو مرفوع بیان کرنے والا تھا۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا: علی نے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ہمارے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ حماد بن زید کہتے ہیں: علی بن زید نے ہمیں حدیث بیان کی جو حدیث کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا۔ فلاس بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان' علی بن زید کی حدیث سے احتیاط کیا کرتے تھے۔ یزید بن زریع بیان کرتے ہیں: علی بن زید رافضی تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اتنا قوی نہیں ہے۔ عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ دوسری جگہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ میرے نزدیک ابن عقیل اور عاصم بن عبیداللہ سے زیادہ محبوب تھا۔ احمد عجلی کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا اور قوی نہیں ہے۔ امام بخاری اور امام ابو حاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور یہ میرے نزدیک یزید بن ابوزیاد سے زیادہ محبوب ہے۔ فسوی کہتے ہیں: جب یہ زیادہ عمر کا ہو گیا تو اختلاط کا شکار ہو گیا۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس کے حافظہ کی خرابی کی وجہ سے میں اس سے استدلال نہیں کروں گا۔

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان ملك الروم اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منشفة من سندس فلبسها، فكانى انظر اليها عليه، فقال اصحابه: يا رسول الله، نزلت عليك من السماء ! فقال: وما يعجبكم من هذه، فوالذى نفسى بيده لمنديل من مناديل سعد فى الجنة خير من هذه.

ثم بعث بها الى جعفر فلبسها. فقال: انى لم ابعث اليك بها لتلبسها. قال: فما اصنع بها! قال ابعث بها الى اخيك النجاشى.

''روم کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے ریشم کا بنا ہوا رومال بھیجا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے زیب تن کیا' نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک پر اُس کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ کے صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آسمان سے آپ پر نازل ہوئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ تمہیں اچھی لگی ہے! اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد کو ملنے والے رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں۔ پھر آپ نے یہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھجوائی تو اُنہوں نے اسے پہن لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس نہیں بھجوائی کہ تم اسے پہن لو۔ اُنہوں نے عرض کی: پھر میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ اپنے بھائی نجاشی کو بھجوا دو''۔

امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اس راوی کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا رایتم السود قد اقبلت من خراسان فاتوها ولو حبوا علی الثلج، فان فیها خلیفة المهدی.

''جب تم سیاہ فام لوگوں کو دیکھو کہ وہ خراسان کی طرف سے آ گئے ہیں تو تم اُن کے پاس چلے جاؤ خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر جانا پڑے کیونکہ اُن کے درمیان خلیفہ مہدی ہوگا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرے خیال میں یہ روایت منکر ہے۔ اس روایت کو ثوری اور عبدالعزیز بن مختار نے خالد حذاء کے حوالے سے ابوقلابہ سے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ماتت رقیة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: الحقی بسلفنا الصالح عثمان بن مظعون.

قال: وبکت النساء فجعل عمر یضربهن بسوطه، فقال: دعهن یا عمر، وایاکن ونعیق الشیطان مهما یکن من العین والقلب فمن الله الرحمة. ومهما کان من الید واللسان فمن الشیطان. وقعد علی القبر وفاطمة الی جنبه تبکی، فجعل یمسح عین فاطمة بثوبه.

''نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے پہلے گزر جانے والے نیک ساتھی عثمان بن مظعون سے جا ملو۔ راوی کہتے ہیں: خواتین نے رونا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کوڑے کے ذریعہ اُنہیں ڈانٹنا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اُنہیں کرنے دو! (پھر آپ نے خواتین سے فرمایا:) تم شیطان کی طرح آوازیں نکالنے سے بچنا' کیونکہ آنکھ اور دل کی تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہوتی ہے اور ہاتھ اور زبان کے ذریعہ تکلیف کا اظہار شیطان کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ قبر پر بیٹھ گئے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں تو آپ نے اپنے کپڑے کے ذریعہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں پونچھیں''۔

یہ روایت منکر ہے اور اس میں یہ بات ذکر ہونا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دفن کے وقت پاس موجود تھیں' یہ درست نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لیدخلن اهل الجنة الجنة جردا مردًا بیضا، جعادا مکحلین، ابناء ثلاث وثلاثین، وهم علی خلق

آدم، ستين ذراعا في سبعة اذرع.

''عنقریب اہلِ جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اُن کی داڑھی مونچھ نہیں ہوگی' وہ گورے چٹے ہوں گے' اُن کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور اُن کی عمریں ہوں گی جیسے تینتیس سال کا آدمی ہوتا ہے' اُن کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اور سات ہاتھ چوڑائی ہوگی''۔

ابو معمر بیان کرتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے کہ علی بن زید کے حوالے سے میں نے ایک بڑی تحریر نوٹ کی تھی' لیکن پھر میں نے اُس سے بچتے ہوئے اُسے ترک کر دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 131 ہجری میں ہوا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ شروع سے ہی کمزور ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

انها تمثلت بهذا البيت وابو بكر يقضي: وابيض يستسقى الغمام بوجهه * ربيع اليتامى عصمة للارامل فقال ابو بكر: ذاك والله رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''اُنہوں نے یہ شعر پڑھا' جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کوئی کام کر رہے تھے:

''اور وہ گورے چٹے جن کے چہرے کی برکت کی وجہ سے بارش کے نزول کی دعا کی جاتی ہے' وہ یتیموں کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں اور بیوہ عورتوں کا خیال رکھنے والے ہیں''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ (سن کر) کہا: یہ تو اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' (یعنی یہ شعر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے)۔

۵۸۵۱- علی بن زید بن عیسیٰ

اس نے یعقوب فسوی کے حوالے سے لطیف سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يؤتى يوم القيامة بشيخ ترعد فرائصه وتصطك ركبتاه.

''قیامت کے دن ایک بوڑھے کو لایا جائے گا' جس کے اعضاء کانپ رہے ہوں گے اور اُس کے گھٹنے ہل رہے ہوں گے''۔

اُس کے بعد اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: اس میں خرابی کا الزام اس راوی پر ہے' یا محمد بن حسین بکری پر ہے۔

۵۸۵۲- علی بن ابوسارہ (س)

اس نے مکحول اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس کی جس حدیث کو منکر قرار دیا گیا

ہے اُس میں سے ایک روایت یہ بھی ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من حمل احد قوائم السرير حط الله عنه اربعين كبيرة.

''جو شخص (میت کے) پلنگ کے کسی ایک کنارے کو کندھا دے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کرے گا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

بعث النبي صلى الله عليه وسلم رجلا الى رجل من فراعنة العرب ان ادعه الى الله.فقال: يا رسول الله، انه اعتى من ذلك.قال: فاذهب اليه فادعه.فاتاه، فقال: يدعوك رسول الله صلى الله عليه وسلم (الى الله) .فقال: ايه.وما الله ؟ امن ذهب او من فضة او من نحاس ؟ فرجع الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره.فقال: قد اخبرتك انه اعتى من ذلك.قال: ارجع اليه فادعه.فرجع اليه فاعاد عليه الكلام، فرد كجوابه الاول.

فرجع فقال: ارجع فادعه.فاتاه الثالثة - قال: فبينما هو يراجعه اذ بعث الله سحابة حيال راسه رعدت فوقعت منها صاعقة فذهبت بقحف راسه، فانزل الله تعالى : ويرسل الصواعق فيصيب بها من يشاء ، وهم يجادلون في الله وهو شديد المحال.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عرب کے فرعونوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی طرف بھیجا کہ تم اُسے اللہ کی طرف دعوت دو! تو اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اس سے روگردانی کرے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دعوت دو! وہ اُس کے پاس گیا اور بولا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی ہے' تو اُس نے کہا: ہیں! اللہ کون ہے؟ کیا وہ سونے سے بنا ہوا ہے یا چاندی سے بنا ہوا ہے یا تانبے سے بنا ہوا ہے؟ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا' اُس نے عرض کی: میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ یہ آگے سے بدتمیزی کا مظاہرہ کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوبارہ اُس کے پاس جاؤ اور اُسے دعوت دو۔ وہ دوبارہ اُس کے پاس گیا' اُس شخص نے وہی کلام دوبارہ کیا۔ تو وہ پہلا جواب لے کر واپس آیا' جب وہ واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پھر جاؤ اور اُسے دعوت دو۔ جب وہ تیسری مرتبہ اُس کے پاس آیا تو اسی دوران کہ وہ اُس کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس کے سر کے عین سامنے ایک بادل بھیجا' وہ بادل کڑکا' اُس سے بجلی نکلی اور اُس شخص کے سر کا اگلا حصہ اُڑ گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور وہ بجلی کو بھیجتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے ان کو گرا دیتا ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور وہ زبردست قوت والا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

دخل رجل على النبي صلى الله عليه وسلم ابيض الراس واللحية، فقال: الست مسلما ؟ قال:

بلی. قال: فاختضب.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضاب لگاؤ''۔

۵۸۵۳- علی بن سالم بصری

اس نے علی بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الجالب مرزوق، والمحتكر ملعون.

''تجارت کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے''۔

ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابع نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۵۸۵۴- علی بن سخت

احمد بن محمد حرانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک تاریک سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اُس سند کے راویوں پر ضعیف ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۵۸۵۵- علی بن سراج مصری

یہ حافظ الحدیث ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور متقن ہے' لیکن یہ شراب پیا کرتا تھا۔ اس نے ابوعمیر بن نحاس رملی' یوسف بن بحر اور اُن کے طبقہ کے افراد سے مصر' شام اور عراق میں سماع کیا تھا' پھر اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہاں جمع و تصنیف کے کام میں مصروف ہوا۔ امام ابوبکر اسماعیلی اور ابوعمرو بن حمدان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث یاد کرتا تھا لیکن یہ شراب نوشی بھی کیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 358 ہجری میں ہوا۔

۵۸۵۶- علی بن سعید بن بشیر رازی'

یہ حافظ الحدیث ہے جس نے علم حدیث کی طلب میں بڑا سفر کیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' یہ کچھ روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے جبارہ بن مغلس اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے سماع کیا ہے۔ جبکہ طبرانی' حسن بن رشیق اور دیگر لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ فہم رکھتا تھا اور حفظ کرتا تھا۔ اس کا انتقال 299 ہجری میں ہوا۔

۵۸۵۷- علی بن سعید رملی

اس نے ضمرہ بن ربیعہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ اپنے معاملہ کے اعتبار سے ثبت ہے اور یہ صدوق ہونے کی مانند ہے۔

۵۸۵۸- علی بن سہل نسائی ثم رملی

اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ولید بن مسلم اور ضمرہ سے نقل کی ہے جبکہ اس سے امام ابوداؤد' امام نسائی' ابن جوصا نے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابن ابوحاتم نے اجازت کے ساتھ روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ ایک مخلوق نے بھی نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۵۸۵۹- علی بن سعید بن شہریار رقی

اس نے محمد بن عبداللہ انصاری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ غلطیاں بہت زیادہ کرتا ہے اور انتہائی غلط وہم کا شکار ہوتا ہے۔

اس نے یزید بن ہارون کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تلقوا الدر فی افواہ الکلاب.

''کتوں کے منہ میں موتی نہ ڈالو''۔

یہ روایت یزید اور شعبہ نے کبھی نقل نہیں کی' یہ یحییٰ بن ابوعیز ار کے حوالے سے ابن جحادہ سے منقول ہے۔

۵۸۶۰- علی بن ابوسعید بن یونس مصری

اس نے اپنے والد سے سماع کیا ہے' اس سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ علم نجوم کا ماہر اور جادوگر تھا' اس نے ''الزیج الکبیر'' نامی کتاب تصنیف کی ہے۔ اس کا انتقال 400 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا' اس کا والد حافظ الحدیث تھا۔

۵۸۶۱- علی بن سلمہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۸۶۲- علی بن سلیمان ازدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا قل ھو اللہ احد، وام القرآن، فقد قرا ثلث القرآن.

''جو شخص سورۂ اخلاص اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر لے تو گویا اُس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کر لی''۔

یہ روایت اس سے سلیمان بن احمد واسطی نے نقل کی ہے' درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس کی روایت سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۵۸۶۳- علی بن سلیمان

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک بزرگ ہے جس نے مصر میں روایات بیان کی تھیں' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔

۵۸۶۴- علی بن سلیمان بن ابورقاع

اس نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے جھوٹی روایات بیان کی ہیں' یہ بات حافظ عبدالغنی بن سعید نے بیان کی ہے۔

۵۸۶۵- علی بن سوید

یہ یحییٰ حمانی کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ ایک قول کے مطابق یہ معلیٰ بن ہلال ہے۔ حمانی نے تدلیس کے طور پر اس کا یہ نام بیان کیا ہے۔

۵۸۶۶- علی بن شاذان

اس نے ابوبدر سکونی اور اُس کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابوبکر شافعی اس سے لاحق ہوئے تھے۔

۵۸۶۷- علی بن شبرمہ

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۸۶۸- علی بن شداد حنفی

یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۸۶۹- علی بن صالح بن حی

یہ حسن بن صالح کا بھائی ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو علی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ چیز قدح کے دلالت نہیں کرتی ہے۔

۵۸۷۰- علی بن صالح

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے؟

۵۸۷۱- علی بن صالح

یہ قالینوں کا سوداگر تھا' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اس کے حوالے سے جھوٹی روایت منقول ہے جو اس نے احمد بن سلامہ کی طرف لکھ کر بھیجی تھی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ائمة الخلافة من بعدی ابو بکر وعمر.

''میرے بعد خلافت کے امام ابوبکر اور عمر ہوں گے''۔

اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام علی نامی اس راوی کے سر ہے کیونکہ اس کے علاوہ دیگر تمام راوی ثقہ ہیں۔

۵۸۷۲- علی بن صالح

یہ چادروں کا سوداگر تھا۔ اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن منیع نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۵۸۷۳- علی بن صقر سکری

اس نے عفان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور یہ عبداللہ بن صقر کا بھائی ہے۔

۵۸۷۴- علی بن ابوطالب قرشی بصری

یہ 200 ہجری کے بعد کا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ہیصم بن شداخ اور موسیٰ بن عمیر سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عمار بن رجاء اور محمد بن یحییٰ قطعی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۷۵- علی بن طبراخ

اس نے سعید بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' البتہ دیگر لوگوں نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۵۸۷۶- علی بن ابوطلحہ (م، د، س)

اس نے مجاہد' ابوالوداک اور راشد بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر کا علم مجاہد سے حاصل کیا ہے لیکن پھر مجاہد کا ذکر نہیں کیا بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرسل طور پر اُن روایات کو نقل کر دیا۔

احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ''تاریخ حمص'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس کے باپ کا نام سالم بن مخارق تھا' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے آزاد کیا تھا۔ علی نامی اس راوی کا انتقال 143 ہجری میں ہوا تھا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کچھ منکر روایات منقول ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ تلوار کا قائل تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: معاویہ بن صالح اور سفیان ثوری نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' اس کا شمار اہل حمص میں کیا گیا ہے۔ دحیم بیان کرتے ہیں: علی بن ابوطلحہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر کا کوئی بھی حصہ نہیں سنا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معاویہ بن صالح نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک بڑی قابلِ استفادہ تفسیر روایت کی ہے۔

۵۸۷۷-علی بن ظبیان (ق) عبسی

اس نے اسماعیل بن ابوخالد اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے اور امام ابوداؤد نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

المدبر من الثلث

''مدبر غلام کو (مرحوم کے ترکہ میں سے) ایک تہائی حصہ میں سے آزاد کیا جائے گا''۔

علی بن ظبیان نے مجھ سے کہا: میں اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتا تھا' لیکن میرے ساتھیوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔

ایک جماعت نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

۵۸۷۸-علی بن عابس (ت) ازرق اسدی کوفی

اس نے علاء بن مسیب' لیث ابوسلیم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جوزجانی' امام نسائی اور رازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی غلطیاں فحش ہوگئی تھیں تو یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار پایا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عيله وسلم وابو بكر وعمر يقولون فى اول الصلاة: سبحانك اللهم، وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جدك، ولا اله غيرك وكان ابن مسعود يفعل ذلك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں پڑھتے تھے: ''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لما نزلت: وآت ذا القربى حقه - دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة فاعطاها فدك.

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور تم قرابت داروں کو اُن کا حق دو'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں باغ فدک دے دیا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آ کر ایسی چیز کا

مطالبہ نہ کرتیں جو پہلے ہی اُن کی ملکیت اور اُن کے قبضہ میں تھی' اور اس روایت کی سند میں علی کے علاوہ اور بھی ضعیف راوی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۵۸۷۹- علی بن عاصم (د، ق، ت) بن صہیب' ابوالحسن واسطی

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آل کا غلام ہے' اس کی پیدائش 105 ہجری میں ہوئی تھی۔ اس نے علم حدیث سے بھرپور استفادہ کیا تھا اور ایسی تحریریں لکھیں کہ جن کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی اور جو بکثرت ہیں۔ اس نے سہیل بن ابوصالح، حصین بن عبدالرحمٰن' بیان بن بشر اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد اور عبد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جن میں آخری فرد حارث بن ابواسامہ ہیں۔ قدماء میں سے یزید بن زریع نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ دین دار اور نیک شخص تھا' بھلا اور پرہیز گار تھا اور انتہائی زیادہ احتیاط کیا کرتا تھا' تاہم اس کی غلطیوں کی کثرت اور خطاؤں کی وجہ اسے منکر قرار دیا گیا۔ عباد بن عوام کہتے ہیں: یہ اپنی تحریروں کے حوالے سے روایات نقل کرتا تھا۔ وکیع کہتے ہیں: ہم اسے بھلائی کے حوالے سے ہی جانتے تھے' اس لیے اس کی روآیات میں سے مستند روایات کو حاصل کرلو اور غلط کو چھوڑ دو۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ فضیلت والے لوگوں کو کمتر سمجھتا تھا اور یہ خود خوشحال شخص تھا۔ احمد بن اعین کہتے ہیں: میں نے علی بن عاصم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میرے والد کی طرف ایک لاکھ درہم آئے تو اُنہوں نے فرمایا: تم جاؤ! کیونکہ میرے خیال میں تم ایک لاکھ احادیث نہیں سیکھ سکے ہو۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے اس سے استفادہ کیا ہے' اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی تھی' تاہم یہ متہم نہیں ہے۔ وکیع کہتے ہیں: میں نے لوگوں اور ایک گروہ کو' واسط میں علی بن عاصم کے حلقے میں پایا ہے' تو اُن سے کہا گیا: یہ غلطیاں کرتا ہے' تو اُنہوں نے کہا: اس کی غلطیوں کو چھوڑ دو۔ ذہلی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے علی بن عاصم کے بارے میں بات کی تو وہ بولے: حماد بن سلمہ بھی غلطیاں کرتے تھے' امام احمد نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے کہا کہ بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے لیکن ہم اُن سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

محمد بن منہال نے یزید بن زریع کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری ملاقات علی بن عاصم سے ہوئی تو اُنہوں نے خالد الحذاء کے بارے میں کچھ چیزوں کے بارے میں بتایا' میں خالد کے پاس آیا اور اُن سے ان اُمور کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُن سب روایات کو منکر قرار دیا۔

فلاس بیان کرتے ہیں: علی بن عاصم میں ضعف پایا جاتا ہے لیکن اگر اللہ نے چاہا تو یہ اہلِ صدق میں سے ہوگا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ بعض اوقات علی بن عاصم کی محفل میں تیس ہزار لوگ شریک ہوا کرتے تھے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: ہم اسے جھوٹ کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے اور اس کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے' اس کا انتقال 201 ہجری میں ہوا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تمسکوا علی شیئا، فانی لا احل الا ما احل اللہ فی کتابہ ولا احرم الا ما حرم اللہ فی کتابہ.

''تم میرے حوالے سے کسی بھی چیز کو پکڑ کر نہ رکھو' کیونکہ میں صرف اُسی چیز کو حلال قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور میں صرف اُسی چیز کو حرام قرار دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من يعمل سوء ا يجز به - قال ابو بكر: يا رسول الله، نزلت قاصمة الظهر. فقال: رحمك الله يا ابا بكر، الست تمرض ؟ الست تحزن ؟ الست تصيبك اللاواء ! فذلك تجزون.

''(جب یہ آیت نازل ہوئی:) ''جو شخص بُرائی کرے گا اُسے اس کا بدلہ مل جائے گا'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ تو کمر توڑنے والی آیت نازل ہوئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! اے ابوبکر! کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں پریشانی لاحق نہیں ہوتی ہے؟ تو یہ وہ چیز ہے جو تمہیں بدلہ دے دیا جاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صلاة المغرب وتر صلاة النهار، فاوتروا صلاة الليل.

''مغرب کی نماز' دن کی نماز کے وتر ہیں' تو تم رات کی نماز میں بھی وتر ادا کیا کرو''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے یہ تمام روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اكل ا الطين ''جو شخص مٹی کھاتا ہے''۔

اس روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

فقد اكل من لحم الخنزير . ''تو وہ خنزیر کا گوشت کھاتا ہے''۔

اور اس روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

ولا يبالي الله على ما مات يهوديا او نصرانيا.

''تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ یہودی ہو کر مرتا ہے یا عیسائی ہو کر مرتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من اكل الطين واغتسل به فقد اكل لحم ابيه آدم واغتسل بدمه.

''جو شخص مٹی کھاتا ہے اور اُس کے ذریعہ غسل کرتا ہے تو گویا وہ اپنے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کا گوشت کھاتا ہے اور اُن کے

خون کے ذریعہ غسل کرتا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات اس سند کے حوالے سے جھوٹی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ممکن نہیں ہے کہ علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں احادیث کو بیان کیا ہو کیونکہ مجھے اس بات کا قطعی یقین ہے کہ اُنہوں نے یہ روایات بیان نہیں کی ہوں گی۔ ابن عدی پر حیرانگی ہوتی ہے کہ وہ اتنے بڑے حافظ ہیں لیکن اُن سے یہ بات کیسے مخفی رہ گئی' کیونکہ میرے خیال میں یہ دونوں روایات عبدالقدوس نامی راوی کی ایجاد کردہ ہیں۔ پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا " يس " في كل ليلة ابتغاء وجه الله غفر الله له.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے روزانہ رات کے وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کردے گا''۔

اسی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے:

خلق الله جنة عدن، وغرس اشجارها بيده، فقال لها: تكلمي. قالت: قد افلح المؤمنون.

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اپنے دست قدرت کے ذریعہ اُس کے درخت لگائے تو اُس نے اُس جنت سے کہا: تم کلام کرو! تو اُس نے عرض کی: مؤمن کامیاب ہو گئے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ دونوں روایات بھی جھوٹی ہیں۔ ابن عدی نے یہ غلطی کی ہے کہ ان جھوٹی روایات کو علی کے حالات میں نقل کر دیا ہے جبکہ ان میں جھوٹ کا الزام العلاء نامی راوی کے سر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اراد ابو طلحة ان يطلق ام سليم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ان طلاق ام سليم لحوب، فكف.

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُم سلیم کو طلاق دینا گناہ ہوگا' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس سے باز آ گئے''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت منکر ہے اور نشائی نامی راوی صدوق ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت في النبي صلى الله عليه وسلم دعابة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں شگفتگی تھی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: علی بن عاصم کے حوالے سے تقریباً تیس ایسی روایات منقول ہیں جو خالد الحذاء سے نقل کی ہیں اور اُن روایات کو اس راوی کے حوالے سے اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ ابن سوقہ کے حوالے سے اس نے یہ روایت نقل کی ہے:

من عزی مصابا فله مثل اجره.

''جو مصیبت کے شکار شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' اُسے اُس کی مانند اجر ملتا ہے''۔

ضعیف راویوں نے اس روایت کی متابعت کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم علی پر جو تنقید کی جاسکتی ہے' اس میں سب سے زیادہ بلیغ روایت وہ ہے جو ابن سوقہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' یہ اپنی ذات کے حوالے سے صدوق ہے' اگرچہ یہ ضعیف ہے اور اس کے زمانے میں اسے بہت قدر و منزلت حاصل تھی۔

۵۸۸۰- علی بن عبداللہ (خ د ت س) بن جعفر' ابوالحسن

یہ حافظ الحدیث ہے' ثبت ہے اور جلیل القدر علماء میں سے ایک ہے اور اپنے زمانے کا حافظ الحدیث ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور اُنہوں نے یہ بہت غلط کیا ہے' اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ابن ابوداؤد اور جہمیوں کی طرف مائل تھا اور اس کی نقل کردہ حدیث' اگر اللہ نے چاہا' تو مستقیم ہوگی۔ عبداللہ بن احمد نے مجھ سے کہا ہے: میرے والد پہلے اس سے حدیث روایت کرتے ہیں لیکن پھر وہ اس کا نام لینے سے رُک گئے اور کہا کرتے تھے: ایک شخص نے ہمیں حدیث بیان کی' اس کے بعد اُنہوں نے اس کی حدیث کو بھی ترک کر دیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم اس راوی کی نقل کردہ حدیث ''مسند احمد'' میں موجود ہے۔

ابراہیم حربی نے بھی اسے ترک کر دیا تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ احمد بن ابوداؤد کی طرف میلان رکھتا تھا اور یہ اُس کے ساتھ اچھائی کیا کرتا تھا۔ اسی طرح امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی ہے اور اُس کی وجہ بھی یہی ہے۔ جس طرح امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اس کے شاگرد محمد سے روایت نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن کے الفاظ مخلوق ہیں یا نہیں ہیں؟ اس مسئلے کے بارے میں (اس کی رائے مختلف تھی)۔

عبدالرحمٰن بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: امام ابوزرعہ نے علی سے روایت کو ترک اس لیے کر دیا تھا کہ اُنہیں اس کی طرف سے آزمائش کا شکار ہونا پڑا تھا اور میرے والد اس سے روایت اس لیے نقل کرتے تھے کیونکہ یہ اُس چیز سے لاتعلق تھا۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: ابن مدینی حدیث اور علل حدیث کی معرفت میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے لیکن امام احمد ان کا نام نہیں لیتے تھے اور ان کی احترام کے پیش نظر ان کی کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ابن ناجیہ اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے ابوعاصم کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے عمرو بن دینار کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

پھر سفیان بن عیینہ نے یہ کہا: لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں علی بن مدینی سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! میں نے اُن سے اُس سے زیادہ علم حاصل کیا ہے جتنا تم لوگوں نے مجھ سے حاصل کیا ہے۔ عباس عنبری کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ' ابن مدینی کو وادی کے سانپ کا نام دیتے تھے۔

روح بن عبدالمؤمن کہتے ہیں: میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن مدینی حدیث کے سب سے بڑے عالم تھا۔ عبیداللہ قواریری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لوگ علی بن مدینی سے محبت کی وجہ سے مجھے ملامت کرتے ہیں جبکہ میں نے اُن سے علم حاصل کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے کسی بھی بزرگ کی تحریر کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ میں نے اُس تحریر کے بارے میں سوال کے وقت' دیکھے بغیر اُس سے استدلال کیا۔

ابوعباس سراج کہتے ہیں: میں نے ابویحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن مدینی جب بغداد آئے تو یحییٰ' احمد بن حنبل' معیطی اور دیگر لوگ اُن سے مناظرہ کرنے کے لیے آئے' جب ان کے درمیان کسی معاملہ میں کوئی اختلاف ہوتا تو علی اس بارے میں کلام کیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن مدینی کو قرآن کے مخلوق ہونے یا نہ ہونے کے مسئلہ میں بہت زیادہ خوف تھا اور وہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کرتے تھے' اگرچہ اُنہیں بھلائی کے اظہار کا بھی بہت شوق تھا۔ احمد بن ابوخیثمہ نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: جب علی بن مدینی ہمارے پاس آئے تو اُنہوں نے سنت کو ظاہر کیا اور جب وہ بصرہ گئے تو اُنہوں نے تشیع کو ظاہر کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے بصرہ میں اس کا اظہار اس لیے کیا تھا تاکہ لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کی طرف راغب کریں کیونکہ وہ لوگ عثمانی تھے۔ ابوعبید نے ابوداؤد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن مدینی اختلافِ حدیث کے امام احمد بن حنبل سے بڑے عالم تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: میں نے جتنے بھی لوگوں کو پایا ہے' اُن میں عللِ حدیث اور حدیث کے سب سے بڑے عالم علی بن مدینی تھے۔ اصمعی نے ابن مدینی سے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اسلام کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ ابوبکر م اثرم کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے کہا: ابن مدینی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

فاكهة وابا، فقال: ما الاب ؟ ثم قال: لعمر الله، هذا التكلف، ايها الناس ما بين لكم فاعملوا به، وما لم تعرفوه فكلوه الى ربه.

''فاكهة وابا''۔ پھر اُنہوں نے کہا: ابا سے مراد کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو تکلف ہے' اے لوگو! جو چیز تمہارے سامنے واضح ہو اُس پر عمل کرو اور جس کا تمہیں علم نہ ہو اُسے اللہ کے سپرد کردو''۔

اثرم بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوعبداللہ کے سامنے بیان کی تو اُنہوں نے کہا: اس میں یہ الفاظ ہیں: اُسے تم اپنے خالق کے حوالے کردو۔ پھر اُنہوں نے کہا: یہ روایت جھوٹی ہے' ہم نے یہ روایت ولید کے حوالے سے نقل کی تھی۔ لیکن یہ چیز اس کے عالم کی طرف رجوع کرے گی۔

مروزی نے یہ روایت امام احمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس طرح کی صورتِ حال میں عالم کی طرف رجوع کیا جائے گا (یعنی اُس سے اس کا مطلب دریافت کیا جائے گا)۔

ابن مدینی کے تفصیلی حالات ''تاریخ بغداد'' میں منقول ہیں' شروع میں ان سے کچھ ہفوات کا ظہور ہوا تھا پھر انہوں نے اس سے توبہ کرلی تھی' یہ امام بخاری آپ کے لیے تو یہی کافی ہے' انہوں نے ابن مدینی کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے:

میں نے کبھی کسی کے سامنے خود کو چھوٹا محسوس نہیں کیا' صرف علی بن مدینی کے سامنے خود کو ایسا محسوس کیا ہے۔

اگر میں علی اور اُن کے شاگرد محمد کی حدیث کو ترک کردوں اور اُن کے استاد عبدالرزاق' عثمان بن ابوشیبہ' ابراہیم بن سعد' عفان' ابان عطار' اسرائیل' ازہر سمان' بہز بن اسد' ثابت بنانی' جریر بن عبدالحمید کی روایات کو ترک کردوں' تو پھر تو ہم دروازہ بند کردیں گے اور احادیث کا علم منقطع ہو جائے گا اور آثار ختم ہو جائیں گے اور زندیق لوگ غالب آ جائیں گے اور دجال نکل آئے گا۔ لیکن اے عقیلی! کیا آپ کو عقل نہیں تھی' آپ کس بنیاد پر کلام کرتے پھر رہے تھے؟ ہم نے اس طرز پر تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی پیروی کی ہے' تاکہ ان حضرات پر ہونے والے اعتراضات کو دور کرسکیں اور ان کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اُسے غلط ثابت کرسکیں۔ شاید آپ یہ بات نہیں جانتے کہ ان تمام حضرات میں سے ہر ایک طبقہ کے اعتبار سے آپ سے کہیں زیادہ ثقہ ہے' بلکہ اور بھی بہت سے زیادہ ثقہ راویوں سے زیادہ ثقہ ہے۔ آپ کو اپنی کتاب میں ان کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں کسی محدث کو شک کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ کون ثقہ اور کون ثبت ہے' جس نے کوئی غلطی نہیں کی' یا جو کوئی ایسی روایت نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی؟ بلکہ جب کوئی ثقہ اور حافظ شخص کچھ احادیث کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے اُس کا مرتبہ اور زیادہ بلند ہوتا ہے' اُس کی حیثیت اور زیادہ مکمل ہوتی ہے اور یہ چیز اس پر زیادہ دلالت کرتی ہے کہ اُس نے احادیث کا علم زیادہ توجہ سے حاصل کیا ہے اور اپنے معاصرین کے مقابلہ میں کچھ ایسی چیزوں کو یاد رکھا ہے جس سے اُس کے معاصرین واقف نہیں تھے۔ البتہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُس کی غلطی یا اُس کا وہم واضح ہو جائے جو کسی چیز کے بارے میں ہو۔ جب یہ چیز پتا چل جائے گی تو پھر اُس پہلی چیز کا جائزہ لیں جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جو اکابرین اور اصاغرین ہیں اُن سے منقول ہے۔ اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سنت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ تو کیا اُن کے لیے یہ کہا جائے گا کہ اس حدیث کو نقل کرنے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی؟ یہی حال تابعین کا ہے' اُن میں سے ہر ایک کے پاس ایسی روایات موجود ہیں' جو دوسرے کے پاس نہیں ہیں۔ تو پھر اس سے غرض کیا ہے؟ اور اس اصول کے تحت علمِ حدیث میں کیا قاعدہ مقرر کیا جائے گا؟ اگر کوئی ثقہ اور متقن راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو کیا اُس روایت کو صحیح اور غریب قرار دیا جائے گا؟ اور اگر کوئی صدوق یا اُس سے کم درجہ کا راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو کیا اُسے منکر قرار دیا جائے گا۔ کسی راوی کا بکثرت روایات نقل کرنا' جس میں لفظ یا سند کے حوالے سے اُس کی موافقت نہیں کی گئی' یہ چیز اُسے متروک الحدیث قرار دیتی ہے؟ ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص کہ جس میں کچھ بدعتی نظریات پائے جاتے ہیں' یا جس نے آغاز میں کچھ غلطیاں کی تھیں' یا کچھ گناہ کیے تھے' تو اُس کے بارے میں ایسی مذمت کی جائے کہ جو اُس کی حدیث کو کمزور کردے اور ثقہ کی شرائط میں یہ بات بھی شامل نہیں ہے کہ وہ معصوم عن الخطاء ہو' لیکن یہ ایک فائدہ ہے جو ہم نے بہت سے ثقہ راویوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے' جن میں کچھ نہ کچھ بدعت پائی جاتی تھی۔ جس کے آغاز میں معمولی سا وہم تھا اور یہ سب کچھ اُن کے علم کی وسعت کے باوجود تھا اور یہ بات جانی گئی تھی کہ دوسرا راوی اُن سے زیادہ راجح اور اُن سے زیادہ ثقہ ہے' اُس وقت جب وہ اُن کے مقابلے میں اور اُن کے برخلاف روایات نقل کررہے ہوں' تو اشیاء کا وزن' عدل اور پرہیزگاری کے ساتھ کرنا چاہیے۔

جہاں تک علی بن مدینی کا تعلق ہے' تو حدیثِ نبوی کی علل کی معرفت اُن پر ختم ہے اور رجال پر تنقید کے اندر بھی اُنہیں کمال کی

معرفت حاصل ہے' اُن کا حافظہ انتہائی وسیع ہے اور اس معاملہ میں اُنہیں بڑی مہارت حاصل ہے' بلکہ اس پہلو کے اعتبار سے وہ اپنے زمانے کے یگانہ فرد ہیں۔ اُنہوں نے حماد بن زید کا زمانہ پایا ہے' تصانیف مرتب کی ہیں' وہ یحییٰ بن سعید القطان کے شاگرد ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ابن مدینی نے تقریباً 200 کتابیں تصنیف کی ہیں۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے' جو اُن کے انتقال سے دو ماہ پہلے کا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو وہ کافر ہے۔

ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے کہ علی بن مدینی نے منبر پر یہ بات کہی تھی: جو شخص یہ گمان رکھتا ہو کہ قرآن مخلوق ہے یا اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں جاسکتا یا اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حقیقی طور پر کلام نہیں کیا تھا تو وہ شخص کافر ہوگا۔

عثمان دارمی کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص کافر ہے' یعنی جو اس بات کا قائل ہو کہ قرآن مخلوق ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ شیخ ابویوسف قلوسی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابن مدینی سے کہا: آپ جیسے صاحب علم شخص کو اُنہیں جواب دینا چاہیے تو اُنہوں نے کہا: تمہارے نزدیک تلوار اُٹھانا کتنا آسان ہے؟

محمد بن عبداللہ بن عمار کہتے ہیں: ابن مدینی نے یہ کہا: مجھے قتل ہونے کا اندیشہ ہے' مجھے تو اگر کوڑا بھی مار دیا جائے تو میں مر جاؤں گا۔

امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا انتقال ذوالقعدہ کے مہینہ میں 234 ہجری میں ''سامرا'' میں ہوا' اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کرے۔

۵۸۸۱- علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا میسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی: میرا ایک مردانہ عضو بھی ہے اور ایک زنانہ شرمگاہ بھی ہے۔ اُس کے بعد اس نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کی پسلیاں شمار کروائی تھیں۔

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کو اس شیخ سے نوٹ کیا تھا لیکن پھر میں نے اسے ترک کر دیا کیونکہ یہ روایت موضوع ہے۔ محمد بن خلف' وکیع اور محمد بن مخلد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۸۸۲- علی بن عبداللہ بن ابومطر اسکندرانی

یہ صدوق اور مشہور ہے۔ ابوالعباس نباتی نے اپنی ''تذییل'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے کیونکہ اس کا ذکر ایک ضعیف سند میں ہوا ہے۔ لیکن یہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔

۵۸۸۳- علی بن عبداللہ بردانی

اس نے محمد بن محمود سراج سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الامناء عند الله ثلاثة: انا، وجبرائیل، ومعاویة.

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امین لوگ تین ہیں: میں' جبرائیل اور معاویہ''۔

خطیب کہتے ہیں: اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام بردانی نامی اسی راوی کے سر ہے۔

۵۸۸۴- علی بن عبداللہ (م،عو) بارقی ازدی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

صلاة الليل والنهار مثنى مثنى. ''رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی''۔

یہ روایت یعلیٰ بن عطاء نے اس سے نقل کی ہے۔ امام ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔ مجھے کسی شخص کے بارے میں علم نہیں ہے کہ اُس نے اس کے بارے میں جرح کی ہو اور یہ صدوق ہے۔

۵۸۸۵- علی بن عبداللہ بن جہضم الزاہد' ابوالحسن

یہ حرم مکہ میں صوفیاء کا استاد تھا اور کتاب ''بہجۃ الاسرار'' کا مصنف ہے' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس نے ابوحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ قطان' احمد بن عثمان ادمی' خلدی اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن خیرون کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: ایک قول کے مطابق یہ جھوٹی روایات بیان کرتا تھا۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: محدثین نے اس پر صلوٰۃ الرغائب ایجاد کرنے کا الزام عائد کی ہے۔ اس کا انتقال 418 ہجری میں ہوا۔

۵۸۸۶- علی بن عبدالاعلیٰ (عو) بن عامر ثعلبی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ کم درجہ کا صالح الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد اور امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے حکم بن عتیبہ اور سدی سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن طہمان' حکم بن سلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ادھیڑ عمری میں ہوا تھا۔

۵۸۸۷- علی بن عبدالحمید

یہ کوفہ میں قبیصہ کا پڑوسی تھا' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' البتہ معنوی اعتبار سے یہ صدوق ہے۔

۵۸۸۸- علی بن عبدالعزیز بغوی

یہ حافظ الحدیث ہے' اس نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی' یہ ''ثقہ'' ہے' یہ علم حدیث حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اسے یہ عذر لاحق تھا کہ یہ

غریب تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔

۵۸۸۹- علی بن عبدالعزیز

یہ کاتب' علامہ اور بلیغ شخص ہے' اس کی کنیت ابوالحسن بغدادی ہے۔ یہ ابن حاجب نعمان کے نام سے معروف ہے اور القادر باللہ کا کاتب تھا۔ اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے نجاد سے سماع کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: دینی اعتبار سے یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۵۸۹۰- علی بن عبدالملک بن دہشم طرسوسی

اس نے نیشاپور میں ابوخلیفہ جمحی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ حاکم کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا اور روایات نقل کرنے میں اتنا اچھا نہیں تھا اور یہ علانیہ طور پر ایسا کیا کرتا تھا' اسی لیے اس سے لاتعلقی اختیار کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کنجرودی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی عالی سند کے ساتھ روایات ہم تک بھی پہنچی ہیں۔

۵۸۹۱- علی بن عبیداللہ' ابوالحسن بن زاغونی

یہ حنبلی فقیہ ہے' اس کا سماع صحیح ہے اور اس سے کچھ تصانیف منقول ہیں' جن میں معتزلہ فرقے کے کچھ نظریات کے بارے میں بحثیں کی گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معتزلہ کا طرفدار تھا اور یہ صرف اسی کی خصوصیت ہے' بلکہ جو بھی شخص علم کلام میں غور وفکر کرے گا اور اس میں اشتغال اختیار کرے گا تو اُس کا اجتہاد اُسے اُس مؤقف کی طرف لے جائے گا جو سنت کے برخلاف ہو۔ اسی لیے علماءِ سلف نے علمِ کلام میں غور وفکر کرنے کی مذمت کی ہے' کیونکہ علمِ کلام کا ماخذ دہری فلسفیوں کا علم ہے' تو جو شخص یہ ارادہ کرے گا کہ انبیاءِ کرام کے علم اور فلسفیوں کے علم کو جمع کرے اور اپنی سمجھ بوجھ پر ایسا کرے' تو یہاں یہ ضروری ہوگا کہ وہ یا تو کسی جگہ پر اُن کی مخالفت کرے گا' یا کسی جگہ پر دوسرے فریق کی مخالفت کرے گا۔ لیکن جو شخص اس سے رُک جائے اور رسول جو چیزیں لے کر آئے ہیں اُن کے پیچھے چلتا رہے' جنہیں اُنہوں نے مطلق قرار دیا ہے اُنہیں مطلق رہنے دے اور اس میں اپنے غور وفکر کے گھوڑے نہ دوڑائے' تو اُن انبیاءِ کرام علیہم السلام نے جن چیزوں کو مطلق رکھا ہے' یا جن کو عمیق رکھا' تو اسے ایسے ہی رہنے دے' تو ایسا شخص سلف صالحین کے طریقہ پر گامزن ہوتا ہے اور اپنے دین اور یقین کو سلامت کر لیتا ہے' ہم دینی معاملہ میں سلامتی کا' اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔

۵۸۹۲- علی بن عبدہ تمیمی' ابوالحسن مکتب

اس نے اسماعیل بن علیہ' قطان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا تذکرہ علی بن حسن کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۸۹۳- علی بن عبید (د، ق) انصاری

یہ اسید بن علی کا والد ہے۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنے آقا ابواسید سے نقل کی ہے۔ اس کی شناخت

پتا نہیں چل سکی۔ اس کی نقل کردہ حدیث والدین کے انتقال کے بعد اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بارے میں ہے۔

۵۸۹۴- علی بن عبیدہ ریحانی کاتب

یہ بڑے ادیبوں اور بلیغ لوگوں میں سے ایک ہے' اسے مامون کے ساتھ خاص نسبت حاصل تھی۔ خطیب کہتے ہیں: اس پر زندیق ہونے کا الزام ہے۔ احمد بن ابوطاہر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے حکم اور امثال کے بارے میں روایات منقول ہیں۔

۵۸۹۵- علی بن عثمان لاحقی

یہ ثقہ اور علمِ حدیث کا ماہر ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور جویریہ بن اسماء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوزرعہ اور امام ابو حاتم نے روایات نقل کی ہیں' اُنہوں نے اسے ثقہ بھی قرار دیا ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۵۸۹۶- علی بن عثمان اشج' ابودنیا

ایک قول کے مطابق اس کا مشہور نام حطان اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور ہے۔ یہ کذاب ہے۔ اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۵۸۹۷- علی بن عروہ (ق) دمشقی

محمد بن منکدر اور میمون بن مہران سے اس نے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے العلاء بن برد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' صالح جزرہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

امر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاغنياء باتخاذ الغنم والفقراء باتخاذ الدجاج.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحال لوگوں کو بکریاں رکھنے اور غریبوں کو مرغیاں رکھنے کا حکم دیا ہے''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

من قاد اعمى اربعين خطوة وجبت له الجنة.

''جو شخص نابینا شخص کی چالیس قدم تک راہنمائی کرے گا' اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اول زحمة ترفع من الارض الطاعون، واول نعمة ترفع من الارض العسل.

''زمین سے اُٹھائی جانے والی سب سے پہلی زحمت طاعون ہے اور سب سے پہلی نعمت جو زمین سے اُٹھائی جائے گی وہ شہد ہے''۔

اسی سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

ان من السنة ان يخرج الرجل مع ضيفه الى باب الدار.

''سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک باہر جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سيف (محلى)، قائمته ونعله من فضة، وفيه حلق من فضة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آراستہ کی گئی اُس کا دستے کا نچلے والا حصہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور اُس میں چاندی سے بنا ہوا حلقہ تھا''۔

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العرب بعضها لبعض اكفاء الا حائك او حجام.

''عرب ایک دوسرے کا کفو ہیں' البتہ کپڑا بننے والے کا اور حجام کا معاملہ مختلف ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حضر ختان مسلم فكانما صام يوما في سبيل الله، اليوم بسبعمائة يوم.

''جو شخص مسلمان کے ختنے کی دعوت میں شریک ہو' تو گویا اُس نے ایک دن تک اللہ کی راہ میں روزہ رکھا' ایک ایسا دن جو سات سو دنوں کے برابر ہوگا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۵۸۹۸- علی بن عقیل' ابومحمد ابووفاء ظفری حنبلی

یہ جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہے' علم اور نقل کے اعتبار سے سمجھداری اور فہم کے اعتبار سے اپنے زمانے کا یکتا شخص تھا۔ مختلف علوم میں اس کے حوالے سے کتابیں منقول ہیں جو چار سو جلدوں سے زیادہ میں ہیں۔ تاہم یہ سلف کا مخالف تھا اور متعدد بدعتی معاملات میں معتزلہ کا موید تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں' کیونکہ علمِ کلام میں زیادہ مہارت بعض اوقات اُس کے ماہر کو نقصان پہنچاتی ہے اور آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جو غیر ضروری چیز ہو' آدمی اُسے ترک کر دے۔ اس کا انتقال 513 ہجری میں ہوا۔

۵۸۹۹- علی بن علقمہ (ت) انماری

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر

کی گنجائش ہے۔ پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لما نزلت: فقدموا بين يدى نجواكم صدقة - قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ماتقول، دينار! قلت: لا يطيقونه.قال: فكم ؟ قلت: شعيرة.قال: انك لزهيد.قال: فنزلت : ااشفقتم ... الآية.قال: فبى خفف عن هذه الامة.

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تو تم اپنی سرگوشی سے پہلے کوئی صدقہ پیش کرو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو! ایک دینار ہو جائے! میں نے عرض کی: لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کیا ہونا چاہیے! میں نے عرض کی: کچھ جو ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو بہت تھوڑے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''کیا تم لوگ ڈر گئے''۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری وجہ سے اس اُمت کو تخفیف نصیب ہوئی''۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث بھی منقول ہے:

قال: يا رسول الله انزى الحمار على الفرس ؟

''(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم گدھے کی گھوڑی کے ساتھ جفتی کروا لیا کریں؟''۔

ابن مدینی کہتے ہیں: سالم کے علاوہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۵۹۰۰- علی بن علی بن برکہ بن عبیدہ کرخی

یہ امام ابو محمد حسن کا بھائی ہے' اس نے احمد بن اشقر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا طریقہ اتنا قابلِ مذمت ہے کہ وہ عدالت کو ختم کر دیتا ہے۔

۵۹۰۱ - علی بن علی (عو) بن نجاد بن رفاعہ رفاعی' ابو اسماعیل بصری

اس نے حسن اور ابومتوکل سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عفان اور علی بن الجعد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قرآن بڑی خوبصورت آواز میں پڑھتا ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن مدینی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے کیونکہ یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ عقیلی نے بھی اس کا تذکرہ اسی لیے کیا ہے کیونکہ یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۵۹۰۲- علی بن ابوعلی قرشی

یہ بقیہ کا استاد ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا

یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة لم ينظر الا الى موضع سجوده.

''نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو صرف سجدے کے مقام کی طرف دیکھتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذوات الفروج ان يركبن السروج.

''نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو اس بات منع کیا ہے کہ وہ زین پر سوار ہوں''۔

۵۹۰۳- علی بن ابوعلی لہبی مدنی

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' اس سے منکر روایات منقول ہیں' یہ بات امام احمد نے بیان کی ہے۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان لله ديكا عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه في التخوم، فاذا كان هنية من الليل صاح: سبوح قدوس، فصاحت الديكة.

''اللہ تعالیٰ کا ایک مرغا ہے جس کی گردن عرش کے نیچے لپٹی ہوئی ہے اور اُس کے دونوں پاؤں زمین کے دونوں افقوں میں ہیں' تو جب رات کا آخری پہر آتا ہے تو وہ بلند آواز میں چیختا ہے: ''سبوح قدوس'' اسی لیے (دنیا کے) مرغے بھی چیخ مارتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من لم يسرع به عمله لم يسرع به حسبه.

''جس کا عمل اُسے تیز نہ کر سکے اُس کا حسب اُسے تیز نہیں کرے گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اتقوا محاش النساء.

''خواتین کی پچھلی شرمگاہ سے بچو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اكثر هلاك امتي من العين. او قال: من النفس.

''میری اُمت میں زیادہ تر لوگ نظر لگنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں:) سانس کی تکلیف کی وجہ سے ہلاک ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے ابولہب کی صاحبزادی ''درہ'' کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لا یودی مسلم بکافر.

''مسلمان' کافر کے عوض میں دیت ادا نہیں کرے گا''۔

۵۹۰۴- علی بن عمر' ابوالحسن حربی سکری

یہ احمد بن حسن صوفی کا شاگرد ہے اور بغداد میں رہنے والا یہ سب سے بڑا مستند شخص ہے' یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے۔ اسے حمیری' صیرفی اور کیال بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ آخری فرد ہے' جس نے صوفی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ عباد سیرینی' ابن زاطیا اور حسن بن طیب سے بھی اس نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے ازہری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ صدوق ہے۔ اس کا سماع اپنے بھائی کی تحریروں سے ہے' اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہے' لیکن بعض اوقات اس کے سامنے ایسی چیزیں پڑھ دی گئیں' جو اس کے سماع میں شامل نہیں تھیں۔ برقانی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ ازدی نے مجھے یہ کہا ہے: اس کا سماع صحیح ہے۔ اس کا انتقال شوال کے مہینہ میں 386 ہجری میں ہوا۔

۵۹۰۵- علی بن عمر دمشقی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۵۹۰۶- علی بن عمرو ثقفی

جب نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت سو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

لنغیظن الشیطان کما غاظنا، فقرا یومئذ فی الصلاۃ بالمائدۃ.

''ہم ضرور شیطان کو غصہ کا شکار کریں گے' جس طرح اُس نے ہمیں غصہ دلایا تھا' جس دن نبی اکرم ﷺ نے نماز میں سورۂ مائدہ کی تلاوت کی''۔

تو یہ وہ شخص ہے جس نے ایسی مرسل روایت نقل کی ہے جس کی شناخت ہی پتا نہیں چل سکی۔ جریر بن عبدالحمید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے اس روایت کو ''المراسیل'' میں نقل کیا ہے۔

۵۹۰۷- علی بن عیسیٰ بن یزید

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے اور اس کے حوالے سے اُنہوں نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔

۵۹۰۸- علی بن عیسیٰ غسانی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے' اور اس سے وہ روایت نقل کرنے والا شخص نصیر بن ابوعتبہ بالسی ہے اور وہ مجہول ہے۔

۵۹۰۹- علی بن عیسیٰ اصمعی

اس نے سعید بن ابوعروبہ' حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من بنی للّٰہ مسجدا.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناتا ہے''۔

اس سے بشر بن محمد عیسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صرف اسی کے حوالے سے معروف ہے۔

۵۹۱۰- علی بن عیسیٰ رمانی

یہ عربی زبان وادب کا ماہر ہے' اس نے ابن درید سے ملاقات کی تھی' یہ معتزلی بھی ہے اور رافضی بھی ہے' 370 ہجری سے لے کر ہمارے زمانے تک رفض' اعتزال ایک دوسرے کے بھائی' بھائی ہیں۔

۵۹۱۱- علی بن غالب فہری' بصری

اس نے واہب بن عبداللہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ایوب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا تھا اور منکر روایات نقل کرتا تھا تو اس کی روایت سے استدلال باطل ہو گیا۔ امام احمد نے اس کے بارے میں توقف سے کام لیا ہے۔

۵۹۱۲- علی بن غراب (س، ق)' ابویحییٰ فزاری کوفی

اس نے ہشام بن عروہ اور عبیداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ صدوق ہے۔ جہاں تک امام ابوداؤد کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں اور یہ غالی شیعہ تھا۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: مجھے اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے' میں نے اس سے ایک محفل میں سماع کیا تھا یہ تدلیس کر رہا تھے' ویسے اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ صدوق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ مسکین آدمی ہے لیکن صدوق ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کے بارے میں اس کے مسلک کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے' جہاں تک اس کی روایات کا تعلق ہے تو محدثین نے اسے صدق سے موصوف کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللّٰہ، ارسل ناقتی واتوکل او اعقلها واتوکل؟ قال: بل اعقلها وتوکل.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنی اونٹنی کو کھول کر توکل کروں یا باندھ کر توکل کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے تم اُسے باندھو اور پھر توکل کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ابو الیقظان علی الفطرة - قالها ثلاثا.

''ابوالیقظان فطرت پر ہے'' یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے مراد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی:

یا رسول الله، ما الذی لا یحل منعه ؟ قال: الماء والملح والنار، من اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیب الملح.

''یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' نمک اور آگ' جو شخص نمک دیتا ہے تو وہ گویا اُس تمام چیز کو صدقہ کرتا ہے جس کو نمک کے ذریعہ عمدہ کیا جاتا ہے (یعنی سالن)''۔

اس نے حدیث ذکر کی ہے اور اسے زہیر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

۵۹۱۳- علی بن غوث سیسنی

اس پر ایک جھوٹا واقعہ نقل کرنے کا الزام ہے جو اس نے ابوالحسن بن نوفل سے نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں:

حملت النبی صلی الله علیه وسلم علی کتفی بمکة فی سنبل حار.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ مکہ میں شدید گرمی میں اپنے کندھے پر اُٹھایا تھا''۔

محمد بن ابوقتاع نے حلہ میں 600 ہجری میں یہ روایت نقل کی ہے' اُنہوں نے یہ روایت ہمارے شیخ ابوحمویہ سے سنی تھی' اور اُنہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ سے بھی نقل کی ہے' حالانکہ یہ روایت جھوٹ اور بہتان ہے۔

۵۹۱۴- علی بن ابوفاطمہ

یہ علی بن حزور ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۹۱۵- علی بن قادم (د،ت)' ابوالحسن خزاعی کوفی

اس نے سعید بن ابوعروبہ اور فطر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن فرات' یعقوب فسوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس میں شدید تشیع پایا جاتا ہے' اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کی اُن احادیث پر اعتراض ہے جنہیں یہ ثوری کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استسقى قال: اللهم اسق عبادك وبهائمك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کے لیے دعا مانگتے تھے تو آپ یہ کہتے تھے: اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو سیراب کر دے''۔

اس روایت کو امام ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

۵۹۱۶- علی بن قاسم کندی

اس نے معروف بن خربوذ سے روایات نقل کی ہے۔

۵۹۱۷- علی بن قتیبہ رفاعی

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے جھوٹی روایات منقول ہیں جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

بروا آباء كم يبركم ابناؤكم، وعفوا تعف نساؤكم.

''تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو' تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی' تم لوگ پاک دامنی اختیار کرو' تمہاری عورتیں بھی پاک دامنی اختیار کریں گی''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

لا تكرهوا مرضاكم على الدواء.

''اپنے بیماروں کو دوائی کے لیے مجبور نہ کرو''۔

۵۹۱۸- علی بن قدامہ وکیل

اس نے عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اس میں موجود کمزوری کی طرف یہ کہتے ہوئے اشارہ کیا ہے: برے حال والا شخص جھوٹوں میں سے نہیں ہوتا۔ امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۵۹۱۹- علی بن قرین بن بیہس

اس نے عبدالوارث' منکدر بن محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' یہ کذاب اور خبیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ موسیٰ بن ہارون اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' یہ ابوالحسن ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا تھا' اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مات وفی قلبه بغض لعلی رضی الله عنه فلیمت یهودیا او نصرانیا.

''جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اُس کے دل میں علی کے بارے میں بغض ہو' تو وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔

۵۹۲۰- علی بن ماجدہ

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ اس راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

وهبت لخالتی غلاما ونهيت ان تجعله حجاما.

''میں نے اپنے ماموں کو ایک غلام ہبہ کیا ہے' اور میں نے اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ اس سے پچھنے لگوانے کا کام کروائیں''۔

یہ روایت محمد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس میں راوی کا نام ابو ماجدہ ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۱- علی بن مالک عبدی

اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ معافی اور وکیع نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۲۲- علی بن مبارک

اس نے ابراہیم بن سعید جوہری سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ اسے ربیعی بھی کہا جاتا ہے۔

۵۹۲۳- علی بن مبارک (خ، ع) ہنائی بصری

یہ ثبت ہے' اس نے یحییٰ بن ابو کثیر اور ایوب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قطان' مسلم اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے یہ غلطی کی ہے کہ اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے اور پھر اس کے بارے میں سفیان بن حبیب کا قول بھی نقل کر دیا ہے کہ اس کی عقل ٹھیک نہیں تھی۔ عثمان نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عمار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو سنا' اُنہوں نے علی بن مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا: اس سے دو کتابیں منقول ہیں جن میں سے ایک کا اس نے سماع نہیں کیا ہے' تو ہم نے اس سے وہ روایات نقل کی ہیں جن کا اس نے سماع کیا ہے' جہاں تک اہلِ کوفہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس سے وہ کتاب نقل کی ہے جس کا اس نے سماع نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ کے بارے میں یہ ثبت اور مقدم ہے۔

۵۹۲۴- علی بن مثنی کوفی

اس نے ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۲۵- علی بن مجاہد (ت) کابلی

اس نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن ضریس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے' اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۵۹۲۶- علی بن محسن' ابوالقاسم تنوخی

اس کا سماع درست ہے اور اس سے روایت نقل کرنے والا آخری شخص ابوالقاسم بن حصین ہے۔ ابن خیرون کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کی رائے رفض اور اعتزال کی تھی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا محل سچائی اور پردہ پوشی ہے۔

۵۹۲۷- علی بن محمد' ابوالحسن مدائنی

یہ روایات کا عالم اور صاحبِ تصانیف ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ علی بن محمد بن عبداللہ بن ابوسیف مدائنی ہے جو عبدالرحمٰن بن سمرہ کا غلام ہے۔ حدیث میں یہ قوی نہیں ہے' البتہ تاریخی روایات کا عالم ہے' اس کے حوالے سے مسند روایات بہت کم منقول ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يحملني والحسن بن علي، ويقول: اللهم اني احبهما فاحبهما.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو گود میں اُٹھایا اور یہ دعا کی: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تُو بھی ان دونوں سے محبت کر''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے زبیر بن بکار' احمد بن زہیر اور حارث بن ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن ابوخیثمہ کہتے ہیں: میرے والد اور یحییٰ بن معین اور مصعب زبیری' مصعب کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص اپنے گدھے پر سوار گزرا' اُس کا لباس اور طور طریقہ عمدہ تھا' اُس نے سلام کیا اور بطورِ خاص یحییٰ کو سلام کیا' اُس نے اُن سے کہا: اے ابوالحسن! کہاں جارہے ہیں؟ تو اُس نے کہا: ایک معزز آدمی کے گھر' جس نے میری آستین کو درہموں اور دیناروں سے بھر دیا ہے' یعنی اسحاق موصلی۔ جب وہ چلا گیا تو یحییٰ نے کہا: یہ ''ثقہ'' ہے' ثقہ ہے' ثقہ ہے۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ مدائنی ہے۔

مدائنی کا انتقال 93 برس کی عمر میں 224 یا 225 ہجری میں ہوا۔

۵۹۲۸- علی بن محمد بن ابوفہم تنوخی ابوالقاسم

یہ جامع کا قاضی ہے اور علم اور ادب کے ماہرین میں سے ایک ہے۔ اس نے احمد بن خلید حلبی سے روایات نقل کی ہیں' تاہم یہ

اعتزال کا نظریہ رکھتا تھا اور باقاعدگی سے شراب پیا کرتا تھا اور پرہیزگار نہیں تھا۔ اس کا انتقال 342 ہجری میں ہوا۔ اس کے پوتے کے حالات اس سے زیادہ مثالی ہیں۔

۵۹۲۹- علی بن محمد بن ابوسارہ

اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی گئی ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام علی بن ابوسارہ ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۵۹۳۰- علی بن محمد صائغ

اس نے ایک شخص کے حوالے سے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر خطیب بغدادی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۳۱- علی بن محمد بن عیسیٰ خیاط

اس نے محمد بن ہشام سدوسی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ماکولا نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ ابن یونس نے اس پر تہمت عائد کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ ابن عسراء مرادی کے نام سے معروف ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا تھا لیکن اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔

۵۹۳۲- علی بن محمد بن حفص

یہ ایک شیخ ہے' جو منکر ہے۔ یہ جویباری کے نام سے معروف ہے' اس نے محمد بن قراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ محمد بن حسن سراج نیشاپوری نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' لیکن محمد بن ابونوح نامی راوی خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۵۹۳۳- علی بن محمد بن سعید موصلی

یہ حافظ ابونعیم کا استاد ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن فرات کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہوا اور قابلِ تعریف نہیں ہے۔ اس کا انتقال 359 ہجری میں ہوا۔

۵۹۳۴- علی بن محمد معلیٰ شونیزی

اس نے ابومسلم کجی اور یوسف قاضی سے سماع کیا تھا۔ اس کا انتقال 364 ہجری میں ہوا۔ ابوالحسن بن فرات کہتے ہیں: اس نے بہت سی تحریریں لکھی ہیں' لیکن اس میں کچھ تساہل اور بُرے اخلاق پائے جاتے ہیں اور اس کا مسلک تشیع کا ہے۔

۵۹۳۵- علی بن محمد بن احمد بن لؤلؤ وراق

ازہری اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ برقانی کہتے ہیں: اس سے روایت نوٹ کی جائے گی' تاہم تحریر کے حوالے سے یہ رڈی ہے۔

۵۹۳۶- علی بن محمد بن مروان تمار

حسن بن علی زہری کہتے ہیں: یہ روایات کو ایک دوسرے میں شامل کر دیتا ہے۔ میں اس سے روایت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتا۔

۵۹۳۷- علی بن محمد بن احمد بن کیسان

اس نے قاضی ابو یوسف سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو صرف دو اجزاء میں آ سکتی ہیں۔ برقانی' تنوخی اور جوہری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی کہتے ہیں: یہ حدیث میں اچھا نہیں تھا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ کچھ حدیث میرے سامنے پڑھ کر سنائے۔ تو اس نے تحریر کو دیکھ کر پڑھنا شروع کر دیا لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ میں نے اسے کہا: سبحان اللہ! قاضی ابو یوسف نے تمہیں حدیث بیان کی ہے' تو اُس نے کہا: سبحان اللہ! قاضی ابو یوسف نے تمہیں حدیث بیان کی۔ تاہم اس کا اپنے بھائی سے سماع صحیح تھا۔

جوہری بیان کہتے ہیں: اُنہوں نے اس سے 293 ہجری میں سماع کیا تھا۔

۵۹۳۸- علی بن محمد زہری

اس نے قاضی ابو یعلیٰ موصلی سے روایات نقل کی ہیں' ابو بکر خطیب اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس نے ابو یعلیٰ کی طرف ایک جھوٹی حدیث منسوب کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

غسل الاناء وطهارة الفناء يورثان الغنى.

''برتن کو دھونا اور صحن کو صاف رکھنا' خوشحالی پیدا کرتے ہیں''۔

یہ روایت عتیقی نے اس سے نقل کی ہے' اس نے امام ابو یعلیٰ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

۵۹۳۹- علی بن محمد' ابو احمد حبیبی مروزی

اس نے سعید بن مسعود مروزی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو عبد اللہ حاکم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 110 ہجری میں ہوا۔

۵۹۴۰- علی بن محمد بن صافی ربعی دمشقی

اس نے عبد الوہاب کلابی سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ اپنے سماع میں جھوٹا ہے۔

۵۹۴۱- علی بن محمد' ابو القاسم شریف زیدی حرانی

یہ قراء کا استاد ہے اور نقاش کا شاگرد ہے۔ ابو عمرو دانی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عبد العزیز کتانی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ میں نے اس کا تذکرہ ''طبقات القراء'' میں کیا ہے۔

۵۹۴۲- علی بن محمد

یہ سب سے بڑا قاضی ہے' اس کی کنیت اور اسم منسوب ''ابو الحسن ماوردی'' ہے' یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے لیکن معتزلی

تھا۔

۵۹۴۳- علی بن محمد سری وراق

اس نے باغندی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' ہم اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلبگار ہیں۔ قاضی کہتے ہیں: محمد بن عمر وراق کذاب تھا۔

۵۹۴۴- علی بن محمد بن حسن بن یزداذ ابوتمام عبدی

یہ قاضی تھا' واسط کا رہنے والا تھا اور بدعتی تھا' یہ 372 ہجری میں پیدا ہوا' اس نے ابن مظفر اور ابوالفضل زہری سے سماع کیا' یہ واسط کا قاضی بھی بنا تھا۔ خطیب کہتے ہیں: ہم نے اس سے احادیث بھی نوٹ کی تھی' یہ اعتزال کی طرف مائل تھا۔ خمیس حوزی کہتے ہیں: یہ رافضی تھا اور اس کا اظہار کرتا تھا' یہ خلق قرآن کا قائل تھا اور اس کی طرف دعوت دیتا تھا۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ ابوتمام بن ابوخازم ہے' اس نے واسط سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد آ گیا' پھر یہ دوبارہ واسط چلا گیا' یہ حدیث میں ثقہ ہے۔ یہ ابن حیویہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کرنے والا آخری فرد ہے۔ خمیس نے یہ بھی کہا ہے: اس کا سماع صحیح تھا' لوگوں نے اس کی طرف سفر کیا تھا' یہاں تک کہ 459 ہجری میں شوال المکرّم کے مہینہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔

۵۹۴۵- علی بن محمد بن بکران

یہ ہناد نسفی کا استاد ہے۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' میرے خیال میں وہ روایت باطل ہے۔

۵۹۴۶- علی بن مزداد جرجانی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۵۹۴۷- علی بن مسعدہ (س،ت،ق) باہلی' بصری

اس نے قتادہ سے جبکہ اس سے زید بن حباب اور امام مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الاسلام علانية، والايمان في القلب، والتقوى هاهنا - واشار الى صدره.

''اسلام سے مراد (اسلام قبول کرنے کا) اعلان کرنا ہے' ایمان سے مراد وہ چیز ہے جو دل میں ہوتی ہے اور تقویٰ یہاں ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خير الخطائين التوابون.

''گناہ گاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو توبہ بھی کرتے ہوں''۔

۵۹۴۸- علی بن مشرف انماطی

اس سے سلفی نے سماع کیا ہے' اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے' یہ مصر کا رہنے والا تھا۔

۵۹۴۹- علی بن مصعب

یہ خارجہ بن مصعب سرخسی کا بھائی ہے' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۵۰- علی بن مظفر بن علی بن مظفر' ابوالحسن اصبہانی ثم بغدادی

اس نے ابوبکر شافعی سے جبکہ اس سے خطیب بغدادی نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ اپنے بعض سماع میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

۵۹۵۱- علی بن معبد (س) بن نوح بغدادی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے روح' ابوبدر اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی' طحاوی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' سنت کا عالم ہے' اس کا والد طرابلس' جو مراکش کا علاقہ ہے' اس کا گورنر تھا۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابوبکر جعابی کہتے ہیں: اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 259 ہجری میں ہوا۔

۵۹۵۲- علی بن معبد (ت،س) بن شداد رقی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی' یہ بڑی عمر کا ثقہ شخص ہے۔ اس نے ابواحوص' اسماعیل بن عیاش' امام مالک اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن معبد بن نوح نے روایات نقل کی ہیں جس کا ذکر ہو چکا ہے' اس کے علاوہ اسحاق کوسج اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 218 ہجری میں ہوا۔

۵۹۵۳- علی بن معمر قرشی

اس نے خلید بن دعلج کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

من اكل القثاء بلحم وقى الجذام.

''جو شخص گوشت کے ساتھ ککڑی کھائے گا' وہ جذام سے محفوظ رہے گا''۔

۵۹۵۴- علی بن معاذ رعینی

اس نے سعید بن فحلون سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی ملاقات کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے (یعنی کیا اس نے اپنے استاد سے ملاقات کی ہے یا نہیں کی ہے؟)۔

۵۹۵۵- علی بن منذر (ت،س،ق) طریقی

اس نے ابن فضیل، ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، ابن صاعد اور عبدالرحمن بن ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثقہ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ محض شیعہ ہے لیکن ثقہ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 256 ہجری میں ہوا تھا۔

۵۹۵۶- علی بن مہاجر

اس نے ہیصم بن شداخ سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل روایت موضوع ہے۔

۵۹۵۷- علی بن مہران رازی طبری

ابواسحاق جوزجانی کہتے ہیں: یہ مسلکاً بُرا تھا اور ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی، اس نے مسلمہ بن فضل سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۵۸- علی بن موسیٰ (ق) بن جعفر بن محمد ہاشمی علوی (یعنی امام علی رضا)

انہوں نے اپنے والد (امام موسیٰ کاظم) کے حوالے سے اپنے دادا (امام جعفر صادق) سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن طاہر کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات کی سند کے لیے ثبوت درکار ہے (کہ انہوں نے اپنے والد سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں) کیونکہ ان صاحب کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی گئی ہیں، لوگوں نے مختلف نسخے ایجاد کر کے ان کی طرف منسوب کیے ہیں، تو پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دادا امام جعفر صادق کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔ ابوصلت ہروی جو خود ایک تہمت یافتہ شخص ہے، اُس نے ان کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے۔ علی بن مہدی قاضی نے ان سے ایک نسخہ نقل کیا ہے، ابواحمد عامر بن سلیمان طائی نے ان سے ایک بڑا نسخہ نقل کیا ہے، داؤد بن سلیمان قزوینی نے ان سے ایک نسخہ نقل کیا ہے۔ ان کا انتقال 230 ہجری میں ہوا تھا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام ابن حبان نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ خبر دی ہے: ''امام علی بن موسیٰ رضا کہتے ہیں'' اُنہوں نے اُن کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں، یہ وہم کا شکار بھی ہوتے ہیں اور غلطی بھی کر جاتے ہیں۔

۵۹۵۹- علی بن موسیٰ سمسار

یہ اپنے وقت میں دمشق کی مسند تھے۔ انہوں نے شیخ ابوزید مروزی سے صحیح بخاری روایت کی ہے اور انہیں بلند سند والے سماع کا شرف حاصل ہے۔ ابوولید باجی کہتے ہیں: ان کے اصول میں سقم تھا اور ان میں ایسا تشیع موجود تھا جو رفض کی طرف لے کر جاتا ہے۔

۵۹۶۰- علی بن میسر

اس نے عمر بن عمیر کے حوالے سے ابن فیروز سے روایات نقل کی ہیں، جن کی سند تاریک ہے اور متن جھوٹا ہے۔

۵۹۶۱- علی بن میمون مدنی

اس نے قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۶۲- علی بن نافع۔

اس نے بہز بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی نے اس کا نام یہی بیان کیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اس کا نام علی بن ربیع بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن درست کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔ انہوں نے بہز بن حکیم سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

ان السقط ليظل محبنطئا بباب الجنة.

''مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازہ پر رُک جائے گا''۔

اور اس نے ایک سند کے ساتھ ایسی خاتون کی تعریف نقل کی ہے' جو بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

۵۹۶۳- علی بن نزار (د،ق) بن حیان

اس نے عکرمہ اور اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن فضیل اور محمد بن بشر نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے اور اس حدیث کے حوالے سے مشہور ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب: المرجئة والقدرية.

''میری اُمت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے: مرجہ اور قدریہ''۔

یہ روایت ابن فضیل نے اپنے والد کے حوالے سے اور علی نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت محمد بن محمد بن عقبہ شیبانی نے علی بن منذر کے حوالے سے ابن فضیل سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) تاہم ابن منذر میں' اس کی سند کے بارے میں بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' علی بن حرب نے اس روایت کو ابن فضیل کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن حبیب سے نقل کیا ہے۔ جبکہ علی بن نزار نے اسے عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اسی وجہ سے محدثین نے علی اور اُس کے والد دونوں کو منکر قرار دیا ہے۔

۵۹۶۴- علی بن نصر بصری

اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے' اس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کی ہے اور مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله خلق عليين وخلق طينة محبينا منها ... الحديث.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے علیین کو پیدا کیا ہے اور ہم سے محبت کرنے والوں کی طینت کو اُس سے پیدا کیا ہے''

ابن رداء نامی راوی ثقہ ہے۔

۵۹۶۵- علی بن نفیل (د،ق)

یہ ابوجعفر نفیلی کا دادا ہے۔ اس نے سعید بن مسیب کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المهدی من ولد فاطمة.

''مہدی' فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا''۔

یہ روایت ابوملیح رقی نے زیاد بن بیان کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ شخص صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 125 ہجری میں ہوا۔

۵۹۶۶- علی بن ہاشم (م،عو) بن برید' ابوالحسن کوفی خزاز

یہ قریش کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد' ابوشیبہ کے دونوں بیٹوں اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ثبت ہے اور اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ اور اس کا والد اپنے مسلک میں غالی تھے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ تشیع میں غالی تھا' اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے غلو کی وجہ سے امام بخاری نے اس سے حدیث نقل نہیں کی' کیونکہ وہ رافضیوں سے بہت زیادہ اجتناب کرتے تھے' اُنہیں ان کے مسلک میں تقیہ سے بہت اندیشہ ہوتا تھا' ہم نے اُنہیں نہیں دیکھا کہ اُنہوں نے قدریوں یا خارجیوں یا جہمیوں سے اجتناب کیا ہو' لیکن ان کی بدعت کے باوجود یہ لوگ سچ کو اختیار کرتے تھے۔ علی بن ہاشم بیان کرتے ہیں: امام احمد نے کہا ہے: میں نے اس سے ایک محفل میں سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال بہت پہلے 181 ہجری میں ہو گیا تھا' شاید یہ وفات کے اعتبار سے امام احمد کا سب سے مقدم شیخ ہے۔

جعفر بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے ابن نمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: علی بن ہاشم نامی راوی تشیع میں افراط کا شکار تھا اور منکر الحدیث تھا۔

ابن حبان کہتے ہیں: مکحول نے ہمیں حدیث بیان کی ہے: میں نے جعفر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۹۶۷- علی بن ابوہاشم طبراخ

یہ امام بخاری کا استاد ہے' محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' کیونکہ اس نے قرآن کے بارے میں توقف سے کام لیا تھا'

اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۵۹۶۸- علی بن ہاشم کرمانی

اس نے نصر بن حماد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۵۹۶۹- علی بن واقد مروزی

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم کی کتاب میں اس کے حالات منقول ہیں۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۹۷۰- علی بن یحییٰ بزاز

اس سے احمد بن عبداللہ نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مرض يوم كفارة ذنوب ثلاثين سنة

''ایک دن کی بیماری' تیس سال کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے''۔

لیکن احمد نامی یہ راوی ذراع ہے اور جھوٹے راویوں میں سے ایک ہے۔

۵۹۷۱- علی بن یزید (د،ق) بن رکانہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے طلاقِ بتہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جریر بن ابوحازم نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے دادا سے نقل کی ہے:

انه طلق امراته البتة، فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: ما اردت بها ؟ قال: واحدة. قال: الله.قال: الله.قال: هو على ما اردت.

''انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاقِ بتہ دے دی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعہ کیا مراد لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ایک! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ اس کے مطابق ہوگی جو تم نے ارادہ کیا ہے''۔

جریر نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۵۹۷۲- علی بن یزید (ت،ق) الہانی شامی

اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن اور مکحول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ ذماری' عثمان بن ابوعاتکہ' عبیداللہ بن زحر اور ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے.

اذا دخل احدکم الغائط فلیقل: اللّٰھم انی اعوذ بك من الرجس النجس، الخبیث المخبث، الشیطان الرجیم.

''جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے داخل ہو تو اُسے یہ پڑھنا چاہیے: ''اے اللہ! میں نجس اور ناپاک' خبیث اور خبیث کرنے والے مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: امش میلا عد مریضا، امش میلین اصلح بین اثنین، امش ثلاثا زر اخا فی اللّٰہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک میل چلو' ایک مریض کی عیادت کرو' دو میل چلو' دو آدمیوں کے درمیان صلح کرواؤ' تین میل چلو اور اللہ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملنے جاؤ''۔

علی نامی یہ راوی اپنی ذات کے حوالے سے صالح ہے لیکن عمرو نامی راوی متروک ہے۔

۵۹۷۳- علی بن یزید صدائی' ابوالحسن

یہ اکفان کا ساتھی ہے (یا کفن فروش ہے) اس نے بغداد میں اعمش اور مالک بن مغول سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن عرفہ' سلیمان بن یزید اور اسحاق بن بہلول نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ثقہ راویوں کی احادیث سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں' یا تو سند کے اعتبار سے ان کی متابعت نہیں کی گئی' یا ان کا متن ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر طور پر نقل کیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سب اصحابی فعلیه لعنة اللّٰہ والملائکة والناس اجمعین، ولا یقبل منه صرف ولا عدل.

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے تو اُس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی' اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو ابن سماک سے منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من صام یوما من رجب کتب اللّٰہ له صوم الف سنة.

''جو شخص رجب کا ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس نے ایجاد کی ہے؟
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

من ام قوما وفیه عم من هو اقرا منه ... الحدیث.

''جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اور اُس قوم میں کوئی ایسا شخص بھی موجود ہو جو اُس سے زیادہ اچھا قرآن کا علم رکھتا ہو''۔

۵۹۷۴- علی بن یزید ذہلی

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' اس سے وہ روایت اسماعیل بن موسیٰ نے نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اس کے حوالے سے اسماعیل نامی راوی پر تہمت عائد کی ہے۔

۵۹۷۵- علی بن یزداد جرجانی جوہری

یہ ابن عدی کا استاد ہے' اس پر تہمت عائد کی گئی' اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۷۶- علی بن یعقوب بن سوید

ابن عبدالبر کہتے ہیں: اس کی نسبت محدثین نے جھوٹ کی طرف کی ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مصری بزرگ ہے' جس سے حسن بن رشیق نے روایات نقل کی ہیں' ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۵۹۷۷- علی بن یعقوب بن سوید

اس نے براہیم بن عثمان سے روایات نقل کی ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: محدثین نے اسے حدیث ایجاد کرنے کی طرف منسوب کیا ہے۔

۵۹۷۸- علی بن یعقوب بلاذری

اس نے 370 ہجری کے بعد ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۵۹۷۹- علی بن یونس بلخی

اس نے ہشام بن الغاز کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ روایت فضل بن سہل نے اس سے نقل کی ہے۔

۵۹۸۰- علی بن یونس مدینی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عیینہ نے اس کی زیارت کی ہے اور ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' اس کی سند تاریک ہے۔

۵۹۸۱- علی اسدی

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۵۹۸۲- علی حورانی

اسی طرح یہ بھی (مجہول ہے)۔

۵۹۸۳- علی

اس نے ابن ذر سے روایات نقل کی ہیں' اسی طرح (یہ بھی مجہول ہے)۔

۵۹۸۴- علی عسقلانی

یحییٰ بن معین نے اسے واہی قرار دیا ہے (یہ بھی مجہول ہے)۔

۵۹۸۵- علی بن اعرابی

یہ خرائطی کا استاد ہے۔ اس نے صحیحین کی سند کے ساتھ ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۵۹۸۶- علی الجند

یہ مسدد کا استاد ہے' یہ علی بن الجند ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' اس کے بارے میں اسی طرح کہا گیا ہے۔

(علیلہ' عمار)

۵۹۸۷- علیلہ بن بدر

یہ ربیع ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ضعیف ہے۔

۵۹۸۸- عمار بن اسحاق

اس نے سعید بن عامر ضبعی سے روایات نقل کی ہیں۔ شاید یہی اُن خرافات کو ایجاد کرنے والا شخص ہے' جس میں یہ ذکر ہے کہ خواہشِ نفس کے سانپ نے میرے جگر پر ڈس لیا' کیونکہ اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۵۹۸۹- عمار بن اسحاق بن یسار مخزمی مدنی

یہ محمد بن اسحاق کا بھائی ہے' اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۵۹۹۰- عمار بن حفص بن عمر بن سعد القرظ مؤذن

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۹۹۱- عمار بن حکیم

یہ عکرمہ بن عمار کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حکیم بن عمار ہے۔

۵۹۹۲- عمار بن رزیق (م، د، س، ق) کوفی

اس نے منصور اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن آدم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''ثقہ'' ہے۔ میں نے کسی شخص کو اسے کمزور قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ سلیمانی نے یہ کہا ہے: یہ رافضی ہے' اس بات کی صحت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۹۹۳- عمار بن زربی ابو معتمر بصری

عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم غالب تھا اور یہ صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ مطرف کے حوالے سے اُن کے والد سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اقلوا الدخول علی الاغنیاء ، فانه اجدر الا تزدروا نعمة الله.

''خوشحال لوگوں کے پاس کم جایا کرو' کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کمتر محسوس نہیں کرو گے''۔

اس نے عمار بن زربی عبدان اہوازی سے سماع کیا ہے۔ اس نے ان کو ترک کر دیا تھا اور ان پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا تھا۔ جبکہ اس سے حسن بن سفیان اور ابو یعلیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۹۴- عمار بن سعد (ق) مؤذن

اس نے ابو عبیدہ بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۵۹۹۵- عمار بن سیف (ت، ق) ضبی کوفی' ابو عبدالرحمٰن

اس کے بارے میں ثوری نے وصیت کی تھی۔ اس نے عاصم احول اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابو نعیم اور ابو غسان نہدی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات کہی جاتی ہے: کوفہ میں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں تھا۔ احمد عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عثمان نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک انتہائی منکر روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ عاصم احول کے حوالے سے ابو عثمان سے نقل کی' وہ بیان کرتے ہیں: میں قطربل میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ تیزی سے چلنے لگے' اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

تبنی مدینة بین دجلة ودجیل وقطربل والصراة، یجبی الیها الخراج، یخسف الله بها اسرع فی الارض من المعول فی الارض الرخوة.

''دجلہ اور دجیل کے درمیان اور قطربل اور صراۃ کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا' جس کی طرف خراج لپک کر آئے گا' زمین

میں اللہ تعالیٰ اُس جگہ کو سب سے پہلے دھنسائے گا اور اس سے زیادہ تیزی سے دھنسائے گا جتنی تیزی سے نرم زمین میں پھاوڑا جاتا ہے''۔

عمار کہتے ہیں: میں نے اسے سفیان کی محفل میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اُنہوں نے اس کے بعض حصے کے بارے میں میری مدد بھی کی تھی۔

احمد ابن زہیر نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار شخص ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا' ثبت تھا' عبادت گزار تھا' سنت کا عالم تھا۔

۵۹۹۶- عمار بن عبدالجبار

اس نے شعبہ اور ابن ابوذئب سے روایات نقل کی ہیں۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۹۹۷- عمار بن عبدالملک' ابوالیقظان

اس نے شعبہ اور ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مروزی ہے۔ محمد بن حمدویہ کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار ہے' اس کا حافظہ خراب تھا' البتہ یہ عبادت گزار ہے۔ اس کا انتقال 205 ہجری میں ہوا۔

۵۹۹۸- عمار بن عبدالملک

اس نے بقیہ سے روایات نقل کی ہیں' اس نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۵۹۹۹- عمار بن عطیہ کوفی

یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ یہ بغداد میں وراق تھا۔

۶۰۰۰- عمار بن علثم محاربی

اس نے اپنی والدہ کے حوالے سے' اُن کی والدہ کے حوالے سے' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ازہر بن سعد نے اس سے سماع کیا ہے۔

۶۰۰۱- عمار بن عمارہ (د)' ابوہاشم زعفرانی

اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۶۰۰۲- عمار بن عمران جعفی

اس نے سوید بن غفلہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ہمارے کندھے برابر کیا کرتے تھے' اس سے اعمش نے روایت نقل کی ہے' بعض حضرات نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ عمران بن مسلم سے منقول

ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۶۰۰۳- عمار بن عمر بن مختار

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تاہم اس سے روایت کرنے والا شخص محمد بن زکریا غلابی کذاب ہے۔

۶۰۰۴- عمار بن غنیم

صحیح قول کے مطابق یہ عمار بن علثم ہے امام بخاری اور عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو انہوں نے ان دونوں کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اس کا نام عمار بن غنیم ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی جائے گی۔ اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ مجھے اس کی حدیث یاد نہیں ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: عمار بن علثم نے اپنی ماں کے حوالے سے مجہول سند کے ساتھ حدیث روایت کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی محمد بن زکریا بلخی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ وہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اُن سے غیبت کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں بتایا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی خاتون کی پڑوسن سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لیے آئی ان دونوں خواتین نے آپس میں غیبت کی اور ہنسنے لگیں ابھی ان دونوں کی گفتگو چل رہی تھی کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو یہ دونوں خواتین خاموش ہوگئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے پر ٹھہر گئے آپ نے چادر کا کنارہ اپنی ناک پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: اُف ہا اُف! تم دونوں باہر نکل کر قے کرو اور پھر پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا باہر نکلیں انہوں نے ایسا ہی کیا تو اُنہیں قے میں بہت زیادہ گوشت آیا۔

جب اُنہوں نے بہت زیادہ غور کیا تو اُنہوں نے یاد کیا کہ اُنہوں نے آخری مرتبہ گوشت کب کھایا تھا تو اُنہیں یاد آیا کہ دو ہفتے پہلے اُنہوں نے گوشت کھایا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانور کا ایک حصہ تحفہ کے طور پر دیا گیا تھا تو اُس کا بھی کچھ حصہ اُنہوں نے دانت کے ذریعہ نوچ کر کھایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ اُنہیں قے میں کیا آیا تھا؟ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ گوشت ہے جو تم کھاتی رہی ہو اب تم اور تمہاری ساتھی خاتون ایسا نہ کرنا اگر تم نے یہ غیبت کر کے کھایا ہے۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سہیلی کو اس بارے میں بتایا تو اُس نے اُسی طرح قے کی جو گوشت کی قے تھی''۔

یہ روایت منکر ہے اور اس کی سند تاریک ہے اور اس میں عمار اور اُس کی ماں مجہول ہیں۔

۶۰۰۵- عمار بن ابوفروہ (س،ق)

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہیں، امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی لیث نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی کنیز زنا کرے تو اُسے کوڑے لگاؤ''۔

یہ روایت نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے، یہی روایت امام مالک، معمر اور سفیان نے زہری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جبکہ سفیان اور شبل نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ عقیل نے زہری کے حوالے سے عبیداللہ کے حوالے سے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ درست یہ ہے کہ راوی کا نام عبداللہ بن مالک ہے اور یونس بن یزید نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ عبداللہ بن مالک اویسی کے حوالے سے منقول ہے، جبکہ یہی روایت اسحاق بن راشد نے زہری کے حوالے سے حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مختلف طور پر منقول ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم بن عبداللہ کے حوالے سے اُن کے والد سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے، جس کی مثال یہ ہے:

''جو شخص کوئی ایسا باغ فروخت کرے جس میں پھلوں کی پیوند کاری کر لی گئی ہو''۔

۶۰۰۶- عمار بن مالک

یہ تابعی ہے، منہال بن عمرو نے اس سے حدیث نقل کی ہے، یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۰۰۷- عمار بن ابومالک عمرو بن ہاشم جنبی

ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۰۰۸- عمار بن محمد (م،ت،ق)

یہ سفیان ثوری کا بھانجا ہے اور اولیاء میں سے ایک ہے، اس کی کنیت ابویقظان ہے، یہ ''ثقہ'' ہے، اس نے منصور اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد، زیاد بن ایوب اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ حسن بن عرفہ بیان کرتے ہیں: یہ ہنستا نہیں تھا اور ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ابدال میں سے ایک ہے۔ علی بن حجر بیان کرتے ہیں: یہ ثبت اور حجت ہے۔ اس کے بارے میں امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کا (دوسرے راویوں سے) مختلف روایت نقل کرنا فحش ہوا اور اس کا وہم زیادہ ہوا جس کی وجہ سے یہ متروک قرار دیا گیا۔ جوزجانی کہتے ہیں: عمار اور سیف، سفیان ثوری کے بھانجے ہیں اور یہ دونوں قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواسحاق نے انصاف سے کام نہیں لیا، کیونکہ سیف ثقہ نہیں ہے لیکن عمار صدوق ہے۔ ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے اس کے انتقال کا سال 182 بیان کیا ہے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: عمار بن محمد مجہول ہے اور اس کی حدیث منکر ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''جس شخص سے رحمت الگ ہو جائے' وہ بد بخت ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سینگ والا جانور بے سینگ سے نہیں لڑے گا''۔

عمار کا انتقال 182 ہجری کے آغاز میں ہو گیا تھا اور ابو حاتم سے یہ بات منقول ہے کہ اس راوی سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۶۰۰۹- عمار بن محمد بن سعد مدنی

اس نے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار سے احادیث روایت کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی' یعنی اس سے منقول حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۰۱۰- عمار بن مطر

اس نے ابن ثوبان سے روایت نقل کی ہے' اس کی کنیت ابو عثمان رہاوی ہے' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' بعض حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' بعض حضرات نے اسے حافظ ہونے سے موصوف قرار دیا ہے' عبداللہ بن سالم نے اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

''تیزی سے چلنا مؤمن کی روشنی کو رخصت کر دیتا ہے''۔

تو لوگوں نے اس حدیث کے حوالے سے عمار کو منکر قرار دیا ہے۔

امام ابو یعلیٰ موصلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''جسے روک دینے والا کوئی مرض یا کوئی ضروری کام حج سے نہ روکے اور پھر وہ مر جائے' تو خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے''۔

یہ روایت شریک سے منقول ہونے کے حوالے سے منکر ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''جب ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں جن کے دین اور جن کی امانت سے تم راضی ہو تو اُن کے ساتھ (اپنے خاندان کی خواتین کی) شادی کر دو''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

''جو شخص شراب کا پیالہ اُٹھائے اور اُس سے کہا جائے کہ یہ حرام ہے' اور وہ کہے: جی نہیں! تو وہ مشرک ہو کر مرے گا اور اُس کی بیوی اُس سے جدا ہو جائے گی''۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کرتا تھا۔

قاسم بن عیسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے کئی نسخے نقل کیے ہیں' جن میں سے زیادہ تر مقلوب ہیں' عقیلی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتا تھا۔ احمد بن داؤد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر سیدہ حوا رضی اللہ عنہا نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ خیانت نہ کی ہوتی جو اُنہوں نے ابلیس کے لیے الفاظ استعمال کیے تھے تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی''۔

احمد بن داؤد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی' آپ کا سر اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت تک عصر کی نماز ادا نہیں کر سکے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری فرمانبرداری کے عالم میں تھا تو تُو اُس کے لیے سورج کو لوٹا دے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہو گیا''۔

ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سورج صرف حضرت یوشع بن نون کے لیے لوٹایا گیا تھا''۔

ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں: عمار بن مطر جھوٹ بولتا تھا' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۰۱۱- عمار بن معاویہ (م' عو) دہنی

یہ معاویہ بن عمار کا والد ہے' اس نے سالم بن ابوالجعد' ابوطفیل' سعید بن جبیر' ابوسلمہ' ابوزبیر اور ایک گروہ سے جبکہ اس سے دونوں سفیانوں' شعبہ' شریک اور ابار نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' ابوحاتم اور دیگر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو' صرف عقیلی نے ایسا کیا ہے اور ابوبکر بن عیاش نے اس سے سوال کیا: کیا آپ نے سعید بن جبیر سے کوئی سماع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے کہا: چلے جائیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی اُن سے نقل کردہ روایت سنن ابن ماجہ میں منقول ہے' تو وہ روایت منقطع شمار ہو گی' ابن عیینہ کہتے ہیں: بشر بن مروان نے اپنی پاؤں تشیع میں کٹوا لیے تھے۔

اُن کا انتقال 133 ہجری میں ہوا اور میرا خیال ہے کہ یہ بشر کے زمانہ میں کمسن نوجوان تھا۔

۶۰۱۲- عمار بن نصیر سلمی دمشقی

یہ ہشام کا والد ہے' حافظ ابوالقاسم دمشقی نے اسے لین قرار دیا ہے۔

۶۰۱۳- عمار بن نصر' ابویاسر سعدی مروزی

اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی' اس سے بقیہ اور ابن مبارک نے جبکہ اس سے ابن ابوالدنیا' ابویعلیٰ اور بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عمار ابویاسر مستملی ثقہ نہیں ہے۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: عمار ابویاسر متروک ہے' خطیب کہتے ہیں: شاید یہ قول عمار بن ہارون کے بارے میں ان دونوں سے منقول ہے' ابواحمد حبیبی کہتے ہیں: میں نے صالح جزرہ سے ابویاسر عمار بن نصر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین کی اس کے بارے میں رائے خراب تھی' خطیب کہتے ہیں: یحییٰ بن معین سے اس کی توثیق بھی منقول ہے۔

۶۰۱۴- عمار بن نوح

اس نے عمران قطان سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۰۱۵- عمار بن ہارون' ابویاسر مستملی

اس نے سلام بن مسکین' ابومقدام' ہشام اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابویعلیٰ اور حسن بن سفیان نے روایات نقل کی ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہے' یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ محمد بن ضریس بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس شیخ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس سے راضی نہیں تھے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''میری اُمت کے لیے اُن کے صبح کے کاموں میں برکت رکھی گئی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

''کسی بھی مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے فائدہ دیا''۔

اس نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ابوبکر اور عمر کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی''۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ جھوٹ ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت ابن جریر طبری نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بشر کون ہے؟ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے مسلم بن ابراہیم نے قزعہ سے یہ روایت نقل کی ہے' اور قزعہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۰۱۶- عمار بن ہنی

اس نے ابن حنفیہ سے روایات نقل کی ہیں' درست یہ ہے کہ اس کا نام عامر ہے' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۰۱۷- عمار بن یزید

اس نے موسیٰ بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں' امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۰۱۸- عمار دہنی (م' عو)

یہ عمار بن ابو معاویہ، یا عمار بن معاویہ ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' اس نے سعید بن جبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' مجھے یہ علم نہیں ہے کہ کسی شخص نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو' البتہ عقیلی نے اس کے بارے میں یہ کلام کیا ہے کہ ابو بکر بن عیاش نے اس سے یہ کہا تھا کہ کیا آپ نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: چلے جائیں!

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: لیکن یہ شیعہ ہے۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: بشر بن مروان نے اپنے پاؤں کاٹ لیے تھے' میں نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: شیعہ ہونے کی وجہ سے۔ ان میں سے بعض حضرات نے اس کا نام عمار بن ابو معاویہ بیان کیا ہے' اس سے سفیان' شعبہ اور شریک نے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس نے ابو طفیل اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 1303 ہجری میں ہوا' میرا خیال ہے کہ یہ بشر کے زمانہ میں نوجوانی میں ہی تھا۔

۶۰۱۹- عمار

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' ابن ابو زکریا نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(عمارہ)

۶۰۲۰- عمارہ بن اکیمہ لیثی (عو) جندعی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمار' ایک قول کے مطابق عمرو اور ایک قول کے مطابق عامر ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' ذہلی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک محفوظ یہ ہے کہ اس کا نام عمار ہے اور یہ مالک عمرو بن مسلم لیثی کا دادا ہے' ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث ہے' ابن سعد کہتے ہیں: بعض محدثین نے اس سے استدلال نہیں کیا' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مجہول بزرگ ہے۔

۶۰۲۱- عمارہ بن بشر (س) دمشقی

اس نے امام وزاعی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے نصیر بن فرج اور یوسف بن سعد بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو' بلکہ کوئی ایسا بھی نہیں دیکھا جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو'

امام نسائی نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

۶۰۲۲- عمارہ بن بشر

اس نے ابن غنم سے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۰۲۳- عمارہ بن ثوبان (دٗق)

اس کے بھانجے جعفر بن یحییٰ کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی' البتہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۰۲۴- عمارہ بن جوین (ت' ق)' ابو ہارون عبدی

یہ تابعی ہے' اور ایک مرتبہ اسے لین قرار دیا ہے' حماد بن زید نے اسے جھوٹا کہا ہے' شعبہ کہتے ہیں: اگر مجھے آگے کر کے میری گردن اُڑا دی جائے تو یہ بات میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ابو ہارون نامی اس راوی کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کروں' امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث کو سچا قرار نہیں دیا جائے گا' امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ متلون مزاج تھا' یہ خارجی بھی ہے اور شیعہ بھی ہے' اس کی صرف اُن باتوں کا اعتبار کیا جائے گا جو ثوری نے اس سے روایت کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: یہ ابوسعید سے ایسی احادیث نقل کرتا ہے جو ابوسعید کی بیان کردہ نہیں نہیں ہیں۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ میری کچھ مسافروں سے ملاقات ہوئی' میں نے اُن سے ابو ہارون عبدی کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے اس کے پاس ایک تحریر دیکھی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ منکر روایات منقول تھیں' میں نے دریافت کیا: یہ کیسی تحریر ہے؟ تو اس نے کہا: یہ حق تحریر ہے' قطان کہتے ہیں: ابن عون' ابو ہارون کے انتقال تک اُس سے روایات نقل کرتے رہے' جوزجانی ابو ہارون کذاب اور مفتری ہے۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں ابو ہارون کے پاس آیا' میں نے اُسے کہا: تم وہ روایت مجھے نکال کر دکھاؤ جو تم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' تو اُس نے ایک تحریر نکال کر مجھے دکھائی تو اُس میں یہ تحریر تھا: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گڑھے میں داخل ہوئے' وہ اللہ کا انکار کر چکے تھے''۔ تو میں نے وہ تحریر اُس کے ہاتھ میں دی اور واپس آ گیا۔

اثرم نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اگر تم چاہو تو ابو ہارون عبدی نے مجھے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہر وہ چیز روایت کی ہے جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اہلِ واسط نے اُسے رات کے وقت ایجاد کیا ہوگا' تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابو ہارون کے پاس ایک صحیفہ تھا' وہ یہ کہتا تھا کہ یہ صحیفہ وہ ہے جس کے بارے میں وصیت کی جائے۔ سلیمانی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن حامد نے صالح بن محمد ابوعلی کا یہ قول نقل کیا ہے: اُن سے ابو ہارون عبدی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ فرعون سے زیادہ بڑا جھوٹا ہے۔

ابواحمد زبیری بیان کرتے ہیں: سفیان نے ابو ہارون سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''میری ایک کنیز تھی جس کے ساتھ میں عزل کرتا تھا وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی''۔
یہ روایت محمد بن کثیر نے ثوری سے نقل کی ہے۔
دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:
''جب کوئی شخص اپنے خادم کی پٹائی کرے اور وہ اللہ کا ذکر کرے تو تم لوگ اپنے ہاتھ اُٹھا لو''۔
شریک نے ابوہارون کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ مہر اور گواہوں کے بغیر شادی کرے البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ کرنا جائز ہے''۔
عبدالوارث نے ابوہارون کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
''جب کچھ لوگ سفر پر نکلیں اور اُن کا کوئی امیر نہ ہو تو اُن کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو''۔
حماد بن سلمہ نے ابوہارون کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
''لوگ تمہارے پیروکار ہوں گے' وہ زمین کے دور دراز حصوں سے تمہارے پاس آئیں گے اور تم سے علم کے بارے میں دریافت کریں گے' تو تم اُن کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو''۔
اس راوی کا انتقال 134 ہجری میں ہوا۔

۶۰۲۵- عمارہ بن ابوحجار

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۶۰۲۶- عمارہ بن حدید (عو)

اس نے حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں اُن کے لیے برکت رکھ دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی مہم یا کوئی لشکر روانہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے۔
راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر شخص تھے' وہ اپنا سامان دن کے ابتدائی حصے میں بھیج دیا کرتے تھے' اُنہیں بہت فائدہ ہوا اور اُن کا مال زیادہ ہو گیا''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے سعید بن منصور سے' امام ترمذی نے یعقوب دورقی سے نقل کی ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے ابن ابوشیبہ سے نقل کی ہے اور ان تینوں حضرات نے اسے ہشیم سے روایت کیا ہے' امام نسائی نے یہ روایت ابوحفص فلاس کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ یعلیٰ بن عطاء سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت صخر رضی اللہ عنہ کا تعارف صرف اسی ایک حدیث کے حوالے

سے ہوسکتا ہے' یہ بات بھی بیان نہیں کی گئی کہ یہ صحابی ہیں' صرف اسی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے اور یہ بات صرف عمارہ نے نقل کی ہے اور عمارہ مجہول ہے' جیسا کہ دونوں راوی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اور اس بات سے خوش نہیں ہوا جاسکتا ہے کہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے کیونکہ اُن کا اسلوب یہ ہے کہ وہ ہر اُس شخص سے استدلال کر لیتے ہیں جو معروف نہ ہو۔ اس حدیث کو اس سے نقل کرنے میں یحییٰ بن عطاء منفرد ہے' ابن قطان کہتے ہیں: جہاں تک اُس کی بات کا تعلق ہے تو یہ بات اچھی ہے لیکن غلط ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والی ہے' اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اوس بن عبداللہ کے حوالے سے روایت منقول ہے اور یہ راوی بھی لین ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت دو سندوں سے منقول ہیں لیکن وہ دونوں مستند نہیں ہیں۔

۶۰۲۷- عمارہ بن حفص بن عمر بن سعد قرظ

یہ بنومخزوم کا غلام ہے اور عمر کا بھائی ہے' عبدالرحمٰن بن سعد نے اس سے سماع کیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

۶۰۲۸- عمارہ بن حیان

اس نے جابر بن زید سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۰۲۹- عمارہ بن راشد بن کنانہ

اس نے جبیر بن نفیر سے روایت نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اس کا محل صدق ہے۔

۶۰۳۰- عمارہ بن زاذان (ذ' ت' ق) بصری صیدلانی' ابوسلمہ

اس نے ثابت اور مکحول ازدی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شیبان بن فروخ' حبان بن ہلال اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: بعض اوقات یہ اپنی حدیث میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے' امام احمد کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں' ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حکم بن یزید کہتے ہیں: عمارہ بن زاذان نے ستاون (57) حج کیے تھے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک اُن افراد میں سے ہے جن میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا ایک بھائی ہے جس سے میں اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اس بارے میں بتادو کیونکہ اس طرح محبت زیادہ مضبوط

ہوگی''۔

اس راوی نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ذی یزن بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلّہ تحفہ کے طور پر بھجوایا جس کی قیمت بیس اونٹوں کے برابر تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پہنا پھر آپ نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے دے دیا' اور آپ نے ارشاد فرمایا: اس چیز سے بچ کر رہنا کہ اس کے حوالے سے تمہارے ساتھ دھوکا کیا جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو''۔

اسی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت وتر ادا کرتے تھے جب آپ کا جسم فربہ ہوگیا اور گوشت زیادہ ہوگیا تو آپ سات رکعت وتر ادا کرنے لگے اور پھر آپ دو رکعت بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے جس میں آپ سورۃ زلزال اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے''۔

۶۰۳۱- عمارہ بن زید

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ازدی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' اس کے والد کے حوالے سے عمرو بن شعیب سے بھی روایت منقول ہے۔

۶۰۳۲- عمارہ بن سلمان

یہ تابعی ہے اور قدیم ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ صرف ابوادریس خولانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۰۳۳- عمارہ بن ابوشعثاء (د)

اس نے سنان بن قیس سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ بقیہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۰۳۴- عمارہ بن صالح

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے' اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۰۳۵- عمارہ بن عمیر

اس نے اُم طفیل کے حوالے سے حدیثِ رؤیت نقل کی' ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۶۰۳۶- عمارہ بن عبد (ع' س)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ مستقیم الحدیث ہے' ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۰۳۷- عمارہ بن عثمان

اس نے شبیب بن نعیم سے روایات نقل کی ہیں' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ اپنے استاد کی طرح مجہول ہے۔

۶۰۳۸- عمارہ بن عثمان (س) بن حنیف

اس نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' ابوجعفر خطمی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۰۳۹- عمارہ بن عقبہ حنفی

یہ سلیمان بن شعبہ کا استاد ہے' اور ان دونوں کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہیں؟

۶۰۴۰- عمارہ بن عمار

اس نے زفر بن واصل سے روایات نقل کی ہیں' ان دونوں کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۰۴۱- عمارہ بن غراب (د)

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم رضی اللہ عنہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس نے اپنی پھوپھی سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۴۲- عمارہ بن غزیہ (م' عو)

یہ صدوق اور مشہور ہے اور انصاری اور مدنی ہے' اس نے ابوصالح سمان اور امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بشر بن مفضل' دراوردی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور بکثرت احادیث نقل کرنے والا شخص ہے' امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے' میرے علم کے مطابق ابن حزم کے علاوہ اور کسی نے اسے ضعیف قرار نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ عبدالحق نے یہ بات بیان کی ہے: بعض متاخرین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم اور یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ صدوق اور صالح ہے' امام احمد اور امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' عقیلی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں اس کی توثیق کے ہمراہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی ایسی بات بیان نہیں کی جس کے ذریعہ اس کا لین ہونا ثابت ہوتا ہو' صرف ابن عیینہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں کئی مرتبہ اس کے ساتھ بیٹھا لیکن میں نے اس کے حوالے سے کوئی روایت یاد نہیں کی' تو یہ عقیلی کی طرف سے غفلت ہے کہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ شاید اس عبارت کے ذریعہ اس کا لین ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جی نہیں! اللہ کی قسم!

ایسا نہیں ہے۔

۶۰۴۳- عمارہ بن فیروز مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۰۴۴- عمارہ بن ابومطرف

اس نے یزید بن ابومریم سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۰۴۵- عمارہ بن میمون (د)

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے' حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۰۴۶- عمارہ احمر

یہ ابوعاصم نبیل کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۰۴۷- عمارہ قرشی

اس نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

''اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے مسکراتے ہوئے تجلی کرے گا''۔

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' صرف علی بن زید بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(عمر)

۶۰۴۸- عمر بن ابراہیم (ت' ق' س) ابوحفص عبدی بصری

اس نے قتادہ اور مطر وراق سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خلیل' عبدالصمد بن عبدالوارث' شاذ بن فیاض اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہے' امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' عبدالصمد کہتے ہیں: یہ ثقہ سے اوپر کے مرتبہ کا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے قتادہ سے ایسی روایت نقل کی ہے جس میں اس کی موافقت نہیں کی گئی' عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس سے منکر روایات منقول ہیں' عباد بن عوام نے اس سے ایک منکر حدیث روایت کی ہے' وہ ایک ایسا شخص تھا جو اہلِ رے سے تعلق رکھتا تھا۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

''میری اُمت اُس وقت تک فطرت پر گامزن رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر نہیں کریں گے کہ ستارے چمکنے لگیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''حجر اسود جنت کا پتھر ہے''۔

یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اُن کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے۔

عمر بن ابراہیم عبدی نامی راوی صدوق ہے' حسن الحدیث ہے اور اُس سے تھوڑی سی غلطی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سیدہ حوا رضی اللہ عنہا کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا تو اُنہوں نے یہ نذر مانی کہ اگر اُن کا کوئی بچہ زندہ رہا تو وہ اُس کا نام عبدالحارث رکھیں گی' تو اُن کا ایک بچہ زندہ رہا جس کا نام اُنہوں نے عبدالحارث رکھا تو یہ شیطان کی وحی کی وجہ سے تھا''۔

اس حدیث کو امام حاکم نے ''صحیح'' قرار دیا ہے لیکن یہ ایک منکر روایت ہے جیسا کہ آپ خود جائزہ لے سکتے ہیں۔

۶۰۴۹- عمر بن ابراہیم

اس نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ہر اُس چیز کے بارے میں بتایا جو آگے چل کر ہوگی''۔

عقیلی کہتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی' یہ روایت محمد بن اسماعیل نے مکی بن ابراہیم کے حوالے سے ہاشم بن ہاشم کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۶۰۵۰- عمر بن ابراہیم بن خالد کردی ہاشمی

یہ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے عبدالملک بن عمیر' ابن ابوذئب' شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ 220 ہجری کے بعد تک زندہ رہا' جبکہ عبداللہ بن محمد مخرمی' اسحاق ختلی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ سابق اور لاحق کے بارے میں اس نے حدیث روایت کی ہے جو عوام بن حوشب کے حوالے سے عمر بن ابراہیم سے منقول ہے' تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس سے مراد یہی شخص ہو۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابوبکر سے محبت کرنا اور اُس کا شکریہ ادا کرنا' میری اُمت پر واجب ہے''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ راوی کذاب ہے' خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: اے چچا جان! بے شک اللہ تعالیٰ نے' اللہ کے دین کے لیے ابوبکر کو میرا خلیفہ بنایا ہے تو آپ لوگ اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں' آپ کامیاب ہو جائیں گے''۔

یہ حدیث مستند نہیں ہے اور اس کو یہ چیز باطل کرتی ہے کہ ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں چلیں گے کہ ہم آپ سے کچھ مانگیں''۔ تو یہ روایت مستند ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اُسید بن سفیان جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو مدینہ منورہ میں گریہ وزاری شروع ہوگئی' حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور پھر اُنہوں نے حضرت ابوبکر کی تعریف کی''۔

تو اس راوی نے چالیس سطروں کی روایت نقل کی ہے' جس کے بارے میں دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے' اس میں اُسید نامی راوی مجہول ہے۔

۶۰۵۱- عمر بن ابراہیم علوی زیدی کوفی حنفی شیعی معتزلی

یہ ابواسحاق سبیعی کی مسجد کا امام تھا' اس کی پیدائش 442 ہجری میں ہوئی' محمد بن علی بن عبدالرحمٰن علوی نے اسے اجازت دی تھی' اس نے ابوالقاسم بن منثور جہنی اور ابوبکر خطیب اور ایک جماعت سے سماع کیا' اس نے ایک طویل عرصے تک شام میں رہائش اختیار کیے رکھی اور عربی زبان اور فضائل کے بارے میں ماہر بنا۔ ابن سمعانی' بن عساکر' ابوموسیٰ مدینی جو علوم میں اس کے ساتھ شریک رہے ہیں' اُنہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ شخص غریب تھا اور قناعت کرنے والا تھا' لیکن بدعتی ہونے کے باوجود اس کا دین اچھا تھا' یہ کوفہ کا مفتی تھا اور یہ کہتا تھا کہ میں بظاہر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق' لیکن درحقیقت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

ابوطالب بن ہراس دمشقی نے اس کے بارے میں یہ حکایت بیان کی ہے کہ اس نے صراحت کے ساتھ یہ اعتراف کیا تھا کہ قرآن مخلوق ہے اور یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

ابن ناصر کہتے ہیں: میں نے اپنے والد نرسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عمر بن ابراہیم ''جارودی'' فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے نزدیک جنابت کے بعد غسل کرنا لازم نہیں تھا' اس کا انتقال 539 ہجری میں ہوا' تیس ہزار لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ یعیش بن صدقہ فراتی نے اس کے سامنے روایات پڑھی ہیں۔

۶۰۵۲- عمر بن ابراہیم بن عثمان واسطی

یہ واعظ ہے' اس نے شہدہ کاتبہ نامی خاتون سے سماع کیا ہے' حافظ ابن نقطہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس کا انتقال 602 ہجری میں ہوا۔

۶۰۵۳- عمر بن ابان بن عثمان

اس نے اپنے والد کے حوالے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الملائكة لتستحيي من عثمان.

''بے شک فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں''۔

یہ روایت ابومعشر براء نے ابراہیم بن عمر کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے روایت کی ہے۔
امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۶۰۵۴- عمر بن ابان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وضو کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اس سے امام طبرانی کے استاد جعفر بن حمید نے روایت نقل کی ہے لیکن جعفر کون ہے؟ (یہ بھی نہیں پتا)۔

۶۰۵۵- عمر بن ابوجھی

(یہ اُن کا آزاد کردہ غلام ہے) اور بصرہ کا رہنے والا ہے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے عقیلی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اعطیت فی علی تسع خصال ... الحدیث. "مجھے علی میں نو خصوصیات عطا کی گئی ہیں"۔

عقیلی نے اسی طرح مختصر طور پر اس کا ذکر کیا ہے اور اچھا کیا ہے۔

۶۰۵۶- عمر بن احمد بن جرجہ

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۵۷- عمر بن احمد بن علی بغدادی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی اس نے کدیمی اور قاضی یوسف سے جبکہ اس سے علی بن عبد کو یہ نے موجبات کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور میں اس روایت کے حوالے سے اسی پر تہمت عائد کرتا ہوں اس سے ایک روایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں بھی ہے۔

۶۰۵۸- عمر بن اسحاق (ت)

اس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے ابوخالد دالانی اس سے روایت کرنے میں منفرد ہیں اور وہ روایت چھینکنے والے کو جواب دینے کے بارے میں ہے جسے امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے یہ راوی عمر بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہے۔

۶۰۵۹- عمر بن اسحاق (م) مدنی

یہ زائدہ کا آزاد کردہ غلام ہے اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابوصخر حمید بن زیاد اور اسامہ بن زید نے روایت نقل کی ہے یہ صدوق ہے۔

۶۰۶۰- عمر بن اسحاق بن یسار مخرمی

ابوبکر حنفی نے اس سے روایت نقل کی ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۰۶۱- عمر بن اسماعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی

اس نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کیا کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

انا مدینة العلم وعلی بابها. ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے''۔

یہ روایت اس نے ابوصلت سے چوری کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: جیسا کہ عبداللہ بن احمد نے اُن سے نقل کیا ہے: کہ اس نے ابومعاویہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے۔

ابن جریر طبری کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

''معراج کی رات میں نے سبز رنگ کا ایک رجسٹر دیکھا' جس میں نور کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ' ابوبکر صدیق اور عمر فاروق لکھا ہوا تھا''۔

سری بن عاصم نے اس بارے میں اس کی متابعت کی ہے۔

۶۰۶۲- عمر بن اسماعیل

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ اصل کے اعتبار سے یہ کون ہے؟

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کی ہے:

''حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا اور یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس سے صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور اس سے صرف کوئی منافق ہی بغض رکھے گا''۔

یہ روایت عقیلی نے بیان کی ہے۔

۶۰۶۳- عمر بن ایوب مدنی

اس نے ابوضمرہ اور ابن ابوفدیک سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ان حضرات سے مقلوب روایات نقل کی ہیں' تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ علان بن عبدالصمد طیالسی نے اس سے حدیث نقل کی ہے اور امام دارقطنی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔

۶۰۶۴- عمر بن ایوب غفاری

اس نے عبداللہ بن نافع کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دور ہو گئے''۔

یہ روایت منکر ہے اور اس کی امام مالک کی طرف نسبت جھوٹی ہے۔

۶۰۶۵- عمر بن ایوب عبدی موصلی

یہ ''ثقہ'' ہے اور معافی بن عمران کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

۶۰۶۶- عمر بن بزیع ازدی

یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے جو اس نے حارث بن حجاج سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

''جو شخص نماز کے دوران کوئی فضول حرکت نہیں کرے گا تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی''۔

یہ روایت عقیلی نے عبید بن غنام کے حوالے سے ابوکریب کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۶۰۶۷- عمر بن بسطام

اس نے نصیر بن قاسم سے اور اس سے بشیر بن ثابت نے روایات نقل کی ہیں' اس کی سند تاریک ہیں اور متن جھوٹا ہے۔

۶۰۶۸- عمر بن بشیر' ابوہانی

اس نے امام شعبی کے حوالے سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

''کوئی عورت تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے''۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۰۶۹- عمر بن ابوبکر موصلی عدوی

اس نے سلیمان بن بلال اور ابن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُردن کی قضاء کا نگران بنا تھا' ابراہیم بن منذر اور جبیر بن بکار نے اس سے روایت نقل کی ہے' امام ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک اور ذاہب الحدیث ہے۔ جہاں تک اس کے بھائی کا تعلق ہے (تو اس کا تذکرہ درج ذیل ہے)۔

۶۰۷۰- عمرو بن ابوبکر

یہ یحییٰ بن حمزہ کے بعد دمشق کی قضاء کا نگران بنا تھا۔

۶۰۷۱- عمر بن بلال قرشی حمصی

یہ بنو امیہ کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث بھی محفوظ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ایک روایت منقول ہے جو ابوبکر شافعی کی رباعیات میں منقول ہے' یہ روایت

ابراہیم بن علاء نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۰۷۲- عمر بن جعفر بصری حافظ

اس نے بہت سے بغدادیوں سے بہت سی روایات منتخب کی ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا' اس نے ابوخلیفہ اور عبدان سے روایات نقل کی ہیں' اس سے غلطیاں اور وہم منقول ہیں' امام دارقطنی نے اس کی غلطیوں کی تحقیق کی ہے جو بطورِ خاص اس نے ابوبکر شافعی سے نقل کرنے میں کی ہیں اور انہوں نے اسے مختلف کاغذوں پر مرتب کیا ہے' ایسا اُنہوں نے اس لیے کیا ہے تاکہ اس کی غفلت اور اس کے ضعف پر رہنمائی کر سکیں کیونکہ اس کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: ابومحمد سبیعی نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس کی تحریریں ردّی ہیں۔ اس کا انتقال 357 ہجری میں ہوا' اُس وقت اس کی عمر 77 سال تھی۔ ابن رزقویہ اور علی بن احمد رزاز نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۶۰۷۳- عمر بن حبیب (ق) عدوی بصری قاضی

اس نے خالد حذاء اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۰۷۴- عمر بن حبیب مکی

اس نے عمرو بن دینار کے حوالے سے سالم بن ابوجعد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''کرکرہ نامی صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے' اُن کا انتقال ہوگیا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث مستند ہے اور ازدی نے یہ روایت عمر بن ابی حبیب کے حوالے سے نقل کی ہے' عمر نامی راوی نے یمن میں رہائش اختیار کی تھی' امام احمد اور یحییٰ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' تو اس حوالے سے ازدی کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

۶۰۷۵- عمر بن حسن راسبی

اس نے ابوعوانہ سے سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

''علی' عربوں کا سردار ہے''۔

۶۰۷۶- عمر بن حسن مدائنی

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۶۰۷۷- عمر بن حسن اشنانی قاضی، ابوالحسین

یہ اُس محفل میں شریک تھا' اس نے موسیٰ وشاء اور ابن ابودنیا، جبکہ اس سے ابن بشران اور ابوالحسن بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں'

امام دار قطنی اور حسن بن محمد خلال نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام دار قطنی سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ کذاب ہے لیکن یہ روایت درست نہیں ہے' لیکن اشنانی نامی اس راوی سے بہت سی افسوس ناک روایات منقول ہیں جن میں سے ایک روایت وہ ہے جو امام دار قطنی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

''آبِ زمزم کا وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے جس مقصد کے لیے اسے پیا جائے' اگر تم شفاء حاصل کرنے کے لیے اسے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء عطا کر دے گا' اگر تم بھوک ختم کرنے کے لیے اسے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بھوک ختم کر دے گا' اگر تم پیاس ختم کرنے کے لیے اسے پیو گے تو یہ اُس کو ختم کر دے گا' یہ جبرائیل علیہ السلام کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سیراب کیا تھا''۔

اس کی سند میں ابن حبیب نامی راوی صدوق ہے اور خرابی کی جڑ عمر نامی یہ راوی ہے' تو امام دار قطنی نے یہ غلطی کی ہے کہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں کیونکہ یہ سند جھوٹی ہے اور اس روایت کو ابن عیینہ نے کبھی بیان نہیں کیا' بلکہ یہ عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر منقول ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔

اس راوی کا انتقال 339 ہجری میں ہوا۔

۶۰۷۸- عمر بن حرملہ (د، ت)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن ابوحرملہ ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گوہ کھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' علی بن زید بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے صرف اسی حدیث کے حوالے سے واقف ہوں۔

۶۰۷۹- عمر بن حسن ابوخطاب بن دحیہ اندلسی محدث

روایات نقل کرنے میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' اگرچہ یہ بہت بڑا عالم تھا' لیکن یہ غیر ضروری چیزوں میں مصروف ہو گیا' اسی لیے اس نے اپنی نسبت غلط کرتے ہوئے یہ کہا: یہ عمر بن حسن بن علی بن محمد بن فرح بن خلف بن قومس بن مزلال بن بن ملال بن بن احمد بن بدر بن دحیہ بن خلیفہ کلبی ہے' تو یہ نسب کئی اعتبار سے جھوٹا ہے' اُن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی' دوسری بات یہ ہے کہ یہ سارے کا سارا اہل بربر کی تختیوں پر لکھا ہوا ہے' تیسری بات یہ ہے کہ اگر اسے موجود تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی درمیان میں کئی لوگوں کا ذکر ساقط ہے کیونکہ یہ بات ممکن نہیں ہے کہ اس راوی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے درمیان دس آدمی ہوں' اس نے اندلس میں بہت زیادہ سماع کیا تھا اور تیونس میں احادیث بیان کی تھیں' یہ 590 ہجری کے آس پاس کی بات ہے' یہ مختلف شہروں میں آیا' عجم کے مختلف علاقوں میں گیا' یہ ابوجعفر صیدلانی سے ملا' اس نے طبرانی کی حدیث عالی سند کے ساتھ سنی' یہ حدیث میں بصیرت بھی رکھتا تھا' حدیث کی لغت اُس کے رجال اُس کے معانی کا فہم رکھتا تھا' اس نے شبیبہ میں کامل نامی بادشاہ کی تعلیم و تربیت بھی کی' جب وہ مصری

علاقوں کا حکمران بنا تو اُس نے ابن دحیہ کو دنیاوی اور حکومتی فوائد سے سرفراز کیا' ابن دحیہ یہ بیان کرتا تھا کہ اُس نے ''صحیح مسلم'' اپنے حافظے کی بنیاد پر ایک بزرگ کے سامنے مراکش میں پڑھی تھی۔

حافظ ضیاء بیان کرتے ہیں: مجھے اس کی حالت پر حیرانگی نہیں ہوتی' اس نے آئمہ پر بہت زیادہ تنقید کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ ابراہیم سنہوری نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ مراکش کے مشائخ نے اس کے لیے جرح اور تضعیف کے حوالے سے تحریریں لکھی ہیں اور اس طرح میں نے اُس میں ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جو اس پر دلالت کرتی ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے عالی سند کے ساتھ ابوحسن بن حنین کتانی اور ابن خلیل القیسی سے موطا امام مالک نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: محمد بن فرح طلاع نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک ابن خلیل کا تعلق ہے تو اُس نے مراکش اور فاس میں سکونت اختیار کی تھی اور ابن دحیہ اندلس میں مقیم رہا تو پھر اس نے اُس سے ملاقات کیسے کی اور اُس سے سماع کیسے کیا؟ اسی طرح ابن حنین جب اندلس سے نکلا تھا تو دوبارہ وہاں نہیں گیا' بلکہ فاس میں ہی مقیم رہا اور وہیں اُس کا انتقال 569 ہجری میں ہوا' تو بہت زیادہ بھی ہو تو یہ ہوسکتا ہے کہ ابن دحیہ نے ''موطا'' کو ان دونوں حضرات سے اجازت کے طور پر نقل کیا ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بھی اُن لوگوں کے نزدیک مباح ہوگا جو اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی کو اجازت کے طور پر کسی روایت کی سند ملی ہو' تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں نے مجھے اس طرح حدیث بیان کی' لیکن میرا خیال ہے کہ اس راوی نے صراحت کی ہے کہ اس نے اپنے استاد سے سماع کیا ہے۔

قاضی حماۃ بن واصل بیان کرتے ہیں: ابن دحیہ حدیث میں بہت زیادہ معرفت رکھنے والے اور اسے بہت زیادہ یاد رکھنے کے باوجود' اس بارے میں الزام یافتہ ہے' کہ یہ نقل کرتے ہوئے کمی وبیشی کیا کرتا تھا' اس بات کی اطلاع کامل نامی حکمران کو ملی تو اُس نے اسے یہ حکم دیا کہ یہ ''شہاب'' کی کتاب پر کچھ تعلیق تحریر کردے' اس نے اُس کتاب پر تعلیق تحریر کردی' جس میں اُس کی احادیث اور اسانید کے بارے میں کلام کیا' یہ کتاب کامل نامی بادشاہ تک پہنچی' کچھ دن بعد اس نے ابن دحیہ سے کہا کہ وہ کتاب مجھ سے گم ہوگئی ہے' تم مجھے دوبارہ تحریر کردو' تو اس نے پھر ایسا ہی کیا لیکن دوسری کتاب میں اُس کی تعلیقات پہلی تحریر کے اُلٹ تھیں' اس سے سلطان کو پتہ چل گیا کہ اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے' وہ درست ہے' تو اُس نے سلطان کی طرف سے بنائے گئے دارالحدیث سے اسے معزول کردیا اور اس کے بھائی ابوعمرو عثمان کو اُس کا نگران بنادیا۔

میں یہ کہتا ہوں: ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب اُس نے اسے معزول کیا تھا' اُس وقت یہ تھوڑا سا تغیر کا شکار ہوگیا تھا اور اس میں اختلاط کا آغاز تھا' اس کی متعدد کنیتیں منقول ہیں: ابوحفص' ابوفضل' ابوعلی دانی کلبی۔

یہ احمق اور تکبر کا شکار بھی تھا' یہ اپنی کنیت خود بھی مقرر کرلیتا تھا اور اپنے آپ کو دو نسبتوں کے حوالے سے تحریر کرتا تھا جو دحیہ اور حسین کے درمیان کی ہیں' تو اگر یہ اپنے دعوے میں سچا بھی ہو' تو ایسا رعونت کی وجہ سے ہوگا' یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس پر یہ الزام عائد ہو کہ اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کے خوبصورت صحابی حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی طرف کی جائے' حالانکہ اُس نے اس جرأت کا مظاہرہ صرف اس لیے کیا' کیونکہ لفظ کلبی کی نسبت دانیہ کے ساحل پر موجود ایک جگہ کی طرف ہوئی ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کلفی ہے' اس کا تلفظ

'ف' اور 'ب' کے درمیان ہے' اسی لیے پہلے یہ لفظ کلبی کو ایک ساتھ لکھا کرتا تھا' جہاں تک اس کی امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کا تعلق ہے' تو وہ اس کے نانا کے حوالے سے ہے کیونکہ اس کے نانا علی جمیل' جنہیں مراکش کے محاورے میں تصغیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے' وہ لمبے قد کے تھے اور اُن کی والدہ سید ابو بسام علوی حسینی کوفی ثم اندلسی کی صاحبزادی تھی اور اُس کے والد حسن بن علی' دانیہ کے رہنے والے تاجر تھے' اُنہوں نے اس کے نانا شیخ عتیق بن محمد سے قرآن کا علم حاصل کیا تھا۔ ابن مسدی بیان کرتے ہیں: میں نے مراکش کے ماہرین کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے نانا کا ذکر کرتے ہوئے صرف یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنو جمیل کی اولاد ہیں' اس کا بھائی ابو عمرو عثمان تھا۔ اُس کا لقب جمل بن جمیل تھا اور ابو خطاب علامہ تھا' اس نے مرتے دم تک مصر میں رہائش اختیار کیے رکھی۔

یہ دانیہ کا قاضی بھی رہا تھا' اس کے پاس ایک باجا بجانے والے کو لایا گیا تو اس نے اُس کی باچھیں چیرنے کا اور اُس کی شکل بگاڑنے کا حکم دیا' اسی طرح اس نے اپنے ایک غلام کی شرمگاہ اور خصیے کاٹ دیئے' جب اس بات کی اطلاع اُس وقت کے حکمران منصور کو ملی اور اُس کی طرف سے پیغام رساں آیا تو یہ چھپ گیا اور ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا اور افریقہ اور مشرق کے علاقوں کی طرف چلا گیا' پھر یہ واپس نہیں آیا۔ اس سے پہلے یہ تاجر کے طور پر کام کرتا رہا تھا' اس نے محمد بن عبدالرحمٰن حضرمی اور خشوعی سے سماع کیا تھا' جب یہ اندلس واپس آیا تو اس نے ابن جوزی کے حوالے سے مؤلف سے مقاماتِ حریری نقل کی اور یہ بات درست نہیں ہے' اس نے اندلس میں ابن خیر بشکوال' سہیلی اور ایک جماعت سے سماع کیا۔

پھر میں نے اس کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے کہ اس نے 560 ہجری سے لے کر 570 ہجری کے درمیان تک ایک جماعت سے سماع کیا' جن میں ابوبکر بن خیر ولواتی' ابوالحسن بن حنین شامل ہیں اور اس بارے میں اس پر انکار نہیں کیا گیا۔ میں یہ کہتا ہوں: بلکہ اس پر انکار کیا گیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اس کے حوالے سے تالیفات منقول ہیں جو اس کی وسعتِ علم پر گواہ ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کی تالیفات میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کی تصحیح و تضعیف کے حوالے سے اس پر اعتراضات کیے گئے ہیں' یہ 542 ہجری یا اس کے کچھ بعد پیدا ہوا تھا۔ ابن نقطہ کہتے ہیں: یہ معرفت اور فضیلت سے موصوف تھا' البتہ اس نے کچھ ایسی چیزوں کا دعویٰ کیا جن کی کوئی حقیقت نہیں تھی' ایک ثقہ راوی یعنی ابوالقاسم بن عبدالسلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ ابن دحیہ ہمارے پاس کھڑا ہوا اور یہ کہنے لگا: مجھے صحیح مسلم اور جامع ترمذی یاد ہے' راوی کہتے ہیں: تو میں نے ترمذی شریف کی پانچ احادیث اور مسند کی پانچ احادیث اور پانچ موضوع احادیث لیں اور اُنہیں ایک جزء میں رکھ کر اس کے سامنے ترمذی کی ایک حدیث پیش کی تو یہ بولا: یہ صحیح نہیں ہے' دوسری کے بارے میں اس نے کہا: میں اس سے واقف نہیں ہوں' تو یہ اُن میں سے کسی حدیث کو بھی پہچان نہیں سکا۔

ابو خطاب کا انتقال 633 ہجری میں ربیع الاوّل کے مہینے میں ہوا۔

۶۰۸۰- عمر بن حفص بن محبر

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ کچھ اُمتوں کا سلام کرنے کا طریقہ تھا' سب سے پہلے اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا تھا' وہ اپنے جانوروں کو چراتے ہوئے بیت المقدس کے کچھ

پہاڑوں کی طرف نکل گئے تھے تو اُنہوں نے بیت المقدس کو تسبیح بیان کرتے ہوئے سنا''۔

اس کے بعد اس راوی نے ایک طویل موضوع حدیث نقل کی ہے جسے قیس بن حفص دارمی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے مرفوع ہونے میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہو سکتا ہے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہ روایت موقوف ہو۔

۶۰۸۱- عمر بن حفص، ابوحفص عبدی

اس نے ثابت بنانی سے اور اس سے علی بن حجر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہے' یہ عمر بن حفص بن ذکوان ہے' امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا اور اسے پھاڑ دیا تھا' علی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جسے عمر بن ابوخلیفہ کہا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق ابوخلیفہ کا نام حجاج بن عتاب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يد الرحمن على راس المؤذن ما دام يؤذن، انه ليغفر له مد صوته اين بلغ.

''مؤذن جب تک اذان دیتا رہتا ہے اُس وقت تک رحمٰن کا ہاتھ مؤذن کے سر پر رہتا ہے اور اُس کی آواز جہاں تک بھی جاتی ہے اُس کی اتنی ہی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رفع قرطاسا من الارض فيه بسم الله الرحمن الرحيم اجلالا لله ان يداس كتب من الصديقين وخفف عن والديه وان كانا من المشركين. ومن كتب بسم الله الرحمن الرحيم وجوده تعظيما لله غفر له.

''جو شخص زمین سے کچھ ایسا کاغذ اُٹھالے جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے احترام کے پیش نظر اُسے اُٹھائے تو اُس شخص کا نام صدیقین کے صحیفہ میں لکھا جاتا ہے اور اُس کے والدین سے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ مشرک ہوں' اور جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خوبصورت کر کے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے لیے لکھتا ہے تو اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت درست نہیں ہے۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

جاء موسىٰ عزيزا بعد ما محى من النبوة، فحجبه فرجع وهو يقول: مائة موتة اهون من ذل ساعة.

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نبوت میں جانے کے بعد غصے کے عالم میں آئے' تو اُن سے حجاب کر لیا گیا تو یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ ایک گھڑی کی ذلت سے ایک سو مرتبہ مرجانا زیادہ آسان ہے''۔

جہاں تک عقیلی کا تعلق ہے تو اُس نے عمر بن حفص عبدی اور عمر بن ابوخلیفہ کے درمیان فرق کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۰۸۲- عمر بن حفص ازدی

اس نے ابوجمرہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۰۸۳- عمر بن حفص (ق) بن عمر بن سعد القرظ

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے اذان کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۰۸۴- عمر بن حفص

یہ عمان کا قاضی تھا' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے' اس کے بیٹے نے اس کے حالات مختصر طور پر نقل کیے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے۔

۶۰۸۵- عمر بن حفص قرشی مکی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لم يزل النبی صلی الله عليه وسلم يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم حتی مات.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز میں پڑھتے رہے''۔

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' ابن جریج کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' یا پھر سعید بن خثیم ہلالی نے اسے نقل کیا ہے اور سعید کو یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس پر تنقید کی ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۶۰۸۶- عمر بن حفص دمشقی خیاط معمر

یہ ایک بوڑھا ہے جو یہ سمجھتا تھا کہ اس نے معروف خیاط کی طرف کچھ احادیث کی جھوٹی نسبت کی ہے جیسا کہ معروف کے حالات میں آگے چل کر یہ بات آئے گی۔ یہ اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس کی عمر 107 سال ہوئی تھی' اس نے 250 ہجری کے بعد احادیث بیان کی تھیں' اس نے احمد بن عامر اور احمد بن عمیر بن جوصا نے اس سے روایات نقل کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۰۸۷- عمر بن حفص بن عمر اشقر بخاری

اس نے محمد بن عبداللہ انصاری اور علی بن حسن بن شقیق سے روایات نقل کی ہیں' ابوالفضل سلیمانی بیان کرتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۰۸۸- عمر بن حفص بن عمر بن بری

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوحفص ہے اور اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۰۸۹- عمر بن حفص مدنی

اس نے عثمان بن عبدالرحمان وقاصی سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے' اس سے ایک جھوٹی حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سره ان يسلم فليلزم الصمت.

''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ سلامت رہے تو اُسے خاموش رہنا چاہیے''۔

۶۰۹۰- عمر بن حکم (م، د، ت، ق) بن ثوبان

یہ تابعی ہے' اس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہیں' امام بخاری نے اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی' ابن جوزی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری نے یہ فرمایا ہے: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی' عقیلی نے آدم بن موسیٰ کے حوالے سے امام بخاری سے یہی بات نقل کی ہے' پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی ہے' کیونکہ موسیٰ نامی راوی واہی ہے' اس روایت کو مکی بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دون الله سبعون الف حجاب من نور وظلمة، ما تسمع نفس شيئا من حسن ذلك الحجاب الا زهقت نفسها.

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے آگے نور اور ظلمت کے ایک ہزار حجابات ہیں' اُس حجاب کے پرے سے جو شخص جو بھی چیز سنتا ہے اُس کی جان نکل جاتی ہے''۔

یہ روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' ہونا یہ چاہیے تھا کہ یہ موسیٰ ربذی کے حالات میں ذکر کی جاتی۔

۶۰۹۱- عمر بن حکم ہذلی

یہ بصری بزرگ ہے' امام ابوحاتم اور امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی' میں یہ کہتا ہوں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۰۹۲- عمر بن حماد بن سعید ابح

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: یہ اُن لوگوں میں سے ہے' جو بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ متروک قرار دیئے جانے کے مستحق قرار پائے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ شیبان' خلیل بن عمر اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی منکر روایات میں سے ایک وہ ہے' جو خلیل بن عمر نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقر منهم بالتوحید.

''میرے پروردگار نے میرے اہل بیت میں سے اُن افراد کے بارے میں' میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اُن میں سے جو توحید کا اقرار کرے گا''۔

۶۰۹۳- عمر بن حمزہ (م، د، ت، ق) بن عبداللہ بن عمر عدوی عمری

اس نے اپنے چچا سالم سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

(امام ذہبی بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس سے عبدالرحمٰن بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من شرار الناس منزلة يوم القيامة رجل يفضي الى المراة ... الحديث.

''قیامت کے دن قدر و منزلت کے اعتبار سے بدترین فرد وہ ہوگا' جو مرد کسی عورت کے پاس جائے''۔

تو یہ اُن روایات میں سے ایک ہے' جو عمر سے منقول ہے اور اُنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابواسامہ' مروان بن معاویہ اور ابوعاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور ابومسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۶۰۹۴- عمر بن حوشب

یہ امام عبدالرزاق کا استاد ہے اور اس کی حالت مجہول ہے۔

۶۰۹۵- عمر بن حیان (ت، ق) دمشقی

اس نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' سعید بن ابوہلال کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۰۹۶- عمر بن ابوخثعم

یہ ابن راشد ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا اور یہ واہی ہے۔

۶۰۹۷- عمر بن خثعم حمصی

یہ صدوق ہے' بقیہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۹۸- عمر بن خلیفہ

ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوخلیفہ ہے' اس نے ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۰۹۹- عمر بن ابوخلیفہ (س) عبدی بصری

اس نے محمد بن زیاد قرشی سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے'

امام دارمی کہتے ہیں: یعقوب بن ابراہیم نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت ہمیں بیان کی ہے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۶۱۰۰- عمر بن خلدہ (د،ق) قاضی

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۶۱۰۱- عمر بن داؤد بن سلمون

یہ ابوعلی اہوازی کا استاد ہے اور اہل ثغر سے تعلق رکھتا ہے اس نے جھوٹی روایت نقل کی ہے اور شاید اُسے ایجاد کرنے والا شخص یہی ہے کیونکہ اس نے اہوازی سے اُسے سنا ہے جس میں یہ کہتا ہے کہ میں نے قرآن کو 42 دن میں ایک ہزار مرتبہ ختم کیا' تو یہ شیخ اس بات سے شرم محسوس نہیں کرتا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟

۶۱۰۲- عمر بن داؤد

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

السواك يزيد الرجل فصاحة.

''مسواک آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے''۔

عقیلی کہتے ہیں: یہ اپنے استاد کی طرح مجہول ہے اور یہ روایت منکر ہے اس روایت کو نقل کرنے میں معلیٰ بن میمون منفرد ہے (امام ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: معلیٰ نامی راوی ضعیف ہے۔

۶۱۰۳- عمر بن داؤد

اس نے ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قالوا: يا رسول الله، ما نسمع منك نحدث به كله ؟ قال: نعم، الا ان تحدث قوما حديثاً لا تضبطه عقولهم، فيكون على بعضهم فتنة.

''لوگوں نے یہ عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ بھی سنتے ہیں کیا اُسے آگے بیان کر دیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! البتہ جب تم کسی ایسی قوم کے سامنے کوئی ایسی بات بیان کرنے لگو جن کی عقل میں وہ بات نہ آسکے تو یہ ہوسکتا ہے کہ اُن میں سے بعض لوگوں کے لیے وہ بات آزمائش بن جائے''۔

۶۱۰۴- عمر بن ذر (خ،س) ہمدانی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق اور ثقہ ہے لیکن یہ ارجاء کے فرقہ کا سردار ہے' ایک قول کے مطابق یہ اس بارے میں نرم رائے رکھتا تھا لیکن یہ بہترین خطیب تھا' اس سے ابونعیم' فریابی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۰۵- عمر بن ذر

اس نے ابوقلابہ سے روایات نقل کی ہیں' یعقوب فسوی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۶۱۰۶- عمر بن ذویب

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ رقی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۰۷- عمر بن راشد (ت،ق) یمامی

اس نے نافع اور یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ عمر بن ابوخثعم ہے' جسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ یہ عمر بن ابوخثعم ہے' حالانکہ ابن ابوخثعم' عمر بن عبداللہ ہے' عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس نے یحییٰ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ منکر ہیں' جوزجانی کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے عمر بن راشد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے' امام ابوزرعہ لین کہتے ہیں: عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابوعبید آجری کہتے ہیں: امام ابوداؤد سے عمر بن راشد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ معمر بن راشد کا بھائی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' انہوں نے اسی طرح کہا ہے لیکن یہ عمر دوسرا ہے کیونکہ اُنہوں نے ابوداؤد سے عمر بن راشد کے بارے میں دریافت کیا تھا جس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا تھا: وہ ضعیف ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ مضطرب ہے اور قائم نہیں ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا بعثتم رسولا الی فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم.

"جب تم کسی قاصد کو کہیں بھیجو تو خوبصورت چہرے اور اچھے نام والے شخص کو بھیجو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

"کسی ایک دین کا پیروکار کسی دوسرے دین کے پیروکار کا وارث نہیں بنے گا اور کسی ایک دین کے پیروکار کی گواہی دوسرے دین کے پیروکار کے خلاف درست نہیں ہوگی' البتہ میری اُمت کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ ان کی گواہی دوسرے تمام لوگوں کے خلاف درست ہوگی"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

سیروا سبق المفردون.قلنا: یا رسول الله، وما المفردون؟ قال الذین یهتزون الی ذکر الله، یضع عنهم الذکر اثقالهم فیاتون یوم القیامة خفافا.

"تم لوگ سفر کرو کیونکہ مفردون سبقت لے گئے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کے ذکر کی طرف جھکتے ہیں اور ذکر اُن کے بوجھ (یعنی گناہوں کا وزن) اُن سے اُٹھالے گا اور وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے"۔

دولابی بیان کرتے ہیں: عمر بن راشد یمامی نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس کا نام عمر بن عبداللہ بن ابوخثعم ہے اور اس کی کنیت ابوحفص ہے اس نے یحییٰ اور ایاس بن سلمہ سے جبکہ اس سے وکیع اور زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں اس نے ثقہ آئمہ سے موضوع روایات نقل کی ہیں اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس پر اعتراض کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قرا الدخان في ليلة اصبح يستغفر له سبعون الف ملك.

"جو شخص رات کے وقت سورۂ دخان کی تلاوت کرلے گا اُس کی یہ حالت ہوگی کہ ستر ہزار فرشتے صبح تک اُس کے لیے دعا کرتے رہیں گے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صلى بعد المغرب ركعتين لم يتكلم فيهن بشيء عدل له عبادة اثنتي عشرة سنة.

"جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کرے جن کے درمیان کوئی کلام نہ کرے تو یہ چیز اُس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوگی"۔

یہ روایت زید بن حباب نے اس راوی سے نقل کی ہے۔

عثمان بن ابوشیبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح دعاء الا يستفتحه بسبحان ربي الاعلى العلي الوهاب.

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سنا کہ آپ جب بھی کسی دعا کا آغاز کرتے تھے تو آپ اس سے پہلے یہ پڑھتے تھے:" میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے اور بزرگی کا مالک ہے اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من كثر كلامه كثر سقطه، ومن كثر سقطه كثرت ذنوبه، ومن كثرت ذنوبه كانت النار اولى به.

"جس شخص کا کلام زیادہ ہوتا ہے اُس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوتی ہے جس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اُس کے گناہ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنم کا زیادہ حقدار ہوتا ہے"۔

طبرانی بیان کرتے ہیں: اس روایت کو ابراہیم نامی راوی کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا خیر فی التجارۃ الا لمن اذا باع لم یحمد واذا اشتری لم یذم، وکسب من حلال، ووضعه فی حلال.

''تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے' ماسوائے اُس شخص کے' کہ جو کوئی چیز فروخت کرے تو تعریف نہ کرے اور جب کوئی چیز خریدے تو مذمت نہ کرے' اور اُس کی کمائی حلال کی ہو اور وہ اسے حلال طور پر خرچ کرے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

جزء من سبعین جزءا من النبوۃ تاخیر السحور، وتبکیر الفطر، واشارۃ الرجل باصبعه فی الصلاۃ.

''نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء یہ ہے کہ سحری تاخیر سے کی جائے افطاری جلدی کی جائے اور آدمی نماز کے دوران صرف انگلی کے ذریعہ اشارہ کرے''۔

اس میں ابوحازم نامی راوی کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۱۰۸- عمر بن راشد کوفی

یہ محمد بن راشد اور اسماعیل بن راشد کا بھائی ہے' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ سب لوگ ایک ہی ماں کی اولاد ہیں' ایک قول یہ ہے کہ یہ چار بھائی ہیں' ان کے باپ کی کنیت ابواسماعیل ہے' عمر نامی اس راوی کو بعض حضرات نے کسی دلیل کے بغیر لین قرار دیا ہے۔

۶۱۰۹- عمر بن راشد مدنی جاری ابوحفص

اس نے ابن عجلان' مالک' یزید بن عبدالملک نوفلی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس کی روایت کو جھوٹ اور فریب پایا ہے' عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس نے جار نامی جگہ پر رہائش اختیار کی تھی' یہ مصر میں بھی رہتا رہا ہے۔ مطرف بن عبداللہ' ابومصعب مدینی اور یعقوب فسوی نے اس سے روایات کی ہیں۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سرہ ان یلقی اللہ وھو عنه راض فلیکثر الصلاۃ علی.

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تو اُس شخص کو مجھ پر بکثرت درود بھیجنا چاہیے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ خلق اللہ منها طائرا یتعلق ببعض ارکان العرش فیقولها حتی تقوم الساعة ویکتب له اجرها.

''جو شخص یہ پڑھتا ہے: سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ایک پرندے کو پیدا کرتا ہے جو عرش کے کسی ایک پائے سے متعلق ہو جاتا ہے اور وہ قیامت قائم ہونے تک اس کلمہ کو پڑھتا رہے گا اور اس کا اجر اُس شخص کے

لیے نوٹ کیا جائے گا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات میں ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی۔ اس کی نقل کردہ احادیث میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لیکونن فی ولد العباس ملوك ... وذكر الحديث.

''عنقریب حضرت عباس کی اولاد میں سے بادشاہ ہوں گے''۔

اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۶۱۱۰- عمر بن راشد ثقفی

اس نے امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عمر بن رشید ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دو آدمیوں نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۱۱- عمر بن ربیع خشاب

قراب نے ''الوفیات'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

۶۱۱۲- عمر بن ربیعہ، ابو ربیعہ ایادی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۱۱۳- عمر بن ردیح

اس نے عطاء بن ابومیمونہ سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۶۱۱۴- عمر بن روبہ تغلبی حمصی (عو)

یہ محمد بن حرب کا استاد ہے اور یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے'

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن عیاش نے اس سے روایت نقل کی ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

تحوز المراة ثلاث مواريث: عتيقها، ولقيطها، وولدها الذى لاعنت عليه،

''عورت تین طرح کی وراثت حاصل کر لیتی ہے: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی' جس بچے کو اُس نے اُٹھا کر پالا ہو اور اُس کا وہ بچہ جس کے حوالے سے اُس نے لعان کیا ہو''۔

عمر نامی راوی سے ''سنن'' میں اس کے حوالے سے کوئی روایت منقول نہیں ہے اور اس راوی کے حوالے سے دحیم نے یہ کہا ہے کہ میرے علم کے مطابق یہ ''ثقہ'' ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے لیکن حجت نہیں ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۶۱۱۵- عمر بن رِیاح (ق) ابوحفص عبدی بصری

یہ عمر بن ابوعمر عبدی ہے اس نے عبداللہ بن طاؤس اور عمرو بن شعیب سے جبکہ اس سے ایوب بن محمد ہاشمی عبیداللہ بن یوسف جبیری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں فلاس بیان کرتے ہیں: یہ دجال ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحجامة في الراس شفاء من سبع: الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، والصداع، والضرس، ووجع العين.

''سر میں پچھنے لگوانا سات بیماریوں سے شفاء کا باعث ہے: جنون جذام برص چھینکیں آنا سر کا درد داڑھ کا درد اور آنکھ کی تکلیف''۔

اس کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت بھی منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استقبلہ جبرائیل فناولہ یدہ فابی، وقال: انك اخذت بید یهودی. قال: فتوضا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبریل علیہ السلام سے سامنا ہوا آپ نے اپنا دست مبارک اُن کی طرف بڑھایا تو اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ نہیں ملایا اور یہ کہا: آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہودی کا ہاتھ تھاما تھا پھر اُنہوں نے کہا: اب آپ وضو کیجئے''۔

۶۱۱۶- عمر بن ابوزائدہ (خ،م،س)

یہ زکریا کا بھائی ہے ثقہ اور معروف ہے امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ حدیث میں مستقیم ہے لیکن یہ قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے قیس بن ابوحازم سے سماع کیا ہے۔

۶۱۱۷- عمر بن زرعہ خارفی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اپنی سند کے ساتھ عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے:

اذا جامع فی الحج فبدنة، واذا جامع فی العمرة فشاة.

''جب آدمی حج کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے تو اسے تاوان میں اونٹ دینا پڑے گا اور اگر وہ عمرہ کے دوران ایسا کرلے تو پھر بکری دینا پڑے گی''۔

اس سے قتیبہ نے بھی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۱۸- عمر بن زیاد ہلالی کوفی

امام بخاری کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخل عمر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی سریر قد اثر فی جنبہ ... الحدیث.

''ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اُس وقت پلنگ پر تشریف فرما تھے جس کے بان کا نشان آپ کے پہلو پر لگ گیا تھا''۔ اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۱۱۹- عمر بن زیاد، مدنی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ یعقوب بن حمید بن کاسب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۱۲۰- عمر بن زید صنعانی (د، ت، ق)

اس نے ابوزبیر اور محارب بن دثار سے جبکہ اس سے امام عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی بھی ہیں۔

یحییٰ بن ابوبکیر نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیس علی مداوی ضمان.

''دواء دینے والے پر (یعنی ڈاکٹر پر) تاوان نہیں ہوگا''۔

محمد بن سہل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل الھرة واکل ثمنھا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اُس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے''۔

۶۱۲۱- عمر بن ابوسحیم

اس نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس حدیث کی شناخت نہیں ہوسکی جو یحییٰ بن ابواسحاق حضرمی کے حوالے سے اُس سے منقول ہے۔

۶۱۲۲- عمر بن سعد (س) بن ابو وقاص زہری

یہ اپنی ذات کے اعتبار سے تہمت یافتہ نہیں ہے لیکن کیونکہ یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا تھا اور اس نے اس میں بھرپور حصہ لیا تھا (اس لیے اس پر تنقید کی گئی ہے)۔

شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن سعد نامی اس راوی کے بارے سے ایک روایت نقل کی تو ایک شخص اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈر نہیں لگتا' آپ عمر بن سعد سے روایت نقل کر رہے ہیں' تو شعبہ رونے لگے اور بولے: اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ عجلی کہتے ہیں: کئی لوگوں نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ "ثقہ" ہے' احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے یحیٰی بن معین سے سوال کیا: کیا عمر بن سعد ثقہ ہے؟ تو وہ بولے: جس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں حصہ لیا ہو' وہ کیسے ثقہ ہو سکتا ہے؟ خلیفہ کہتے ہیں: مختار نے 65 ہجری میں اسے قتل کروا دیا تھا۔

۶۱۲۳- عمر بن سعد خولانی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۶۱۲۴- عمر بن سعد

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے' یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۶۱۲۵- عمر بن سعد

اس نے عمر بن عبداللہ ثقفی سے اس کے والد کے حوالے سے' اس کے دادا سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے اسماعیل بن موسیٰ نے روایت نقل کی ہے' اس کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۱۲۶- عمر بن سعید دمشقی، ابوحفص

اس نے سعید بن بشیر اور سعید بن عبدالعزیز دمشقی سے' جبکہ اس سے احمد بن علی الابار' ابن ابو دنیا اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس کی حدیث کو نوٹ کیا تھا لیکن پھر اسے ایک طرف رکھ دیا' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس نے ہمارے سامنے سعید بن بشیر کی تحریر نکالی تو اُس میں سعید بن ابوعروبہ سے منقول روایات تھیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' امام مسلم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ اس کا انتقال 225 ہجری میں ہوا۔

۶۱۲۷- عمر بن سعید

اس نے سلمہ سے روایت نقل کی ہے' عقیلی بیان کرتے ہیں: نقل کے حوالے سے یہ "مجہول" ہے اور اس کی نقل کردہ روایت محفوظ بھی نہیں ہے اور وہ یہ روایت ہے:

المتم الصلاة فی السفر کالمفطر فی الحضر.

''سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرنے والا شخص اسی طرح ہے جس طرح وہ مقیم ہونے کے دوران روزہ چھوڑ دے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وانما یروی هذا الصائم فی السفر.

''یہ روایت سفر کے دوران روزہ رکھنے والے شخص کے بارے میں نقل کی گئی ہے''۔

۶۱۲۸- عمر بن سعید وقاصی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس سے جھوٹی روایات منقول ہیں' اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۱۲۹- عمر بن سعید (ق)

اس نے عمرو بن شعیب سے روایت نقل کی ہے' حسن بن صالح اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں وارث بنے گی۔

۶۱۳۰- عمر بن سعید بصری انج

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۱۳۱- عمر بن سعید بن سریج

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے' یہ لین ہے' اسے ابن سرحہ کہا گیا ہے' ابن حبان اور ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: زہری کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات مستقیم نہیں ہیں' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قلت: یا رسول الله، ما نجاة هذا الامر ؟ قال فی الکلمة التی اردت عمی علیها.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس معاملے کی نجات کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس کلمہ میں' جو میں چاہتا تھا کہ میرے چچا اسے پڑھ لیتے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: عمر بن سعید نامی اس راوی کے علاوہ اور کسی نے اس کی سند کو عمدہ طور پر بیان نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

التقی آدم وموسی.

''ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: تو محدثین نے اس روایت کے بارے میں زہری پر مختلف حوالے سے اختلاف کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تقوم الساعة حتى يسيل واد من اودية الحجاز بالنار تضيء له اعناق الابل ببصرى.

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی وادیاں آگ سے اس طرح نہیں بھر جائیں گی کہ اُن سے بصریٰ میں موجود اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: عمر نامی اس راوی کی بعض روایات ثقہ راویوں سے مختلف ہیں۔

میں نے حافظ ضیاء کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: یہ عمر بن سعید بن سرحہ ہے' اور پھر یہ کہا ہے: اس کا اسم منسوب تنوخی ہے' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من مس فرجه فليتوضا.

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

اس نے یہ روایت سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے زہری سے اس کی مانند نقل کی ہے اور اسی روایت کو معمر نے زہری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

جبکہ بعض دیگر راویوں نے اسے اپنی سند کے ساتھ زہری کے حوالے سے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور ایک قول کے مطابق دیگر راویوں نے بھی زہری سے نقل کی ہے۔

۶۱۳۲- عمر بن سفینہ (د،ت) ابو بریہ

اس نے اپنے والد سے راکھ کے رنگ کے لمبی گردن والے پرندے کھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی سند مجہول ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ابراہیم بن عمر کے والد کے حوالے سے' اُن کے دادا سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم حبارى.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راکھ کے رنگ کے لمبی گردن والے پرندے کا گوشت کھایا ہے''۔

بریہ نامی راوی اپنے والد سے منکر کردہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۱۳۳- عمر بن ابوسلمہ (عو) بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری

یحییٰ القطان کہتے ہیں: شعبہ نے عمر بن ابوسلمہ کو ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ احمد بن ابوخیثمہ نے اُن سے جو روایت نقل کی ہے اُس میں یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ

واسط آیا تھا اور وہاں اس نے احادیث بیان کی تھیں' امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام ابوحاتم نے یہ بھی کہا ہے: میرے نزدیک یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اپنے ایک اموی بھانجے کے ساتھ عباسیوں کی حکومت کے آغاز میں بغاوت کے لیے اُٹھا تھا لیکن اس کا معاملہ مکمل نہیں ہوسکا' عبداللہ بن علی نے شام میں اس پر کامیابی پائی اور 133 ہجری میں اسے قتل کروادیا۔

اس کے حوالے سے منقول ایک روایت کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے (جو درج ذیل ہے:)

لعن زوارات القبور.

''قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے''۔

تو عبدالحق نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ محدثین کے نزدیک عمر نامی راوی ضعیف ہے' تو اس بارے میں عبدالحق نے زیادتی کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود والنصاری..

''سفید بالوں کی رنگت تبدیل کردو' یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو''۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو بھی مستند قرار دیا ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا سرق العبد فبعه ولو بنش.

''جب کوئی غلام چوری کرے' تو اُسے فروخت کردو' خواہ اُسے ایک نش کے عوض میں کرو''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ''ایک نش'' بیس درہم کا ہوتا ہے اور ''نش'' کا یہ مطلب بھی ہے کہ کسی چیز کا نصف حصہ۔ عمر نامی اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں۔ جریج اور چرواہے کے واقعہ کے بارے میں امام بخاری نے اس سے منقول روایت کو تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: عمر بن ابوسلمہ نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۴- عمر بن ابوسلمہ غفاری

اس نے ابن ابوفدیک سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۱۳۵- عمر بن سلیمان

اس نے ضحاک بن حمرہ سے روایت نقل کی ہے' اور اس نے واقعہ معراج سے متعلق حدیث موضوع الفاظ کے ذریعہ نقل کی ہے۔

۶۱۳۶- عمر بن سلیمان حادی

یہ عمر بن موسیٰ بن سلیمان سامی بصری ہے' جو کدیمی کا چچا ہے' اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس کی

حدیث ایک نسخہ میں واقعہ ہوئی تھی' یہ عالی سند میں مامون ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور حدیث کو چوری کرتا تھا اور اسانید کو مختلف طور پر نقل کرتا تھا۔

اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صلاة الليل مثنى مثنى.

''رات کی نماز کو دو دو کر کے ادا کیا جائے گا''۔

درست روایت وہ ہے' جو دیگر حضرات نے نقل کی ہے' جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بجائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: عمران سختیانی کے سامنے عمر نامی اس راوی کا نام مشتبہ ہو گیا تھا' تو اُنہوں نے یہ کہہ دیا: کہ موسیٰ بن سلیمان بن عبید سامی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

۶۱۳۷- عمر بن ابوسلیمان

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ حجازی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' اس نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں' شبل بن عباد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۸- عمر بن سلیم (د، ق) باہلی بصری

اس نے حسن بصری' ابوشیبہ' یوسف بن ابراہیم اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ابوولید سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے سہل بن تمام' ہیثم بن جمیل' امام مسلم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شیخ ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس سے منکر حدیث منقول ہے۔

۶۱۳۹- عمر بن سہل (ق)

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' یہ بصری ہے' اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے مبارک بن فضالہ اور بحر بن کنیز سقاء سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یعقوب فسوی' بشر بن موسیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صدوق ہے لیکن سند میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے' ابن حبان نے ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔

۶۱۴۰- عمر بن سیار

یہ زہری کا بھتیجا ہے اور متین ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سره ان ينجو فليلزم الصمت.

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نجات پا لے اُسے خاموشی کو اختیار کرنا چاہیے''۔

۶۱۴۱- عمر بن شاکر (ت) بصری

یہ واہی ہے' اس کے حوالے سے تقریباً بیس منکر روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں' نصر بن لیث' عثمان طرائفی' اسماعیل' جو ''سدی'' کا نواسہ ہے' اُنہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اور اس حوالے سے اُن پر تنقید کی گئی ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایک نسخہ منقول ہے جس میں تقریباً بیس احادیث غیر محفوظ ہیں' جن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

ياتي على الناس زمان الصابر منهم على دينه له اجر خمسين منكم.

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اُن میں سے اپنے دین پر صبر کرنے والے کو تم میں سے پچاس آدمیوں جتنا اجر ملے گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ياتي على الناس زمان الصابر منهم على دينه كالقابض على الجمر.

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اُن میں سے کوئی ایک شخص' جو اپنے دین پر صبر کرنے والا ہو' وہ یوں ہوگا جیسے اُس نے ہاتھ میں انگارے پکڑے ہوئے ہیں''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سمع بعلم فطلبه لم ينصرف الا وهو مغفور له.

''جو شخص علم کے بارے میں سنے پھر اُس کے حصول کے لیے نکل کھڑا ہو' تو جب وہ واپس آتا ہے تو اُس کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من سر اخاه المؤمن سره الله.

''جو شخص اپنے مؤمن بھائی کو خوش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے خوش کرے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

رحم الله اخي اسحاق، لقد كان صبورا.

''اللہ تعالیٰ میرے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام پر رحم کرے' وہ بہت زیادہ صبر کرنے والے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

من حمل علی امتی اربعین حدیثاً بعثہ اللہ فقیھا عالما.

''میری اُمت کے لیے جو شخص چالیس احادیث یاد کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اُسے فقیہہ اور عالم کے طور پر زندہ کرے گا''۔

یہ روایت ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ سلیمان نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے اور مناسب یہ تھا کہ یہ اُس کے حالات میں ذکر کی جاتی۔

۶۱۴۲- عمر بن شبیب (ق) مسلی کوفی

اس نے عبدالملک بن عمیر اور لیث سے جبکہ اس سے ابراہیم بن سعید جوہری' سعدان بن نصر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ لین ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام نسائی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن تھوڑی روایات نقل کرنے کے باوجود زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے طلاق کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے جو ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

طلاق الامۃ اثنتان وعدتھا حیضتان.

''کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی عدت دو حیض ہوگی''۔

اس روایت کو امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

۶۱۴۳- عمر بن شریک

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۱۴۴- عمر بن شریح

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راوی عمر بن سعید بن سریج ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' یہ ''ش'' کے ساتھ نہیں ہے' اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۶۱۴۵- عمر بن شقیق (د) بصری

یہ حسن بن عمر کا والد ہے' اس نے اسماعیل بن سالم سے روایت نقل کی ہے' اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے' ابن عدی نے اس کے

حوالے سے تین روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا' جس نے اسے ضعیف قرار دیا ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بهم فقرا سورة من الطوال، ورکع خمس رکعات، وسجد سجدتین، ثم قام ثانیا فقرا سورة من الطوال ورکع خمسا، ثم سجد سجدتین، ثم جلس کما هو یدعو حتی تجلی .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے طوالِ مفصل میں سے ایک سورت کی تلاوت کی' آپ نے پانچ مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ دوسری رکعت ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے طوال سے تعلق رکھنے والی ایک سورت کی تلاوت کی اور پانچ مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آپ بیٹھ گئے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوگیا''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن شقیق جرمی نامی یہ راوی منفرد نہیں ہے' بلکہ اس روایت کو عبداللہ بن ابوجعفر رازی نے اپنے والد کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

۶۱۴۶- عمر بن شوذب

اس نے عمرہ بنت فلاں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ خاتون ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزریں' اُس کے ساتھ ایک ضامن تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ تم نے کتنے میں حاصل کیا ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: اتنے' اتنے میں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سستا اور اچھا ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے اسے کوفہ میں نشہ کے عالم میں دیکھا تھا' (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وکیع اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۱۴۷- عمر بن شیبہ

اس نے سعید مقبری اور نعیم مجمر سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۱۴۸- عمر بن صالح واسطی

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے' اسلم بن سہل بحشل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۴۹- عمر بن صالح بصری، ابوحفص ازدی

اس نے ابوجمرہ سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابراہیم بن

موسیٰ فراء نے اس پر تنقید کی ہے امام نسائی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے یہ عمر بن صالح بن ابوزاہر یہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وفد على النبي صلى الله عليه وسلم وفد من دوس - وهم ازد شنوءة - فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مرحبا بالازد، احسن الناس وجوها، واطيبهم افواها، واعظمهم امانة، انتم مني، وانا منكم، شعاركم يا مبرور.

''دوس قبیلہ کا ایک وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یہ ازدشنوءہ کے لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ازدقبیلہ کے لوگوں کو خوش آمدید! ان کے چہرے سب سے زیادہ خوبصورت ہیں ان کے منہ سب سے زیادہ پاکیزہ ہے جو امانت کے حوالے سے سب سے بہترین ہیں تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تمہارا مخصوص نشان (یا نعرہ) ''یا مبرور'' ہوگا''۔

یہ روایت ایک جماعت نے داؤد بن رشید نامی راوی سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حي من العرب يدعوهم الى الاسلام، فلم يقبلوا الكتاب، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اما اني لو بعثت به الى قوم بشط عمان من ازد شنوءة واسلم لقبلوه، ثم بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الجلندا يدعوه الى الاسلام فقبله واسلم، وبعث بهدية، فقدمت وقد قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجعل ابو بكر الهدية موروثا، ومنحها بني فاطمة وبني العباس.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے ایک قبیلہ کی طرف خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کو قبول نہیں کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس خط کو عمان کے کنارے پر موجود ازدشنوءہ اور اسلم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف بھیجوں تو وہ اسے قبول کر لیں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مکتوب کو جلندا کی طرف بھیجا اور اُنہیں اسلام کی دعوت دی تو اسے اُنہوں نے اور اسلم قبیلہ کے لوگوں نے قبول کر لیا اور اُن لوگوں نے ایک تحفہ بھی بھیجا جب وہ لوگ آئے تو اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس تحفہ کو وراثت کے تحت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد کو ہدیہ کے طور پر دے دیا''۔

۶۱۵۰- عمر بن صالح مدنی

اس نے عبداللہ بن عمر عمری سے روایت نقل کی ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۱۵۱- عمر بن صالح

یہ ایک شیخ ہے جس نے عبداللہ بن یزید سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۱۵۲- عمر بن ابوصالح

اس نے ابوغالب سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ اس سے روایت کرنے والا شخص منکر روایات کے حوالے سے مشہور ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو عقل اور اُس کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۶۱۵۳- عمر بن صبح (ق) خراسانی، ابونعیم

اس نے قتادہ اور یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عیسیٰ بن موسیٰ غنجار' محمد بن یعلیٰ زنبور اور مجہول راویوں کی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مهور الحور قبضات التمر وفلق الخبز.

''حور کا مہر چند مٹھی کھجوریں اور ایک روٹی کا ٹکڑا ہے''۔

امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة اوطاس في برد شديد، وكان شباب المسلمين يحتلمون فيغتسلون بالماء البارد، فيتاذون حتى شكوا ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: اذا اخذ احدكم مضجعه فليذكر الله، يسبح حين يحس بالنعاس، فاذا احس بالنعاس فليقل ثلاث مرات: اعوذ بالله من الاحلام والاحتلام، وان يلعب الشيطان بي في اليقظة والمنام.

''ہم نے شدید سردی کے عالم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اوطاس میں شرکت کی' مسلمانوں کے نوجوانوں کو احتلام ہوتا تھا تو وہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ غسل کرتے تھے' اس سے اُنہیں اذیت لاحق ہوتی تھی' اُنہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور جب اُسے اونگھ محسوس ہونے لگے تو وہ سبحان اللہ پڑھے' اور جب اُسے اونگھ محسوس ہونے لگے تو وہ تین مرتبہ یہ پڑھے: میں جھوٹے خواب اور احتلام سے اور اس بات سے کہ شیطان بیداری یا سونے کے عالم میں میرے ساتھ کھیل کرے' (ان سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اُن دنوں نوجوان مسلمان تھا' مجھے بھی احتلام اور غسل کرنے اور ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اذیت ہوتی تھی' ہم نے اس کلام کو استعمال کیا تو ہمیں اس سے نجات مل گئی''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن یعلیٰ نامی راوی واہی ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

احمد بن علی سلیمانی کہتے ہیں: عمر بن صبح وہ شخص ہے، جس نے نبی اکرم ﷺ کے خطبہ کے آخری الفاظ ایجاد کیے تھے۔

۶۱۵۴- عمر بن صبیح کندی

اس نے احنف بن قیس کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیے جانے والی روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۱۵۵- عمر بن صہبان (ق) اسلمی مدنی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن محمد بن صہبان ابوجعفر اسلمی ہے، اس نے نافع، زید بن اسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ ابراہیم بن ابویحییٰ کا ماموں ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ٹکے کا بھی نہیں ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، امام ابوحاتم اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، امام بخاری کہتے ہیں: یہ ابراہیم بن ابویحییٰ کا ماموں ہے، پھر امام بخاری نے تعلیق کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دعائه: اللّهم انى اعوذ بك من قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، (ومن دعاء لا يسمع ، ومن علم لا ينفع. فقيل: يا نبى الله، ما القلب الذى لا يخشع ؟ قال: قلب ليس بعاتب ولا تائب.قيل: فما نفس لا تشبع ؟ قال: التى لا ترضى بما قسم لها.قيل: فما دعاء لا يسمع ؟ قال: دعاء الآلهة يقول الله: تدعوهم لا يسمعوا دعاء كم ولو سمعوا ما استجابوا لكم.قيل: فما علم لا ينفع ؟ قال: السحر، يقول الله تعالى : ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ... الآية.

''نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے: اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو ڈرے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جسے سنا نہ جائے اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! ایسے دل سے کیا مراد ہے جو ڈرتا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا دل جو نہ تو ملامت کرنے والا ہو اور نہ ہی توبہ کرنے والا ہو۔ عرض کی گئی: ایسے نفس سے کیا مراد ہے جو سیر نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اُس چیز سے راضی نہ ہو جو اُس کے نصیب میں لکھی گئی ہے۔ عرض کی گئی: ایسی دعا سے کیا مراد ہے جو سنی نہ جائے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جھوٹے) معبودوں (سے کی جانے والی) دعا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر تم اُنہیں پکارو گے تو وہ تمہاری پکار تو سنیں گے نہیں اور اگر سن لیں تو تمہارے لیے اُسے قبول نہیں کریں گے''۔ عرض کی گئی: ایسے علم سے کیا مراد ہے جو نفع نہ دے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جادو' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور وہ لوگ اُس چیز کا علم حاصل کرتے تھے جو اُنہیں نقصان دیتا تھا فائدہ نہیں دیتا تھا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قال رجل: یا رسول اللہ، اجعل شطر صلاتی دعاء لك؟ قال: نعم، وذکر الحدیث.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے نوافل کا نصف حصہ آپ کے لیے دعا کرنے کے لیے مخصوص کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے'' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

۶۱۵۶- عمر بن طلحہ ازدی

اس نے سعید بن ابوعروبہ اور ابوجمرہ سے روایات نقل کی ہیں' اہلِ بصرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس کی مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات بہت زیادہ ہیں اس لیے اس سے اجتناب کیا گیا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۱۵۷- عمر بن طلحہ بن علقمہ بن وقاص

اس نے سعید مقبری سے روایات نقل کی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے سات روایات نقل کی ہیں جو ابومصعب زہری نے اس سے نقل کی ہیں اور کہا ہے: اس کی بعض روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وھو یسیر، ثم استقبلھم، فسال کل انسان منھم ماذا معك من القرآن؟ حتی انتھی الی احدثھم سنا، فسالہ فقال: کذا وکذا وسورۃ البقرۃ، فقال: اخرجوا، ھو علیکم امیر.

''نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی' پھر آپ چلتے ہوئے گئے' جب وہ لوگ آپ کے سامنے آئے تو آپ نے اُن میں سے ہر ایک سے سوال کیا کہ تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ یہاں تک کہ آپ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جس کی عمر اُن میں سے سب سے کم تھی' آپ نے دریافت کیا تو اُس نے عرض کی: مجھے فلاں اور فلاں سورت اور سورۂ بقرہ آتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ' یہ شخص تمہارا امیر ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من قرا القرآن فی شبیبتہ اختلط بلحمہ ودمہ. ومن تعلم فی کبرہ فھو ینفلت منہ ولا یترکہ، فلہ اجرہ مرتین.

''جو شخص کم سنی میں قرآن پڑھتا ہے تو وہ اُس کے گوشت اور خون میں مل جاتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں قرآن کا علم حاصل کرتا ہے تو یہ اُس سے کھسک جاتا ہے اور وہ شخص اسے چھوڑتا نہیں ہے' اور ایسے شخص کو دگنا اجر ملے گا''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن سے علی بن مدینی' ابوثابت محمد بن عبید اللہ مدینی اور ابن

وہب نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۵۸- عمر بن عامر (م،س)

یہ بصری اور صدوق ہے اس نے قتادہ اور حماد بن ابوسلیمان اور ایوب سے جبکہ اس سے سالم بن نوح، معتمر، عباد بن عوام اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یہ بصرہ کا قاضی بنا تھا اور اس کا انتقال اچانک ہو گیا تھا' یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ایک مرتبہ اسے قوی قرار دیا ہے' اس کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا۔

۶۱۵۹- عمر بن عامر، ابوحفص سعدی التمار بصری

ابوقلابہ اور محمد بن مرزوق نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

من اخذ برکاب رجل لا یرجوہ ولا یخافہ غفر لہ.

''جو شخص کسی دوسرے شخص کی رکاب تھامتا ہے' حالانکہ اُسے اس سے کوئی اُمید نہ ہو اور کوئی خوف نہ ہو' تو اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خطیب پر حیرانگی ہوتی ہے کہ اُس نے یہ روایت کیسے نقل کر لی؟ جبکہ اُس نے اس طرح کی اور بھی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور اُس نے اپنی تصانیف میں ان کا ساقط الاعتبار ہونا واضح نہیں کیا۔

۶۱۶۰- عمر بن ابوعائشہ مدنی

یحییٰ بن قزعہ بیان کرتے ہیں: عمر بن ابوعائشہ نے اپنی سند کے ساتھ عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کی ہے:

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں نکلیں گے' کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تخرج طائفۃ من امتی یمرقون من الدین یقتلھم علی بن ابی طالب - ثلاث مرات

''میری اُمت میں سے ایک گروہ نکلے گا جو دین سے باہر نکل جائیں گے' علی بن ابوطالب اُن سے جنگ کرے گا''

یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے سچ کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے لیکن میں گوشہ نشینی کو پسند کرتا ہوں' یہ روایت منکر ہے۔

۶۱۶۱- عمر بن عبداللہ (د،ت) مولیٰ غفرہ

یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' مجھے نہیں معلوم کہ اس شخص کی اُن سے ملاقات ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اس کے علاوہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' سعید بن

مسیّب' محمد بن کعب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے بشر بن مفضل' عیسیٰ بن یونس اور ابن شابور نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث مرسل ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور بکثرت حدیث نقل کرنے والا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اسی طرح امام نسائی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: لیث بن سعد اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جو روایات کو اُلٹ پلٹ دیتے تھے اور ثقہ راویوں سے ایسی روایات نقل کرتے تھے' جو ثبت راویوں کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی تو ایسے شخص سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کتابوں میں اُس کا ذکر کرنا جائز ہے' البتہ ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جا سکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: ان الله سرایا من الملائكة تحل وتقف علی مجالس الذكر، فارتعوا في ریاض الجنة. قالوا: واین ریاض الجنة یا رسول الله؟ قال: مجالس الذكر، فاغدوا وروحوا في ذكر الله، وذكروه بانفسكم، من كان یحب ان یعلم منزلته عند الله فلینظر كیف منزلة الله عنده، فان الله ینزل العبد منه حیث انزله من نفسه.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجتا ہے جو ذکر کی محافل کے پاس ٹھہر جاتے ہیں' تو تم لوگ جنت کے باغات میں سے کچھ کھا لیا کرو۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! جنت کے باغات کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی محافل' تم لوگ صبح و شام اللہ کے ذکر کی محفل میں جایا کرو اور اپنی ذات کے ذریعے اُس کا ذکر کیا کرو' جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی قدر و منزلت کا علم حاصل کرے' اُسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مرتبہ اور مقام کیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جس سلوک کا بندہ خود کو مستحق قرار دلواتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کے افراد سے یہ کہا: اگر وہ کسی تھوڑے سے گنجے شخص کو امیر مقرر کر دیں' تو تم اُنہیں حق پر کیسے مجبور کرو گے؟ تو ہم نے عرض کی: کیا آپ اُس کے بارے میں یہ بات جانتے ہیں اور پھر بھی خلیفہ مقرر نہیں کر رہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتا ہوں تو اُس شخصیت نے اپنا نائب مقرر کیا تھا' جو مجھ سے بہتر تھی' اور اگر میں اس کام کو ترک کر دیتا ہوں تو اُس شخصیت نے اسے ترک کیا تھا' جو مجھ سے بہتر تھی''۔

ابن راہویہ نے عیسیٰ بن یونس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عمر مولیٰ غفرہ سے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں نے اُن کا زمانہ پایا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس چیز' اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُس نے اُن سے کوئی چیز نہیں سنی' بلکہ اس کی اُن سے روایت مرسل ہے' اس راوی کا انتقال 145 ہجری میں ہوا۔

۶۱۶۲- عمر بن عبداللہ (د، ق) بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی کوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل' یحییٰ اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' زائدہ کہتے ہیں: میں نے اسے شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے جدامجد (حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ثلاثة يحبهن الله: تعجيل الفطر، وتاخير السحور، وضرب اليدين احداهما على الاخرى فى الصلاة.

''تین کام ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: افطاری جلدی کرنا' سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا''۔

اس راوی نے اپنے جدامجد (حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے:

اتيت نبى الله وفى يدى خاتم من ذهب، فقال: اتؤدى زكاته ؟ فقلت: وهل فيه زكاة ؟ فقال: جمرة عظيمة.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی' آپ نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیا اس میں بھی زکوٰۃ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک بڑا انگارہ ہے''۔

۶۱۶۳- عمر بن عبداللہ (ت، ق) بن ابوخثعم یمامی

یہ عمر بن ابوخثعم ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے' اور ایک قول کے مطابق عمر بن خثعم ہے۔

اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں' اس سے دو منکر روایات منقول ہے:

من صلى بعد المغرب ست ركعات. ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے''۔

(اور دوسری یہ:) ومن قرا الدخان فى ليلة. ''جو شخص رات کو سورۂ دخان کی تلاوت کر لے''۔

زید بن حباب' عمر بن یونس یمامی اور دیگر حضرات نے اس سے احادیث روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ نے اسے واہی قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: مالى ان شهدت ان لا اله الا الله وكبرته وحمدته وسبحته ؟ فقال: ان ابراهيم عليه السلام سال ربه، فقال: يا رب، ما جزاء من هلل مخلصا من قلبه ؟ قال: جزاؤه ان يكون كيوم ولدته امه من الذنوب. قال: يا رب، فما جزاء من كبرك ؟ قال: عظم مقامه. قال: يا رب، فما جزاء من حمدك ؟ قال: الحمد مفتاح شكرى، والحمد يعرج به الى رب العالمين. قال: فما جزاء من سبحك ؟ قال: لا يعلم تاويل التسبيح الا رب العالمين.

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس کی کبریائی بیان کرتا ہوں' اس کی حمد بیان کرتا ہوں' اس کی پاکی بیان کرتا ہوں تو مجھے کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا' اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جو شخص سچے دل کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ تو پروردگار نے فرمایا: اُس کی جزاء یہ ہوگی کہ وہ اس طرح ہو جائے گا' جیسے گناہوں سے اُس دن پاک تھا' جب اُس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جو شخص تیری کبریائی بیان کرتا ہے' اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ پروردگار نے فرمایا: اُس کا مقام عظیم ہوگا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: جو شخص تیری حمد بیان کرتا ہے اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ تو پروردگار نے فرمایا: حمد میرے شکر کی کنجی ہے اور حمد کے ذریعے آدمی تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ تک پہنچ جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: جو شخص تیری پاکی بیان کرتا ہے اُس کی جزاء کیا ہوگی؟ تو پروردگار نے فرمایا: تسبیح کا نتیجہ تمام جہانوں کے پروردگار کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا''۔

۶۱۶۴- عمر بن عبداللہ بکری

یہ ایک بزرگ ہے' جس سے عبداللہ بن مبارک نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۱۶۵- عمر بن عبداللہ رومی

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اُنہیں وہم ہوا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی احادیث نہیں ہیں۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں' وہ محمد بن عمر رومی ہے اور وہ اس (راوی) کا بیٹا ہے' جہاں تک باپ کا تعلق ہے' تو وہ ثقہ ہے۔ قتیبہ بن سعید اور دیگر اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد عبداللہ سے نقل کی ہے۔

۶۱۶۶- عمر بن عبدالرحمٰن وقاصی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ عثمان ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۶۱۶۷- عمر بن عبدالرحمٰن

یہ موسیٰ بن عقبہ کا استاد ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے' یہ بات امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں بیان کی ہے۔

۶۱۶۸- عمر بن عبدالرحمٰن (م،ت،س) بن محیصن سہمی

یہ مکہ کا قاری ہے' امام بخاری کہتے ہیں: بعض محدثین نے اس کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن محیصن بیان کیا ہے' اس کے حوالے سے ایسی

روایات نقل ہے جو اس نے اپنے والد سے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اور عطاء سے نقل کی ہے جبکہ اس سے دونوں سفیانوں شبل بن عباد اور ہشیم نے روایات نقل کی ہیں اس نے مجاہد سے علم قرأت سیکھا تھا اور شبل نے اس سے علم قرأت سیکھا تھا حدیث میں مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے جیسا کہ انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

من یعمل سوء ا یجز بہ.

''جو شخص بُرائی کرے گا اُسے اس کا بدلہ مل جائے گا''۔

لیکن یہ قرأت کے بارے میں عمدہ نہیں ہے۔

۶۱۶۹- عمر بن عبدالعزیز بن وہیب

اس نے خارجہ بن زید سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقر الناس فی مجلسہ.

''نبی اکرم ﷺ اپنی محفل میں سب سے زیادہ باوقار محسوس ہوتے تھے''۔

یہ اس کے اطراف میں سے کوئی چیز نقل نہیں کر سکا' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' ابن ابوزناد نے اس سے یہ حدیث روایت کی ہے' اسے امام ابوداؤد نے ''المراسیل'' میں نقل کیا ہے۔

۶۱۷۰- عمر بن عبید خزاز

امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ عمر بن عبید اللہ بصری ہے جو شراب فروخت کیا کرتا تھا' اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۷۱- عمر بن عبید اللہ طنافسی

یہ ''ثقہ'' ہے اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں کی گئی۔

۶۱۷۲- عمر بن عثمان (س) بن عفان

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' یہ بات ابراہیم بن عمر نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول روایت میں بیان کی ہے' اس کی سند میں کچھ خرابی ہے' امام بخاری نے اس روایت کو اسی طرح مختصر طور پر کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مالک نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں اس راوی کا نام عمر ذکر کیا ہے (وہ روایت درج ذیل ہے:)

لا یرث المسلم الکافر والا فھو عمرو.

''کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا''۔

اگر یہ نہ ہوا تو پھر اس کا نام عمرو ہوگا اور اس عمر نامی راوی کی شناخت نہیں ہو سکے گی۔

۶۱۷۳- عمر بن عثمان (ق،ت) بن موسیٰ تیمی

اس نے عبیداللہ بن عمر اور ایوب بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے' عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں' ابراہیم بن منذر اور ابن ابواویس نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس راوی نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۱۷۴- عمر بن عطاء بن ابوحجار

اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۶۱۷۵- عمر بن عطاء (د،ت) بن وراز

اس نے عکرمہ سے اور اس سے ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

يدفن كل انسان في التربة التي خلق منها.

''ہر انسان اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے اُسے پیدا کیا گیا ہو''۔

۶۱۷۶- عمر بن عطاء (م،د) بن ابوخوار

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور یہ ''ثقہ'' ہے' ابن جریج نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے' یحییٰ بن معین اور امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۱۷۷- عمر بن علی بن سعید

اس نے یوسف بن حسن بغدادی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی سند تاریک ہے اور وہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۱۷۸- عمر بن علی (ع) بن عطاء بن مقدم بصری مقدمی

اس نے ہشام بن عروہ اور اُن جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ اور مشہور ہے لیکن یہ تدلیس کرنے والا شخص ہے' اس سے امام احمد' بندار' فلاس اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے' یہ کہتا ہے: میں نے سنا اور اُس نے مجھے حدیث بیان کی اور پھر خاموش ہو جاتا ہے' پھر یہ کہتا ہے: ہشام بن عروہ اور اعمش۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن عدی نے اس کا

تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حوالے سے پانچ روایات نقل کی ہیں' جنہیں اُنہوں نے غریب قرار دیا ہے' اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ خراج' ضمان کے حساب سے ہوگا''۔

تو یہ روایت مسلم بن خالد کے حوالے سے ہشام سے منقول ہونے کے طور پر معروف نہیں ہے' پھر ابن عدی نے یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں ہے' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: عمر بن علی نامی راوی نیک' پاکدامن' مسلمان' عقلمند ہے اور اُس کی عقل کے اندر بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں' یہ معاذ بن معاذ کے پاس آیا اور اُسے دو لاکھ یا شاید ایک لاکھ درہم دیئے۔ عفان نے کہا: میں اس سے اُس وقت تک کوئی روایت قبول نہیں کرتا جب تک یہ حدثنا نہ کہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اگر اس کی تدلیس نہ ہوتی تو ہم اس کے حق میں فیصلہ دیتے کہ جب یہ کسی اضافی چیز کو نقل کرے (تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا) لیکن ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے وہ روایت کسی غیر ثقہ راوی سے لی ہوگی۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 190 ہجری میں ہوا اور اس نے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۷۹- عمر بن علی

یہ ابن فارض کے نام سے معروف ہے' اس نے قاسم بن عساکر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اپنے اشعار میں صریح اتحاد سے متعلق الفاظ استعمال کیے ہیں اور یہ بہت بڑی آزمائش ہے لیکن آپ اس کے نظم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں اور صوفیاء کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے' اس کا گناہ صرف یہی ہے کہ اس نے صوفیاء کے مخصوص انداز میں مجمل اشاروں کے ذریعہ باتیں کی ہیں اور اُس ظاہری الفاظ اور عبارت کے اندر فلسفہ چھپا ہوا ہے لیکن میں یہی نصیحت کروں گا کہ آپ (احتیاط کریں) باقی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

ابن فارض 623 ہجری میں فوت ہوا۔

۶۱۸۰- عمر بن عمر بن محمد بن حاطب جمحی

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۱۸۱- عمر بن ابوعمر (ق) رباح

اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۱۸۲- عمر بن ابوعمر کلاعی دمشقی

اس نے مکحول اور عمرو بن شعیب سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے' پھر بقیہ کے حوالے اُنہوں نے اس راوی سے چند عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کا نام

عمر بن موسیٰ وجیہی ہے' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور ایک قول کے مطابق یہ ابواحمد بن علی کلاعی ہے' اس کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے یہ حدیث نقل کی ہے:

تربوا الکتاب، فان التراب مبارك.

''اپنی تحریر کے اوپر مٹی ڈال دو کیونکہ مٹی برکت والی ہے''۔

اُنھوں نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' البتہ بقیہ کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ہر حال میں ضعیف ہے۔

۶۱۸۳- عمر بن عمرو عسقلانی

اس نے سفیان ثوری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابوحفص طحان ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تجالسوا ابناء الاغنیاء، فان لهم شهوة کشهوة النساء.

''خوشحال لوگوں کے بیٹوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ اُن کے لیے بھی اُسی طرح شہوت ہوتی ہے' جس طرح عورتوں کے لیے ہوتی ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

لا تملئوا اعینکم من اولاد الاغنیاء فان فتنتهم اشد من فتنة العذاری.

''خوشحال لوگوں کی اولاد کے ذریعہ اپنی آنکھوں کو نہ بھرو' کیونکہ اُن کی آزمائش کنواری لڑکیوں کی آزمائش سے زیادہ شدید ہوتی ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس روایت کی سفیان کی طرف نسبت جھوٹی ہے' ابراہیم بن ابوسفیان' محمد بن عبدالحکم قطری اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

۶۱۸۴- عمر بن عمران سدوسی

اس نے ذہشم بن قران سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال: الاستئذان ثلاث: الاولی یستنصتون، والثانیة یستصلحون، والثالثة یاذنون او یردون.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اجازت تین مرتبہ لی جائے گی' پہلی مرتبہ میں خاموشی اختیار کی جائے گی' دوسری مرتبہ میں تیاری کی جائے گی اور تیسری مرتبہ میں یا تو اجازت مل جائے گی یا واپس جایا جائے گا''۔

۶۱۸۵- عمر بن عمران حنفی

امام دار قطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۱۸۶- عمر بن عیسیٰ اسلمی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: شاید یہ عمر حمیدی ہے اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے ابن حبان نے یہ بھی کہا ہے: لیث بن سعد اور اہلِ شام نے اس سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی اور عقیلی نے اس کی نقل کردہ حدیث کا تذکرہ کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء ت جارية الى عمر، فقالت: ان سيدى اتهمنى فاقعدنى على النار حتى احرق فرجى، فقال عمر: هل راى عليك ذلك ؟ قالت: لا.قال: فاعترفت ؟ قالت: لا.فقال: على به.

فلما رآه قال: اتعذب بعذاب الله! قال: يا امير المؤمنين، اتهمتها فى نفسها.قال: رايت ذلك عليها ؟ قال: لا.قال: فاعترفت لك به ؟ قال: لا.قال: والذى نفسى بيده لو لم اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يقاد لمملوك من مالكه، ولا ولد من والده لاقدتها منك، ثم ابرزه فضربه مائة سوط، ثم قال: اذهبى فانت حرة .

''ایک کنیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے آقا نے مجھ پر تہمت عائد کی اور مجھے آگ پر بٹھا دیا یہاں تک کہ میری شرمگاہ جل گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس نے تمہارے حوالے سے یہ چیز دیکھی؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس کے سامنے اس بارے میں اعتراف کیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ مالک سے اُس کے غلام کے حوالے سے قصاص نہیں لیا جائے گا اور والد سے اُس کی اولاد کے حوالے سے قصاص نہیں لیا جائے گا' تو میں تمہارا قصاص اُس سے لیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مناسب محسوس ہوا تو اُنہوں نے اُسے سو کوڑے لگوائے اور اس (کنیز) سے کہا: تم جاؤ' تم آزاد ہو''۔

۶۱۸۷- عمر بن عیسیٰ لیثی

یہ ابن داب ہے' اس نے ابن کیسان سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۱۸۸- عمر بن عیسیٰ شامی

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں ہیثم بن حمید کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی۔

۶۱۸۹- عمر بن غیاث

اس نے عاصم بن بہدلہ سے روایت نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ عمرو بن غیاث حضرمی کوفی ہے' امام ابوحاتم اور امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے عاصم سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی نقل کردہ حدیث نہیں ہے' امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن عدی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ مرجئی تھا' ابونعیم اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان فاطمة احصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار.

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی پاکدامنی کی حفاظت کی' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی ذریت کو آگ کے لیے حرام قرار دے دیا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے جبکہ ایک جماعت نے اس روایت کو معاویہ بن ہشام کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' ابن عدی کہتے ہیں: ابوکریب نے اس روایت کو معاویہ بن ہشام کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۶۱۹۰- عمر بن فرقد باہلی

اس نے عطاء بن سائب سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

طعام الاثنين يكفي الاربعة، وطعام الاربعة يكفي الثمانية.

''دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوگا اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوگا''۔

۶۱۹۱- عمر بن فروخ قتاب

یعقوب حضرمی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے ''الکامل'' میں دو احادیث نقل کی ہیں جو حبیب بن زبیر سے منقول ہیں اور ابن عدی نے یہ کہا ہے: میرے خیال میں اس سے ان دونوں کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی اسے ضعیف قرار دینے کے درپے نہیں ہوئے' اُنہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور اس سے عفان بن سیار بصری نے بھی روایات نقل کی ہیں' امام بیہقی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' امام ابوداؤد اس سے راضی تھے۔ اس نے ابونضر بسطام' صالح دہان' عکرمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبداللہ بن مبارک' ابونعیم' مسلم بن ابراہیم' حوضی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' اس کی عالی سند والی

حدیث مجھ تک بھی پہنچی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تباع ثمرة حتى تطعم، ولا صوف على ظهر، ولا لبن في ضرع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کیا جائے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا' اور جانور کی پشت پر موجود اُون کو فروخت نہ کیا جائے اور تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کیا جائے''۔

۶۱۹۲- عمر بن قتادہ (ت)

اس نے عاصم کے والد نعمان سے روایات نقل کی ہیں' یہ صرف اُس روایت کے حوالے سے معروف ہے جو اس کے بیٹے نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۱۹۳- عمر بن قیس (ق) مکی سندول

ایک قول کے مطابق اسے سندل کہا جاتا ہے' اس نے عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ مکہ کا قاضی رہا ہے' ابن وہب' احمد بن یونس اور معاذ بن فضالہ نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد' امام نسائی اور امام دار قطنی نے اسے متروک قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام احمد بن حنبل نے یہ بھی کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں' عقیلی بیان کرتے ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بلخی نے یاسین بن زرارہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ امام مالک حج کے لیے گئے تو اُن کی ملاقات عمر بن قیس مکی سے ہوئی' عمر نے اُن سے دریافت کیا: آپ امام مالک ہیں؟ آپ ہلاکت کا شکار ہونے والے شخص ہیں کیونکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ہی بیٹھے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج کرنے کے لیے نہیں جاتے اور آپ یہ کہتے ہیں: افراد کرو' افراد کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں یکتا کرے گا۔ امام مالک کے شاگردوں نے اس سے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس کے ساتھ بات چیت نہ کرو' کیونکہ یہ خندریس (یعنی نشہ آور نبیذ) پیتا ہے۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: عمر بن قیس سندل نے امام مالک سے کہا: اے ابوعبدالملک! آپ ایک مرتبہ غلطی کرتے ہیں اور ایک مرتبہ ٹھیک بیان نہیں کرتے ہیں۔ تو امام مالک نے کہا: لوگ بھی اسی طرح کرتے ہیں' پھر امام مالک کو اندازہ ہو گیا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُن سے کہا گیا: یہ حمید بن قیس کا بھائی ہے' تو امام مالک نے فرمایا: اگر مجھے پتا ہوتا کہ حمید کا کوئی بھائی ایسا ہے تو میں حمید کے حوالے سے روایت نقل نہ کرتا۔

حامد بن یحییٰ بلخی نے امام عبدالرزاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: امام مالک' جب حمید بن قیس اعرج کا ذکر کرتے تھے تو اُس کی تعریف کرتے تھے اور فرماتے تھے: یہ اپنے بھائی کی مانند نہیں ہے۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: عمر بن قیس نے یہ کہا ہے: اہل عراق نے ہمارے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیا' ہم اُن کے پاس سعید بن مسیب' سالم بن عبداللہ' قاسم بن محمد لے کر گئے اور وہ ہمارے پاس اُن جیسے افراد لے آئے جیسے ابو تیاح' ابو جوزاء' ابو جمرہ' یہ سارے لڑائی

مار کٹائی کرنے والے افراد کے نام ہیں' اگر ہم شعبی کو پالیتے تو ہم اپنی ہنڈیاؤں کے اندر چڑھا لیتے اور اگر ہم نخعی کو پالیتے' تو ہم بکری کو ذبح کر لیتے اور اگر ہم ابوجوزاء کو پالیتے تو اُسے کھجور کے ساتھ کھاتے۔

امام احمد فرماتے ہیں: سندل جو تمہارا اہل عراق کا قاضی ہے' یہ بلی کی گواہی کو بھی درست قرار دیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: جب وہ گھومنے لگتی ہے' اُس کے بعد وہ مسکرانے لگے۔

عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: عمر بن قیس سندل ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

في ذكاة الجنين ذكاة امه.

''جانور کے پیٹ میں موجود بچہ کا ذبح' اُس کی ماں کا ذبح ہے''۔

یہ روایت منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من صادف من مسلم جوعة فاطعمه اطعمه الله من ثلاث جنان: من جنات عدن، وجنات الفردوس، وجنة الخلد.

''جو شخص کسی مسلمان کو بھوکا پائے اور اُسے کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اُسے تین جنتوں میں سے کھانا کھلائے گا: جنت العدن میں سے اور جنت الفردوس میں سے اور جنت الخلد میں سے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کے مزاج میں شوخی تھی' یہ اسانید کو پلٹ دیتا تھا' اس نے زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلى الله عليه وسلم قال: من بنى فى رباع قوم باذنهم فله القيمة، ومن بنى بغير اذنهم فله النقض .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی دوسرے کی زمین میں اُن کی اجازت سے کوئی تعمیر کرتا ہے' تو اُسے اس کی قیمت ملے گی اور جو لوگوں کی اجازت کے بغیر تعمیر کرتا ہے تو پھر اُسے توڑا جائے گا''۔

عطاء بن مسلم حلبی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ تقریباً 160 ہجری تک زندہ تھا۔

۶۱۹۴- عمر بن قیس انصاری

اس نے مبارک بن ہمام سے جبکہ اس سے معقل بن مالک نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہیں۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوحاتم نے اس کا تذکرہ معقل سے متعلق باب میں کیا ہے اور وہ بھی یہ نہیں جانتے کہ یہ کون

ہے؟

۶۱۹۵- عمر بن قیس (د) ماصر کوفی

امام ابوحاتم اور ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس نے شریح اور زید بن وہب جبکہ اس سے ابن عون' زائدہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۹۶- عمر بن ابوکبشہ

اس نے مورق عجلی سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصری ہے اور مجہول ہے۔

۶۱۹۷- عمر بن ابولیلیٰ

اس نے محمد بن کعب سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ابن ابوفدیک اور واقدی نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۹۸- عمر بن ابومالک

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۱۹۹- عمر بن مثنیٰ (ق)

اس نے ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' میرے خیال میں یہ عمر بن مثنیٰ وہ ہے' جو قتادہ کا شاگرد ہے' جس کے حوالے سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے بلکہ اس نے عطاء خراسانی کے حوالے سے بھی روایت نقل کی ہے جو ''رقہ'' کا رہنے والا ہے' اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۰۰- عمر بن محمد بن سری

اس نے ابوالقاسم بغوی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' ابوحسن بن فرات نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۶۲۰۱- عمر بن محمد بن صہبان

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عمر بن صہبان ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۶۲۰۲- عمر بن محمد (خ) بن جبیر بن مطعم

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' میرے علم کے مطابق زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' تاہم امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک حدیث ''صحیح بخاری'' میں منقول ہے۔

۶۲۰۳- عمر بن محمد بن حسن بلخی

یہ ابوسعید سمعانی کا استاد ہے اور دجال ہے' اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی ملاقات اشج کذاب سے ہوئی تھی۔

۶۲۰۴- (صح) عمر بن محمد (خ، م، د، س، ق) بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب عمری مدنی

اس نے عسقلان میں رہائش اختیار کی تھی' یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اس نے اپنے دادا کے علاوہ سالم' نافع اور حفص بن عاصم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ' ابوعاصم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یہ اپنے زمانہ کا طویل ترین شخص تھا۔ امام سعد' امام معین' امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ایک قول کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ ثوری کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آل میں اس سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی شخص نہیں ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بہت سے بھائی تھے' اس نے عراق میں احادیث بیان کیں اور اس کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

۶۲۰۵- عمر بن محمد بن عبداللہ شعیثی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے غیلان کی مذمت کے بارے میں ایک منکر حدیث روایت کی ہے' جو درست نہیں ہے' اس سے ولید بن مسلم اور مروان بن محمد نے روایات نقل کی ہیں' میرے علم میں کسی نے اسے کمزور قرار نہیں دیا۔

۶۲۰۶- عمر بن محمد بن عیسیٰ سذابی

خطیب بغدادی کہتے ہیں: ابوبکر شافعی اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں اور اس کی حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے یہ منکر حدیث نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' حضرت جبریل علیہ السلام کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انا الله لا اله الا انا، كلمتي من قالها ادخلته جنتي، ومن ادخلته جنتي فقد امن، والقرآن كلامي، ومني خرج.

''میں اللہ ہوں' صرف میں ہی معبود ہوں' میرا ایک کلمہ ہے' جو شخص اُسے پڑھ لے گا' میں اُسے اپنی جنت میں داخل کروں گا' اور جسے میں جنت میں داخل کروں گا' وہ محفوظ ہو جائے گا اور قرآن میرا کلام ہے اور یہ میری طرف سے ہی آیا ہے''۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع ہے۔

۶۲۰۷- عمر بن محمد تلی

اس نے ہلال بن علاء سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ احادیث ایجاد کرنے والا شخص ہے۔

۶۲۰۸- عمر بن محمد (بن محمد) بن احمد بن مقبل

اس نے محاملی سے روایات نقل کی ہیں' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے اور یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے' ادریسی کہتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا

الزام ہے اور یہ ابوالقاسم بن ثلاج ہے جس نے بخارا میں احادیث بیان کی تھیں۔

۶۲۰۹- ابوالقاسم ثلاج

یہ ابوالقاسم بغوی کا شاگرد ہے' اس کا نام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۲۱۰- عمر بن محمد ترمذی

اس نے محمد بن عبیداللہ بن مرزوق سے روایات نقل کی ہیں' شیخ ابوالفتح بن ابوالفوارس بیان کرتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے' جو اس کے دادا محمد کے حالات میں منقول ہے' اور اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے عباس شکلی سے نقل کی ہیں' اور کچھ دوسری روایات اس نے حسن بن عرفہ سے نقل کی ہیں' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

یا ابا بکر ان اللہ یتجلی لک خاصۃ.

''اے ابوبکر! بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایک خاص تجلی فرمائے گا''۔

۶۲۱۱- عمر بن محمد بن حسین

اس نے مطرف بن طریف سے روایات نقل کی ہیں' خطیب نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۱۲- عمر بن محمد زہری

اس نے زہری سے اور اس سے مغیرہ بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۲۱۳- عمر بن محمد بن سہیل جندیساپوری وراق

اس نے ابن جریر اور باغندی سے روایات نقل کی ہیں' ابن فرات کہتے ہیں: اس کا مسلک خراب تھا اور اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۶۲۱۴- عمر بن محمد اسلمی

اس نے ملیح خطمی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن فدیک نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معلیٰ بن اسد نے بھی اس سے ایک روایت نقل کی ہے جو ثابت سے منقول ہے اور دعا کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ ''مستدرک'' کے مصنف نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۱۵- عمر بن محمد (م، د، س) بن منکدر

ازدی بیان کرتے ہیں: میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے' اس طرح آپ کے دل کو اطمینان ہو جائے گا۔

۶۲۱۶- عمر بن محمد بن فلیح بن سلیمان

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۲۱۷- عمر بن محمد بن حفصہ خطیب

اس کے حوالے سے مسند شہاب میں ایک روایت منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب.

''حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔

یہ روایت اس سند کے ساتھ جھوٹی ہے۔

۶۲۱۸- عمر بن محمد بن طبرزذ، ابوحفص دارقزی

یہ اہلِ شام کی مسند ہے' اس نے بہت سی روایات نقل کی ہیں' تاہم اس کا زیادہ تر سماع اپنے بھائی کے ساتھ اور اس کے افادات پر مشتمل ہے۔ اس کے بھائی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آئے گا' تاہم ابن دبیثی اور ابن نقطہ نے اس کے سماع کو مستند قرار دیا ہے' ہمارے استاد ابن ظاہری نے یہ بات بیان کی ہے: عمر نمازوں کے حوالے سے خلل کا شکار تھا۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 607 ہجری میں ہوا۔ ابن نجار نے دین کے حوالے سے اسے واہی قرار دیا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے۔

۶۲۱۹- عمر بن مختار بصری

اس نے یونس بن عبید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے بیٹے عمار نے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۲۰- عمر بن مدرک القاص بلخی رازی

اس نے قعنبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور اس کی کنیت ابوحفص ہے۔

۶۲۲۱- عمر بن مساور

اس نے ابوجمرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

قال لا تطلبن حاجة بليل، ولا تطلبنها الى اعمى، واذا طلبت الحاجة فباكر فيها، فان النبى صلى الله عليه وسلم قال: اللهم بارك لامتى فى بكورها.

''تم رات کے وقت کوئی ضرورت پوری کرنے کی کوشش نہ کرو اور کسی نابینا سے اپنی ضرورت پوری کرنے کی کوشش نہ کرو جب تم نے کوئی ضرورت پوری کروانی ہو تو اُسے صبح جلدی کر لیا کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے''۔

یہ روایت اس سے عفان نے سنی ہے جبکہ صلت بن مسعود نے یہ روایت اس سے سنی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

واذا طلبت الحاجة فاطلبها وهو يبصرك، فان الحياء في العينين.

''جب تمہیں کوئی ضرورت پوری کروانی ہو تو اسے اُس شخص سے طلب کرو جو تمہیں دیکھ سکتا ہو کیونکہ آنکھوں میں حیاء ہوتی ہے''۔

یہ روایت بزاز نے اپنی ''مسند'' میں اسماعیل بن سیف قطعی کے حوالے سے عمر نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس نے حسن بصری اور شعبی سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۲۲- عمر بن مسکین

اس نے نافع سے اور اس سے عبداللہ بن صالح عجلی نے رمضان میں نوافل ادا کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اس سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں بھی روایت منقول ہے جبارہ نے اس سے حدیث کے علاوہ روایت نقل کی ہے۔

۶۲۲۳- عمر بن مصعب بن زبیر

اس نے عروہ سے روایات نقل کی ہیں جو تاریک سند کے ساتھ منقول ہیں تو اس کے معاملہ کو آزاد قرار دیا گیا اور وہ روایت جھوٹی ہے اس راوی نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وتاتون في ناديكم المنكر قال: الضراط.

''اور تم لوگ اپنی مجالس میں منکرات کرو گے''۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد ہوا خارج کرنا ہے''۔

۶۲۲۴- عمر بن معتب (د، س، ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن ابومعتب ہے اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے (امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۲۲۵- عمر بن ابومعروف مکی

اس نے لیث سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی یہ منکر الحدیث ہے یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے ابوحنیفہ محمد بن ماہان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۲۶- عمر بن معن.

یہ عبداللہ بن مبارک کا استاد ہے یہ "مجہول" ہے۔

۶۲۲۷- عمر بن مغیرہ

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاضرار في الوصية من الكبائر.

"وصیت میں کسی کو ضرر پہنچانا" کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے"۔

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے اس سے روایات نقل کی ہیں البتہ اس روایت کا موقوف ہونا محفوظ ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں: عمر بن مغیرہ منکر الحدیث ہے اور مجہول ہے اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبوح بان ايمانه على ايمان جبرائيل وميكائيل.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ آپ کا ایمان حضرت جبریل اور میکائیل کے ایمان جیسا ہے"۔

یہ روایت ابن راہویہ نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۲۲۸- عمر بن موسیٰ بن وجیہ میثمی وجیہی حمصی

اس نے مکحول اور قاسم بن عبدالرحمٰن سے جبکہ اس سے بقیہ ابونعیم اسماعیل بن عمرو بجلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو متن اور سند کے حوالے سے حدیث کو ایجاد کرتے ہیں۔ یہ عمر بن موسیٰ بن وجیہ انصاری دمشقی ہے اُس شخص کو وہم ہوا ہے جس نے اس کا شمار اہلِ کوفہ میں کیا ہے کیونکہ اُس نے حکم بن عتیبہ اور قتادہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن طول سقف البيت، وقال: انها مساكن الشيطان.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی چھت لمبی رکھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ شیطان کا ٹھکانہ ہوتی ہے"۔

عفیر بن معدان بیان کرتے ہیں: عمر بن موسیٰ ہمارے پاس حمص آئے تو ہم اکٹھے ہو کر اُن کے پاس گئے تو اُنہوں نے یہ کہنا شروع کیا: تمہارے ایک نیک بزرگ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے ہم نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: خالد بن معدان میں نے اُن سے کہا: آپ کی اُن سے کون سے سال ملاقات ہوئی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: 108 ہجری میں آرمینیا کی جنگ میں ملاقات ہوئی تھی میں نے کہا: اے بزرگوار! اللہ سے ڈرو اور جھوٹ نہ بولو خالد کا انتقال تو 104 ہجری میں ہو گیا تھا اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اُنہوں نے کبھی بھی آرمینیا کی کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی اور یہ احادیث ایجاد کرتا تھا امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے ازدی نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ عمر بن موسیٰ بن حفص شامی ہے۔ عفیر بیان کرتے ہیں: یہ ہمارے پاس حمص میں آیا عفیر نامی راوی خود ضعیف ہے ابن ابوحاتم نے یہ واقعہ عمر بن موسیٰ کے حالات میں نقل کیا ہے۔ ابن حبان کتاب ''الضعفاء'' میں تحریر کرتے ہیں: عمر بن موسیٰ میتمی حمصی' اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اُس گائے کا واقعہ نقل کیا ہے جس نے شراب پی لی تھی اور یہ واقعہ ابن عدی نے عمر وجیہی کے حالات میں نقل کیا ہے' ابوحاتم نے اس کا نام عمر بن موسیٰ بن وجیہ بیان کیا ہے' اور عفیر کی حکایت میں یہ بات بیان کی ہے: عمر بن موسیٰ وجیہی میتمی ہمارے پاس آئے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ہوسکتا ہے کہ اس کی انصار کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہوگی' یا حلیف ہونے کے حوالے سے ہو۔

اس نے ابوالقاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاکل فی السوق دناءة. ''بازار میں کھانا کم تر ہونے کی نشانی ہے''۔

امام بخاری کتاب الضعفاء میں تحریر کرتے ہیں: اس راوی نے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دعا کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ راوی منکر الحدیث ہے۔ اس راوی نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اوذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازة فلم يشهدها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازہ کے لیے بلایا گیا' تو آپ اُس میں شریک نہیں ہوئے''۔

اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا' تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے۔

اس راوی نے مکحول کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل الزمزمة ... الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی قرأت میں بھنبھناہٹ (یا گنگناہٹ) ہوتی تھی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وجیہی نامی اس راوی کا انتقال امام اوزاعی کے انتقال کے قریب ہوا تھا۔

۶۲۲۹- عمر بن موسیٰ کدیمی حادی

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن سلیمان بن موسیٰ ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' ابن نقطہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۳۰- عمر بن موسیٰ بن حفص

یہ عفیر بن معدان کا استاد ہے اور یہ وجیہی ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۲۳۱- عمر بن موسیٰ انصاری کوفی

امام دار قطنی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ بھی وجیہی ہی ہے۔

۶۲۳۲- عمر بن مینا

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ "مجہول" ہے۔

۶۲۳۳- عمر بن معین

یا شاید عمر بن معن' یہ بھی اسی طرح (مجہول) ہے' شاید یہ وہی ہے' جس کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

۶۲۳۴- (صح) عمر بن نافع (خ،م،د،س،ق)

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ اور صدوق ہے اور اس کے حوالے سے صحاح ستہ میں روایات منقول ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: محدثین اس سے روایت نقل نہیں کرتے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے عباس دوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمر بن نافع کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' ابن عدی کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ اس عمر بن نافع سے مراد کوئی اور شخص ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے یہ قول بھی نقل کیا ہے: عمر بن نافع میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ اور اس کے بھائی عبداللہ اور ابوبکر میں' میرے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر: لا يتامرن عليكم احد بعدى.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے یہ فرمایا تھا: میرے بعد کوئی شخص تم پر امیر نہ بنے"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' باوجودیکہ ابن سعد نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ محدثین نے اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا لیکن انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ثبت ہے اور اس سے تھوڑی روایات منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ قابلِ اعتبار ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن جعفر' دراوردی اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۳۵- عمر بن نافع ثقفی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عکرمہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ابوزائدہ' ابومعاویہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: کوفی کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے' ابن عدی کو اس بارے میں وہم ہوا اور انہوں نے یحییٰ بن معین سے منقول یہ قول عمر بن نافع' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے' اس کے حالات میں نقل کر دیا' حالانکہ یحییٰ بن معین نے عمری کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۲۳۶- عمر بن نبہان (د) غبری

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے' امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی فی خفیہ ونعلیہ، ویدعو بظاھر کفیہ وباطنھما.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزے پہن کر بھی اور جوتے پہن کر بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو اپنی ہتھیلی کے اوپری حصے اور اندرونی حصے کے ذریعے دعا مانگتے ہوئے بھی دیکھا ہے''۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے امام احمد کو اس کی مذمت کرتے ہوئے سنا ہے' یحییٰ بن معین سے اس بارے میں دو اقوال منقول ہیں' ایک کے مطابق یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ایک کے مطابق یہ صالح الحدیث ہے۔

۶۲۳۷- عمر بن نبہان

اس نے حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوزبیر مکی نے اس سے روایت نقل کی ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: ہم اس کے بارے میں کسی قدح سے واقف نہیں ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ تاریخ ثقات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۲۳۸- عمر بن نبہان

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابواسحاق اس کے حوالے سے' پنیر کھانے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۲۳۹- عمر بن نجیح

اس نے سلیمان بن ارقم سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث امام کو لقمہ دینے کے بارے میں ہے۔

۶۲۴۰- عمر بن نسطاس

اس نے بکیر بن قاسم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی بنیاد یہی شخص ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ ایک موضوع حدیث ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

البرکۃ فی المقارضۃ. ''مقارضہ میں برکت ہے۔

۶۲۴۱- عمر بن نعیم

مکحول نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۲۴۲- عمر بن ہارون انصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایت بھی منکر ہے۔

۶۲۴۳- عمر بن ہارون (ت، ق) بلخی' ابوحفص

یہ ثقیف کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے امام جعفر صادق اور ابن جریج سے جبکہ اس سے قتیبہ' احمد' نصر بن علی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' ابن جریج نے اس کی بہن کے ساتھ شادی کی تھی اور اس کے ہاں مقیم رہے تھے' یہ ضعیف ہونے کے باوجود علم کا بڑا ماہر ہے۔

بہز بن اسد بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو دیکھا کہ وہ اس سے حسد کرتے تھے اور اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے ابن جریج سے بکثرت احادیث نقل کی ہیں' جو شخص بارہ سال کسی کے ساتھ رہا ہو' کیا وہ اُس سے بکثرت روایات بھی نقل نہیں کرے گا' مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ اس کی والدہ روایات نوٹ کرنے میں اس کی مدد کیا کرتی تھیں۔ قتیبہ کہتے ہیں: یہ مرجئہ کا بڑا شدید مخالف تھا اور قرأت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا شخص تھا۔ ابن مہدی' امام احمد اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' علی بن مدینی اور امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' زکریا ساجی کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے' ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: یہ متروک ہے' شیخ ابوغسان زنیج بیان کرتے ہیں: عمر کہتے ہیں: یہ ابن ہارون ہے' میں نے ستر ہزار حدیثیں ایک طرف رکھ دی تھیں۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے معضل روایات نقل کی ہیں' عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من طولھا وعرضھا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی اور چوڑائی کی سمت سے اپنی داڑھی تراشا کرتے تھے''۔

ابن حبان بیان کہتے ہیں: ابن مہدی کی عمر بن ہارون کے بارے میں اچھی رائے تھی۔ محمد بن عمرو سویقی بیان کرتے ہیں: میں عمر بن ہارون کے پاس بغداد میں موجود تھا' اُن سے ابن جریج کے حوالے سے منقول اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے سفیان ثوری نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں کوئی اُن کے ساتھ شراکت دار نہیں ہے' تو اُنہوں نے لوگوں کے سامنے وہ حدیث بیان کر دی تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی تحریریں پھاڑ دیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرتاد لبولہ کما یرتاد احدکم لصلاتہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کے لیے جگہ اس طرح تلاش کیا کرتے تھے جس طرح کوئی شخص نماز کے لیے جگہ تلاش کرتا ہے''۔

یہ روایت حامد بن یحییٰ بلخی نے اس سے سنی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا فی الصلاۃ: بسم اللہ الرحمن الرحیم، فعدھا آیۃ.

الحمد للہ رب العالمین - آیتین. الرحمن الرحیم - ثلاث آیات. مالک یوم الدین اربع. ایاک نعبد وایاک نستعین - وجمع خمس اصابعہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران قرأت کی' آپ نے بسم اللہ الرحمٰن پڑھی تو آپ نے اسے ایک آیت شمار کیا' پھر جب الحمد للہ رب العالمین پڑھا تو اسے دو آیتیں شمار کیا' جب الرحمٰن الرحیم پڑھا تو انہیں تین آیتیں شمار کیا' مالک یوم الدین کو چوتھی آیت شمار کیا' ایاک نعبد و ایاک نستعین کو پانچویں آیت شمار کیا' اُنہوں نے اپنی پانچ انگلیاں اکٹھی کر کے یہ بات بیان کی''۔

امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اپنی سند کے ساتھ امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: عمر بن ہارون سے میں روایت نقل نہیں کروں گا' میں نے اس سے بکثرت روایات نوٹ کی ہیں' لیکن عبدالرحمٰن یہ کہتے ہیں: میرے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

اس راوی کا انتقال 194 ہجری میں بلخ میں ہوا۔ یہ اپنے ضعیف ہونے اور بکثرت منکر روایات نقل کرنے کے باوجود بڑا عالم تھا اور اس کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے کہ یہ جان بوجھ کر جھوٹ بولتا تھا۔

۶۲۴۴- عمر بن ہانی طائی

یہ ہیثم بن عدی کے چھوٹے مشائخ میں سے ایک ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور ہیثم نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۲۴۵- عمر بن ہرمز

اس نے ربیع بن انس سے اور اس سے اسحاق بن راہویہ نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۲۴۶- عمر بن ہشام

اس نے خرقی سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے ''سنن'' کے علاوہ میں روایت نقل کی ہے۔

۶۲۴۷- عمر بن ابوہوذہ

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' یحییٰ بن معین نے اسے لین قرار دیا ہے' اس کا شمار اہل رے (تہران)

کے رہنے والوں میں ہوتا ہے۔

۶۲۴۸- عمر بن واصل صوفی

اس نے سہل بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے' خطیب بغدادی نے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

۶۲۴۹- عمر بن واصل

یہ دوسرا شخص ہے' ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہوں۔

۶۲۵۰- عمر بن ولید شنی

اس نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ القطان نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۶۲۵۱- عمر بن وہب

یہ ابوعاصم نبیل کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے' اس کا تذکرہ اس کے استاد محمد بن عبداللہ کے حالات میں کیا گیا ہے۔

۶۲۵۲- عمر بن یحییٰ

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' حافظ ابونعیم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایسی حدیث نقل کی ہے جو موضوع ہونے سے مشابہت رکھتی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قلوب بنی آدم تلین فی الشتاء لانه خلق من طین والطین یلین فی الشتاء .

''اولادِ آدم کے دل سردی میں نرم ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی ٹھنڈک میں زیادہ نرم ہو جاتی ہے''۔

ہمیں شعبہ کی ثور کے حوالے سے نقل کردہ اور کسی روایت کا علم نہیں ہے۔

۶۲۵۳- عمر بن یحییٰ زرقی

یہ ایک تابعی بزرگ ہے' ابن عون نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۲۵۴- عمر بن یزید رفاء' ابوحفص بصری

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث موضوع ہونے سے مشابہت رکھتی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما بال اقوام یشرفون المترفین ویستخفون بالعابدین، ویعملون بالقرآن ما یوافق اهواء هم، فعند

ذلك يؤمنون ببعض ويكفرون ببعض، يسعون فيما يدرك من القدر المقدور والاجل المكتوب، والرزق المقسوم، لا يسعون فيما لا يدرى الا بسعي من الجزاء الموفور، والسعي المشكور، والتجارة التي لا تبور.

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ خوشحال لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور عبادت گزار لوگوں کو کمتر سمجھتے ہیں اور قرآن کے صرف اُس حکم پر عمل کرتے ہیں جو اُن کے خواہشِ نفس کے موافق ہو ایسی صورت میں یہ کچھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں' یہ لوگ اُس چیز کے بارے میں کوشش کرتے ہیں جو طے شدہ تقدیر اور متعین لکھے ہوئے میں سے ہی پائی جا سکتی ہے اور تقسیم شدہ رزق میں ہی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس چیز کے بارے میں کوشش کیوں نہیں کرتے کہ جسے صرف کوشش کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے اور بھرپور جزاء ہے اور ایسی کوشش ہے جسے قبول کیا جائے اور ایسی تجارت ہے جس میں نقصان نہیں ہے''۔

یہ روایت موضوع ہے۔

۶۲۵۵- عمر بن یزید (د) سیاری صفار

یہ بھی بصری ہے' اس نے عباد بن عوام اور عبدالوارث کا زمانہ پایا ہے' امام ابوداؤد' بقی بن مخلد اور عبدان نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' صاعقہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۲۵۶- عمر بن یزید ازدی

اس نے عطاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات ابن عدی نے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا يجزء في المكتوبة الا بفاتحة الكتاب، وثلاث آيات فصاعدا.

''فرض نماز میں سورۂ فاتحہ اور تین مزید آیات کی تلاوت کے بغیر (نماز) جائز نہیں ہوتی''۔

اسی سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے:

اعطوا السائل وان جاء علي فرس.

''مانگنے والے کو دو' خواہ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر آیا ہو''۔

اسی سند کے ساتھ عطاء کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت منقول ہے:

يا عائشة، الحائض تقضي المناسك كلها الا الطواف.

''اے عائشہ! حیض والی عورت تمام مناسک ادا کرے گی صرف طواف نہیں کرے گی''۔

اسی سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم النائحة والمستمعة، والمغنی والمغنی له.

''نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور اُسے سننے والی عورت اور گانے والی اور جس کے لیے گایا گیا ہو اُن پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت خطیب نے ذکر کی ہے' یحییٰ بن ابوبکیر اور داؤد بن مہران نے بھی اس راوی سے احادیث روایت کی ہیں۔

۶۲۵۷- عمر بن یزید نصری شامی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: یہ اسانید کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کر دیتا تھا۔ ابن شابور اور ہشام بن عمار نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما اشرکت امة حتی کان بدء امرها التکذیب بالقدر.

''کوئی بھی اُمت اُس وقت تک شرک کا شکار نہیں ہوئی' جب تک اُن میں تقدیر کو جھٹلانے کی خرابی نہیں آئی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ گمان نہیں کرتا کہ ہشام اس تک پہنچا ہو گا' اس نے عمرو بن واقد کے حوالے سے اس سے یہ روایت نقل کی ہے جبکہ شاذ بن فیاض نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۸- عمر بن یزید اودی

اس نے محمد بن ابولیلیٰ کے حوالے سے جبکہ عتاب بن ابراہیم نے حدیث روایت کی ہے' ازدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۲۵۹- عمر بن یعلیٰ (د،ق)

امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۲۶۰- عمر بن یونس

یہ ایک بزرگ ہے جسے ضعیف قرار دیا گیا ہے' یہ وہ یمامی نہیں ہے جسے محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے' اس نے عبد بن حمید کا زمانہ پایا ہے۔

۶۲۶۱- عمر بن یعقوب

یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۲۶۲- عمر بجنع

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن بجنع ہے' اس نے ابوبکرہ ثقفی سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی' یہ روایت عبدالجبار بن عباس شیعی نے نقل کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

یخرج قوم هلکی لا یفلحون، قائدهم امراة. الحدیث.

''عنقریب کچھ لوگ نکلیں گے جو ہلاکت کا شکار ہونے والے ہوں گے وہ کامیابی حاصل کرنے والے نہیں ہوں گے اور اُن کی قیادت ایک عورت کر رہی ہوگی'' الحدیث۔

۶۲۶۳- عمر ابح

یہ عمر بن حماد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۲۶۴- عمر رقاشی

اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' مسلم بن ابراہیم نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ بات ابواحمد حاکم نے بیان کی ہے' اس کی کنیت ابوحفص ہے۔

۶۲۶۵- عمر تمیمی

اس نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے ماموں حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں حدیث نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت منقول ہے جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ مستند ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو عمر بن محمد عنقزی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کی روایت کو ابوغسان نہدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ہند رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۶۲۶۶- عمر عنزی

قتادہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۲۶۷- عمر دمشقی

اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی شناخت ہو سکی ہے' اس نے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من حمل بضاعته بیده برء من الکبر.

''جو شخص اپنا سامان بذاتِ خود اُٹھاتا ہے' وہ تکبر سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

۶۲۶۸- عمر

اس نے ایک شخص کے حوالے سے' قاسم ابوعبدالرحمٰن سے قسم اُٹھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل

سکی شاید یہ عمر وجیہی ہے۔

۶۲۶۹- عمر، ابوالخطاب

اس نے ابوزرعہ کے حوالے سے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے لیث بن ابوسلیم نے روایت نقل کی ہے یہ "مجہول" ہے۔

۶۲۷۰- عمر دمشقی

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے علی نے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۲۷۱- عمر، ابوحفص اعشی کوفی

اس نے مخل ضبی کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عمرو بن عبداللہ اودی نے روایت نقل کی ہے ازدی نے اس کا تذکرہ "الضعفاء" میں کیا ہے جیسا کہ ابوعباس نباتی نے بیان کیا ہے۔

(عمران)

۶۲۷۲- عمران بن ابان واسطی طحان

اس نے محمد بن مسلم طائفی اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کی وفات بہت پہلے ہوگئی تھی اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں حجاج بن الشاعر اور ابن اشکاب نے اس سے حدیث روایت کی ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور نہ ہی میں نے اس کی حدیث میں کوئی منکر حدیث دیکھی ہے امام نسائی نے بھی یہ کہا ہے: کہ یہ قوی نہیں ہے۔

۶۲۷۳- عمران بن اسحاق

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے اسماعیل بن عیاش نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۲۷۴- عمران بن انس (د، ت)

اس نے عطاء اور ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

درهم ربا اعظم حرجا عند الله من سبعة وثلاثين زنية.

"سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے"۔

یہ روایت دوسری روایت کے ساتھ کمزور روایت کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔
اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم.
''اپنے مرحومین کی اچھائیوں کو یاد کرو اور اُن کی بُرائیوں سے باز رہو''۔

۶۲۷۵- عمران بن ابوانس (م،د،ت،ق)

یہ بصری اور صدوق ہے' اس نے سلمان اغر اور ابن مسیّب سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 117 ہجری میں ہوا۔

۶۲۷۶- عمران بن اوس بن ضمعج

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکل ولم یتوضا.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بعد از سر نو وضو نہیں کیا''۔
اس سے ابومعاویہ نے روایت نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے؟
عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے:
انہ اتی بخبز ولحم فاکل ثم قام فصلی ولم یتوضا. فقلت لہ: یا رسول اللّٰہ، اکلت خبزا ولحما ولم تمس ماء! قال: اتوضا من الاطیبین الخبز واللحم.
''آپ کی خدمت میں روٹی اور گوشت لایا گیا' تو آپ نے کھانا کھا لیا' پھر آپ اُٹھے اور آپ نے نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے روٹی اور گوشت کھایا ہے اور پھر پانی استعمال نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں دو پاکیزہ چیزیں کھانے کے بعد وضو کروں (یعنی) روٹی اور گوشت''۔
امام بخاری کی کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات تحریر ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے:
انہ اکل لحما ولم یتوضا.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا اور از سر نو وضو نہیں کیا''۔
امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ ایوب' سماک اور عاصم نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
کیونکہ ایوب' سماک اور عاصم نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے:

توضئوا مما مست النار

''آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو''۔

پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

۶۲۷۷- عمران بن ایوب

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں' ابن ماکولا کہتے ہیں: محدثین نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۶۲۷۸- عمران بن ابو بشر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' یہ بات ابوالفتح ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۲۷۹- عمران بن تمام

اس نے ابوجمرہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

اکفاء الدین تفصح النبط، واتخاذ القصور فی الامصار.

''دین کے انقلاب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ نبطی لوگوں کے مالی حالات تبدیل ہو جائیں گے اور شہروں میں محلات تعمیر کیے جائیں گے''۔

۶۲۸۰- عمران بن ثابت

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے اسحاق بن نباتہ نے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۶۲۸۱- عمران بن ابو ثابت مدنی

اس سے اس کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رازی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۲۸۲- عمران بن حذیفہ (س، ق)

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' زیاد بن عمرو بن ہند جملی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قرض لیا کرتی تھیں' وہ بہت زیادہ ہو گیا''۔

۶۲۸۳- عمران بن حطان (خ، د، س) سدوسی بصری خارجی

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے صالح بن سرج نے روایات نقل کی ہیں' اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' یہ بات عقیلی

نے بیان کی ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ خارجی تھا۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عادل قاضی سے لیے جانے والے حساب کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس بات کے لائق ہے کہ اس حدیث کے حوالے سے اسے ضعف کے ساتھ لاحق کیا جائے' خواہ یہ صالح کی وجہ سے ہو' یا اس کے بعد والے کسی راوی کی وجہ سے ہو' کیونکہ عمران نامی راوی اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے' یحییٰ بن ابوکثیر' قتادہ اور محارب بن دثار نے اُس سے روایات نقل کی ہیں۔

عجلی کہتے ہیں: یہ تابعی اور ثقہ ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ احادیث خارجیوں سے منقول ہیں' پھر اُنہوں نے عمران بن حطان اور ابوحسان اعرج کا ذکر کیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: حدیث میں اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی۔

یعقوب بن شیبہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عمران بن حطان کی ایک چچازاد تھی جو خارجیوں کا عقیدہ رکھتی تھی' یہ اُس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا تاکہ اُسے خارجیوں کے عقیدے سے ہٹا دے لیکن یہ خود اُس عورت کے مذہب کی طرف پھر گیا۔ عمران' جریر اور فرزدق کے پائے کا شاعر ہے' اسی نے یہ شعر کہا ہے: یہاں تک جب کہ نفوس کے پیمانے حوادث زمانہ سے سیراب کر دیے جائیں اور تو غفلت میں پڑا نگہبانی کرتا رہے۔ اس کا انتقال 84 ہجری میں ہوا۔

۶۲۸۴- عمران بن حمیری

اس نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ اس روایت کی شناخت نہیں ہو سکی:

ان الله اعطانی ملکا.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک فرشتہ عطا کیا ہے''۔

امام بخاری کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۲۸۵- عمران بن خالد خزاعی

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معلیٰ بن ہلال' بشر بن معاذ عقدی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' کئی راویوں نے اس کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دخل علی اخیه المسلم فالقی له وسادة اکراما له لم یتفرقا حتی یغفر لهما ذنوبهما.

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کے لیے جائے اور وہ بھائی اُس کے احترام کے پیش نظر تکیہ رکھ دے تو اُن دونوں کے

جدا ہونے سے پہلے اُن کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

یہ حدیث ساقط ہے۔

۶۲۸۶- عمران بن خالد بن طلیق بن عمران بن حصین خزاعی

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

"علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔

یہ روایت اس سے یعقوب فسوی نے نقل کی ہے اور میری تحقیق کے مطابق یہ روایت جھوٹی ہے۔

۶۲۸۷- عمران بن ابوخلید واسطی

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۶۲۸۸- عمران بن داور (عو) ابوعوام قطان عمی بصری

اس نے محمد، حسن اور بکر سے جبکہ اس سے ابن مہدی، ابوداؤد اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، امام احمد کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ صالح الحدیث ہوگا، امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، اس نے ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے زمانہ میں انتہائی سخت فتویٰ دیا تھا جس میں خون بہانے کا ذکر کیا گیا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ یزید بن زریع بیان کرتے ہیں: یہ خارجی تھا اور تلوار اُٹھانے کا قائل تھا، عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے، عفان نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے اور اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ جن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ليس شيء اكرم على الله من الدعاء.

"اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے"۔

یہ روایت عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کے حوالے سے دوسرے لفظوں میں نقل کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ مطرف کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مثل ابن آدم الى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطاته المنايا وقع في الهرم حتى يموت.

"ابن آدم کی مثال اس طرح ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے آرزوئیں ہوتی ہیں، اور اگر وہ آرزوئیں پوری نہیں بھی ہوتیں تو وہ بڑھاپے کا شکار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ انتقال کر جاتا ہے"۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمران قطان خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا لیکن اس کا داعی نہیں تھا۔

۶۲۸۹- عمران بن زیاد قسملی

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں، ازدی کہتے ہیں: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔

۶۲۹۰- عمران بن زید (ت، ق) ابو یحییٰ التغلبی ملائی

ابو یحییٰ قتات' سعد بن ابراہیم اور ایک گروہ سے اس نے روایات نقل کی ہے' جبکہ اس سے اسد بن موسیٰ' علی بن جعد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو محمد (اور اسم منسوب) بصری ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الدال علي الخير كفاعله.

''بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والے شخص کی مثال اُسے کرنے والے کی مانند ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يكون في آخر الزمان قوم ينبزون الرافضة، يرفضون الاسلام ويلفظونه، فاقتلوهم، فانهم مشركون.

''آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو رافضہ کے نام سے منسوب ہوں گے' وہ اسلام کو ایک طرف کر دیں گے لیکن لفظی طور پر اُس کا اظہار کریں گے' تم لوگ اُنہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حجاج نامی راوی واہی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا صافح الرجل اخاه لم ينزع يده من يده حتى يكون هو الذى يصرف وجهه ولم ير (رسول الله) صلى الله عليه وسلم مقدما ركبتيه بين يدى جليس له.

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو اُس کے ہاتھ کے الگ ہونے سے پہلے وہ اُس کی مانند ہو جاتا ہے جس نے چہرہ پھیر لیا تھا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی کے سامنے بیٹھ کر گھٹنے کھولے ہوئے نہیں دیکھا گیا''۔

۶۲۹۱- عمران بن زید عمی

امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے' یہ ابن حواری ہے' امام بخاری نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ حسن بصری کے شاگردوں میں سے ایک ہے۔

۶۲۹۲- عمران بن زید مدنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے' اسی طرح اس کا باپ (بھی مجہول ہے) میں نے بھلائی ہی سنی ہے۔

۶۲۹۳- عمران بن سریع

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے' اس

سے علقمہ بن مرثد نے روایت نقل کی ہے۔

۶۲۹۴- عمران بن سلیمان قینی

یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے' یہ بات ابوالفتح ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۲۹۵- عمران بن سوار

اس نے ابویوسف کے حوالے سے ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من امتشط قائما ركبه الدين.

''جو شخص کھڑا ہو کر کنگھی کرتا ہے' قرض اُس پر سوار ہو جاتا ہے''۔

شاید یہی شخص اس حدیث کو ایجاد کرنے والا ہے۔

۶۲۹۶- عمران بن ابوطلحہ

یہ معن بن عیسیٰ قزاز کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۲۹۷- عمران بن ظبیان

اس نے حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' دونوں سفیانوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۲۹۸- عمران بن عبداللہ بصری

اس نے حکم بن ابان کے حوالے سے عکرمہ سے حدیث روایت کی ہے' اس سے تسبیح پڑھنے کے بارے میں حدیث منقول ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۲۹۹- عمران بن عبداللہ بن طلحہ خزاعی

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور صدوق ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے سعید بن میسب سے نقل کی ہے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۰۰- عمران بن عبدالرحیم بن ابوورد

اس نے اصبہان میں قرہ بن حبیب اور مسلم بن ابراہیم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں' سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' یہ اُس حدیث کو ایجاد کرنے والا شخص ہے جو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے امام مالک سے منقول ہے۔

۶۳۰۱- عمران بن عبد المعافری (د، ق)

یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ افریقی نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاثة لا يقبل منهم صلاة: من ام قوما وهم له كارهون ... الحديث.

''تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: ایک وہ شخص جو کچھ لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں''۔

۶۳۰۲- عمران بن عبد العزیز، ابوثابت زہری

ابومصعب نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' یحییٰ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام بخاری نے بھی اسی طرح کہا ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء نی عبد الرحمن بن عوف في منزلي في بني سلمة، فقال: هل لك في هذا الوادي المبارك - يعني العقيق.

''ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بنوسلمہ کے محلہ میں میرے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا: کیا تم اس مبارک وادی میں یعنی وادیٔ عقیق میں دلچسپی رکھتے ہو''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمران بن ابوثابت کے حوالے سے منقول ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۰۳- عمران بن ابوعطاء (م)' ابوحمزہ اسدی واسطی قصاب

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' امام احمد کہتے ہیں: شعبہ' ہشیم اور ابوعوانہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: ابوعوانہ نے ابوحمزہ قصاب کے حوالے سے بیس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں' انہوں نے دوسرے مقام پر یہ کہا ہے: ابوحمزہ عمران بن ابوعطاء جسے عمران جلاب کہا جاتا ہے یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ شعبہ نے ابوحمزہ قصاب' عمران بن ابوعطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء نی النبي صلى الله عليه وسلم وانا العب مع الصبيان فتواريت، فجاء فحطاني حطاة، وقال: اذهب فادع لي فلانا، فجئت، فقلت: هو ياكل. ثم قال: اذهب فادع لي فلانا، فقلت. هو ياكل، فقال: لا اشبع الله بطنه.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' میں چھپ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے مجھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ جب میں اُن صاحب کے پاس آیا تو میں

نے دیکھا کہ وہ (کچھ کھا رہے تھے)' میں نے واپس آ کر عرض کی: وہ کچھ کھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ' میں نے عرض کی: وہ کھانا کھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس کے پیٹ کو نہ بھرے''۔

وہ فلاں صاحب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے' جن کا نام امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۶۳۰۴- عمران بن عکرمہ

ذوَیب بن عباد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' یہ دونوں مجہول ہیں۔

۶۳۰۵- عمران بن ابوعمران رملی

اس نے بقیہ بن ولید سے روایت نقل کی ہے اور اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

۶۳۰۶- عمران بن عمرو

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث مضطرب ہے اور ثابت نہیں ہے۔

۶۳۰۷ - عمران بن عیینہ (عو) ہلالی

یہ سفیان بن عیینہ کا بھائی ہے' یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس نے حصین اور ابواسحاق سے جبکہ اس سے زید بن حریش' ابوسعید اشج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ربعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا عمر بالجابية ... فذكر الحديث.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ کہا''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

معمر' ابوعوانہ اور ایک جماعت نے یہ روایت عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ شیبان کہتے ہیں: عبدالملک نے ایک شخص کے حوالے سے ابن زبیر کے حوالے سے حضرت عمر و رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ دونوں جریروں اور دیگر حضرات نے عبدالملک کے حوالے سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر و رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تو اس میں اضطراب عبدالملک نامی راوی کی طرف سے ہے۔

قتیبہ بیان کرتے ہیں: عمران نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حلة حمراء كان يلبسها وقميص.

''نبی اکرم ﷺ کو سرخ حلّہ میں کفن دیا گیا جو آپ نے پہنا ہوا تھا اور قمیص میں کفن دیا گیا''۔

۶۳۰۸- عمران بن ابوفضل

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نے اس کے حوالے سے دو موضوع جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ان میں سے ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوڑ کا مقابلہ کرنے کے بارے میں ہے' جس کے الفاظ کو منکر قرار دیا گیا ہے' جبکہ دوسری روایت ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

انها قالت: يا رسول الله، ارايت لو نزلت واديا قد عرى جميع الشجر الا شجرة واحدة اين كنت تنزل ؟ قال: على الشجرة التي لم تعر. قالت: فانا تلك الشجرة.

''اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے کہ آپ ایک ایسی وادی میں پڑاؤ کرتے ہیں جہاں تمام درخت بغیر پتوں کے ہیں صرف ایک درخت پر پتے لگے ہوئے ہیں تو آپ کون سے درخت کے پاس پڑاؤ کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس درخت کے پاس جس کے پتے نہیں اُترے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: وہ درخت میں ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العرب اكفاء ، قبيلة بقبيلة، وحي بحي، الا حائكا او حجاما.

''عرب ایک دوسرے کا کفو ہیں' قبیلہ قبیلے کا' ذیلی قبیلہ ذیلی قبیلے کا کفو ہیں' البتہ کپڑے بننے والے اور پچھنے لگانے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

۶۳۰۹- عمران بن قیس

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی' حریث بن ابومطر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۱۰- عمران بن ابوقدامہ عمی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے' میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں لیکن پھر اُنہیں ایک طرف رکھ دیا۔

۶۳۱۱- عمران حناط

اس نے ابراہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابن عون کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۳۱۲- عمران بن ابوکثیر

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۱۳- عمران بن ماعز بن علاء

اس نے ایک بزرگ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یعقوب بن محمد زہری نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۳۱۴- عمران بن محمد بن سعید بن مسیّب

یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' یہ بات ابوالفتح ازدی نے بیان کی ہے۔ ثغری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله حرمات ثلاثا من حفظهن حفظ الله له امر دينه ودنياه: حرمة السلام، وحرمتي، وحرمة رحمي.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو قابلِ احترام قرار دیا ہے جو اُن کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دینی اور دنیاوی اُمور کی حفاظت کرے گا: اسلام کی حرمت' میری حرمت اور میرے رشتہ داروں کی حرمت''۔

ابراہیم اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور یہ روایت منکر ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

ومن ضيعهن لم يحفظ الله له شيئا.

''اور جو شخص انہیں ضائع کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کی کسی بھی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا''۔

۶۳۱۵- عمران بن ابومدرک

اس نے قاسم بن مخیمرہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۱۶- عمران بن مسلم فزاری کوفی

اس نے مجاہد اور عطیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے فضل سینانی اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں' ابواحمد زبیری بیان کرتے ہیں: یہ رافضی ہے اور کتے کا پلاّ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) کتے کا بول و براز بھی رافضی کی مانند ہوتا ہے۔

۶۳۱۷- عمران بن مسلم

اس نے عبداللہ بن دینار سے جبکہ یحییٰ بن سلیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

القول في السوق لا اله الا الله وحده.

''بازار میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ پڑھنا''۔

یہ روایت عمرو بن دینار اور دیگر حضرات سے منقول ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔ ابن عرفہ کے جزء میں اس راوی کے

حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع' حدیث منقول ہے:

ذاكر الله في الغافلين مثل الذي يقاتل عن الفارين .... الحديث.

''غافلوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جو فرار ہونے والوں کے درمیان جنگ میں حصہ لے رہا ہوتا ہے''۔

۶۳۱۸- عمران بن مسلم جعفی ضریر

یہ کوفہ کا رہنے والا بزرگ ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے سوید بن غفلہ اور خیثمہ جعفی سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ' زائدہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں' تاہم کتابوں میں اس کے حوالے سے کچھ منقول نہیں ہے۔

۶۳۱۹- عمران بن مسلم (خ،م،د،ق،س) قصیر

اس کی کنیت ابوبکر ہے' یہ حسن بصری کا شاگرد ہے اور ثقہ ہے' عقیلی نے اس پر اعتراضات کیے ہیں اور اس کا تذکرہ کیا ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بعض اوقات میں نے عمران قصیر کو ابن ابی عروبہ کے پاس دیکھا' وہ آیا اور تختیوں پر نوٹ کرنے لگا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عمران' قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا ہے' حسن جفری نے مجھ سے یہ کہا ہے: عمران اور اُس کے ساتھی میرے پاس آئے تھے تاکہ تقدیر کے مسئلہ پر بحث کریں۔ ابن عدی نے عمران قصیر کا ذکر کیا ہے اور اس کے حوالے سے منقول احادیث کو منکر قرار دیتے ہوئے اُنہیں نقل کیا ہے جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

لان اقول الله اكبر مائة مرة احب الى من ان اتصدق بمائة دينار.

''میں ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک سو دینار صدقہ کروں''۔

اس راوی نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا جلب ولا جنب ولا شغار في الاسلام.

''اسلام میں جلب' جنب اور شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

اس حدیث کو ابن حبان نے ذکر کیا ہے' اس راوی نے عطاء کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں' اور اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' حماد بن مسعدہ' یحییٰ قطان اور بشر بن مفضل نے اس سے استفادہ کیا ہے' امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۲۰- عمران بن موسیٰ (د،ت) بن اشدق عمرو بن سعید اموی

یہ ایوب بن موسیٰ کا بھائی ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو مقبری سے اس نے روایت کی ہے' جبکہ اس سے صرف

ابن جریج نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۲۱- عمران بن میثم

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے، عقیلی کہتے ہیں: یہ اکابر رافضیوں میں سے ایک ہے، اس نے جھوٹی بُری احادیث روایت کی ہیں، اس نے مالک بن ضمرہ کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس سے زیاد بن منذر نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۲۲- عمران بن نافع (س)

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی، بکیر بن اشج نے اس سے روایت نقل کی ہے، تاہم امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۲۳- عمران بن ہارون بصری

یہ ایک بزرگ ہے جس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جس میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی۔

بزار بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس روایت کے حوالے سے اس پر اعتراضات کیے ہیں جو انہوں نے اس سے سنی تھی، ویسے اس کی حالت پوشیدہ ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كنا نمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم فاجهده الصوم، فحلبنا له في قعب وصببنا عليه عسلا نكرم به رسول الله صلى الله عليه وسلم عند فطره.

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، آپ کو روزہ رکھنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، تو ہم نے آپ کے لیے ایک پیالے میں دودھ دوہ لیا اور اُس میں شہد انڈیل دیا، ہم اس کے ذریعے افطاری کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنا چاہ رہے تھے"۔

عبداللہ نامی راوی کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟

۶۳۲۴- عمران بن ہارون (س) مقدسی

اس نے عبداللہ بن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں، امام ابوزرعہ نے اس کو صدوق قرار دیا ہے جبکہ ابن یونس نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۶۳۲۵- عمران بن وہب طائی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے کے متعلق حدیث نقل کی ہے، امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، سلمہ ابرش نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۲۶- عمران بن یزید (ت، ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمران بن زید ہے اور یہی درست ہے' اس کا اسم منسوب تغلبی ہے' ابونصر نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ضعیف ہے' یہ بات یحییٰ بن معین نے ذکر کی ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۲۷- عمران بن یزید

ثابت بن عبیدہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے' اسی طرح (درج ذیل راوی بھی مجہول ہے)۔

۶۳۲۸- عمران

یہ ابن عیینہ کا استاد ہے۔

۶۳۲۹- عمران عمی

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ عمران بن قدامہ ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۳۰- عمران بارقی (د)

یہ سفیان ثوری کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' تاہم اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لا تحل الصدقة لغني الا في سبيل الله.

''خوشحال شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے البتہ اگر وہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں جا رہا ہو' تو لے سکتا ہے)''۔

۶۳۳۱- عمران انصاری (س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اس کا بیٹا محمد اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے' اس کی نقل کردہ حدیث موطا میں ہے اور وہ روایت منکر ہے۔

۶۳۳۲- عمران خیاط

اس نے ابراہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابن عون کا استاد ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۳۳۳- عمران قصیر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' ایک قول کے مطابق یہ عمران بن قدامہ ہے اور ایک قول کے مطابق عمران بن یحییٰ ہے' جعفر بن برقان نے اس سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے' میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں لیکن پھر اُنہیں ایک طرف رکھ دیا۔

(عمرو)

۶۳۳۴- عمرو بن ازہر عتکی

یہ جرجان کا قاضی تھا' اس نے ہشام بن عروہ' حمید طویل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصری تھا جس نے واسط میں رہائش اختیار کی۔ ابوسعید حداد بیان کرتے ہیں: عمرو بن ازہر جھوٹ بولا کرتا تھا' اُن سے دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ اُنہوں نے کہا: اس سے کہا گیا کہ ایک شخص نے ایک کپڑا کسی سینے والے کو دیا کہ وہ اسے بُن دے تو اس نے کہا: حماد نے ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی ہے کہ ایسی صورت میں اس کی ادائیگی کپڑے کے مالک پر لازم ہوگی' البتہ جب وہ اسے واپس کردے تو حکم مختلف ہوگا۔

ابن دورقی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ واسط میں ہوتا تھا ویسے یہ بصری ہے اور ضعیف ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ام سلمة واصدقها عشرة دراهم.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اُنہیں مہر میں دس درہم دیئے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لما زوج نبي الله ام كلثوم قال لام ايمن: هيئي بنتي، وزفيها الى عثمان، واخفقي بالدف. ففعلت فجاءها النبي صلى الله عليه وسلم بعد ثالثة فقال: كيف وجدت بعلك ؟ قالت: خير رجل. قال: اما انه اشبه الناس بجدك ابراهيم وابوك محمد.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کی تو آپ نے سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری بیٹی کو تیار کردو اور اُس کی عثمان کی طرف رخصتی کردو اور ہلکی سی دف بجالینا۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس صاحبزادی کے پاس تیسرے دن تشریف لائے اور فرمایا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: وہ ایک نیک شخص ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم اور تمہارے والد حضرت محمد کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے''۔

یہ روایت موضوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تجالسوا ابناء الملوك فان الانفس تشتاق اليهم ما لا تشتاق الى الجوارى العواتق .

''بادشاہوں کے بیٹوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ نفس اُن کی طرف اس سے زیادہ مشتاق ہوتا ہے جتنا پردہ نشین کنواری لڑکیوں کی طرف مشتاق ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

او اثارة من علم ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد عمدہ رسم الخط میں لکھنا ہے (یا اس سے مراد خطاطی کرنا ہے)۔

۶۳۳۵- عمرو بن اسماعیل ہمدانی

اس نے ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:

مثل علی کشجرة انا اصلها، وعلی فرعها، والحسن والحسین ثمرها، والشیعة ورقها

''علی کی مثال ایسے درخت کی مانند ہے جس کی بنیاد ''میں'' ہوں اور اس کی شاخ علی ہے اور اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں اور اُس کے پتے شیعہ ہیں''۔

۶۳۳۶- عمرو بن اوس

اس کی حالت مجہول ہے اس نے منکر روایت نقل کی ہے امام حاکم نے وہ روایت اپنی مستدرک میں نقل کی ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ وہ روایت موضوع ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

اوحی اللہ الی عیسیٰ آمن بمحمد، فلولاہ ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار ... الحدیث۔

''اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ کیونکہ اگر وہ نہ ہوتے تو میں آدم کو اور جنت کو اور جہنم کو پیدا نہ کرتا''۔

۶۳۳۷- عمرو بن ایوب عابد

یہ عصام کی مسجد کا امام تھا' اس نے جریر کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ ہلال بن یساف کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من دعا دعوة فلم یستجب له کتب له حسنة.

''جو شخص دعا مانگے اور اُس کی دعا کی قبولیت ظاہر نہ ہو تو اُس شخص کے لیے نیکی نوٹ کی جاتی ہے''۔

عباس دوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے یہ روایت نقل نہیں کی۔

۶۳۳۸- عمرو بن بجدان (عو)

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصعید وضوء المسلم، وان لم یجد الماء عشر سنین.

''مٹی مسلمان کے وضو کا ذریعہ ہے' اگرچہ اُسے دس سال تک پانی نہ ملے''۔

امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' تاہم اسے صحیح قرار نہیں دیا کیونکہ عمرو نامی راوی کی حالت مجہول ہے' ابوقلابہ نے اس سے یہ روایت منقول کی ہے اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اسے سنا ہے۔ یہ روایت ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے نقل کی ہے جبکہ ایک مرتبہ یہ ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے بنو قشیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے منقول ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ صورتِ حال ہے' تو عمرو نامی راوی کو مجہول ہونے کے باوجود ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۳۳۹- عمرو بن بحر جاحظ

اس نے کئی تصانیف کی ہیں' ابوبکر بن ابوداؤد نے اس سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے' ثعلب کہتے ہیں: یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بدعتیوں کے بزرگوں میں سے ایک ہے۔

۶۳۴۰- عمرو بن بشر عنسی

اس نے ولید بن ابوسائب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے' عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن بشیر ہے۔

۶۳۴۱- عمرو بن ابوبرہ

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۳۴۲- عمرو بن بعجہ

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' اس سے سبیعی نے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۴۳- عمرو بن بکر سکسکی رملی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' یہ واہی ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں جیسے ابن جریج اور دیگر حضرات۔ اس سے ابوالدرداء ہاشم بن محمد بن یعلیٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' اس نے ابراہیم بن ابوعبلہ اور ثور بن زید سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک یہ روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

المؤمن آلف مالوف، ولا خير فيمن لا يالف ولا يؤلف.

''مؤمن اُلفت رکھنے والا ہوتا ہے اور اُس سے اُلفت رکھی جاتی ہے اور ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں رکھتی جو خود اُلفت نہیں رکھتا اور اُس سے اُلفت نہیں رکھی جاتی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

خیر الناس انفعهم للناس.

"لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

امارة المؤمنین والصدیقین البشاشة اذا تزاوروا، والمصافحة اذا التقوا.

"مؤمنین اور صدیقین کی نشانی یہ ہے کہ جب اُن سے ملنے کے لیے جایا جائے تو وہ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب اُن سے ملاقات ہو تو وہ مصافحہ کرتے ہیں"۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے ابودرداء نے نقل کی ہے' جبکہ اُس سے ابن قتیبہ عسقلانی نے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تضرع لصاحب دنیا وضع ذلك نصفه دینه. ومن اتی طعام قوم لم یدع الیه ملا الله بطنه نارا حتی یقضی بین الناس یوم القیامة.

"جو شخص کسی دنیادار شخص کے سامنے عاجزی کرتا ہے تو اس کا نصف دین اس کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے اور جو شخص ایسے کھانے پر آتا ہے جس کی طرف اس کو بلایا نہیں گیا تھا' تو اللہ تعالیٰ اُس کے پیٹ کو آگ سے بھر دے گا' اُتنی دیر تک جتنی دیر تک وہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرے گا"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: جو اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال ربکم: لا اخرج عبدا لی من الدنیا، وانا ارید ان ارحمه، حتی اوفیه کل خطیئة عملها بسقم فی جسده، او ضر فی معیشته، او اقتار فی رزقه، او خوف فی دنیاه، حتی ابلغ به مثاقیل الذر، فان بقی علیه شیء شددت علیه الموت ... الحدیث.

"تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو دنیا سے نکالتا ہوں اور میں اُس پر رحم کرنا چاہتا ہوں تو اُس کے عمل کی ہر ایک غلطی کے بدلے میں اُس کے جسم میں بیماری رکھ دیتا ہوں' یا اُس کے روزمرہ کے معاملات میں تنگی رکھ دیتا ہوں' یا اُس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہوں' یا اُسے دنیاوی معاملات میں خوف کا شکار کر دیتا ہوں' یہاں تک کہ میں اُسے اتنا پہنچاتا ہوں جتنا چیونٹی کا وزن ہوتا ہے اور پھر اگر کوئی چیز اُس پر باقی رہ جائے' تو اُس پر موت آجاتی ہے"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت موضوع ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں' امام ابن ماجہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ شداد بن عبدالرحمٰن کا بھی تذکرہ کیا ہے جس نے ابراہیم بن ابوعبلہ سے روایت نقل کی ہے' اُس نے اُم حرام کے صاحبزادے ابوابی سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

علیکم بالسنا والسنوت.

''تم پر لازم ہے کہ سنا مکی اور سنوت استعمال کرو''۔

ابن ابوعبلہ نے یہ کہا ہے: یہ لفظ شبث ہے اس روایت کو اُنہوں نے ابن ماجہ کے حوالے سے ابراہیم فریابی کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کیا ہے۔

۶۳۴۴- عمرو بن ابوبکر

اس نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور وفکر کی گنجائش ہے شاید یہ عمرو برق ہے۔

۶۳۴۵- عمرو بن تمیم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رمضان کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے کثیر بن زید نے روایت نقل کی ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۶۳۴۶- عمرو بن ثابت ابومقدام بن ہرمز کوفی

اس کی کنیت ابوثابت ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے ابن حبان فرماتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ رافضی ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے ہناد بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی تھیں پھر مجھے یہ اطلاع ملی کہ یہ حبان بن علی کے پاس ہے تو اس نے مجھے بتایا جس نے اس سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگ کافر ہو گئے تھے صرف چار لوگ نہیں ہوئے تھے۔ تو حبان سے کہا گیا: کیا تم اُس کا انکار نہیں کرتے؟ تو حبان نے کہا: یہ ہمارے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ جب عمرو نے یہ کلام کیا تو وہ ندامت کا شکار ہوا یعنی حبان بن علی ندامت کا شکار ہوا۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: تم لوگ عمرو بن ثابت کے حوالے سے حدیث بیان نہ کرو کیونکہ وہ اسلاف کو بُرا کہتا تھا۔

فلاس بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن سے اُس حدیث کے بارے دریافت کیا جو عمرو بن ثابت سے منقول ہے تو اُنہوں نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کرنے سے انکار کر دیا۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن ثابت حدیث روایت کرتے ہوئے غلط بیانی نہیں کرتا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے میمون بن مہران اور منہال بن عمرو حبیب بن ابی ثابت اور اُن کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

عباد بن یعقوب رواجنی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس نے یہ کہا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو دیکھا۔

اس سے حدیث روایت کرنے والوں میں سعید بن محمد جرمی سوید بن سعید علی بن حکیم اودی یحییٰ بن آدم اور ایک مخلوق شامل ہیں۔

آجری کے سوالات میں یہ بات تحریر ہے: داؤد نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: یہ رافضی خبیث ہے۔
اسماعیل بن ابوخالد اور سفیان نے اس سے روایت نقل کی ہے' ابوداؤد نے اسی طرح کہا ہے اور پھر کہا ہے: یہ منحوس ہے' اس کی حدیث شیعہ کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی' یعنی اس کی روایات درست ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس کا انتقال 172 ہجری میں ہوا۔

۶۳۴۷- عمرو بن جابر (ت، ق)' ابوزرعہ حضرمی

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' سعید بن ابومریم کہتے ہیں: میں نے ابن لہیعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن جابر نامی راوی کی عقل کمزور تھی' وہ یہ کہا کرتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں' ایک دفعہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' اُس نے بادل کو دیکھا اور کہا: ابھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بادل میں گزرے ہیں' وہ ایک احمق بوڑھا تھا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں اور مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ غلط بیانی کیا کرتا تھا' سعید بن ابوایوب اور ابن لہیعہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے: طاعون کے بارے میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

الفار منه كالفار يوم الزحف. ومن صبر فيه كان له كاجر شهيد.

''اس سے فرار اختیار کرنے والا شخص جنگ سے فرار اختیار کرنے والے شخص کی مانند ہے اور جو اس میں صبر سے کام لے گا اُسے شہید کا اجر ملے گا''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس سے تقریباً بیس احادیث منقول ہیں۔

۶۳۴۸- عمرو بن جاوان (س) تمیمی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے احنف سے نقل کی ہے' اور اس سے صرف حصین بن عبدالرحمٰن نے روایت نقل کی ہے جو کشتی میں اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔

۶۳۴۹- عمرو بن جریر' ابوسعید بجلی

اس نے اسماعیل بن خالد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

ابوعصیدہ احمد بن عبید نے اس کے حوالے سے ایک ہی سند کے ساتھ تین احادیث نقل کی ہیں جو اس نے اسماعیل کے حوالے سے قیس کے حوالے سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہیں: (پہلی روایت یہ ہے:)

من صلى اربعا قبل الزوال بالحمد وآية الكرسي بنى الله له بيتا في الجنة، لا يسكنه الا صديق او شهيد.

''جو شخص زوال سے پہلے چار رکعت ادا کرے جن میں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنا دیتا ہے جس میں کوئی صدیق اور شہید ہی رہ سکتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة ... الحديث.

''جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت ادا کرے'' الحدیث۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صلى (بعد العشاء ركعتين) بثلاثين قل هو الله احد بنى الله له الف قصر فى الجنة.

''جو شخص عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرے جن میں تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک ہزار محل بنا دے گا''۔

تو یہ روایات جھوٹی ہیں۔

۶۳۵۰- عمرو بن جراد

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے' ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے' شاید یہ علیلہ بن بدر کا دادا ہے۔

۶۳۵۱- عمرو بن جمیع

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابومنذر ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوعثمان ہے' یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور حلوان کا قاضی بنا تھا' یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' امام دارقطنی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے امام جعفر صادق سے، اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قراء ة القرآن فى صلاة افضل من قراء ة القرآن فى غير صلاة، وقراء ة القرآن افضل من الذكر، والذكر افضل من الصدقة، والصدقة افضل من الصيام، والصيام جنة من النار.

''نماز کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا' نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرنا ذکر کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور ذکر صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور صدقہ کرنا روزہ رکھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور روزہ جہنم سے بچاؤ کی ڈھال ہے''۔

اس سے سریج بن یونس اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۵۲- عمرو بن ابوجندب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابواسحاق سبیعی کے مجہول مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۳۵۳- عمرو بن حارث (د) زبیدی حمصی

اس نے صرف عبداللہ بن سالم اشعری سے روایت نقل کی ہے' اور اس کے حوالے سے اُن سے ایک نسخہ بھی منقول ہے' اسحاق بن ابراہیم زبریق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' اس کے علاوہ ایک کنیز تھی جس کا نام علوہ تھا اُس نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ عدالت کے حوالے سے معروف نہیں ہے اور ابن زبریق نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

۶۳۵۴- عمرو بن حارث (ع)

یہ مصری علاقوں کا بڑا عالم' وہاں کا شیخ اور مفتی ہے' یہ لیث بن سعد کے پائے کا آدمی ہے' محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' باوجودیکہ اثرم نے یہ بات بیان کی کہ اُنہوں نے ابوعبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اہلِ مصر میں لیث سے زیادہ ثبت اور کوئی نہیں ہے لیکن عمرو بن حارث ایسا شخص ہے' میں نے اُس کے حوالے سے کچھ منکر روایات دیکھیں' اثرم نے ابوعبداللہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: اُنہوں نے عمرو بن حارث پر شدید تنقید کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس نے قتادہ کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں یہ اضطراب کا شکار ہوا ہے اور اس نے غلطیاں کی ہیں۔ یحییٰ بن معین' عجلی' امام نسائی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

عمرو بن سواد نے ابن وہب کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے عمرو بن حارث سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔

احمد بن یحییٰ نے ابن وہب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر عمرو بن حارث ہمارے پاس زندہ رہ جاتے تو ہمیں امام مالک کی طرف جانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اُس کے زمانہ میں حفظ حدیث میں اُس کی کوئی مثال نہیں تھی۔ سعید بن عفیر بیان کرتے ہیں: یہ سب سے بڑا فقیہ' سب سے بلیغ شخص اور شاعری کا سب سے بڑا عالم تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا ادھیڑ عمری میں 148 ہجری میں انتقال ہوا تھا۔

۶۳۵۵- عمرو بن حریش (د) زبیدی

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' ابوسفیان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور یہ نہیں پتا چل سکا کہ ابوسفیان کون ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جو ایک اونٹ کے عوض میں دو اونٹ ادھار فروخت کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں ہے۔

۶۳۵۶- عمرو بن حزور

اس نے حسن بصری سے جبکہ اس سے شباک نے روایات نقل کی ہیں' اس کی سند تاریک ہے جو معروف نہیں ہو سکی۔

۶۳۵۷- عمرو بن حصین (ق) عقیلی

اس نے محمد بن عبداللہ بن علاثہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو منکر نہیں ہیں۔

امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رجل: یا رسول الله، وجبت علی بدنة، وقد عزت البدن ؟ قال: اذبح مکانها سبعا من الشیاه.

''ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر ایک اونٹ کی قربانی لازم ہوگئی ہے اور میرے پاس اونٹ نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر دو''۔

امام ابویعلیٰ نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ارقا اصابنی، فقال: قل: اللهم غارت النجوم، وهدات العیون، وانت حی قیوم، لا تاخذك سنة ولانوم، اهد لیلی، وانم عینی. فقلتها، فذهب ما کنت اجد.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ مجھے بے خوابی کا عارضہ لاحق ہوگیا ہے' تو آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو!

''اے اللہ! ستارے ڈوب گئے اور آنکھیں سورہی ہیں' تُو زندہ اور قیوم ہے' نہ تو تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے' تُو میری رات کو میرے لیے ہدایت والا بنادے اور میری آنکھوں کو سُلا دے''۔

میں نے یہ کلمات پڑھے تو اس کے بعد کبھی یہ صورتِ حال محسوس نہیں ہے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی گئی ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً من امر دینهم بعث یوم القیامة من العلماء.

''جو شخص میری اُمت کے لیے اُن کے دینی معاملہ کے بارے میں چالیس احادیث یاد کرلے گا' اُسے قیامت کے دن علماء میں اُٹھایا جائے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسلمہ حمصی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من اصاب مالا من نهاوش اذهبه الله فی نهابر.

''جس شخص کو حرام طریقے سے مال ملتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے ہلاکت کی جگہوں میں خرچ کراتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا حسد ولا ملق الا فی طلب العلم.

''صرف علم کے حصول کے لیے حسد اور خوشامد کی جاسکتی ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

علیکم بالعدس فانه قدس علی لسان سبعین نبیا.

''تم عدس (کھانے کی ایک چیز) کو اپنے اوپر لازم کرو' کیونکہ اسے ستر انبیاء کی زبانی پاک قرار دیا گیا ہے''۔

۶۳۵۸- عمرو بن حکام

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ زنجبیلی ہے جس نے شعبہ کے حوالے سے تقریباً چار ہزار احادیث روایت کی ہیں' اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: عمرو بن حکام محدثین کے نزدیک' قوی نہیں ہے' علی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اهدی ملك الروم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا فکان فیها جرة زنجبیل فاطعم کل انسان قطعة، واطعمنی قطعتین.

''روم کے بادشاہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھجوائے' جن میں زنجبیل کا ایک مٹکا بھی تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو اس میں سے ایک ٹکڑا کھلایا اور مجھے اُس میں سے دو ٹکڑے کھلائے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت کئی حوالے سے منکر ہے کیونکہ کہیں سے بھی یہ بات پتا نہیں چل سکی کہ روم کے حکمران نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں کچھ بھجوایا تھا' دوسری بات یہ ہے کہ روم سے حجاز تک زنجبیل تحفہ کے طور پر بھجوانا ایسی چیز ہے جسے عقل تسلیم نہیں کرتی اور بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح روم سے مدینہ منورہ کی طرف کھجور تحفہ کے طور پر بھیجی جائے۔ یہ روایت کئی راویوں نے عمرو بن حکام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان اکیدر دومة اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم جرة من من، فاعطی اصحابه قطعة قطعة.
ثم رجع الی جابر فاعطاه قطعة اخری، فقال: یا رسول الله، قد کنت اعطیتنی. قال: هذه لبنات عبد الله.

''دومہ کے حکمران اکیدر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''منّ'' کا گھڑا تحفہ کے طور پر بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک ایک ٹکڑا عطا کیا' پھر آپ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں ایک ٹکڑا اور عطا کیا' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے پہلے عطا کر چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عبداللہ کی صاحبزادیوں کیلئے ہیں (یعنی تمہاری بہنوں کے لیے ہے)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی تھی''۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

انه صلی علی قبر.

''آپ نے قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی تھی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: عمرو بن حکام کی زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی' البتہ اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۳۵۹- عمرو بن حماد (م، د، س) بن طلحہ

امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اسباط بن نصر سے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہے کیونکہ یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے' مطین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں' تاہم امام ابوداؤد نے یہ کہا ہے: عمرو بن حماد قناد نامی راوی رافضہ میں سے ایک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انی لاخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وولیہ، وابن عمہ، ووارثہ، فمن احق بہ منی.!

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی' آپ کا ولی' آپ کا چچازاد اور آپ کا وارث ہوں' تو اس حوالے سے مجھ سے زیادہ حقدار اور کون ہوگا''۔

یہ روایت منکر ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الاولی، واستقبلہ ولدان المدینۃ، فجعل یمسح خدودھم، (فمسح خدی)، فوجدت لیدہ بردا وریحا، کانما اخرجھا من جونۃ عطار.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز ادا کی مدینہ منورہ کے کچھ بچے آپ کے سامنے آئے تو آپ نے اُن کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا پھر آپ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو محسوس کیا' یوں جیسے آپ کا دست مبارک عطار کے ڈبہ میں سے نکالا گیا تھا''۔

یہ وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت کیا ہے' یہ اُن کے قدیم مشائخ میں سے ایک ہے' اس کا انتقال 222 ہجری میں صفر کے مہینہ میں ہوا۔

۶۳۶۰- عمرو بن حماس، ابوولید

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس سے ابن ابوذئب نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۳۶۱- عمرو بن حمزہ

اس نے صالح مری سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لقيت النبي صلى الله عليه وسلم فصافحني، فقلت: يا رسول الله، كنت احسب هذا من زي العجم.

قال: نحن احق بالمصافحة منهم، ما من مسلمين التقيا فتصافحا الا تساقطت ذنوبهما بينهما.

''میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے میرے ساتھ مصافحہ کیا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم مصافحہ کرنے کے اُن سے زیادہ حقدار ہیں' جب بھی دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو اُن دونوں کے گناہ گر جاتے ہیں''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: جو روایات اس نے نقل کی ہیں' اُتنی مقدار غیر محفوظ ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۳۶۲- عمرو بن حمید

یہ دینور کا قاضی ہے' اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ سلیمانی نے اس کا تذکرہ اُن افراد میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انتظار الفرج بالصبر عبادة.

''صبر کے ساتھ کشادگی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے''۔

۶۳۶۳- عمرو بن حیہ (د)

یا شاید عمر بن حنہ' اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ امام ابوداؤد نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

۶۳۶۴- عمر بن خالد' ابو یوسف

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوحفص اعشیٰ ہے' اس نے ہشام بن عروہ اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفی ہے اور ضعیف ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سيكون غلاء ومجاعة، فاذا كان ذلك فخير ما تدخرون الزيت والحمص.

''عنقریب مہنگائی اور بھوک ہوگی تو جب اس طرح کی صورتِ حال ہو تو تمہارے لیے ذخیرہ کرنے کی سب سے بہترین چیز زیتون کا تیل اور چنے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من مات له ابن، سلم او لم يسلم، رضي او لم يرض، لم يكن له ثواب دون الجنة.

''جس شخص کا ایک بیٹا فوت ہو جائے خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو خواہ وہ راضی ہو یا راضی نہ ہو تو اُس شخص کا ثواب جنت سے کم نہیں ہوگا''۔

اس روایت کو ہمام بن اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس نے سند کچھ مختلف نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وهو يقول: نفث في ردعي الروح الامين ان نفسا لا تموت حتى تستكمل رزقها ... الحديث.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اندر روح الامین نے آہستہ آواز میں یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی شخص اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہیں کرے گا''۔

ابن حبان کہتے ہیں: عمرو بن خالد اعشی نے ابوحمزہ ثمالی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ہشام نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایت نقل کی ہیں' اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے البتہ ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جا سکتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نعم المفتاح الهدية امام الحاجة.

''سب سے بہترین کنجی یہ ہے کہ ضرورت کے وقت تحفہ دیا جائے''۔

ابن عدی نے ابوحفص اعشی کے حالات کو ابو یوسف اعشی کے حالات سے الگ طور پر نقل کیا ہے' اور میرے نزدیک ان دونوں کا نام ایک ہی ہے' لیکن ابو یوسف کے بارے میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ وہ اسدی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس کے جھوٹے ہونے کا حکم بھی عائد کیا ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عمرو بن خالد نامی یہ راوی ہے اور یہ روایت حسن بن شبل بخاری عبدی کے حوالے سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عليكم بالمرازمة. قيل: وما المرازمة؟ قال: اكل الخبز مع العنب، فان خير الفاكهة العنب، وخير الطعام الخبز.

''تم پر مرازمہ لازم ہے' عرض کی گئی: مرازمہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور کے ساتھ روٹی کھانا کیونکہ سب سے بہترین پھل انگور ہے اور سب سے بہترین کھانا روٹی ہے''۔

۶۳۶۵- عمرو بن خالد (ق) قرشی

(اس کا اسم منسوب اور کنیت) کوفی ابوخالد ہے' پھر یہ واسط منتقل ہو گیا' وکیع بیان کرتے ہیں: یہ ہمارے پڑوس میں ہوتا تھا' یہ حدیث

یہ مسند امام زید کا مؤلف ابوخالد واسطی ہے' جس نے امام زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی بن ابو طالب سے مسند امام زید کی روایات کو نقل کیا ہے' مترجم عفی عنہ

ایجاد کرتا تھا، جب اس کی اس خرابی کا پتا چل گیا تو یہ واسط منتقل ہو گیا۔

معلیٰ بن منصور نے ابوعوانہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن خالد ایک فارسی دوا فروش سے صحیفے خریدتا تھا اور اُن کے حوالے سے حدیث بیان کر دیتا تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے اور ثقہ نہیں ہے اس سے ابوحفص ابار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں اس نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد سے حدیث روایت کی ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن خالد نامی وہ راوی جس سے ابار نے روایات نقل کی ہیں وہ کذاب ہے۔ احمد بن ثابت نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن خالد واسطی کذاب ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس نے حبیب بن ابو ثابت سے روایات نقل کی ہیں یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

اس نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الذكرين يغلب احدهما صاحبه .

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے ذکریں پر لعنت کی ہے جو ایک دوسرے پر غالب آ جائے''۔

اس نے امام زید کے حوالے سے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

العالم في الارض يدعو له كل شيء حتى الحوت في جوف البحر .

''عالم کے لیے زمین میں موجود ہر چیز دعا کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں''۔

اس نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

لا تسم اصبعك السبابة، فانه اسم جاهلي، انما هي السبحة والمهللة.

''تم اپنی انگلی کے لیے لفظ سبابہ استعمال نہ کرو کیونکہ یہ زمانۂ جاہلیت کا نام ہے اس کے لیے لفظ مسبحہ (تسبیح پڑھنے والی) یا مہللہ (یعنی لا الٰہ الا اللہ کا حساب رکھنے والی) لفظ استعمال کرو''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ايما مسلم اشتهى شهوة فردها واثر على نفسه غفر له.

''جس مسلمان کو شہوت محسوس ہو اور وہ اسے واپس کر دے اور اسے اپنے سے پھیر دے (یعنی اسے پورا نہ کرے) تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت علی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انكسرت احدى زندي، فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرني ان امسح على الجبائر.

''میرا ایک ہاتھ کا گٹا ٹوٹ گیا تو میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے ہدایت کی کہ میں پٹی کے اوپر مسح کر لیا کروں''۔

۶۳۶۶- عمرو بن خالد (خ،س) حرانی ،ثم مصری

یہ امام بخاری کا استاد ہے' ثقہ اور مشہور ہے۔

۶۳۶۷- عمرو بن خزیمة (د،ق).

ہشام بن عروہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' تاہم اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس کی نقل کردہ حدیث کی سند میں اضطراب ہے' جو ''مسند احمد'' میں' حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور ڈھیلوں کے ذریعے استنجاء کے بارے میں ہے۔

۶۳۶۸- عمرو بن خلیف ،ابوصالح.

یہ ابن قتیبہ عسقلانی کا استاد ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ادخلت الجنة فرایت فیھا ذئبا، فقلت: اذئب فی الجنة ؟ قال: انی اکلت ابن شرطی.قال ابن عباس: ھذاوانما اکل ابنه، فلو اکله رفع فی علیین.

''نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بھیڑیا دیکھا' میں نے دریافت کیا' کیا جنت میں بھیڑیا بھی ہوتا ہے؟ تو اس بھیڑیے نے کہا: میں نے ایک (پولیس کے) سپاہی کے بیٹے کو کھایا تھا' (جس کی وجہ سے میں جنت میں پہنچ گیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سپاہی کے بیٹے کو کھایا تھا تو یہ اجر ملا ہے' اگر وہ سپاہی کو کھا لیتا' تو ''علیین'' میں پہنچ جاتا''

جب میں نے ابن قتیبہ کے سامنے یہ روایت پڑھ لی تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہارے جیسا شخص اس طرح کی روایات سنتا ہے؟ میں نے کہا: اے ابوعباس! آپ بھی تو اس طرح کی روایات نقل کرتے ہیں' تو وہ مسکرا دیئے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے۔

۶۳۶۹- عمرو بن خیر شعبانی

اس نے کعب احبار سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۷۰- عمرو بن داؤد

یہ معلی بن میمون کا استاد ہے' ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۶۳۷۱- عمرو بن دینار کوفی

یہ کم تر درجے کا شیخ ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی' یہ سیف بن عمر تمیمی کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۳۷۲- عمرو بن دینار (ت،ق) بصری

یہ آل زبیر کا منشی تھا اور یہ آل زبیر کا آزاد کردہ غلام ہے' اس سے مراد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ زبیر بن شعیب ہے' اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے' اس نے سالم بن عبداللہ اور صفی بن صہیب سے جبکہ اس سے دونوں حمادوں' عبدالوارث اور ابن علیہ نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ رخصت ہونے والا ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قال فی سوق لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد، یحییٰ ویمیت، وهو حی لا یموت، بیده الخیر، وهو علی كل شیء قدیر - كتب الله له الف الف حسنة ، ومحا عنه الف الف سیئة، وبنی له بیتا فی الجنة.

''جو شخص بازار میں یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' وہی ایک معبود ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اور اُسے موت نہیں آئے گی' ہر طرح کی بھلائی اُسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے دس لاکھ نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور اُس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دخل سوقا یصاح فیها ویباع فیها، فقال ... فذكره.

''جو شخص کسی ایسے بازار میں داخل ہو' جہاں چیخ و پکار کی جاتی ہے اور جہاں چیزیں فروخت کی جاتی ہیں اور پھر یہ پڑھ لے''۔

اس کے بعد حسبِ سابق روایت ذکر کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رای مبتلی فقال: الحمد الله الذی عافانی مما ابتلاك به، وفضلنی علی كثیر ممن خلق تفضیلا - عافاه الله من ذلك البلاء كائنا ما كان.

''جو شخص کسی کو مصیبت کا شکار دیکھ کر یہ کلمہ پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے اُس سے عافیت عطا کی ہے' جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اُس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے''

تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس مصیبت سے محفوظ رکھے گا' خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو''۔

۶۳۷۳- عمرو بن دینار (ع) جمحی

یہ حجاز کا عالم ہے اور حجت ہے اس کے بارے میں جو یہ کہا گیا ہے: یہ شیعہ ہے تو یہ بات جھوٹی ہے۔

۶۳۷۴- عمرو بن ذی مر

ایک قول کے مطابق اس کا نام ذومر ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۳۷۵- عمرو بن زبان

یہ سیف بن عمر کا استاد ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۶۳۷۶- عمرو بن زیاد باہلی

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں یہ بغداد میں ہوتا تھا امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کذاب تھا اور جھوٹا الزام عائد کرنے والا شخص تھا اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۳۷۷- عمرو بن زیاد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ثوبانی ابوالحسن

اس نے یعقوب قمی بکر بن مضر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اس نے بردان میں رہائش اختیار کی تھی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا بنت سبع سنين، فعالجني اهلي بكل شيء فلم اسمن، فاطعموني القثاء بالتمر، فسمنت عليه كاحسن الشحم.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی اُس وقت میری عمر سات سال تھی میرے گھر والوں نے ہر طرح سے کوشش کر لی لیکن میں موٹی نہیں ہوئی پھر اُنہوں نے مجھے کھجور کے ساتھ ککڑی کھلائی اُس سے میں موٹی ہو گئی اور میرے جسم پر خوب چربی آ گئی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ركب الناس الخيل، ولبسوا القباطي، ونزلوا الشام، واكتفى الرجال بالرجال، والنساء بالنساء، عمهم الله بعقوبة من عنده.

''جب لوگ گھوڑوں پر سوار ہوں اور قبطی لباس پہنیں اور شام میں رہائش اختیار کریں اور مرد مردوں پر اکتفاء کریں اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب اُن سب پر نازل ہو گا''۔

یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من زار قبر والدیه او احدهما فی یوم جمعة فقرا یس - غفر الله له.

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ماں باپ' یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور پھر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے تو اُس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے حوالے سے یہ روایت جھوٹی ہے اور عمرو بن زیاد پر یہ الزام ہے کہ اُس نے یہ حدیث ایجاد کی ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کیا کرتا تھا' ابوبکر شافعی کے فوائد میں یہ روایت منقول ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اوحی الی ان امسك عن خدیجة وكنت لها عاشقا، فاتی جبریل برطب، فقال: كله، وواقع خدیجة لیلة جمعة لیلة اربع وعشرین من رمضان. ففعلت، فحملت بفاطمة ... الحدیث.

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں خدیجہ سے (وظیفہ زوجیت کی ادائیگی سے) رُک کے رہوں' حالانکہ مجھے اس کی خواہش تھی' جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک تر کھجور لے کر آئے اور بولے: آپ اسے کھا لیجئے! پھر آپ شبِ جمعہ میں جو مہینہ کی چوتھی رات ہو گی' خدیجہ کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کیجئے گا' میں نے ایسا ہی کیا' تو اس سے فاطمہ کا حمل ٹھہرا''۔

اس حدیث کو ایجاد کرنے والا شخص بھی عمرو ہے' اسے ابوصالح مؤذن نے ''مناقب فاطمہ'' میں نقل کیا ہے۔

۶۳۷۸- عمرو بن سعید خولانی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں' اس سے عمار بن نصیر نے' جو ہشام کا والد ہے' روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

اما ترضی احداكن ان لها اذا اصابها الطلق مثل اجر الصائم القائم، وان اسهرها ولدها لیلة كان لها (مثل) اجر سبعین رقبة تعتقها. وذكر الحدیث.

''کیا تم خواتین میں سے کوئی ایک اس بات سے راضی نہیں ہوتی کہ جب اُسے دردِ زہ لاحق ہو' تو اُسے نفلی روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے والے شخص کا اجر و ثواب ملے اور جب اُس کا بچہ اُسے رات بھر جاگنے پر مجبور کرنے تو اُسے ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے'' اس کے بعد اس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جسے ذکر کرنا جائز نہیں ہے' البتہ خواص کے لیے صرف مثال دینے کے لیے اسے بیان کیا جا سکتا ہے' پھر اُس نے یہ حدیث مکمل طور پر نقل کی ہے۔

۶۳۷۹- عمرو بن سعید (م،عو)

یہ ایک بصری بزرگ ہے' جو ابوزرعہ رازی کے مشائخ میں سے ایک ہے' یہ صدوق ہے' یونس بن عبید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۳۸۰- عمرو بن سعید

یہ ایک بصری بزرگ ہے' جو ابوزرعہ رازی کے مشائخ میں سے ایک ہے' یہ صدوق ہے۔

۶۳۸۱- عمرو بن سعید اموی

یہ ابوسعید اشج کا استاد ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے۔

۶۳۸۲- عمرو بن سعید (م،ت،س،ق) بن عاصی اموی

یہ معززین میں سے ایک ہے' اس نے عبدالملک بن مروان پر حملہ کیا تھا اور دمشق پر غلبہ حاصل کر لیا تھا' پھر عبدالملک ان پر غالب آ گیا' یہاں تک کہ اُس نے اس پر قابو پالیا اور اسے باندھ کر ذبح کروا دیا۔ اس راوی نے عثمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۶۳۸۳- عمرو بن سعید بصری قرشی (م،عو)

اور ایک قول کے مطابق یہ ثقفی ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے یونس اور ابن عون نے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۳۸۴- عمرو بن سفیان بن عبداللہ ثقفی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے صرف عمرو بن شعیب نے گم شدہ چیز اُٹھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۶۳۸۵- عمرو بن ابوسلمہ، ابوحفص تنیسی

اس نے امام اوزاعی اور حفص بن غیلان سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق اور مشہور ہے' کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ساجی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے' ابوبکر الخلال نے احمد انطاکی کے حوالے سے حمید بن زنجویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب ہم مصر سے واپس آئے تو امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے گزر ابوحفص عمرو بن ابوسلمہ کے پاس سے ہوا تھا؟ ہم نے کہا: اُس کے پاس کیا ہے؟ اُس کے پاس تو صرف پچاس حدیثیں ہیں' باقی مناولت کے طور پر ہیں' تو امام احمد نے فرمایا: تم نے وہ اُس میں سے مناولت کے طور پر حاصل کر لینی تھیں اور اُن کی تحقیق کر لینی تھی۔

حافظ ولید بن بکر اندلسی کہتے ہیں: عمرو بن ابوسلمہ ابن وہب کے پائے کا علم حدیث کے' اکابر ائمہ میں سے ایک شخص ہے اور اس کی زیادہ تر آراء امام مالک کے قول کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔ اس سے کچھ سوالات کیے گئے تھے' جن کے بارے میں اس نے امام مالک سے دریافت کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔

۶۳۸۶- عمرو بن سلیم (ع) زرقی

یہ ثقہ اور مشہور تابعین میں سے ایک ہے' مجھے اس کے بارے میں ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے جس کی وجہ سے اس کی بے عزتی کی جا سکے (یا جو اسے رُسوا کرے)۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن اس کی حدیث میں اختلاط پایا جاتا ہے۔

۶۳۸۷- عمرو بن سلیم (ق) مزنی

یہ تابعی ہے' مشمعل بن ایاس' اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے' تاہم امام نسائی نے یہ فرمایا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۶۳۸۸- عمرو بن سہل بصری

عبید کشوری نے اس سے حدیث روایت کی ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۳۸۹- عمرو بن شعیب (عو) بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سہمی

صحیح قول کے مطابق اس کی کنیت ابوابراہیم ہے اور ایک قول کے مطابق ابوعبداللہ ہے' یہ اپنے زمانہ کے علماء میں سے ایک ہے' اس نے اپنے والد سے' طاؤس' سلیمان بن یسار' سیدہ ربیع بنت معوذ' جو صحابیہ ہیں' سیدہ زینب بنت محمد' جو اس کی پھوپھی ہیں' سعید بن مسیب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ قتیبہ کہتے ہیں: ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه دخل علی زینب بنت ابی سلمة فحدثته انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ... وذکر حدیثاً.

''ایک مرتبہ وہ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ حدیث سنائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

مکحول' عطاء اور زہری نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو اس کے معاصرین میں سے ہیں' ان کے علاوہ ایوب' قتادہ' عبیداللہ بن عمر' ثور بن یزید' حجاج بن ارطاۃ' حریز بن عثمان' داؤد بن شابور' داؤد بن قیس' داؤد بن ابوہند' زہیر بن محمد تمیمی' سلیمان بن موسیٰ' عاصم احول' امام اوزاعی' عمرو بن الحارث مصری' مثنیٰ بن صباح' ابن اسحاق' ابن عجلان' حسین المعلم اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین' ابن راہویہ اور صالح جزرہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام اوزاعی فرماتے ہیں: میں نے عمرو بن شعیب سے زیادہ مکمل اور کوئی قریشی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا سے جو روایات نقل کی ہیں' وہ اسی طرح ہیں جیسے کوئی روایت ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: محدثین جب چاہتے ہیں وہ عمرو بن شعیب کی اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے نقل کردہ روایات سے استدلال کر لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اُسے متروک قرار دے دیتے ہیں' اُن کی مراد یہ تھی کہ محدثین اس کے معاملہ میں تردد کا شکار ہیں۔

ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد سے کہا گیا: کیا عمرو بن شعیب کی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت حجت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ یہ آدھی حجت بھی نہیں ہے۔ جہاں تک امام ابوحاتم کا تعلق ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: عمرو بن شعیب کی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت میرے نزدیک بہز بن حکیم کے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کردہ روایت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ امام ابوداؤد نے حبیب معلم کی عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ یہ روایت نقل کی ہے:

يحضر الجمعة ثلاثة: داع، او لاغ، او منصت.

''جمعہ میں تین طرح کے لوگ شریک ہوتے ہیں: دعا مانگنے والا' لغو حرکت کرنے والا یا خاموش کروانے والا''۔

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمرو بن شعیب نے مجھے حدیث بیان کی' اُس وقت مکحول بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے کہا: علی بن مدینی نے عبداللہ بن عمرو اور شعیب بن محمد یعنی اُن کے پوتا سے سماع کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے عمرو بن شعیب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کا کیا حال ہے؟ پھر وہ غصے میں آگئے اور بولے: میں اس کے بارے میں کیا کہوں' آئمہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری اور معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے' یہ بات اُن کی تاریخ میں منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد' علی بن مدینی' اسحاق بن راھویہ اور حمیدی کو دیکھا ہے کہ اُنہوں نے عمرو بن شعیب کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے' تو پھر بعد والوں کی کیا حیثیت ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس قول کے باوجود امام بخاری نے ''صحیح بخاری'' میں اس سے استدلال نہیں کیا۔

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: محدثین نے اسے اس لیے مسترد قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' محدثین یہ کہتے ہیں کہ اس نے تھوڑی سی احادیث سنی ہیں' باقی ان نے اپنے پاس موجود صحیفہ سے لے کر روایت کر دی ہیں۔ عبدالملک میمونی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن شعیب کے حوالے سے کچھ منکر روایات منقول ہیں' ہم نے اُس کی روایت کو اس لیے نوٹ کیا تا کہ اُس سے ثانوی شواہد کے طور پر استعمال کر سکیں' لیکن جہاں تک اُس کے حجت ہونے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہے۔

اثرم بیان کرتے ہیں: امام احمد سے عمرو بن شعیب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: بعض اوقات ہم اس کی حدیث سے استدلال کر لیتے ہیں اور بعض اوقات دل میں اس کی طرف سے کچھ کھٹکا سا آ جاتا ہے۔ کوسج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے کوئی حدیث روایت کرے' تو یہ تحریری طور پر ہوگی' یہاں سے اُس کا ضعیف ہونا واضح ہو جاتا ہے' لیکن جب یہ سعید یا سلیمان بن یسار یا عروہ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرے تو وہ ثقہ ہوگا یا اس کی مانند ہوگا۔

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے جو منکر روایات نقل کی گئی ہیں اُن میں سے زیادہ تر وہ ہیں' جو مثنیٰ بن صباح یا ابن

لہیعہ نے نقل کی ہیں' ویسے یہ اپنی ذات کے حوالے سے ثقہ ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: ایوب جب عمرو بن شعیب کے پاس بیٹھتے تھے تو اپنے سر کو جھکا لیتے تھے' یعنی لوگوں سے شرمندگی کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔ علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان کہتے ہیں: عمرو بن شعیب کی نقل کردہ حدیث ہمارے نزدیک واہی ہے۔ ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے عمرو بن شعیب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ایوب اور ابن جریج نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ویسے یہ تمام روایات مستند ہیں اور جو عمرو نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں تو وہ اُس تحریر میں سے نقل کی ہیں' جو اس نے پائی تھی' یہ روایات ضعیف ہیں۔

نعیم بن حماد نے امام عبدالرزاق کے حوالے سے معمر کے حوالے سے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے لیث بن ابوسلیم سے یہ کہا: تم نے طاؤس اور مجاہد سے جو کچھ سنا ہے' وہ تمہاری مضبوط چیز ہے' البتہ تم وہب بن منبہ اور عمرو بن شعیب سے بچنے کی کوشش کرنا' کیونکہ یہ دونوں تحریروں سے روایات نقل کرتے ہیں۔

معمر بن سلیمان نے ابوعمرو بن العلاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: قتادہ اور عمرو بن شعیب پر صرف یہی الزام ہے کہ وہ دونوں جس بھی حدیث کو سنتے تھے اُسے آگے بیان کر دیتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعیب کے والد پر کوئی تنقید نہیں کی گئی' لیکن مجھے کسی ایسے شخص کا علم بھی نہیں ہے' جس نے اُنہیں ثقہ قرار دیا ہو' البتہ ابن حبان نے اُن کا تذکرہ تاریخ الثقات میں کیا ہے' اس نے اپنے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ اُن کے بیٹے محمد بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں' اگر وہ محفوظ شمار ہوں' باوجودیکہ اس کی نقل کردہ روایات سنن ابوداؤد' جامع ترمذی اور سنن نسائی میں منقول ہیں۔

اس کے حوالے سے دو بیٹوں عمرو اور عمر نے' اس کے علاوہ ثابت بنانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی اور یہ کہا گیا کہ شعیب بن عبداللہ بن عمرو' عثمان بن حکیم' عطاء خراسانی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری اور امام ابوداؤد اور دیگر کئی حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اس نے اپنے دادا سے سماع کیا ہے۔

محمد بن عبیداللہ اور دراوردی' ان دونوں حضرات نے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُس کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا' اُن سے ایسے محرم کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (احرام کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کر لیتا ہے۔ تو اس روایت میں اس بات کی اطلاع موجود ہے کہ اس نے اپنے دادا سے سماع کیا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سماع کیا ہے اور امام بخاری نے شعیب کے حالات میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ اس نے اپنے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور اس چیز کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

جہاں تک شعیب کے اپنے والد محمد بن عبداللہ سے روایت نقل کرنے کا تعلق ہے تو مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ کیا یہ مستند طور پر منقول ہے یا نہیں' کیونکہ محمد کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا' وہ گویا نوجوانی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

جریر نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ سالم بن ابوجعد یا خداش بن عمر یا ابوطفیل کے حوالے سے

جو روایت منقول ہے یا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت منقول ہے۔ پھر مغیرہ نے یہ کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا صحیفہ دو کھجوروں یا دو ٹکوں کے عوض میں میرے پاس ہوتا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب اپنی ذات کے حوالے سے ثقہ ہے لیکن جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل کرے گا تو وہ روایت مرسل ہوگی کیونکہ اس کے دادا محمد بن عبداللہ ہیں وہ صحابی نہیں ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ شعیب کا عبداللہ سے سماع ثابت ہے اور عبداللہ نے ہی اس کی تربیت کی تھی یہاں تک کہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ محمد بن عبداللہ کا انتقال اپنے والد عبداللہ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا تو شعیب کے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شعیب کی کفالت کی تھی جب یہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں پھر یہ کہتا ہے کہ اپنے دادا سے نقل کی ہیں تو پھر یہاں پر دادا کے لفظ میں ضمیر شعیب کی طرف لوٹ رہی ہوگی۔ بعض حضرات نے یہ علت بیان کی ہے کہ اس کے پاس ایک صحیفہ تھا جسے اس نے وجادت کے طور پر روایت کیا تھا اسی لیے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے مصنفین نے اس سے اجتناب کیا ہے اور ایسی صورت میں صحیفہ سے روایت نقل کرنے سے تصحیف داخل ہو جاتی ہے اور یہ چیز براہِ راست سماع کے برخلاف ہے۔ یحییٰ القطان نے یہ بھی کہا ہے: جب ثقہ راوی اس سے روایت نقل کریں تو یہ حجت شمار ہوگا یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے لیکن اتنے پائے کا نہیں ہے بلکہ یہ والد کی تحریر کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کرتا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے یہ بھی کہا ہے: بعض اوقات ہم اس سے استدلال کر لیتے ہیں اور بعض اوقات ہمیں اس کے حوالے سے اُلجھن محسوس ہوتی ہے۔ ابن حبان نے عمرو کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے اور اس کا تذکرہ اپنی کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: جب یہ طاؤس یا ابن مسیب یا دیگر راویوں کے حوالے سے جو اس کے والد کے علاوہ ہوں روایت نقل کرے گا تو یہ ثقہ شمار ہوگا اور اس سے استدلال کرنا جائز ہوگا لیکن جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کرے گا تو اس میں بہت زیادہ منکر روایات پائی جائیں گے ایسی صورت میں میرے نزدیک اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کرے گا تو شعیب نے عبداللہ سے ملاقات نہیں کی اس اعتبار سے وہ روایت منقطع شمار ہوگی اور جب اس کی مراد اپنے نچلے درجہ کے دادا محمد ہوں تو انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے اس صورت میں یہ روایت مرسل شمار ہوگی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ محمد کا انتقال بہت پہلے ہو گیا تھا اور یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ شعیب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے انتقال سے چند سال پہلے ہوا تھا تو اس کا اپنے دادا سے سماع کرنا منکر شمار نہیں ہوگا بطورِ خاص اُس صورت میں جب اُس کے دادا نے اس کی پرورش اور اس کی کفالت کی ہو۔

امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن شعیب کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اُن کے دادا سے ایک نسخہ نقل کیا ہے جسے ہم نے نقل کیا ہے اور وہ ایک طویل نسخہ ہے۔ ابن لہیعہ اس میں ایک ایسا شخص ہے جس کے مستند ہونے سے ہم بری الذمہ ہیں۔ اس میں ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان اللہ قد زادکم صلاۃ، فحافظوا علیھا وھی الوتر.

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' تم اس کی حفاظت کرو' وہ وتر کی نماز ہے''۔

اس میں ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من استودع ودیعۃ فلا ضمان علیہ.

''جس شخص کو کوئی چیز ودیعت کے طور پر دی جائے' اُس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی''۔

اس میں ایک روایت یہ ہے:

ان امراتین اتتا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب، فقال: اتحبان ان یسورکما اللہ سوارین من نار؟ قالتا: لا. قال: فادیا زکاتہ.

''دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُن کے بازوؤں میں سونے کے کنگن تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ تو اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو''۔

اُن میں یہ روایت بھی شامل ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی مکتوبۃ فلیقرا بام القرآن وقرآن معھا ... الحدیث.

''جو شخص فرض نماز ادا کرتا ہے تو اُسے اس میں سورۂ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کرنی چاہیے'' الحدیث۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

ایما رجل اعھر بحرۃ او امۃ قوم فولدت فالولد ولد زنا، لا یرث ولا یورث.

''جب کوئی شخص کسی آزاد یا کنیز عورت کے ساتھ زنا کرلے اور پھر وہ عورت کسی بچے کو جنم دے تو وہ بچہ زنا کی پیداوار ہوگا' نہ وہ وارث بنے گا اور نہ اُس کا وارث بنا جائے گا''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

لا تمشوا فی المساجد، وعلیکم بالقمیص وتحتہ الازار.

''مسجدوں میں نہ چلو' تم پر لازم ہے کہ قمیص پہنو اور نیچے تہبند پہنو''۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے:

العرافۃ اولھا ملامۃ، واوسطھا ندامۃ، وآخرھا عذاب یوم القیامۃ.

''سرکاری نوکری کا آغاز ملامت ہے' اس کا درمیانی حصہ ندامت ہے اور اس کا آخری حصہ قیامت کے دن عذاب ہوگا''۔

پھر ابوحاتم بن حبان نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن شعیب کے بارے میں درست یہ ہے کہ اُسے تاریخ الثقات کی طرف منتقل کر دیا جائے کیونکہ اس کی عدالت مقدم ہے' جہاں تک اس کی نقل کردہ روایات میں منکر احادیث کا تعلق ہے تو اگر وہ روایت وہ ہو' جسے اس

نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کیا' تو پھر اس کا حکم ثقہ راویوں کا حکم ہوگا' جبکہ اس نے منقطع یا مرسل روایات نقل کی ہوں' کیونکہ ایسے لوگوں کی مرسل اور منقطع روایات کو متروک قرار دیا جاتا ہے اور مستند روایت سے استدلال کیا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ہم نے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا سے نقل کردہ اس کی روایات کے بارے میں یہ جواب دے دیا ہے کہ وہ نہ تو مرسل ہیں اور نہ ہی منقطع ہیں' جہاں تک اُن کے وجادت کے طور پر منقول ہونے کا تعلق ہے' یا بعض کے سماع اور بعض کے وجادت کے طور پر منقول ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات محل نظر ہے' ہم یہ نہیں کہتے کہ اس کی نقل کردہ روایات صحیح کی اعلیٰ اقسام پر مشتمل ہیں' بلکہ وہ حسن کی قسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس راوی کا انتقال طائف میں 118 ہجری میں ہوا۔

۶۳۹۰- عمرو بن شمر جعفی کوفی شیعی' ابوعبداللہ

اس نے جعفر بن محمد' جابر جعفی اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں' عباس نے یحییٰ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا کذاب ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ رافضی ہے جو صحابہ کو بُرا کہتا تھا' اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہے' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' یحییٰ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يقنت فى الفجر ويكبر يوم عرفة من صلاة الغداة، ويقطع صلاة العصر آخر ايام التشريق.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے اور عرفہ میں آپ نے فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کی تھی اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے کہنا ترک کیا تھا''۔

اسی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

لا يتوضا من طعام احل الله اكله.

''ایسا کھانا کھانے کے بعد از سرِ نو وضو نہیں کیا جائے گا جس کھانے کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر منادبه ان يجعل اطراف انامله عند مسامعه، وان يثوب فى صلاة الفجر وصلاة العشاء الا فى سفر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اعلان کرنے والے کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اپنی انگلیوں کے پورے اپنے کانوں میں داخل کرلے اور فجر کی نماز میں تثویب کہے اور عشاء کی نماز میں بھی تثویب کہے' البتہ سفر کے دوران ایسا نہیں ہوتا تھا''۔

امام نسائی' امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انما يبعث المقتتلون على النيات .

''لڑائی کرنے والوں کو اُن کی نیتوں کے مطابق زندہ کیا جائے گا''۔

سلیمانی کہتے ہیں: عمرو نامی راوی رافضیوں کے خلاف روایات ایجاد کرتا تھا۔

۶۳۹۱- عمرو بن شوذب

ازدی کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے مساوی نہیں ہے (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے یہ عمر بن شوذب ہے۔

۶۳۹۲- عمرو بن صالح

اس نے صہیب بن مہران سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۳۹۳- عمرو بن صالح

اس نے اسماعیل بن امیہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۶۳۹۴- عمرو بن صالح

یہ رامہرمز کا قاضی ہے' زید بن حریش اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انا نشبه عثمان بابينا ابراهيم.

''ہم عثمان کو اپنے جد امجد حضرت ابراہیم سے مشابہہ قرار دیتے ہیں''۔

یہ روایت زید بن حریش نے اس سے نقل کی ہے اور یہ انتہائی منکر ہے۔

۶۳۹۵- عمرو بن صفوان

اس نے عروہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۹۶- عمرو بن عاتکہ

یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی ہم تک آنے والی سند تاریک ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۳۹۷- عمرو بن عاصم کلابی

یہ صدوق' مشہور اور تابعین کے علماء میں سے ایک ہے' اس نے شعبہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام بخاری' فسوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسحاق بن سیار بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن عاصم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے دس ہزار سے زیادہ روایات نوٹ کی ہیں' بندار کہتے ہیں: اگر کوئی بھی روایت نہ ہوتی تو بھی میں اسے متروک قرار دیتا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ

کہتا ہوں: اے بندار! امام ابوداؤد نے آپ کے بارے میں یہی بات کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر بندار میں سلامتی نہ بھی ہوتی تو میں اُس کی حدیث کو ترک کر دیتا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: عمرو سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں اُس کی حدیث سے خوش نہیں ہوتا۔ عمرو بن عاصم نامی راوی کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۶۳۹۸- عمرو بن عبداللہ شیبانی

یہ تابعی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۳۹۹- عمرو بن عبداللہ (ع)' ابواسحاق سبیعی

یہ کوفہ میں تابعین کے ائمہ میں سے اور اُن کے ثبت لوگوں میں سے ایک ہے' البتہ یہ بوڑھا ہو گیا تھا اور بھول گیا تھا' لیکن یہ اختلاط کا شکار نہیں ہوا' سفیان بن عیینہ نے اس سے سماع کیا ہے' یہ تھوڑا سا تغیر کا شکار رہا تھا۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے میں زہری سے مشابہت رکھتا ہے۔ فضیل بن غزوان بیان کرتے ہیں: ابواسحاق تین دن میں ایک مرتبہ پورا قرآن پڑھ لیتے تھے' دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ابواسحاق بہت زیادہ نفلی روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ نوافل ادا کرنے والے فرد تھے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں پیدا ہوا تھا' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ایک مہینہ کے تین سو درہم تنخواہ مقرر کی تھی۔

جریر نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کوفہ کی حدیث کو ابواسحاق اور اعمش کے علاوہ اور کسی نے خراب نہیں کیا' فسوی کہتے ہیں: ابن عیینہ کہتے ہیں: ابواسحاق نے ہمیں مسجد میں حدیث بیان کی' ہمارے ساتھ کوئی تیسرا شخص نہیں تھا۔ فسوی بیان کرتے ہیں: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور ابن عیینہ سمیت دیگر محدثین نے اس کے اختلاط کی وجہ سے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۶۴۰۰ - عمرو (س) بن عبداللہ بن انیس جہنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے شبِ قدر کے بارے میں روایت نقل کی ہے' زہری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۴۰۱- عمرو بن عبداللہ (عو) بن کعب بن مالک انصاری

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے نافع بن جبیر سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے صرف یزید بن حصیفہ نے روایات نقل کی ہیں' تاہم امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۴۰۲- عمرو بن عبداللہ سیبانی

اس نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' میرے علم کے مطابق یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۴۰۳- عمرو بن عبداللہ (د) بن اسوار' ابواسوار صنعانی

یہ عمر برق کے نام سے معروف ہے' اس کا ذکر دوبارہ آئے گا' اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات

نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے' بعض ائمہ نے یہ بات کہی ہے: حدیث کے اعتبار سے یہ عمدہ ہے۔

۶۴۰۴- عمرو بن عبداللہ' ابو ہارون نمری

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۶۴۰۵- عمرو بن عبدالجبار سنجاری

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے چچا کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابو معاویہ ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میت کو دفن کرنے میں سنت یہ ہے کہ مٹی قبلہ کی سمت کی طرف سے ڈالی جائے''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی گئی ہے:

قبلة الرجل اخاه المصافحة. ''آدمی کا اپنے بھائی کو بوسہ دینا' اُس کے ساتھ مصافحہ کرنا ہے''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے اس نوعیت کی چند روایات نقل کی ہیں' اور یہ کہا ہے: یہ تمام روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان عليه الصلاة والسلام اذا اكل الطعام اكل بثلاث اصابع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے' تو آپ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے''۔

اس راوی کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے ابوشہاب کے حوالے سے یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کی ہیں۔

۶۴۰۶- عمرو بن عبدالجبار یمامی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابوعوانہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے محمد بن سہل نے روایات نقل کی ہیں' یہ یعنی محمد بن سہل کذاب ہے' اس نے اس صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

لا تقوم الساعة حتى يقولوا بآرائهم، ولا يعولون على ما روى عني.

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ اپنی آراء کے ذریعے فیصلہ دینا شروع نہیں کریں گے اور وہ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ اس بارے میں مجھ سے کیا روایت کیا گیا ہے''۔

میری تحقیق کے مطابق یہ روایت موضوع ہے۔

۶۴۰۷- عمرو بن عبدالرحمٰن عسقلانی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۴۰۸- عمرو بن عبدالرحمٰن (س)

یہ زہری کا استاد ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۴۰۹- عمرو بن عبدالغفار فقیمی

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس پر یہ الزام ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ رافضی ہے' میں نے اس کے رفض کی وجہ سے اسے ترک کر دیا تھا' عقیلی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' عقیلی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تاركوا الترك ما تركوكم، ولا تجاوروا الانباط، فانهم آفة الدين، فاذا ادوا الجزية فاذلوهم، فاذا اظهروا الاسلام، وقرء وا القرآن، وتعلموا العربية، واحتبوا في المجالس وراجعوا الرجال الكلام - فالهرب الهرب من بلادهم ... الحديث.

''ترکوں کو اُس وقت تک اُن کے حال پر رہنے دو جب تک وہ تم سے تعرض نہیں کرتے اور تم نبطیوں کا پڑوس اختیار نہ کرنا کیونکہ یہ دین کے لیے تباہی ہوگی' جب وہ جزیہ ادا کردیں تو اُنہیں رسوائی کا شکار کر دینا اور اگر وہ اسلام کا اظہار کریں اور قرآن کی تلاوت کریں اور عربی کا علم حاصل کریں اور محافل میں حبوہ کے طور پر بیٹھیں اور اُن کے مرد کلام کی طرف رجوع کریں تو پھر اُن کے علاقوں سے بھاگو''۔

عقیلی کہتے ہیں: یہ حسن بن عمرو فقیمی کا بھتیجا ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل جعفر دخله شيء من ذلك، حتى اتاه جبرائيل، فقال: ان الله قد جعل له جناحين مضرجين بالدم يطير بهما مع الملائكة.

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع آئی تو آپ کو اس سے افسوس ہوا' یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے خون میں لتھڑے ہوئے دو پَر بنادیئے ہیں' جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں''۔

امام بزار نے اپنی ''مسند'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اميران وليسا باميرين: المراة تحيض قبل طواف الزيارة فليس لاصحابها ان ينفروا حتى يستامروها، والرجل يشيع الجنازة فليس له ان يرجع حتى يستامر اهلها.

''دو طرح کے امیر ایسے ہیں' جو درحقیقت امیر نہیں ہوتے' وہ عورت جو طواف زیارت سے پہلے حیض کا شکار ہو جائے تو اُس کے ساتھیوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اُس سے اجازت لیے بغیر روانہ ہو جائیں' اور ایک وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جا رہا ہو اُسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے' جب تک جنازہ کے ورثاء سے اجازت نہیں لیتا''۔

ابن عمر واس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور عمرو نامی اس راوی پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

اس روایت کو اس نے ایک دوسرے فقیمی سے چوری کیا ہے' یا شاید دوسرے فقیمی نے اس سے چوری کیا ہے' تو عقیلی نے عمرو بن عبدالجبار عبدی سنجاری کے حالات میں یہ روایت ذکر کی ہے' وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

تو یہ متن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر' لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر منقول ہے۔ اس روایت کو منصور اور شعبہ نے اپنی' اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

۶۴۱۰- عمرو بن عبید بن باب' ابوعثمان بصری

یہ اپنے زہد اور عبادت گزاری کے باوجود معتزلی بھی تھا اور قدریہ فرقہ سے بھی تعلق رکھتا تھا' اس نے حسن بصری اور ابوقلابہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے دونوں حمادوں' عبدالوارث' یحییٰ القطان' عبدالوہاب ثقفی اور علی بن عاصم نے روایات نقل کی ہیں' اس کی نسبت ولاء بنوتمیم سے ہے' اس کا باپ حجاج کا سپاہی تھا' امام شافعی نے سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن عبید سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' اُس نے اس کا جواب دیا اور یہ کہا کہ یہ حسن کی رائے ہے' ایک شخص نے اس سے کہا: لوگوں نے تو حسن بصری کے حوالے سے اس کے برخلاف نقل کیا ہے' تو وہ بولا: میں نے یہ کہا ہے کہ یہ اچھی رائے ہے' اس کی مراد یہ تھی کہ میری اپنی رائے ہے۔

ابن عون نے ثابت بنانی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے عمرو بن عبید کو خواب میں دیکھا کہ وہ قرآن کی ایک آیت کو مٹا رہا تھا' میں نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ تو وہ بولا: میں اس کی جگہ اس سے زیادہ بہتر آیت نوٹ کرلوں گا۔

ایک اور سند کے ساتھ عاصم احول کا یہ قول منقول ہے: ایک مرتبہ میں قتادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے عمرو بن عبید کا تذکرہ کرتے ہوئے اُس پر تنقید کی تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تنقید کرتے رہتے ہیں' تو وہ بولے: او نالائق! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ جب کوئی شخص بدعت اختیار کرلے تو پھر اُس کا ذکر کرنا چاہیے' تاکہ اُس سے بچا جاسکے۔ میں واپس آ گیا' میں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عمرو بن عبید قرآن مجید کی ایک آیت مٹا رہا ہے' میں نے اُس سے کہا: سبحان اللہ! تو اُس نے کہا: میں اسے دوبارہ لکھ دوں گا' میں نے کہا: تم اسے دوبارہ لکھو' اُس نے کہا: میں ایسا نہیں کرسکتا۔ یہ روایت ہدبہ بن خالد نے اس سے نقل کی ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' ایوب اور یونس کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا' حمید بیان کرتے ہیں: اس نے حسن کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: یہ عبادت گزار' نیک آدمیوں میں سے ایک تھا' یہاں تک کہ اس نے نئے نظریات اختیار کرلیے اور اس نے اور اس کے ساتھ ایک جماعت نے حسن بصری کی محفل سے علیحدگی اختیار کی اور ان لوگوں کا نام ''معتزلہ'' رکھا گیا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ صحابہ کو بُرا کہتے تھے اور حدیث میں غلط بیانی کرتے تھے لیکن وہم کی بنیاد پر ایسا کرتے تھے' جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتے تھے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حماد بن زید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایوب' یونس اور ابن عون کے پاس تھا' عمرو بن عبید ان کے پاس سے گزرا' اُس نے انہیں سلام کیا اور ان کے پاس ٹھہر گیا' لیکن ان حضرات نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہارون بن موسیٰ کہتے ہیں: میں یونس بن عبید کے ساتھ موجود تھا کہ ابن کثیر آ گئے' میں نے کہا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عمرو بن عبید کے پاس سے' اُس نے مجھے

ایک چیز کے بارے میں بتایا ہے اور مجھے چھپا کر رکھنے کے لیے کہا ہے' اُس نے کہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جمعہ نہیں ہو سکا۔ عبد الوہاب بن خفاف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عمرو بن عبید کے پاس سے گزرا' وہ اکیلا تھا' میں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے تمہیں ترک کر دیا ہے' تو وہ بولا: لوگوں کو ابن عون سے منع کیا گیا تھا' تو وہ اُس سے بھی رُک گئے تھے۔ یحییٰ بن حمید طویل نے عمرو بن نضر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن عمرو بن عبید سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' میں اُس وقت اُس کے پاس موجود تھا' اُس نے اس بارے میں جواب دیا' تو میں نے کہا: ہمارے اصحاب (محدثین) تو اس طرح نہیں کہتے' تو اُس نے کہا: تمہارے اصحاب کون ہیں؟ تمہارا باپ نہ رہے! میں نے کہا: ایوب' یونس' ابن عون اور تیمی' تو وہ بولا: یہ لوگ نجس اور گندگی ہیں' مردہ ہیں یہ زندہ نہیں ہیں۔

مسلم بن ابراہیم نے حماد بن سلمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمارے نزدیک عمرو بن عبید صرف شریر ہی ہے۔ میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے عمرو بن عبید سے کہا: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ سکتہ کرنے کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے' وہ کیسی ہے؟ تو اُس نے کہا: تم نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا کیا کرنا ہے' اللہ تعالیٰ سمرہ کو خراب کرے!

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے کہا: آپ نے عبدالوارث کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' تو وہ بولے: میں ایسے شخص کے حوالے سے کیسے روایت نقل کر سکتا ہوں؟ جو اس بات کا قائل ہو کہ عمرو بن عبید، ایوب' یونس اور ابن عون سے زیادہ بہتر ہے۔

سہم بن عبدالحمید بیان کرتے ہیں: یونس بن عبید کے بیٹے کا انتقال ہو گیا' لوگوں نے اس سے تعزیت کی' عمرو اُس کے پاس آئے اور بولے: تمہارا باپ تمہاری اصل تھا اور تمہارا بیٹا تمہاری فرع تھا۔ ایک ایسا شخص جس کی اصل اور فرع رخصت ہو جائے' وہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اُس کی بقاء تھوڑی ہو جائے۔ فلاس کہتے ہیں: عمرو نامی راوی متروک اور بدعتی ہے۔ شعبہ نے اس کے حوالے سے دو حدیثیں روایت کی ہیں' سفیان ثوری نے اس کے حوالے سے چند احادیث روایت کی ہیں' وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن سلمہ حضرمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عمرو بن عبید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جوتے کے ایک تسمہ کے بارے میں میرے سامنے گواہی دیں' تو میں اُن کی گواہی کو قبول نہیں کروں گا۔

مؤمل بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے ابن علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اعتزال کے بارے میں کلام کرنے والا سب سے پہلا شخص ''واصل'' ہے' اس کے ساتھ اس میں عمرو بن عبید داخل ہوا' اُسے یہ بہت پسند آیا' اُس نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی اور اُس عورت سے کہا: میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے کہ جو اس بات کے لائق ہے کہ اُسے خلیفہ بنایا جائے۔

ابن علیہ بیان کرتے ہیں: یسع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ واصل نے کلام کیا تو عمرو بن عبید نے کہا: کیا تم نے حسن بصری اور ابن سیرین کا کلام نہیں سنا؟ اُس وقت جب تم نے ایک کو سنا' جو حیض کے پھینکے گئے کپڑے کی مانند تھا۔

نعیم بن حماد بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ سعید اور ہشام دستوائی سے تو روایات نقل کر لیتے ہیں لیکن عمرو بن عبید کی روایات ترک کر دیتے ہیں' حالانکہ ان سب کا عقیدہ ایک ہی تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: عمرو اپنی رائے کی طرف دعوت دیتا تھا' اپنی دعوت کا اظہار کرتا تھا جبکہ باقی دونوں حضرات خاموش رہتے تھے۔

عبید بن محمد تیمی بیان کرتے ہیں: جب ہم عبدالوارث کے پاس بیٹھتے تھے تو اُس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہوتی تھیں جو عمرو بن عبید سے نقل کی ہوتی تھیں۔

علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید کہتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ سونے والے شخص پر وضو لازم نہیں ہوتا' حالانکہ ایک مرتبہ رمضان میں نوافل ادا کرتے ہوئے میرے پہلو میں ایک شخص سو گیا اور اُسے جنابت بھی لاحق ہوگئی۔

عمرو نے حسن کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يقنت بعد الركوع في صلاة الغداة حتى فارقته.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے' سفیان اور عبدالوارث نے عمرو نامی اس راوی کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا تغولت الغول فاذنوا بالصلاة.

''جب غول گھومنے لگے تو تم لوگ نماز کی اذان دو''۔

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا تسال الامارة. ''تم حکومتی عہدے کو طلب نہ کرنا''۔

ابن عدی نے عمرو کے حالات میں اس کی نقل کردہ زیادہ تر وہ تمام روایات نقل کر دی ہیں' جن کے متن محفوظ ہیں۔ اُنہوں نے اس کے طویل حالات نقل کیے ہیں۔ عقیلی نے بھی اسی طرح کیا ہے۔

اس نے حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان السكران من النبيذ لا يجلد.

''نبیذ کی وجہ سے نشہ میں آنے والے شخص کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے''۔

اس پر ایوب نے کہا: اس نے جھوٹ بولا ہے' کیونکہ میں نے حسن بصری کو خود یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے' حماد بن زید کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص تھا جو ایوب کے پاس آتا جاتا تھا پھر اُس نے اُن کے پاس آنا جانا منقطع کر دیا اور عمرو بن عبید کے پاس آنے جانے لگا' ایک مرتبہ وہ ایوب کے پاس آیا تو ایوب نے اُس سے کہا: مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تم اُس شخص کے پاس آتے جاتے ہو' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! اے ابوبکر! اُس کے پاس عجیب و غریب روایات ہیں۔ تو ایوب نے کہا: اُن عجیب و غریب روایات سے بچ کر ہی رہنا چاہیے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُنہوں نے کہا: زیادہ غور و فکر کرنے والا شخص زیادہ دُور ہو جاتا ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: سعید بن عامر کے سامنے عمرو بن عبید کا کسی چیز کے حوالے سے ذکر کیا کہ اُس نے یہ کہا ہے' تو اُنہوں نے کہا: اُس نے جھوٹ بولا ہے' وہ جھوٹ بولنے والوں اور گناہ گار لوگوں میں سے ایک تھا۔

نعیم بن حماد بیان کرتے ہیں: میں نے معاذ بن معاذ کو مسجد بصرہ میں بلند آواز میں یحییٰ القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو! تم عمرو بن سعید سے روایت نقل کرتے ہو جبکہ میں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کہ اگر یہ آیت ''تبت یدا ابی لھب'' لوحِ محفوظ میں ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ کی بندوں پر کوئی حجت نہ ہوتی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن سعید کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے آخر میں اسے متروک قرار دے دیا تھا۔

کامل بن طلحہ کہتے ہیں: میں نے حماد سے کہا: اے ابوسلمہ! آپ لوگوں سے روایات نقل کرتے ہیں اور عمرو بن عبید کو ترک کر دیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے (خواب میں دیکھا) لوگ جمعہ کے دن قبلہ کی طرف رُخ کر کے پڑھ رہے ہیں اور اس (عمرو بن عبید کا رخ قبلہ سے) پھرا ہوا ہے اُس سے مجھے پتا چل گیا کہ یہ بدعتی ہے اور میں نے اس سے روایت کرنا ترک کر دیا۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حمید نے مجھ سے کہا: تم اس سے یعنی عمرو بن عبید سے استفادہ ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہ حسن بصری کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔

حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: عمرو بن عبید نے حسن بصری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اُسے قتل کر دینا۔ تو اُنہوں نے کہا: عمرو نے جھوٹ بولا ہے۔

احمد بن محمد حضرمی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے عمرو بن عبید کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ جھوٹ بولتا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ اپنے مسلک کی طرف دعوت دینے والا شخص تھا میں نے اُن سے کہا: پھر آپ قتادہ ابن ابوعروبہ اور سلام بن مسکین کو کیوں ثقہ قرار دیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: وہ حدیث بیان کرتے ہوئے سچ بولتے تھے اور بدعت کی طرف دعوت نہیں دیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ کے بارے میں مجھے تک یہ روایت پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں: ایوب اور عمرو بن عبید مکہ آئے ان دونوں نے طواف کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر اُس کے بعد ایوب نے طواف کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور عمرو بحث کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

قریش بن انس بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن عبید کو یہ کہتے سنا: قیامت کے دن مجھے لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا: کیا تم یہ بات کہتے ہو کہ قاتل جہنم میں جائے گا؟ تو میں کہوں گا: تُو نے یہ بات کہی ہے پھر میں یہ آیت تلاوت کروں گا:

''اور جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اُس کا بدلہ جہنم ہے''۔

(قریش بن انس کہتے ہیں:) اس پر میں نے کہا حالانکہ اس وقت گھر میں مجھ سے زیادہ چھوٹا اور کوئی نہیں تھا تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے یہ کہے میں نے تو یہ بھی فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک قرار دیا جائے اس کے علاوہ وہ جس کی چاہے گا

مغفرت کردے گا''۔

اور پھر وہ فرمائے: تمہیں یہ کہاں سے پتا چلا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ تو اُس (عمرو) نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔

ابوعوانہ نے کئی مرتبہ یہ بات کہی ہے: میں عمرو بن عبید کے پاس موجود تھا' اُس کے پاس واصل ابوحذیفہ آیا' وہ اپنی قوم یعنی معتزلہ فرقہ کا خطیب تھا' تو عمرو نے اُس سے کہا: اے ابوحذیفہ! کلام کیجئے' تو اُس نے خطاب کیا اور بہترین خطاب کیا' پھر وہ خاموش ہوگیا۔ تو عمرو نے کہا: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ کیا کوئی فرشتہ یا کوئی نبی اس سے زیادہ اچھا خطاب کرسکتا ہے؟

حمید بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید ہمارے پاس بازار میں آتا تھا' میں اُس سے علم ہیئت اور اُس کا طور طریقہ سیکھتا تھا' ایک دن میں اُس کے پیچھے اُس کی مسجد میں گیا تو وہاں پہاڑوں سے تعلق رکھنے والے دو اجنبی آ گئے' اُنہوں نے کہا: اے ابوعثمان! اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ہمارے علاقوں میں ظلم وستم ہو رہا ہے؟ تو اس نے کہا: تم عزت کے ساتھ مر جاؤ۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: ہم اپنے غم میں ہمیشہ مبتلا رہیں گے۔

وہیب نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن عبید شروع سے ہی مالدار احمق تھا۔

یزید بن زریع بیان کرتے ہیں: حوشب عابد نے عمرو سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تم سے اجتناب کرتے ہیں؟ تو اُس نے جواب دیا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تم میرے سر پر بغیر دانرانوں کے تیر ہو۔

عبیداللہ بن عمرو کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے کچھ مال دیا اور اس میں مجھے اور معمر کو شریک قرار دیا' ہم بصرہ آئے' معمر میرے ساتھ ایوب کے پاس آئے اور بولے: تم اس کے ساتھ رہنا! وہ بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید میرے پاس سے گزرے' اُن کے جسم پر بہترین کپڑے تھے' وہ سوار تھے' اُن کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے' میں اُٹھا اور میں نے اُن سے کچھ سنا' تو معمر نے کہا: تم اپنے اور ایوب کے درمیان جمع کرتے ہو اور عمرو سے سماع کرتے ہو۔

نوح بن قیس بیان کرتے ہیں: خالد کے بھائی اور عمرو بن عبید کے درمیان بھائی چارہ تھا' وہ ہم سے ملنے کے لیے آیا کرتا تھا جب وہ مسجد میں نماز ادا کرتا تھا تو یوں کھڑا ہو جاتا تھا جیسے لکڑی سے بنا ہوا ہو۔ میں نے خالد سے کہا: کیا تم نے عمرو کو دیکھا ہے کہ وہ کتنے خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرتا ہے؟ تو اُس نے کہا: کیا تم نے اسے دیکھا نہیں کہ جب یہ گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو کس طرح پڑھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: جب میں نے اُسے گھر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو وہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

عبیداللہ بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عبید کو یہ کہتے ہوئے سنا: اُس کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی گئی تو اُس نے کہا: اگر میں نے اعمش کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہوتا' تو میں اسے جھوٹا قرار دیتا' اگر میں نے یہ بات زید بن وہب سے سنی ہوتی تو اُس کی تصدیق کرتا اور اگر میں نے یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی ہوتی تو میں اُسے قبول نہ کرتا' اور اگر میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہوتا' تو اسے قبول نہ کرتا' اور اگر میں نے یہ بات اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہوتا تو میں یہ کہتا: ہم نے اس کی بنیاد پر عہد نہیں لیا تھا۔

اصمعی بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید' ابوعمرو بن العلاء کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعمرو! کیا اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی کر سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ تو ابوعمرو نے کہا: لفظ وعد لفظ ایعاد کے برخلاف ہوتا ہے' پھر اُنہوں نے یہ شعر سنایا:

''اگر میں اس کے ساتھ کوئی وعید یا وعدہ کروں۔ تو میں اپنی وعید کی خلاف ورزی کروں گا اور وعدے کو پورا کروں گا''۔

اسماعیل بن مسلمہ قعنبی بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن ابوجعفر کو خواب میں دیکھا' یہ اُن کے انتقال کے بعد کی بات ہے' اُنہوں نے مجھ سے کہا: ایوب' یونس اور ابن عون جنت میں ہیں' میں نے کہا: عمرو بن عبید کا کیا بنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ جہنم میں ہے۔ پھر میں نے اُنہیں اگلی رات خواب میں دیکھا تو اُنہوں نے اسی طرح کی بات کہی' پھر میں نے اُنہیں تیسری رات خواب میں دیکھا تو اُنہوں نے اسی طرح کی بات کی' پھر اُنہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں کتنی مرتبہ یہ کہا ہے؟ مؤمل بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے ہمام بن یحییٰ کو خواب میں دیکھا تو میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی اور مجھے جنت میں داخل کر دیا اور اُس نے عمرو بن عبید کو جہنم میں لے جانے کا حکم دیا۔ اُس سے کہا گیا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف یہ یہ باتیں منسوب کرتے تھے' تم اُس کی مشیت کا انکار کرتے تھے اور تم دو رکعت پڑھ کر احسان کرنا چاہتے تھے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے خواب میں عمرو بن عبید کو دیکھا کہ اُسے مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا ہے۔

حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: عمرو بن عبید اچھا لڑکا ہے' اگر یہ حدیث بیان نہ کرے۔ یعقوب فسوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن عبید کپڑا بنا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: منصور' عمرو کے زہد اور اُس کی عبادت کی وجہ سے اس کا بڑا لحاظ کرتا تھا' اُس نے یہ شعر کہے ہیں:

تم سب سخت زمین پر سفر کر رہے ہو اور آہستہ آہستہ چل رہے ہو۔

ابن قتیبہ نے اپنی کتاب المعارف میں یہ بات نقل کی ہے: منصور نے عمرو بن عبید کا مرثیہ کہا اور اس میں یہ شعر کہے:

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کا انتقال 143 ہجری میں مکہ کے راستے میں ہوا تھا اور ایک قول کے مطابق 144 ہجری میں ہوا تھا۔

احمد بن زہیر کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن عبید ''دہریہ'' تھا اور بُرا شخص تھا' میں نے دریافت کیا: دہریہ سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی چیز نہیں ہوتی' انسان کھیتوں کی طرح ہیں اور یہ تلوار اُٹھانے کو درست سمجھتا تھا۔ مؤلف کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ دہریوں پر لعنت کرے! کیونکہ وہ کفار ہوتے ہیں اور عمرو نامی شخص اس طرح کا نہیں تھا۔

۶۴۱۱- عمر بن عتاب

اس نے عاصم بن ابونجود سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' ابن خلیل کی تحریر میں اس کے باپ کا نام غیاث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله وذريتها على النار.

''فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو جہنم کیلئے حرام قرار دے دیا''۔

یہ حدیث منکر ہے' ابوکریب نے یہ روایت معاویہ بن ہشام نامی راوی سے سنی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عمرو نامی راوی ہے۔

۶۴۱۲- عمرو بن عثمان (ق) کلابی رقی' ابوسعید

اس نے زہیر بن معاویہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے' عقیلی نے اسے کمزور قرار دیا ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس نے اپنے حافظہ کی بنیاد پر منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں:

يا رسول الله، ان الله ينزل سطوته على اهل نقمته وفيهم الصالحون. قال: يبعثون على نياتهم واعمالهم.

''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اپنے دشمنوں پر نازل کرے گا' جبکہ اُن کے درمیان نیک لوگ موجود ہوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن لوگوں کو اُن کی نیتوں اور اُن کے اعمال کے مطابق زندہ کیا جائے گا''۔

۶۴۱۳- عمرو بن عثمان (ت) بن یعلیٰ بن مرہ ثقفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے بارش کے موقع پر جانوروں پر نماز ادا کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' کثیر بن زیاد اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' ابن قطان کہتے ہیں: عمرو کے والد کی طرح عمرو کی حالت کی شناخت بھی نہیں ہو سکی' امام ترمذی نے اس حدیث کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے خلف بن مہران عدوی نے بھی روایت نقل کی ہے' اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۶۴۱۴- عمرو بن عثمان

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ عمرو بن عثمان بن عفان ہے۔

۶۴۱۵- عمرو بن عثمان بن سعید ثقفی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے' اس کے بیٹے محمد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۱۶- عمرو بن عثمان بن سعید صوفی

اس نے شیبان بن فروخ سے روایات نقل کی ہیں' یہ پسندیدہ شخص نہیں ہے۔

۶۴۱۷- عمرو بن عطیہ عوفی

سعید بن محمد جرمی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۴۱۸- عمرو بن ابوروق عطیہ بن حارث وداعی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن بشر عبدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۱۹- عمرو بن علقمہ (ت،س،ق) بن وقاص لیثی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

''بعض اوقات آدمی کوئی بات کہتا ہے''۔

یہ روایت اس کے والد نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد بن عمرو کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۶۴۲۰- عمرو بن ابوعمرو (ع)' مولیٰ مطلب

یہ صدوق ہے' اس کی نقل کردہ حدیث صحیحین میں اصول کے طور پر نقل ہوئی ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' سعید بن جبیر اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جبکہ اس سے امام مالک اور دراوردی نے سماع کیا ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ فرمایا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا' عباس کی تحریر میں دوسری جگہ پر یہ الفاظ ہیں: اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ امام مالک نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: یہ قوی نہیں ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عمرو بن ابوعمرو ثقہ ہے لیکن اس کی اُس حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے جو اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اقتلوا الفاعل والمفعول به.

''ایسا کرنے والا اور جس کے ساتھ ایسا کیا گیا' اُنہیں قتل کر دو''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت اس سے دراوردی اور عمرو بن ابوعمرو نے نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث صالح اور حسن ہے اور وہ صحیح کے بلند درجہ سے کچھ نیچے ہے۔ اس کی نقل کردہ عجیب وغریب روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو سنن

دار قطنی میں منقول ہے اور اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے بشرطیکہ اس تک جانے والی حدیث کی سند مستند ہو۔ وہ حدیث یہ ہے:

لیس علیکم فی میتکم غسل، (حسبکم ان تغسلوا ایدیکم).

''میت کو غسل دینے پر غسل کرنا تم پر لازم نہیں ہوگا' تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھولو''۔

اس کے بعد عبدالحق نے یہ کہا ہے: عمرو نامی راوی سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' امام نسائی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے مطلب کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صید البر لکم حلال ما لم تصیدوہ او یصد لکم.

''خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جبکہ اُسے تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا اُسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس شخص کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور اس کی نقل کردہ احادیث اس کی حالت پر دلالت کرتی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ نہ تو ضعیف ہے اور نہ ہی اس سے ضعیف قرار دیا گیا ہے' البتہ یہ زہری اور اس جیسے دوسرے حضرات کی طرح ثقہ بھی نہیں ہے۔

۶۴۲۱- عمرو بن عمرو بن عون بن تمیم' ابوعون انصاری

سعید بن عفیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۴۲۲- عمرو بن عمیر (د)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے تو اُسے غسل کرنا چاہیے' قاسم بن عباس لہبی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۴۲۳- عمرو بن عیسیٰ

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۶۴۲۴- عمرو بن عیسیٰ (م،ق) ابونعامہ عدوی بصری

یہ اسحاق بن سوید کا بھتیجا ہے' اس نے حفصہ بنت سیرین' حجیر بن ربیع اور متعدد حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو عاصم' روح اور یحییٰ القطان نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اثرم نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن مرنے سے پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

۶۴۲۵- عمرو بن غالب (ت،ق) ہمدانی

اس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی' تاہم امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۶۴۲۶- عمرو بن غزی

اس نے اپنے چچا علباء کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' ابان بن عبداللہ بجلی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۴۲۷- عمرو بن فائد اسواری

اس نے مطر وراق اور یحییٰ بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ ضعیف ہے' کیونکہ یہ قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا' عقیلی کہتے ہیں: یہ قدریہ اور معتزلہ فرقہ کے نظریات رکھتا تھا اور حدیث میں قائم نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور منکر الحدیث ہے' اس کی کنیت ابوعلی ہے۔ ایوب بن علاء بصری کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ میں مقیم رہا' اس نے عمرو بن فائد کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الوضوء من البول مرة مرة، ومن الغائط مرتين مرتين، ومن الجنابة ثلاثا ثلاثا.

''پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا جائے گا' پاخانہ کے بعد دو دو مرتبہ دھویا جائے گا اور جنابت کی حالت میں تین تین مرتبہ دھویا جائے گا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق ابن فائد کے علاوہ اور کسی نے اسے نقل نہیں کیا اور یہ روایت منکر ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس نے یہ بھی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

ان لله سيفا مغمودا في غمده ما دام عثمان حيا، فاذا قتل عثمان جرد ذلك السيف فلم يغمد الى يوم القيامة.

''بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو اُس وقت تک میان میں رہے گی جب تک عثمان زندہ رہے گا' جب عثمان کو قتل کر دیا جائے گا تو وہ تلوار میان سے نکل آئے گی اور پھر قیامت تک دوبارہ میان میں نہیں جائے گی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ اُس نوعیت کی روایت ہے جس کے بارے میں پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ بدیہی طور پر منکر لگتی ہے۔

۶۴۲۸- عمرو بن فروخ

یہ یعقوب حضرمی کا استاد ہے' ابوبکر بیہقی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۴۲۹- عمرو بن فیروز

اس نے امام بخاری کے استاد عاصم بن علی کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' جس میں خرابی کی جڑ شاید یہی ہے۔

۶۴۳۰- عمرو بن قاسم کوفی

اس نے منصور بن معتمر سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: عمرو بن قاسم بن حبیب تمار'

اس کی کنیت ابوعلی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا رایتم الرایات السود قد خرجت فاتوها ولو حبوا علی الثلج.

''جب تم سیاہ جھنڈوں کو دیکھو گے کہ وہ نکل آئے ہیں تو تم اُن تک پہنچ جاؤ خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر چل کر جانا پڑے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابووائل کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: تم بقیہ احزاب کی طرف نکل کھڑے ہو۔

اس روایت کو ابن عدی نے ابن عقدہ سے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۶۴۳۱- عمرو بن قیس کندی کوفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' میں نے اسے دیکھا ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' اسی طرح ابن عقدہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ عمرو بن قیس بن اسیر بن عمرو ہے' ابونعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن اسحاق بلخی کہتے ہیں: عمرو بن قیس بن اسیر بن عمرو نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اصرم الاحمق. ''قطع کلامی کرنے والا بے وقوف ہوتا ہے''۔

۶۴۳۲- عمرو بن قیس (عو) سکونی کندی کوفی

یہ تابعی ہے' عمر رسیدہ شخص ہے اور صدوق ہے۔

۶۴۳۳- عمرو بن قیس (م،عو) ملائی کوفی

یہ عکرمہ اور اُن کے معاصرین کا شاگرد ہے' یہ صدوق ہے۔

۶۴۳۴- عمرو بن قیس لیثی

یہ نصر بن علی جہضمی کا استاد ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۶۴۳۵- عمرو بن ابوقیس (عو) رازی ازرق

اس نے منہال بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے' لیکن اس سے اوہام منقول ہیں۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اس کی نقل کردہ حدیث میں غلطی پائی جاتی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حکام بن سلم' اسحاق بن سلیمان' عبدالرحمٰن دشتکی اور ''رے'' کے رہنے والے لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۳۶- عمرو بن قیس

یہ تابعی ہے اور پرانے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' اسود بن قیس نے اس سے روایت نقل کی ہے' ابن مدینی نے اس کا تذکرہ مجہول راویوں میں کیا ہے۔

۶۴۳۷- عمرو بن کثیر قیسی

اس نے ابوزناد سے روایت نقل کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔

۶۴۳۸- عمرو بن کثیر (ق) بن افلح

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر ہے' اس سے تبوذ کی اور ابوحذیفہ نہدی نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مکہ کا رہنے والا ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۴۳۹- عمرو بن کعب

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔

۶۴۴۰- عمرو بن ابولیلیٰ

اس نے عامر سے روایات نقل کی ہیں' اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے' یہ اور اس کا استاد دونوں مجہول ہیں۔

۶۴۴۱- عمرو بن مالک (ق) راسبی بصری

یہ "نکری" نہیں ہے' کیونکہ وہ شیخ ہے' اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا' ابوزرعہ نے اسے متروک قرار دیا ہے' جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

امام ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى سرير سعد قال: لقد اهتز لموته عرش الرحمن.

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پلنگ کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: اس کے انتقال پر رحمٰن کا عرش بھی جھوم اُٹھا ہے"۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عمرو منفرد ہے' ولید کے شاگردوں نے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی نقل کی ہے:

"بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے"۔

۶۴۴۲- عمرو بن مالک (عو) نکری

اس نے ابوجوزاء سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۴۳- عمرو بن مالک (عو) جنبی

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ تابعی ہے' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) ثقہ ہیں۔

۶۴۴۴- عمرو بن مالک

اس نے جاریہ بن ہرم فقیمی سے روایات نقل کی ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے' اس نے ابوجعفر مسندی کی تحریر عاریت کے طور پر لی تھی اور اُس میں احادیث شامل کر دی تھیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راسبی ہے۔

۶۴۴۵- عمرو بن مالک الواسطی' ابوعثمان

عبدالرحمٰن بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ صدوق نہیں ہے۔

۶۴۴۶- عمرو بن مجمع' ابومنذر سکونی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ احمد بن ابوسریج اور ابوکریب نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۴۴۷- عمرو بن محمد اعسم

اس نے سلیمان بن ارقم سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتا ہے اور محدثین کے نام ایجاد کرتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اتی امراته وھی حائض فجاء ولده اجذم فلا یلومن الا نفسه.

''جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرے اور پھر اُس کا بچہ جذام زدہ ہو' تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

احمد بن حسین بن عباد بغدادی نے اس سے روایات نقل کی ہیں جو تمام موضوع ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ضعیف تھا' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:

من بنی لله مسجدا فلیس له ان یبیعه ولا یبدله، ولا یمنع احدا یصلی فیه الا صاحب ھوی او بدعة.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناتا ہے تو اُسے اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ وہ اُسے فروخت کرے یا اُسے کسی چیز کے بدلے میں دے یا کسی شخص کو وہاں نماز ادا کرنے سے روکے' البتہ کسی خواہشِ نفس کے پیروکار یا بدعتی کو اُس میں نماز ادا

کرنے سے روک سکتا ہے''۔

۶۴۴۸- عمرو بن محمد (خ،م،د،س) ناقد

یہ حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں' انہوں نے عبدالعزیز بن ابوحازم اور ان کے طبقہ کے افراد سے ملاقات کی ہے۔امام احمد کہتے ہیں: یہ صدق کی کوشش کرتے تھے' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اُن سے یہ کہا گیا کہ خلف نے عمرو الناقد پر تنقید کی ہے' تو یحییٰ بن معین نے کہا: وہ جھوٹے نہیں تھے۔

۶۴۴۹- عمرو بن محمد

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۴۵۰- عمرو بن مخرم بصری

اس نے یزید بن زریع اور ابن عیینہ کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' یہ بات ابن عدی نے نقل کی ہے۔ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یکون فی آخر امتی الرافضة ینتحلون حب اهل بیتی وهم کاذبون، علامة کذبهم شتمهم ابا بکر وعمر، من ادرکهم منکم فلیقتلهم، فانهم مشرکون.

''میری اُمت کے آخر میں رافضی لوگ ہوں گے' جو میرے اہل بیت سے محبت کے دعویدار ہوں گے اور وہ اس میں جھوٹے ہوں گے' اُن کے جھوٹ کی علامت یہ ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کو بُرا کہیں گے' تم میں سے جو شخص اُن کا زمانہ پائے وہ اُن کے ساتھ لڑائی کرے کیونکہ وہ مشرک ہوں گے''۔

احمد بن محمد بن عمر یمامی اس سے حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہے' اور وہ شخص بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسترضعوا الزانیة، فان اللبن یعدی.

''زنا کرنے والی عورت سے رضاعت نہ کرواؤ' کیونکہ دودھ کے اثرات متعدی ہوتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم: اعملی ولا تتکلی علی شفاعتی، فان شفاعتی للاهین من امتی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم عمل کرنا اور میری شفاعت پر اکتفاء نہ کرنا کیونکہ میری شفاعت میری اُمت کے اُن لوگوں کیلئے ہوگی جو لہو ولعب میں مبتلا ہیں''۔

۶۴۵۱- عمرو بن مرزوق (خ،د) باہلی

اس نے عکرمہ بن عمار اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ امام بخاری نے اس سے دوسری سند کے ساتھ ملا کر روایت نقل کی ہے'

اس کے علاوہ امام ابوداؤد ابوخلیفہ جمحی اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ قواریری بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان حدیث میں اس سے راضی نہیں تھے۔ سلیمان بن حرب بیان کرتے ہیں: جابر کی محدثین کے نزدیک ایسی حیثیت نہیں ہے کہ وہ اس سے حسد کرتے۔

ابن مدینی فرماتے ہیں: تم لوگ عمرو نامی دو آدمیوں کو ترک کردو یعنی عمرو بن احکام اور عمرو بن مرزوق۔

ازدی بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد اور عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے ایک ہی چیز نقل کی ہے اور یحییٰ بن معین عمرو بن مرزوق کو پسند کرتے تھے اور اُس کا ذکر بلند کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے صاحبزادے صالح سے یہ کہا تھا' جب وہ بصرہ سے آیا تھا کہ تم نے عمرو بن مرزوق کے حوالے سے روایات نوٹ کیوں نہیں کی ہیں؟ تو اُنہوں نے عرض کی: مجھے اس سے منع کیا گیا تھا' تو امام احمد نے کہا: عفان اُس سے راضی نہیں تھے اور وہ کون شخص ہے' جس سے عفان راضی ہو۔ عمرو غزوات میں شرکت کرنے والا اور بھلائی والا شخص ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ثقہ تھے' ہم نے شعبہ کے شاگردوں میں سے ایسے کسی شخص سے ملاقات نہیں کی جو حدیث میں اُن سے زیادہ اچھا ہو۔ ایک قول کے مطابق عمرو کی محفل میں دس ہزار لوگ شریک ہوتے تھے۔ بندار بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن مرزوق کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا: کیا آپ نے ایک ہزار عورتوں سے شادی کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا اس سے زیادہ سے کرتا؟

عمرو کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

۶۴۵۲- عمرو بن مرزوق واشحی

یہ ایک صدوق اور قدیم بزرگ ہے' حوضی اور امام مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۵۳- عمرو بن مرح (ع) جملی

یہ امام اور حجت ہے' ''جمل'' مراد قبیلہ کی ایک شاخ ہے' اس کی کنیت اور اس کا اسم منسوب ابوعبداللہ کوفی ضریر ہے۔

اس نے ابن ابواوفیٰ' مرہ طیب اور ایک مخلوق سے جبکہ اس سے مسعر' شعبہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس سے تقریباً دو سو احادیث منقول ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن ارجاء کا عقیدہ رکھتا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تدلیس نہیں دیکھا صرف عمرو بن مرہ اور ابن عون ایسا نہیں کرتے تھے۔ مسعر بیان کرتے ہیں: کوفہ میں عمرو بن مرہ سے زیادہ فضیلت والا اور کوئی شخص نہیں تھا۔ مغیرہ بن مقسم کا یہ قول منقول ہے: لوگ بقیہ کی طرف مصروف رہے' یہاں تک کہ عمرو بن مرہ ''ارجاء'' کے عقیدہ میں داخل ہوئے تو لوگ اس میں آنے لگے۔ اس راوی کا انتقال 116 ہجری میں ہوا۔

۶۴۵۴- عمرو بن مساور

اس کی کنیت ابومسور ہے' یہ ضعیف ہے' اس کا تذکرہ عمر کے نام کے تحت گزر چکا ہے' ایسے ہی یہاں بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

۶۴۵۵- عمرو بن مسلم بن نذیر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔ درست یہ ہے کہ اس کا نام مسلم بن نذیر ہے' اور عیاش عامری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۵۶- عمرو بن مسلم (م،د،س) جندی

یہ طاؤس کا شاگرد ہے اور صالح الحدیث ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ، والخال وارث من لا وارث لہ.

''بے شک اللہ اور اُس کا رسول' اُس کے مولیٰ ہیں' جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو' اور ماموں اُس کا وارث ہوتا ہے' جس کا کوئی وارث نہ ہو''۔

مخلد بن یزید نے ابن جریج سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے اور ان دونوں راویوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام نسائی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: عمرو نامی راوی اتنے پائے کا نہیں ہے۔ اس راوی کے حوالے سے امام مسلم میں ایک حدیث منقول ہے:

العجز والکیس بقدر. ''ناسمجھی اور سمجھداری بھی تقدیر کے تابع ہے''۔

۶۴۵۷- عمرو بن منصور (د)

یہ ایک بزرگ ہے جس نے شعبی کے حوالے سے حدیث روایت کی ہیں' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وکیع اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۴۵۸- عمرو بن منصور قیسی بصری قداح

یہ صدوق ہے' اس نے ہشام بن حسان اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام بخاری کے اُن مشائخ میں سے ایک ہے جن سے اُنہوں نے ''صحیح بخاری'' کے علاوہ میں روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۵۹- عمرو بن منصور النسائی (س)

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور ثقہ ہے' یہ امام ابوعبدالرحمٰن نسائی کے مشائخ میں سے ایک ہے' اس نے ابونعیم اور اُن کے طبقہ کے افراد سے ملاقات کی ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثبت اور مامون ہے۔

۶۴۶۰- عمرو بن مہران خصاف

یہ قاسم بن زکریا صیقل کا استاد ہے' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۴۶۱- عمرو بن میسرہ

یہ عمرو بن ابو عمرو ہے' جو مطلب کا غلام ہے' یہ حسن الحدیث ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۴۶۲- عمرو بن میمون قناد

اس نے عبدالرحمٰن بن مغراء سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۴۶۳- عمرو بن نصر

حکم بن سلمہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ دونوں (استاد' شاگرد) مجہول ہیں۔

۶۴۶۴- عمرو بن نضر

یہ "مجہول" ہے' اس نے اسماعیل بن ابوخالد سے روایت نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۴۶۵- عمرو بن نعمان (ق)

اس نے سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو یہ صدوق ہوگا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: احمد بن عبدہ اور ابواشعث نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۶۶- عمرو بن ابونعیمہ (د) معافری مصری

امام دارقطنی کہتے ہیں: اسے ترک کر دیا گیا تھا' ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے' امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے ابوعثمان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۶۴۶۷- عمرو بن ہاشم (د،س)' ابومالک جنبی

یحییٰ بن معین اور دیگر اکابرین نے اس سے حدیث روایت کی ہے جبکہ اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' امام مسلم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام احمد کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن حدیث کا عالم نہیں ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: حدیث کے حوالے سے یہ کمزور ہے۔

۶۴۶۸- عمرو بن ہاشم (ق) بیروتی

یہ امام اوزاعی کا شاگرد ہے اور صدوق ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' ابن وارہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' اس نے کمسنی میں امام اوزاعی کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۴۶۹- عمرو بن ہانی

امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے' اس نے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

۶۴۷۰- عمرو بن ہرم (م، ت، س، ق)

اس نے ربعی بن حراش سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن ابو حاتم کہتے ہیں: اس نے جعفر بن ابو وحشیہ اور سالم مرادی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد' یحییٰ بن معین اور ابو حاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۴۷۱- عمرو بن واقد (ت، ق) دمشقی

اس نے یونس بن میسرہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے یحییٰ وحاظی اور ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں' ابومسہر کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ فسوی نے دحیم کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمارے مشائخ اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: گویا کہ اُنہیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ غلط بیانی کرتا ہے' مروان بن محمد نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سیدھے راستہ سے مراد اللہ کی کتاب ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اللهم من آمن بی وصدقنی، وشهد ان ما جئت به الحق - فاكثر ماله وولده واطل عمره.

''اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اُس نے میری تصدیق کی اور اُس نے اس بات کی گواہی دی کہ جو کچھ میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے' تو تُو اُس کے مال اُس کی اولاد کو زیادہ کردے اور اُس کی عمر کو طویل کردے''۔

اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

من اطعم مؤمنا حتى يشبعه من سغب ادخله الله بابا من ابواب الجنة لا يدخله الا من كان مثله.

''جو شخص کسی مؤمن کو کھانا کھلاتے ہوئے اُسے سیر کردے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ میں داخل کرے گا' اُس دروازہ میں سے صرف اُس جیسا کوئی شخص ہی داخل ہو سکے گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اول شیء نهانی عنه ربی بعد عبادة الاوثان شرب الخمر وملاحاة الرجال.

''وہ سب سے پہلی چیز جس سے میرے پروردگار نے بتوں کی عبادت کے بعد منع کیا' وہ شراب نوشی اور مردوں کا ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

اريت انی وضعت فی كفة وامتی فی كفة فعدلتها، ثم وضع ابو بكر فعدل بامتی، ثم عمر فعدلها، ثم

عثمان فعدلها، ثم رفع الميزان.

''مجھے یہ خواب دکھایا گیا کہ مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا' تو میں اُن سے زیادہ وزنی تھا' پھر ابوبکر کو ایک پلڑے میں رکھا گیا تو وہ میری اُمت سے زیادہ وزنی تھا' پھر عمر کو رکھا گیا تو وہ بھی اُن سے وزنی تھے' پھر عثمان کو رکھا گیا تو وہ بھی اُن سے وزنی تھا' پھر ترازو کو اُٹھالیا گیا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان الجنة لا تحل لعاص، ومن لقي الله ناكث بيعة لقيه اجذم ... الحديث.

''بے شک جنت کسی گناہ گار کے لیے حلال نہیں ہوگی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوا کہ اُس نے اپنی بیعت کو توڑ دیا ہوگا تو وہ جذام زدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

انه ذكر الفتن فعظمها. قيل: فما المخرج منها يا رسول الله؟ قال: كتاب الله فيه نبا من قبلكم ... الحديث.

''نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے بڑے ہونے کا تذکرہ کیا' تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! اُن سے نکلنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب! کیونکہ اس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات موجود ہیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

يؤتى يوم القيامة بالممسوح عقلا، وبالهالك في الفترة، وبالهالك صغيرا ... الحديث.

''قیامت کے دن اُس شخص کو لایا جائے گا جس کی عقل پر ہاتھ پھیر دیا گیا تھا (یعنی پاگل) اور جو زمانہ فترت میں فوت ہو گیا تھا اور جو کمسنی میں فوت ہوا تھا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

نضر الله امرا سمع كلامي فلم يزد فيه ... الحديث.

''اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش رکھے' جو میرا کلام سنتا ہے اور اُس میں کوئی اضافہ نہیں کرتا''۔

یہ تمام روایات صرف عمرو بن واقد کی روایت کے حوالے سے ہی منقول ہیں اور یہ شخص ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۶۴۷۲- عمرو بن واقد' بصری

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۶۴۷۳- عمرو بن ولید (ق) بن عبدہ

یزید بن ابوحبیب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۴۷۴- عمرو بن ولید (د)

یہ منکر ہے اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے صرف ہانی بن کلثوم نے روایت نقل کی ہے۔

۶۴۷۵- عمرو بن ولید اغضف

یہ عبیداللہ قواریری کا استاد ہے یہ حدیث میں کمزور ہے۔ عبدان کہتے ہیں: یہ خواہشِ نفس کے پیروکاروں کو سنت کی طرف آنے کی ترغیب دیتا تھا جب علی بن مدینی کے والد آئے تو اُنہوں نے لوگوں کو تحریر کرنے کا حکم دیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: عمرو بن ولید کے حوالے سے حسن حدیث منقول ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۴۷۶- عمرو بن ابو ولید

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۴۷۷- عمرو بن وہب (س) ثقفی

اس نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ابن سیرین اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے البتہ امام نسائی نے اس سے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۴۷۸- عمرو بن وہب طائفی

یہ صدوق ہے عیسیٰ بن یونس اور ابوعاصم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۷۹- عمرو بن وہب

یہ یحییٰ بن حسان تنیسی کا استاد ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۶۴۸۰- عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔ ابن عدی نے اسی طرح اس کا مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۱- عمرو بن یحییٰ بن عمارہ

یہ امام مالک کے مشائخ میں سے ایک ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یہ کم درجہ کا صالح شخص ہے۔ امام مالک نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على حمار وهو متوجه الى خيبر.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے آپ کا چہرہ خیبر کی طرف تھا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اور عمرو نامی راوی ثقہ ہے۔ شعبہ' ابن عیینہ اور دیگر لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہیں۔

۶۴۸۲- (صح) عمرو بن یحییٰ (خ، ق) بن سعید بن عمرو قرشی اموی

یہ صدوق ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں اور اس کے بارے میں ایک حرف بھی نہیں کہا' اگر انہوں نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا' کیونکہ امام بخاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما بعث الله نبيا الا راعى غنم. قالوا: وانت يا رسول الله؟ قال: وانا رعيتها لاهل مكة بالقراريط.

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اُس نبی نے بکریاں چرائی ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے بھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا''۔

عمرو نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' اور یہ روایت ''صحیح بخاری'' میں بھی نقل ہوئی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ راوی صالح ہے۔

۶۴۸۳- عمرو بن یزید (ق)، ابو بردہ تمیمی کوفی

اس نے علقمہ بن مرثد کوفی سے جبکہ اس سے احمد بن یونس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام دار قطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرا فى كل صلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ادخل النبى صلى الله عليه وسلم من قبل القبلة، والحد له لحد، ونصب عليه اللبن نصبا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا اور آپ کے لیے لحد تیار کی گئی اور آپ پر اینٹیں نصب کی گئیں''۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما اخذوا فى غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناداهم مناد من الداخل: لا تنزعوا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قميصه.

''جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو گھر کے اندر سے کسی منادی نے اُنہیں پکار کر کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اُتارنا''۔

یہ روایت منکر ہے اور مشہور روایت وہ ہے جو ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے

ابوداؤد سے ابوبردہ نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اسے انتہائی ''واہی'' قرار دیا۔

۶۴۸۴- عمرو بن یزید (س) جرمی بصری

یہ امام نسائی کا استاد ہے' امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۶۴۸۵- عمرو بن یوسف

اس نے سعید بن مسیّب سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۸۶- عمرو بن ابو یوسف

اس نے معاویہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں مجہول ہیں۔

۶۴۸۷- عمرؤ ذومر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابواسحاق سبیعی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه.

''میں جس کا محبوب ہوں' علی بھی اُس کا محبوب ہے' اے اللہ! تُو اُس شخص سے محبت رکھنا جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے''۔

یہ روایت ایسی سند کے ساتھ بھی نقل کی گئی ہے' جو اس سند سے زیادہ صالح ہے' ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس شخص کا ذکر کیا ہے۔

اس راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

واحلوا قومهم دار البوار.

''(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) اور اُنہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ اتار دیا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں قریش کے گناہ گار ترین فرد تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابواسحاق سبیعی کے مجہول مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۴۸۸- عمرو برق (د)

یہ عمرو بن عبداللہ صنعانی ہے' ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابواسوار ہے' ابن عدی نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' معمر نے اس سے حدیث نقل کی ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت ثقہ راویوں نے نہیں کی ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: عمرو برق سے کچھ منکر روایات منقول ہیں' ایک قول کے مطابق یہ نشہ کرتا تھا' عقیلی کہتے ہیں: یہ عمرو بن مسلم

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معمر نے اس راوی کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے شیطان کے شریطہ کی ممانعت کے بارے میں حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن عدی نے ہشام بن یوسف قاضی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: عکرمہ نے عمرو نامی اس راوی کے والد عبداللہ اسوار کے ہاں صنعاء میں پڑاؤ کیا' تو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو یہ ہدایت کی کہ وہ عکرمہ سے استفادہ کرے' تو عکرمہ نے یہ کہنا شروع کیا: تم لوگ اس سے طلب کرو! تو وہ لوگ اس سے محبت رکھتے تھے' یہ شراب پیا کرتا تھا تو عکرمہ نے اُس سے کہا: شاید تم اُن لوگوں میں سے ایک ہو جنہوں نے یہ کہا ہے: تو بھی اپنے سینے پر اس کی کچھ ٹھنڈک ڈال لے' کیونکہ میں لوگوں کو مرتے ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

ابن عدی کہتے ہیں: تو یہ اُٹھا' یہ نشہ کی حالت میں تھا۔ اسد بن شبل کہتے ہیں: اس نے عکرمہ کے حوالے سے منقول تحریر سے دشمنی کی تھی اور اُس کا نسخہ نقل کیا تھا' یہ عکرمہ سے سوال کرتا تھا تو اسے یہ لگا کہ شاید اس نے اُن کی تحریروں میں سے اسے نوٹ کیا ہے' اس نے یہ کہا کہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ تمہاری عقل یہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

۶۴۸۹- عمرو قصیر

اس نے ابراہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۴۹۰- عمرو

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

(عمیر)

۶۴۹۱- عمیر بن اسحاق (س)

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' ابن عون کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کسی چیز کے مساوی نہیں ہے' تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' یہ روایت عباس نے اُن سے نقل کی ہے' جہاں تک عثمان کا تعلق ہے تو اُنہوں نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۹۲- عمیر بن سوید

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں: عمیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان باب النبى صلى الله عليه وسلم يقرع بالاظافير.

''نبی اکرم ﷺ کے دروازہ کو پوروں کے ذریعہ کھٹکھٹایا جاتا تھا''۔

یہ روایت اس نے ابونعیم' حمید بن ربیع کے حوالے سے نقل کی ہے' جو خود منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۶۴۹۳- عمیر بن سیف خولانی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' شرحبیل بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی۔

۶۴۹۴- عمیر بن عبدالمجید حنفی

زہیر بن حرب اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۴۹۵- عمیر بن عمران حنفی

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله اوحى الى ان ازوج كريمتى عثمان.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ میں اپنی بیٹی کی شادی عثمان سے کردوں''۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

اذا كان احدكم فى المسجد فلا يسمع احد صوته ويشير باصبعيه الى اذنيه.

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور وہ کسی کی آواز نہ سنے' تو وہ اپنی انگلیوں کے ذریعہ اپنے کانوں کی طرف اشارہ کردے''۔

۶۴۹۶- عمیر بن مامون (ت)

اس نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام ماموم دارمی ہے' سعد بن طریف نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۴۹۷- عمیر بن مغلس

اس نے حریز بن عثمان شامی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۴۹۸- عمیر بن ہانی عنسی دارانی

یہ تابعی ہے' اس نے حضرت معاویہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے معاویہ بن صالح' اوزاعی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' فسوی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں

ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا' احمد بن ابوحواری کہتے ہیں: میں اسے ناپسند نہیں کرتا۔

عمیر بن ہانی بیان کرتے ہیں: حجاج نے مجھے کوفہ میں نگران مقرر کیا تو میرے پاس جب بھی کوئی شخص بھیجا جاتا جس پر میں نے حد جاری کرنی ہوتی تھی تو میں اُس پر حد جاری کر دیتا تھا' لیکن جس انسان کو مجھے قتل کرنے کے لیے بھیجا جاتا تھا' میں اُسے چھوڑ دیتا تھا' تو حجاج نے مجھے معزول کر دیا' میں نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اور تم ایک شہر میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے' اور میں وہاں سے آ گیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ابن جابر بیان کرتے ہیں: میں نے عمر سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ ذکر بند نہیں کرتے' آپ ایک دن میں کتنی دفعہ تسبیح پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک لاکھ مرتبہ' البتہ اگر انگلیاں غلطی کر جائیں تو کچھ کہہ نہیں سکتے۔

عباس بن ولید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مروان بن محمد سے کہا: میں نے سعید بن عبدالعزیز کو نہیں دیکھا کہ اُنہوں نے عمیر بن ہانی سے روایت نقل کی ہو۔تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ سعید کے نزدیک آگ سے زیادہ ناپسندیدہ تھے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا اُنہوں نے یزید بن ولید کی بیعت کے وقت منبر پر یہ شعر نہیں کہے تھے: اس بیعت کی طرف جلدی کرو' کیونکہ یہ دو ہجرتیں ہیں' ایک ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہے اور ایک ہجرت یزید کی طرف ہے۔تو مروان نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ابن مرہ کو ایک جانور پر دیکھا' اُس کے پیچھے عمیر بن ہانی کا سر تھا' وہ اُسے ساتھ لے کر مروان حمار کی طرف داخل ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسے 127 ہجری میں قتل کر دیا گیا تھا۔

۶۴۹۹- عمیر (ق) مولیٰ عمر

عاصم بن عمرو بجلی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(عمیرہ)

۶۵۰۰- عمیرہ بن عبداللہ معافری مصری

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' البتہ اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تكون فيكم فتنة اسلم الناس - او خير الناس - فيها الجند الغربي.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے درمیان ایک فتنہ رونما ہوگا جس میں لوگوں میں سے سلامتی والے' یا لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے' جو مغربی لشکر میں ہوں گے''۔

تو حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی وجہ سے میں تمہارے پاس مصر آ گیا ہوں۔

۶۵۰۱- عمیرہ بن کوہان

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ "مجہول" ہے۔

۶۵۰۲- عمیرہ بن سعد

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ القطان کہتے ہیں: اس نے جان بوجھ کر اُن کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کی' ایک قول کے مطابق اس کا نام عمر بن سعید ہے' تاہم درست لفظ عمیرہ ہے' یہ ہمدانی ہے اور وہ (یعنی عمر بن سعید) نخعی ہے۔ یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے۔

(عنبسہ)

۶۵۰۳- عنبسہ بن ازہر (س) شیبانی' ابویحییٰ

اس نے سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے سلمہ بن کہیل اور سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن ابوظبیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۰۴- عنبسہ بن جبیر

اس نے ربیع بن صبیح سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عقیلی فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۵۰۵- عنبسہ بن خالد (خ، د) ایلی

اس نے اپنے چچا یونس بن یزید سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ مصر کے خراج کا نگران تھا اور یہ عورتوں کو اُن کی چھاتیوں کے بل لٹکا دیا کرتا تھا۔ ابن قطان کہتے ہیں: اسے مجروح قرار دینے کے لیے یہی کافی ہے۔ فسوی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن بکیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے عنبسہ سے حدیث روایت کی جو ایک پاگل احمق شخص تھا' وہ اس لائق نہیں ہے کہ اُس کے حوالے سے کوئی حدیث نوٹ کی جائے۔ ساجی کہتے ہیں: یہ یونس سے کچھ احادیث کو روایت کرنے میں منفرد ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ہمارا عنبسہ سے کیا واسطہ؟ وہ کون سی روایت ہے جو عنبسہ سے منقول ہے اور ہمارے سامنے آئی ہو' کیا احمد بن صالح کے علاوہ اور کسی نے اس سے کوئی روایت نقل کی ہے؟

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اور امام ابوداؤد نے اس کی تعریف کی ہے۔

۶۵۰۶-عنبسہ بن ابورابطہ

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' ابن مدینی نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۵۰۷-عنبسہ بن سالم

یہ الواح والا شخص ہے' اس نے عبیداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

رای النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعتم بعمامة سوداء .

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے''۔

اس راوی سے محمد بن صدران نے روایت نقل کی ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے اور اسے ضعیف قرار نہیں دیا۔
ابوعبید آجری نے امام ابوداؤد کا یہ قول نقل کیا ہے: عنبسہ بن سالم نے عبیداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبیداللہ نامی راوی ثقہ اور سچا ہے۔

۶۵۰۸-عنبسہ بن سعید بصری قطان

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین اور امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک قول کے مطابق یہ ابوربیع سمعان کا بھائی ہے۔

۶۵۰۹-عنبسہ بن سعید (د) نضری

یہ ابوربیع سمان کا بھائی ہے' اس نے عمرو بن میمون مکی' عمرو بن میمون بن مہران' شہر بن حوشب اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالوہاب ثقفی' سعد بن ابوربیع سمان جو اس کا بھتیجا ہے اور اسماعیل بن صبیح یشکری نے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس بیان کرتے ہیں: عنبسہ قطان' ابوربیع سمان کا بھائی ہے' میں نے اُس سے سماع کیا ہے' یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور متروک الحدیث ہے' یہ صدوق ہے لیکن چیز کو یاد نہیں رکھتا ہے۔ یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں: عنبسہ بن سعید نامی اُس پاگل نے ہمیں حدیث بیان کی' میرے علم کے مطابق تو یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔

عنبسہ بن سعید نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استقبل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جبرائیل فناولہ یدہ وسقط من الکتاب شیء، قال: یا جبرائیل، ما منعك ان تاخذ بیدی ؟ قال: انك مسست یدی یهودی، فتوضا نبی اللّٰہ وناولہ یدہ فتناولها.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبریل علیہ السلام سے سامنا ہوا تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا (یہاں تحریر میں کچھ حصہ ساقط ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! تم نے میرا ہاتھ کیوں نہیں پکڑا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: آپ نے کچھ دیر پہلے ایک یہودی کا ہاتھ پکڑا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر اپنا دست مبارک اُن کی طرف بڑھایا تو اُنہوں نے

اسے پکڑ لیا''۔

اس راوی نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ یہودی فقال: اعرض علی الاسلام فاسلم، فرجع الی منزلہ، فاصیب فی عینیہ واصیب فی بعض ولدہ، فرجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقلنی.فقال: ان الاسلام لا یقال، ان رجعت عن الاسلام ضربت عنقك، ان الاسلام یسبك الرجال یخرج خبثھم، کما یخرج الکیر خبث الذھب والفضة والحدید اذا القی فیه.

''ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ میرے سامنے اسلام کی پیشکش کیجئے' پھر اُس نے اسلام قبول کر لیا' پھر وہ اپنے گھر واپس گیا تو اُس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی اور اُس کے کسی بچے کو بھی تکلیف لاحق ہوئی' تو وہ واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی: میرا مذہب مجھے واپس کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام واپس نہیں لیا جا سکتا' اگر تم نے اسلام کو چھوڑا تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا' اسلام لوگوں کو صاف ستھرا کرتا ہے' یہ اُن کی خباثت کو نکال دیتا ہے' جس طرح بھٹی سونے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور چاندی اور لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے جب اُنہیں بھٹی میں ڈالا جاتا ہے''۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن' عنبسہ کے حوالے سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے' اس شخص نے یہ روایت نقل کی ہے:

''جو شخص ایک قیراط سے زیادہ رفرف کی جرجیر کھالے' اُس کے سر میں جذام ہو جاتا ہے''۔

امام ابوداؤد نے عبدالوہاب ثقفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عنبسہ نے ہمیں حدیث بیان کی جبکہ حمید نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا جلب ولا جنب. ''جلب اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

عنبسہ نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فی الرھان. ''رہن رکھنے میں''۔

ابن قطان کہتے ہیں: عنبسہ نامی یہ شخص، عنبسہ بن سعید واسطی قطان ہے، جو ابوربیع کا بھائی ہے، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

بعض محدثین نے اس حدیث میں ذکر ہونے والے شخص کو سمان کے بھائی کے علاوہ کوئی اور شخص قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ قطان ہے، لیکن وہ راوی بھی ضعیف ہے۔

۶۵۱۰-عنبسہ بن سعید کلاعی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس نے عکرمہ سے سماع نہیں کیا۔

۶۵۱۱-عنبسہ بن سعید (س، ت) کوفی ثم رازی

یہ ''رے'' کا قاضی تھا اور ثقہ تھا' اس نے ابواسحاق اور زبید یامی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے زید بن حباب' حکام بن سلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۵۱۲-عنبسہ بن سعید بن کثیر تیمی حاسب کوفی

محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس نے اپنے دادا کثیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن مہدی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے صرف ایک حدیث منقول ہے۔

۶۵۱۳-عنبسہ بن سعید (خ، م، د) بن عاصی بن ابواحیحہ سعید بن عاص بن امیہ اموی

یہ عمرو اشدق کا بھائی ہے اور معززین میں سے ایک ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن شہاب اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۵۱۴-عنبسہ بن سعید (ق) بن ابوعیاش اموی

اس نے اپنی دادی اُم عیاش سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس سے اس کے بیٹے روح نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۱۵-عنبسہ بن سعید بن کثیر

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ابن ابوعنبس ہے' یہ کوفی کا رہنے والا ہے اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

۶۵۱۶-عنبسہ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص بن سعید اموی

یہ یحییٰ بن سعید کا بھائی ہے' حافظ دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' تو مجموعی طور پر یہ نو ہیں۔

۶۵۱۷-عنبسہ بن ابوصغیرہ

اس نے امام اوزاعی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۱۸-عنبسہ بن عبدالرحمٰن (ت، ق) بن عنبسہ بن سعید بن عاص قرشی اموی

اس نے حسن بصری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا' امام ترمذی نے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ذاہب الحدیث ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک اس کے دادا کا تعلق ہے تو وہ ثقہ ہے اور تابعی ہے' ہم نے اُس کا ذکر کچھ پہلے کیا ہے۔ اُس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور صحیحین میں اُس کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن القنوت فی صلاۃ الصبح.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنے سے منع کیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: الهند باء من الجنة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوبیا جنت کا (پھل ہے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

تعشوا فان ترك العشاء مهرمة.

''تم رات کا کھانا کھایا کرو' کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا جلدی آتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

اذا هاجت ريح مظلمة فعليكم بالتكبير، فانه يخرج العجاج الاسود.

''جب تاریک رات میں تیز ہوا چلنے لگے' تو تم پر تکبیر کہنا لازم ہے' کیونکہ یہ سیاہ دھواں نکالتی ہے''۔

یہ روایت ابویعلیٰ نے اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقليح الاسنان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو گندا رکھنے کرنے سے منع کیا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللهم بارك لامتی فی بكورها يوم خميسها.

''اے اللہ! میری اُمت کے جمعرات کے دن کے صبح کے کاموں میں اُن کے لیے برکت رکھ دے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام زین العابدین کے حوالے سے اُن کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اعتكف عشرا فی رمضان عدلن بحجتين وعمرتين.

''جو شخص رمضان میں دو عشروں کا اعتکاف کرتا ہے' تو یہ دو مرتبہ حج کرنے اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کے برابر ہوتا ہے''۔

۶۵۱۹- عنبسہ بن ابوعمرو

یہ تابعی ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۵۲۰-عنبسہ بن مہران بصری حداد

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ منکرالحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

آخر کلام فی القدر لشرار هذه الامة، ومراء فی القرآن (کفر).

''تقدیر کے بارے میں کلام کرنے والے' آخری زمانہ کے لوگ اس اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے اور قرآن کے بارے میں بحث کرنا کفر ہے''۔

ابن رجاء نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ایک مرتبہ اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔اسی طرح ابوعاصم نبیل نے اس روایت کو عنبسہ کے حوالے سے دونوں صورتوں میں نقل کیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے فرمایا: تقدیر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میرے سامنے دوبارہ سناؤ' تو اُنہوں نے کہا: میں نے فلاں انصاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کلام فی القدر لشرار هذه الامة فی آخر الزمان

''آخری زمانہ میں تقدیر کے بارے میں کلام کرنے والے لوگ' اس اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے''۔

تو یہ الفاظ زیادہ مناسب ہیں۔

۶۵۲۱-عنبسہ بن ہبیرہ

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۵۲۲-عنبسہ

اس نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(عنطوانہ)

۶۵۲۳-عنطوانہ

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا انس ضع بصرك حیث تسجد.

''اے انس! (نماز کے دوران) اپنی نگاہ وہاں رکھو جہاں تم نے سجدہ کرنا ہے''۔

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' البتہ علیلہ بن بدر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ راوی واہی ہے۔

(عوام)

۶۵۲۴- عوام بن اعین

یہ ابوسعید اشج کا استاد ہے اور یہ "مجہول" ہے۔

۶۵۲۵- عوام بن جویریہ

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا تھا' ابومعاویہ نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ان افراد میں سے نہیں ہے جو جان بوجھ کر (جھوٹی روایت بیان) کرتے ہیں۔

اس نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربع لا يصبن الا بعجب الصمت وهو اول العبادة، والتواضع، وذكر الله، وقلة الشيء.

"چار چیزیں ایسی ہیں' جنہیں کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوتی' البتہ اگر خود پسندی آ جائے (تو یہ ایک مصیبت ہے) خاموشی' جو عبادت کا آغاز ہے' عاجزی' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کا تھوڑا ہونا"۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ امام حاکم نے یہ روایت اپنی "مستدرک" میں نقل کی ہے۔

۶۵۲۶- عوام بن حمزہ مازنی

اس نے بکر بن عبداللہ سے اور اس سے یحییٰ قطان اور غندر نے روایات نقل کی ہیں' عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بندار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے عوام بن حمزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوعثمان سے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ رکوع کے بعد پڑھی جائے گی' میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت کس سے نقل کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے۔

۶۵۲۷- عوام بن سلیمان مزنی

یہ "مجہول" ہے۔

۶۵۲۸- عوام بن عبدالغفار

ازدی نے اسے متروک قرار دیا ہے' اس نے تابعین سے سماع کیا ہے۔

۶۵۲۹- عوام بن عباد بن عوام

محمد بن یحییٰ ذہلی نے اس سے حکایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۵۳۰- عوام بن ابوعوام

یہ تبوذکی کا استاد ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۵۳۱- عوام بن مقطع

یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

(عوبد، عوسجہ)

۶۵۳۲- عوبد بن ابوعمران جونی بصری

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابوموسیٰ زمن اور احمد بن مقدام نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال لنا انس: اوصانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسبغ الوضوء یزد فی عمرك.

''حضرت انس ﷺ نے ہمیں بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ اے انس! تم اچھی طرح وضو کرنا' یہ چیز تمہاری عمر میں اضافہ کا باعث بنے گی''

یہ روایت ابواشعث نے بھی اس راوی سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وسلم علی من لقیت من امتی ... الحدیث.

''تمہاری میری اُمت کے جس بھی شخص سے ملاقات ہو اُسے سلام کرنا''۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے عبداللہ بن صامت کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

زر غبا تزدد حبا. ''وقفے سے ملا کرو اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے''۔

۶۵۳۳- عوسجہ بن رماح

یہ عاصم بن سلیمان کا استاد ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۵۳۴- عوسجہ بن قرم

اس نے یحییٰ بن عوسجہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہے' جو مستند نہیں ہے۔ یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔ سلیمان بن قرم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سلیمان نامی راوی واہی ہے اور عوسجہ نامی راوی منکر ہے۔

۶۵۳۵- عوسجہ (عو) مولیٰ ابن عباس

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: ابن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے عوسجہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ احادیث روایت کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک حدیث چاروں سنن میں منقول ہے (جو درج ذیل ہے:)

ان رجلا مات علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترك عتیقا له، فاعطاه رسول الله صلی الله علیه وسلم میراثه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا' اُس نے پسماندگان میں صرف ایک آزاد کردہ غلام چھوڑا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کی میراث اُس غلام کو دے دی''۔

امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

(عوف)

۶۵۳۶- عوف اعرابی (ع)' ابوسہل بصری

اس نے ابوالعالیہ اور ابورجاء سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے شعبہ' روح' ہوذہ' نضر بن شمیل اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں جن کے آخری فرد عثمان بن ہیثم ہیں' اسے عوف صدوق بھی کہا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق اس میں تشیع پایا جاتا تھا' ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

عمر بن علی مقدمی بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو جعفر بن سلیمان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے ابن عون' ایوب اور یونس کو دیکھا ہے' تو یہ کیسے ہوا کہ آپ اُن کے ساتھ نہیں بیٹھے اور عوف کے پاس بیٹھ جاتے ہیں؟ اللہ کی قسم! عوف کسی بدعت سے اُس وقت تک راضی نہیں ہوتا' جب تک اُس کے اندر مزید دو بدعتیں نہ ہوں' یہ قدریہ فرقہ سے بھی تعلق رکھتا تھا اور شیعہ بھی تھا۔

امام مسلم نے اپنی ''صحیح مسلم'' کے مقدمہ میں یہ بات بیان کی ہے: جب معاصرین کا موازنہ کیا جائے' جیسے ابن عون اور ایوب کا عوف بن ابوجمیلہ سے یا اشعث حمرانی سے موازنہ کیا جائے' یہ دونوں حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں' جس طرح ابن عون اور ایوب ان دونوں کے شاگرد ہیں' تو اُن دونوں حضرات اور اُن دونوں کے درمیان فضیلت کے کمال اور نقل کرنے کی صحت میں بہت زیادہ فرق ہوگا' اگرچہ عوف اور اشعث کو صدق اور امانت سے پرے نہیں کیا گیا۔

محمد بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے داؤد بن ابوہند کو دیکھا کہ وہ عوف اعرابی کی پٹائی کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے: اے قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے! تم برباد ہو جاؤ۔ بندار نے لوگوں کے سامنے عوف کی نقل کردہ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ کہا: اللہ کی قسم! عوف قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا' رافضی تھا اور شیطان تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور ثبت ہے' امام ابوداؤد فرماتے

ہیں: اس کا انتقال 147 ہجری میں ہوا۔

(عون)

۶۵۳۷ - عون بن ذکوان' ابو جناب قصاب

یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ معروف ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

۶۵۳۸-(صح) عون بن سلام (م) کوفی

اس نے اسرائیل اور ابوبکر نہشلی سے جبکہ اس سے امام مسلم اور مطین نے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے' اسے تھوڑا سا کمزور بھی قرار دیا گیا ہے' اس کا انتقال 230 ہجری میں ہوا تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۵۳۹ - عون بن ابوشداد (ق) بصری

ایک قول کے مطابق امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اُن کا ساتھ دیا ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابوعثمان نہدی سے سماع کیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۶۵۴۰- عون بن عمارہ قیسی بصری

یہ معروف شخص ہے' اس نے حمید طویل اور ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے' اس نے عبداللہ بن مثنیٰ انصاری کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الآيات بعد المائتين.

''دوسو سال گزرنے کے بعد نشانیاں نمودار ہونا شروع ہو جائیں گی''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: دوسو سال تو گزر چکے ہیں اور کوئی بھی نشانی ظاہر نہیں ہوئی۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے' میں نے اس کا زمانہ پایا ہے لیکن میں نے اس سے کوئی حدیث نوٹ نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابواسامہ اور کدیمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۵۴۱- عون بن عمرو

اس نے ریاح بن عمرو بصری کے بھائی سے روایات نقل کی ہیں' اور جریری سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: عون بن عمرو قیسی' معتمر کے ساتھ بیٹھنے والا شخص تھا اور یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حدثنی ناجیة (بن ابی ناجیة)، حدثنی ابی عن ابیه، قال: اعطانی ابی نبلا ابیعها، فحولت، حتی انتهیت الی بنی سلیم، فوجدت رجلا جالسا، فقال: اتبیع النبل؟ قلت: نعم، فقلبها وقال: انی لاشتریها وما بی من رمی، ولکن سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: لا تبیتوا الا وافواقکم مملوء ة نبلا.

''حضرت ابوناجیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے ایک نیزہ دیا تاکہ میں اُسے فروخت کردوں' میں نے اُسے پکڑا اور بنوسلیم کے پاس آیا' وہاں میں نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا' اُس نے دریافت کیا: کیا تم اسے فروخت کروگے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اُس نے اسے اُلٹ پلٹ کر دیکھا پھر بولا: میں اسے خرید تو لوں لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے' تاہم میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم ایسی حالت میں رات بسر کرو کہ تمہارے ترکش تیروں سے بھرے ہوئے ہوں''۔

اس راوی نے ابومصعب مکی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ادرکت زید بن ارقم، وانسا، والمغیرة بن شعبة، وسمعتهم یتحدثون ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لیلة الغار (قال) امر اللّٰہ شجرة نبتت فی وجه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فسترته، وامر اللّٰہ حمامتین وحشیتین، فوقعتا بفم الغار..الحدیث.

''میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' میں نے ان حضرات کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غار والی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ایک درخت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُگ گیا' اُس نے آپ کو چھپا لیا' پھر اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا تو وہ دونوں غار کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئے'' الحدیث۔

ابومصعب نامی راوی معروف نہیں ہے۔

۶۵۴۲- عون بن محمد کندی

اس نے اخباری (تاریخی) روایات نقل کی ہیں' صولی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۵۴۳- عون' ابومحمد بصری

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

(عیاش)

۶۵۴۴- عیاش بن سعد انصاری

یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۵۴۵- عیاش بن عبداللہ ہمدانی

اس نے عمرو بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بیٹے عبداللہ مسنوف کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۶۵۴۶- عیاش سلمی

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

(عیاض)

۶۵۴۷- (صح) عیاض بن عبداللہ (م،س،ق) فہری

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن وہب نے اس سے سماع کیا ہے۔

۶۵۴۸- عیاض بن عروہ (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۵۴۹- عیاض بن ہلال

یا شاید ہلال بن عیاض' اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ میرے علم کے مطابق یحییٰ بن ابوکثیر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۵۵۰- عیاض بن یزید (س)

یہ تابعین میں سے ایک ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۵۵۱- عیاض بجلی (س)' ابوخالد

اس نے معقل بن یسار سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے صرف شعبہ نے روایت نقل کی ہے۔

(عیسیٰ)

۶۵۵۲- عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان ہاشمی

اس نے محمد بن ابوحمید' جعفر بن برقان، اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے کثیر بن ہشام' بقیہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام نسائی نے بھی یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں' اُن کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

نزل القرآن وهو كلام الله. ''قرآن نازل ہوا' یہ اللہ کا کلام ہے''۔

اسی سند کے ساتھ تقریباً بیس احادیث منقول ہیں۔

سعید بن عمرو نے بقیہ کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

غضوا الابصار، واهجروا السيئات، واجتنبوا اعمال اهل النار.

''نگاہوں کو جھکا کر رکھو' بُرائیوں سے لاتعلق رہو اور اہلِ جہنم کے اعمال سے اجتناب کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اثنان فما فوقهما جماعة. ''دو یا اس سے زیادہ لوگ جماعت شمار ہوتے ہیں''۔

کثیر بن عبید نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رخص عليه السلام في لباس الحرير عند القتال.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے موقعہ پر ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کردوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من احيا ليلتي العيد وليلة النصف من شعبان لم يمت قلبه يوم تموت القلوب.

''جو شخص دونوں عیدوں سے پہلی والی راتوں اور شبِ قدر میں رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے' تو جس دن دل مردہ ہوں گے' اُس دن اُس کا دل مردہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت منکر اور مرسل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' کے حوالے سے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

القرآن صعب مستصعب لمن كرهه ميسر لمن تبعه، وان حديثي صعب لمن كرهه، ميسر لمن تبعه، فمن سمع حديثي فحفظه وعمل به جاء يوم القيامة مع القرآن، ومن تهاون بحديثي فقد تهاون

بالقرآن، ومن تهاون بالقرآن خسر الدنیا والآخرة.

''قرآن ایک مشکل چیز ہے' لیکن یہ اُس کے لیے مشکل ہوتا ہے جو اسے ناپسند کرتا ہے اور اُس کے لیے آسان ہوتا ہے جو اس کے پیچھے جاتا ہے اور میری حدیث بھی مشکل ہے اُس شخص کے لیے جو اسے ناپسند کرتا ہے اور آسان ہے اُس شخص کے لیے جو اس کے پیچھے جاتا ہے' جو شخص میری حدیث کو سنے پھر اُسے یاد کرلے اور اُس پر عمل کرے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو قرآن کے ساتھ ہوگا اور جو شخص میری حدیث کو کمتر سمجھے اُس نے قرآن کو کمتر سمجھا اور جو شخص قرآن کو کمتر سمجھے گا وہ دنیا اور آخرت میں خسارے کا شکار ہوگا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یقولن احدکم مسیجد ولا مصیحف ولا رویجل ولا مریة.

''کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: چھوٹی مسجد یا چھوٹا مصحف یا چھوٹا مرد یا چھوٹی عورت''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان عمر مر بقوم قد رموا رشقا، فقال: بئس ما رمیتم. فقال: انا قوم متعلمین . قال: ذنبکم فی لحنکم اشد من ذنبکم فی رمیکم، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رحم اللہ رجلا اصلح من لسانه.

''ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پر تیراندازی کررہے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت بُری تیراندازی کررہے ہو' اُنہوں نے عرض کی: ہم ابھی سیکھ رہے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ''لفظ'' غلط بولنا تمہارے غلط تیر پھینکنے سے زیادہ بڑی غلطی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو اپنی زبان کی اصلاح کرتا ہے''۔

یہ روایت بھی مستند نہیں ہے اور حکم نامی راوی بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۶۵۵۳- عیسیٰ بن ابراہیم

اس نے مقاتل کے حوالے سے' ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الجمعة حج المساکین. ''جمعہ غریبوں کا حج ہے''۔

۶۵۵۴- عیسیٰ بن ابراہیم عبدی کوفی

اس نے ابواسحاق سے جبکہ اس سے اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں' جو سدی کا بھانجا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل یرث اخاہ لابویه دون اخیه لابیه.

''نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث بنے گا' صرف باپ کی طرف سے شریک بھائی وارث نہیں بنے گا''۔

اس روایت کی سند میں عیسیٰ نامی راوی معروف نہیں ہے' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

۶۵۵۵- عیسیٰ بن ابراہیم (د) برکی

یہ صدوق ہے' جسے اوہام لاحق ہوتے ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے' یا اس کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے' حافظ عبدالغنی کی کتاب ''الکمال'' میں اسی طرح تحریر ہے' ہمارے شیخ ابوحجاج فرماتے ہیں: یہ وہم کا شکار ہوتا تھا اور اس کا اسم منسوب قرشی ہے اور یہ اُس سے مقدم ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: لفظ برکی کی نسبت برک نامی علاقہ کی طرف ہے جو بصرہ میں ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور اُن کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے داؤد' احمد بن علی ابار اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 228 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۵۵۶- عیسیٰ بن ابراہیم (د،س) بن مثرود غافقی

یہ مصری ہے اور صدوق ہے' اور ابن وہب کے شاگردوں میں سے ایک ہے' یہ حج پر گیا تھا اور آخری عمر میں ابن عیینہ سے ملا تھا۔

۶۵۵۷- عیسیٰ بن ازہر

یہ ایک بزرگ ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' ابوعلی بن ہارون نے اس کے علاوہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۶۵۵۸- عیسیٰ بن اشعث

اس نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۵۵۹- عیسیٰ بن ابان

یہ فقیہ ہے اور امام محمد کا شاگرد ہے' مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے ضعیف یا ثقہ قرار دیا ہو۔

۶۵۶۰- عیسیٰ بن بشیر

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من حج ثم قصدنی فی مسجدی کتبت له حجتان مبرورتان.

''جو شخص حج کے لیے جائے اور میری مسجد میں میری زیارت کے لیے آنے کا ارادہ کرے' تو اُس کے لیے دو مقبول حج کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے''۔

اسید نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اور اس کا احتمال موجود نہیں ہے۔

۶۵۶۱- عیسیٰ بن جاریہ (د) انصاری

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مدنی ہے' اس سے یعقوب قمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام نسائی کا یہ قول بھی منقول ہے: یہ متروک ہے۔

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے عنبسہ رازی نے بھی روایت نقل کی ہے۔

صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة في رمضان ثماني ركعات، والوتر، فلما كان في القابلة اجتمعنا ورجونا ان يخرج، فلم نزل حتى اصبحنا، قال: فدخلنا على النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا: يا رسول الله اجتمعنا في المسجد، ورجونا ان تخرج الينا. فقال: اني كرهت ان يكتب عليكم الوتر.

''ایک مرتبہ رمضان کی رات میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر پڑھائے' جب اگلی رات آئی اور ہم اکٹھے ہوئے تو ہمیں یہ اُمید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے لیکن ہم اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم مسجد میں اکٹھے ہوئے تھے' ہمیں یہ اُمید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ تم پر وتر لازم ہوجائیں''۔

اس کی سند درمیانے درجہ کی ہے۔

۶۵۶۲- عیسیٰ بن حطان

عبدالعزیز بن مسلم نے اس سے حدیث روایت کی ہے' ابوعمر بن عبدالبر کہتے ہیں: یہ دونوں (استاذ شاگرد) اُن افراد میں سے نہیں ہیں' جن سے استدلال کیا جاسکے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: (جہاں تک درج ذیل راوی کا تعلق ہے)۔

۶۵۶۳- عیسیٰ بن حطان (د، ت، س) رقاشی

تو یہ تابعی ہے' عاصم احول اور علی بن یزید نے اس سے روایت نقل کی ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۵۶۴- عیسیٰ بن خشنام

اس نے احمد بن سلمہ مدائنی سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے' یہ بات ابوبکر خطیب نے بیان کی ہے۔

۶۵۶۵- عیسیٰ بن داب

یہ ابن یزید ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۵۶۶- عیسیٰ بن راشد

یہ ''مجہول'' ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' یہ بات امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء الکبیر'' میں بیان کی ہے۔

۶۵۶۷- عیسیٰ بن ابورزین ثمالی

یہ عبداللہ بن مبارک کا استاد ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عبداللہ بن مبارک' بقیہ اور محمد بن سلیمان بومہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ اس نے تابعین کے حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۶۸- عیسیٰ بن رستم' ابوالعلاء اسدی کوفی

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے اُن کا قول سنا ہے' اس سے عبید عطار نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۵۶۹- عیسیٰ بن زید ہاشمی عقیلی

حسن بن عرفہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں' حاکم اس سے ملے تھے' یہ کذاب ہے۔

۶۵۷۰- عیسیٰ بن سعید دمشقی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اس نے تاریک سند کے ساتھ علی بن یزید کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: سعید بن ابوایوب نے اس سے سماع کیا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۶۵۷۱- عیسیٰ بن سلیمان ابوطیبہ دارمی جرجانی

یہ احمد بن ابوطیبہ کا والد ہے' اس نے امام جعفر صادق اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا انتقال 153 ہجری میں ہوا تھا' ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد منکر روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ بات بیان کی ہے: ابوطیبہ ایک نیک شخص تھا' میں یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیان کرتا تھا' لیکن ہوسکتا ہے اسے اشتباہ ہو گیا ہو۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۵۷۲- عیسیٰ بن سلیم

اس نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۶۵۷۳- عیسیٰ بن سلیم (م،س) رستنی

یہ ''ثقہ'' ہے' اس کی کنیت ابوحمزہ ہے اور یہ کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے' عیسیٰ بن یونس اس کے ساتھ لاحق ہوئے تھے۔

۶۵۷۴- عیسیٰ بن سنان (ت، ق)، ابوسنان قسملی فلسطینی

اس نے بصرہ میں یعلیٰ بن شداد بن اوس اور عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عیسیٰ بن یونس، ابواسامہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کے کمزور ہونے کے باوجود اُن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ بعض حضرات نے اسے تھوڑا سا قوی قرار دیا ہے' عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۵۷۵- عیسیٰ بن سوادہ نخعی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس سے زنیج' عمرو بن رافع اور ''رے'' (تہران) کے رہنے والوں نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے' میں نے اسے دیکھا ہوا ہے۔

۶۵۷۶- عیسیٰ بن سواء

اس نے اسماعیل بن ابوخالد سے اور اس سے محمد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری کتاب ''الضعفاء الکبیر'' میں فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس نے اسماعیل بن خالد کے حوالے سے زاذان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مرض ابن عباس، فجمع اهله، فقال: یا بنی، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من حج من مکة ماشیا حتی یرجع الی المنتهی کتب الله له بکل خطوة سبعمائة حسنة من حسنات الحرم، الحسنة بمائة الف حسنة.

''ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیمار ہوگئے' اُنہوں نے اپنے اہل خانہ کو اکٹھا کیا اور بولے: اے میرے بچو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مکہ سے پیدل حج کے لیے جاتا ہے' اس کے اپنے گھر واپس آنے تک' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر ایک قدم کے عوض میں' حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں نوٹ کرتا ہے' جو ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ درست نہیں ہے۔

۶۵۷۷- عیسیٰ بن شعیب بصری

اس نے مطر وراق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' حالانکہ اس نے اُس سے ملاقات نہیں کی ہے' اس سے فلاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطیاں کرنے والے افراد میں سے ایک ہے' یہاں تک کہ جب اس کی غلطیاں زیادہ ہوگئیں تو یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار پایا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن دلہم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قدس العدس على لسان سبعين نبيا منهم عيسى، يرق القلب ويسرع الدمع.

''(عدس) کھانے کی ایک چیز کو ستر انبیاء کی زبانی پاکیزہ قرار دیا گیا ہے' جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں' یہ دل کو نرم کرتا ہے اور آنکھوں کو تیز کرتا ہے''۔

یہ روایت حسن بن سفیان نے عبید بن سعید بصری کے حوالے سے عیسیٰ بن شعیب نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: فرس نامی راوی صدوق ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے' میں یہ بھی کہتا ہوں: اس نے دفاع بن دغفل' ابن ابوعروبہ' عباد بن منصور اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے روایات نقل کرنے والوں میں محمد بن مثنیٰ اور عقبہ بن مکرم عمی شامل ہیں۔ درست یہ ہے کہ اس کے اور مطر کے درمیان روح بن قاسم نامی راوی ہے۔

۶۵۷۸- عیسیٰ بن شعیب بن ثوبان مدنی

یہ بنودئل کا آزاد کردہ غلام ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العتمة ثم انصرفت، فاذا امراة عند بابى فسلمت ثم دخلت، فبينا انا فى مسجد لى اصلى اذ نقرت الباب، فاذنت لها، فدخلت، فقالت: جئت اسالك هل لى من توبة! انى زنيت وولدت فقتلته. فقلت لها: لا، ولا نعمة عين. فقامت تدعو بالخيرة وتقول: واحسرتاه! اخلق هذا الجسد للنار.. الحديث بطوله.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس آیا تو میرے گھر کے دروازے کے پاس ایک خاتون موجود تھی' میں نے اسے سلام کیا اور گھر کے اندر آ گیا' میں نماز ادا کرنے کے لیے گھر اپنی جائے نماز پر موجود تھا' اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی' میں نے اُس عورت کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اندر آئی اور بولی: میں آپ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے آئی ہوں کہ کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ میں نے زنا کیا پھر بچہ کو جنم دیا اور پھر اُسے قتل کر دیا۔ تو میں نے اُس سے کہا: جی نہیں! تمہارے لیے تو بالکل بھی توبہ کی گنجائش نہیں ہے' تو وہ کھڑی ہو کر بھلائی کی دعا کرنے لگی اور یہ کہنے لگی: ہائے افسوس! کیا یہ جسم آگ کے لیے بنایا گیا ہے' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

انه سال النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: بئس ما قلت لها! اما كنت تقرا: والذين لا يدعون مع الله الها آخر.

''اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے اُسے بُرا جواب دیا ہے' کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے: ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں''۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

انه بشرها فاعتقت رقبتين.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو خوشخبری سنائی' تو اُس نے دو غلام آزاد کیے''۔

یہ روایت موضوع ہے اور اسے ابراہیم بن منذر حزامی نے عیسیٰ نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۶۵۷۹- عیسیٰ بن صدقہ

ایک قول کے مطابق اس کا نام صدقہ بن عیسیٰ ہے' اس کی کنیت ابومحرز ہے' تاہم اس کا پہلے والا نام درست ہے۔ ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے درمیان عبدالحمید نامی راوی موجود ہے۔ عبیداللہ بن موسیٰ اور ابوولید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوولید کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ بزرگ ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے' اس کا ذکر آگے دوبارہ آئے گا۔

۶۵۸۰- (صح) عیسیٰ بن طہمان (خ،س)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ کوفہ کا رہنے والا تھا لیکن اصل میں بصرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک' یحییٰ بن آدم اور قبیصہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی' یحییٰ بن معین اور ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 160 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔

۶۵۸۱- عیسیٰ بن عباد بن صدقہ

بعض اوقات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے اسے عیسیٰ بن صدقہ بھی کہہ دیا جاتا ہے' اس نے حمید طویل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابوالولید نے اس سے روایت نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: صدقہ بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی' پھر اُنہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اسی طرح امام ابوحاتم نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے' جس سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث روایت کرتے ہوئے یہ کہا ہے: صدقہ بن عیسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' تو اُنہوں نے اس کا نام اُلٹ دیا ہے۔

۶۵۸۲- عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ (د،ق) بن ابوفروہ قروی مدنی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' صرف ولید بن مسلم نے اس سے روایت نقل کی ہے' جو اس نے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور بارش کے دن مسجد میں نمازِ عید ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ حدیث فرد اور منکر ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس عیسیٰ نامی راوی کے بارے میں میرے علم میں رجال سے متعلق کتابوں میں کچھ مذکور نہیں ہے اور اس سند کے علاوہ اس کے بارے میں اور کچھ پتا نہیں ہے۔

۶۵۸۳- عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لو كان المؤمن فی جحر فارة لقيض الله له فيه من يؤذيه.

''اگر مؤمن کسی چوہے کے بل میں موجود ہو تو اللہ تعالیٰ اُس بل کے اندر اُس کے لیے تکلیف مقدر (تا کہ اس کے درجات بلند ہوں) کر دے گا''۔

۶۵۸۴- عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب علوی

اس نے آباؤ اجداد کے حوالے سے جبکہ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے احمد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے اسے مبارک بھی کہا جاتا ہے۔

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا كان يوم القيامة حملت على البراق، وحملت فاطمة على ناقتى القصواء، وحمل بلال على ناقة من نوق الجنة وهو يؤذن يسمع الخلائق.

''قیامت کے دن مجھے براق پر سوار کیا جائے گا اور فاطمہ کو میری اونٹنی قصواء پر سوار کیا جائے گا اور بلال کو جنت کی اونٹنی پر بٹھایا جائے گا پھر وہ اذان دے گا' جو تمام مخلوق کو سنائی دے گی''۔

شاید یہ روایت موضوع ہے' ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے کچھ موضوع روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه النظر الى الحمام الاحمر والاترج.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ کبوتر اور اترج (درخت کا نام) کی طرف دیکھنا پسند تھا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من زعم انه يحبنى وابغض عليا فقد كذب.

''جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور وہ علی سے بغض رکھتا ہو' تو وہ جھوٹا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صنع الى احد من اهل بيتى (يدا) كافاته (عنه) يوم القيامة.

''جو شخص میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ زیادتی کرے گا' تو قیامت کے دن میں اُس سے بدلہ لے لوں گا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

حق على على كل المسلمين كحق الوالد على الولد.

''تمام مسلمانوں پر علی کو وہی حق حاصل ہے' جو باپ کو اولاد پر حاصل ہوتا ہے''۔

ابن حبان نے یہ بات بیان کی ہے: یہ تمام روایات اسحاق بن احمد قطان تستر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے بیان کی تھیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

الحجامة یوم الاربعاء یوم نحس مستمر، ان الدم اذا تبیغ قتل.

''بدھ کے دن پچھنے لگوانا ایک ایسے دن میں پچھنے لگوانا ہے' جو منحوس ہے' جس کا اثر باقی رہتا ہے اور جب خون زیادہ بہہ جائے تو وہ قتل کر دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لو کان المؤمن فی حجر ضب لقیض اللہ له فیه من یؤذیه.

''اگر مؤمن گوہ کے بل میں ہو' تو بھی اللہ تعالیٰ اس پر ایسی چیز مسلط کرے گا جو اس کو تکلیف دے''۔

۶۵۸۵- عیسیٰ بن عبداللہ انصاری

اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا صعد علی منبرہ (سلم) وجلس.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' تو آپ نے سلام کیا اور پھر تشریف فرما ہوئے''۔

یہ روایت ابن ابوسری نے ولید بن مسلم کے حوالے سے عیسیٰ نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنا مناسب نہیں ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ربما یضع یده علی لحیته فی الصلاۃ من غیر عبث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز کے دوران کسی عبث حرکت کے بغیر اپنا دست مبارک اپنی داڑھی پر رکھ لیتے تھے''۔

اس راوی نے عطاء کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

قلت: یا رسول اللہ، الرجل یذهب فوہ ایستاك؟ قال: نعم، یدخل اصبعه فی فیه فیدلکه.

''میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص کا منہ خراب ہو جاتا ہے' تو کیا وہ مسواک کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ اپنی انگلیاں منہ میں داخل کرے اور اُسے مل لے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۶۵۸۶- عیسیٰ بن عبداللہ بن سلیمان قرشی عسقلانی

اس نے ولید بن مسلم سے جبکہ اس سے زید بن ابوزرقاء سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور حدیث چوری

کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اشر ما ذهب فيه مال المسلم البنيان.

''وہ سب سے بُری چیز جس میں مسلمان کا مال خرچ ہوتا ہے' وہ عمارت تعمیر کرنا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يكون بعدى قوم سفلتهم مؤذنوهم.

''میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے' جن کے نیچ لوگ اُن کے مؤذن ہوں گے''۔

۶۵۸۷- عیسیٰ بن عبداللہ عثمانی

اس نے بغداد میں علی بن حجر کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں' تاریخ بغداد میں اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے' مستغفری بیان کرتے ہیں: اس کی رسوائی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سگی بیٹی سیدہ آمنہ سے سماع کا دعویٰ کیا ہے۔

۶۵۸۸- عیسیٰ بن عبدالرحمٰن اشعری

اس نے علقمہ بن مرثد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۶۵۸۹- عیسیٰ بن عبدالرحمٰن (ق)

اس کی کنیت ابوعبادہ اور ایک قول کے مطابق ابوعباد ہے (اور اسم منسوب زرقی ہے)۔

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ متروک ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مقلوب ہوتی ہے' یعنی وہ رایت جو ابن لہیعہ نے عیسیٰ کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے:

لا يحرم من الرضاعة الا ما فتق الامعاء .

''وہی رضاعت' حرمت ثابت کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ست خصال من كان فيه شيء منهن كان ضامنا على الله ان يدخله الجنة: من تبع جنازة الى ان توضع فى قبرها ، فان مات فى وجهه كان ضامنا على الله.ومن عاد مريضا.ومن اتى سلطانا ليعزره ويوقره.ومن توضا فاحسن الوضوء ، ثم خرج الى الصلاة.ومن جلس فى بيته لا يؤذى احدا ولا

یغتابہ.

''جس شخص میں چھ میں سے کوئی بھی خصوصیت ہوگی' تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ وہ اُسے جنت میں داخل کرے' جو شخص جنازہ کے ساتھ رہے اُس وقت تک جب تک جنازہ کو قبر میں نہیں رکھا جاتا اور اگر وہ اُدھر جاتے ہوئے انتقال کر جائے تو یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگی (کہ وہ اُسے جنت میں داخل کرے) اور جو شخص بیمار کی عیادت کرے اور جو شخص حکمران کے پاس اُس کی تعظیم وتوقیر کے لیے آئے اور جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز کے لیے نکلے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے' تاکہ وہ کسی کو اذیت نہ پہنچائے اور کسی کی غیبت نہ کرے''۔

مسند الرویانی میں' اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث منقول ہے:

اللّٰھم ان عمرو بن العاص ھجانی وھو یعلم انی لست بشاعر فاھجه والعنه.

''اے اللہ! عمرو بن العاص نے میری ہجو بیان کی ہے' وہ یہ بات جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں' تو تُو اس کی ہجو بیان کر اور اس پر لعنت کر''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یعنی یہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات ہے' تاہم یہ حدیث منکر ہے۔

۶۵۹۰- عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن حکم بن نعمان بن بشیر

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۵۹۱- عیسیٰ بن عبدالعزیز بن عیسیٰ لخمی اسکندرانی

یہ مشہور قاری ہے' حدیث کا' اس کا سماع سلفی سے ہے اور دیگر حضرات سے ہے اور یہ مستند ہے۔ جہاں تک علم قرأت کا تعلق ہے تو اُس میں یہ ثقہ اور مامون نہیں ہے' اس نے اسانید ایجاد کی تھیں اور ایسی اشیاء کا دعویٰ کیا تھا جن کا کوئی وجود نہیں ہے' کئی حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے' البتہ محدثین نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔

۶۵۹۲- عیسیٰ بن عبید (د،ت،س) ابومنیب کندی

ابوالفضل سلیمانی بیان کرتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ مروزی ہے اور صالح الحدیث ہے۔ اس نے عکرمہ اور ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابوتمیلہ' عبدان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۵۹۳- عیسیٰ بن ابوعزہ (ت،س)

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل یا شاید دیگر حضرات نے اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے' اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں' حفاظ یعنی یحییٰ بن معین' احمد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث صالح ہے۔

۶۵۹۴- عیسیٰ بن علی بن جراح وزیر' ابوالقاسم

اس نے بغوی کے حوالے سے اور اُن کے طبقہ کے افراد کے حوالے سے مجالس املاء کروائی ہیں اور اس کی عالی سند والی روایات آگے منتقل ہوئی ہیں اور اس کا سماع مستند ہے۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس پر یہ الزام عائد ہے کہ یہ کچھ نظریات فلسفیوں جیسے رکھتا تھا۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز اس سے مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

۶۵۹۵- عیسیٰ بن علی (ت) بن عبداللہ بن عباس عباسی

اس کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کا مسلک اچھا تھا اور یہ حاکم وقت سے لاتعلق رہتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم یہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے: جو سرخ رنگ کے گھوڑے کے بارے میں ہے۔ امام ترمذی نے اُس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' اُنہوں نے اسے صحیح قرار نہیں دیا۔

۶۵۹۶- عیسیٰ بن ابوعمران رملی بزاز

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں' عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے' لیکن پھر اس سے روایت کو ترک کر دیا۔

۶۵۹۷- عیسیٰ بن عمر (س)

یا شاید عیسیٰ بن عمیر' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' عمرو بن یحییٰ مازنی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۵۹۸- عیسیٰ بن عون (ق)

اس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔ جہاں تک یحییٰ بن معین کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۵۹۹- عیسیٰ بن عون بن عبدالملک بن زرارہ

ازدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔

۶۶۰۰- عیسیٰ بن فائد

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' اس نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:
من قرا القرآن ونسیه لقی الله وهو اجذم.
''جو شخص قرآن کو سیکھنے کے بعد اُسے بھول جائے' وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اُسے جذام ہوگا''۔

یہ روایت ابن ادریس نے یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور یہ روایت منقطع ہے۔ عیسیٰ کی حالت کے بارے میں غور وفکر کیا جائے گا' اس روایت کو شعبہ' جریر' خالد بن عبداللہ' ابن فضیل نے یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے ابن فائد اور سعد کے درمیان ایک آدمی کو شامل کیا ہے' جبکہ ایک قول کے مطابق صورتِ حال اس سے کچھ مختلف ہے۔

۶۶۰۱- عیسیٰ بن ابوعیسیٰ (عو) ماہان' ابوجعفر رازی

یہ صالح الحدیث ہے۔ اس نے شعبی' عطاء بن ابورباح' قتادہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بصرہ میں پیدا ہوا تھا لیکن اس نے رے (تہران) کو وطن اختیار کیا' اس سے اس کے بیٹے عبداللہ' ابونعیم' ابواحمد زبیری' علی بن جعد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' امام احمد اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' البتہ یہ غلطی کر جاتا ہے۔ فلاس بیان کرتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے' ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید کسی اور صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جو معراج کے بارے میں ہے اور اس کے الفاظ انتہائی منکر ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا یدعو علیھم ثم ترکہ. واما فی الصبح فلم یزل یقنت حتی فارق الدنیا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اُن لوگوں کے خلاف قنوتِ نازلہ پڑھی اور پھر آپ نے اُسے ترک کر دیا' لیکن جہاں تک صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ کا تعلق ہے تو آپ نے دنیا سے رخصت ہونے تک اُسے ترک نہیں کیا''۔

اس روایت کو امام دارقطنی نے نقل کیا ہے۔

۶۶۰۲- عیسیٰ بن ابوعیسیٰ (ق) میسرہ مدنی

(اس کا مشہور اسم) حناط یا شاید خیاط یا شاید خباط ہے' اس نے یہ تینوں پیشے اختیار کیے تھے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور امام شعبی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے وکیع' عبیداللہ بن موسیٰ' ابن ابوفدیک اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ فلاس اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے' ابن سعد کہتے ہیں: میں حناط بھی ہوں' خیاط بھی ہوں' خباط بھی ہوں' میں نے یہ سب کام کیے ہوئے ہیں' یہ تجارت کے لیے کوفہ آیا تھا اور وہاں اس نے شعبی سے ملاقات کی تھی' اس کا انتقال 151 ہجری میں ہوا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ کسی چیز کے مساوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن آدم نے حماد بن یونس کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر میں چاہوں تو عیسیٰ حناط مجھے ہر اُس چیز کے بارے میں حدیث بیان کردے جو اہل مدینہ نے کام کیا ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: سری بن اسماعیل اس سے زیادہ مثالی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللّٰہ، من اسرع الناس فناء ؟ قال: قومك.قلت: لم یا رسول اللّٰہ ؟ قال: یستحلهم الموت وتنفس علیهم امتهم.قلت: ما بقاء الناس بعدهم ؟ قال: یتبعون افنادا یضل بعضهم بعضا.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ تیزی سے فناء کون ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قوم میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت اُنہیں حلال قرار دے دے گی اور اُمت اُن قطع کلامی کردے گی۔ میں نے عرض کی: اُن کے بعد کن لوگوں کو بقاء حاصل ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مختلف انواع میں اتباع کریں گے اور ایک دوسرے کو گمراہ کریں گے''۔

ابن مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو سنا' اُن کے سامنے عیسیٰ حناط کی شعبی کے حوالے سے تیرہ صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کردہ اس روایت کا تذکرہ کیا گیا:

هو احق بها ما لم تغتسل.

''وہ اُس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا' جب تک وہ عورت غسل نہیں کرتی''۔

تو یحییٰ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس حدیث کو بیان کروں خواہ مجھے اپنا تمام مال صدقہ کرنا پڑے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الحسد یاکل الحسنات ''حسد' نیکیوں کو کھا جاتا ہے''۔

مروان بن معاویہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے: عیسیٰ بن ابوعیسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی ہے' میرا خیال ہے کہ یہ روایت موسیٰ بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے:

سید ادامکم الملح. ''تمہارے کھانوں کا سردار نمک ہے''۔

اس راوی نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لجبریل: هل اصبنا نسکنا ؟ فقال: لقد استبشر اهل السماء بنسککم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: بلکہ ہم نے اپنے مناسک کو ادا کرلیا ہے' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: آسمان والوں نے آپ کے مناسک کے حوالے سے خوشخبری حاصل کی ہے''۔

۶۶۰۳- عیسیٰ بن ابوعیسیٰ (د،س) ہلال طائی حمصی بن براد

اس نے محمد بن حمیر اور اُن کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' مجھے اس میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔ امام ابوداؤد' امام نسائی' ابو عروبہ اور ابن ابوداؤد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غریب

روایت نقل کر دیتا ہے، جس میں شک کی گنجائش ہوتی ہے۔

۶۶۰۴- عیسیٰ بن فیروز انباری

اس نے امام احمد بن حنبل اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے علی بن محمد بن سعید موصلی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۶۶۰۵- عیسیٰ بن قرطاس

اس نے عکرمہ اور نخعی سے روایات نقل کی ہیں، ابن دورقی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے، ابن عدی فرماتے ہیں: ابن سماعہ نے املاء کے طور پر دو سو اٹھانوے ہجری میں ہمیں حدیث بیان کی کہ ابونعیم نے عیسیٰ بن قرطاس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا صليتم فارفعوا سبلكم ، فكل شيء اصاب الارض من سبلكم فهو في النار.

"جب تم نماز ادا کرو تو اپنے پائنچے اوپر کر لو، کیونکہ تمہارے پائنچوں میں سے جو بھی چیز زمین تک پہنچے گی، وہ جہنم میں ہوگی"۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے، جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ رفض میں غالی لوگوں میں سے ایک ہے۔

۶۶۰۶- عیسیٰ بن لہیعہ

دو ثقہ راویوں نے ابن لہیعہ کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لما نزلت سورة النساء قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا حبس بعد سورة النساء .

"جب سورۂ نساء نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ نساء کے بعد حبس باقی نہیں رہے گا"۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۶۰۷- عیسیٰ بن ماہان

یہ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ ہے، جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۶۶۰۸- عیسیٰ بن محمد قرشی

اس نے ابن ابوملیکہ سے جبکہ اس سے سعدویہ نے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۶۰۹- عیسیٰ بن محمد طوماری

یہ ابن ابودنیا کے آخری شاگردوں میں سے ہے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کیونکہ اس نے کسی اصل کے بغیر روایات نقل کی

ہیں' ابن ماکولا کہتے ہیں: محدثین اس سے راضی نہیں تھے۔

۶۶۱۰- عیسیٰ بن مختار (د، س، ق) بن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ

اس کا چچازاد ابوبکر بن عبدالرحمٰن اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے' اس نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۱۱- عیسیٰ بن مسلم طہوی

اس نے عبداللہ بن شریک عامری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: ابوغسان نہدی اور عبید بن اسحاق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۱۲- عیسیٰ بن مسلم صفار احمر

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے' امام احمد بن حنبل نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارجاء کے بارے میں اس کا نظریہ ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ خبیث نظریہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے اس کے بیٹے (اُس کے علاوہ) امام مسلم مطین نے روایات نقل کی ہیں' اس نے امام مالک کے حوالے سے کچھ ایسی چیزیں نقل کی ہیں جو اس کی نقل کردہ حدیث میں شامل نہیں ہیں۔

۶۶۱۳- عیسیٰ بن مسیّب بجلی کوفی

اس نے امام شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین' امام نسائی اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ کوفہ کا قاضی تھا اور ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال: ان السنور سبع. ''بلی ایک درندہ ہے''۔

وکیع نے یہ روایت عیسیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: بلی درندہ ہے۔

۶۶۱۴- عیسیٰ بن مطلب' ابوہارون

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۱۵- عیسیٰ بن معدان

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

۶۶۱۶- عیسیٰ بن معمر (د)

عطاف بن خالد نے اس سے حدیث روایت کی ہے' ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ

''الثقات'' میں کیا ہے اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عبداللہ بن عمرو بن فغواء اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے جبکہ اس سے ابن اسحاق اور ابوبکر بن ابوسبرہ نے حدیث نقل کی ہے اس کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے اور یہ صالح الروایت ہے۔

۶۶۱۷- عیسیٰ بن مغیرہ حزامی اسدی

یہ حضرت حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اس نے ابن ابوذئب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن منذر حزامی نے روایت نقل کی ہے جو اس کا چچازاد ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے

۶۶۱۸- عیسیٰ بن مغیرۃ تمیمی حرمی کوفی

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے امام شعبی اور ان جیسے افراد سے نقل کی ہیں میرے علم کے مطابق ثوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۶۱۹- عیسیٰ بن مہران مستعطف ابوموسیٰ

یہ بغداد میں تھا اور یہ رافضی ہے اور انتہائی سخت جھوٹا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے موضوع احادیث بیان کی ہیں اور یہ رفض میں جلنے والا شخص ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كانت راية رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد مع علي ... فذكر خبرا طويلا فيه: وحمل راية المشركين سبعة وقتلهم علي، فقال جبرائيل: يا محمد، ما هذه المواساة؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: انا منه وهو مني، ثم سمعنا صائحا في السماء يقول: لا سيف الا ذو الفقار ولا فتى الا علي

''غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا'' اس کے بعد اس نے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: ''مشرکین کا جھنڈا سات آدمیوں کے پاس یکے بعد دیگرے آیا ان سب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون سا بھائی چارہ ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُس سے ہوں اور یہ مجھ سے ہے پھر ہم نے آسمان میں کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا: تلوار صرف ذوالفقار ہے اور جوان صرف علی ہے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن جریر اس سے لاحق ہوئے تھے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کذاب ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ایک بُرا شخص ہے خطیب کہتے ہیں: یہ رافضیوں کے شیاطین اور اُن کے مردود لوگوں میں سے ایک ہے اور اس کی تصانیف میں سے ایک کتاب مجھ تک پہنچی ہے جو صحابہ کرام پر طعن کرنے اور اُن کی تکفیر کرنے کے بارے میں ہے تو اُس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری ہڈیوں پر کپکپی طاری ہو گئی اس وجہ سے جو اُس میں موضوع اور مصیبت روایات منقول تھیں۔

۶۶۲۰- عیسیٰ بن موسیٰ (ق) بخاری غنجار

یہ ایک ایسا شخص ہے جس نے سفیان ثوری اور اُن کے طبقہ کے افراد سے استفادہ کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق ہوگا لیکن اس نے تقریباً ایک سو مجہول راویوں سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے حاکم کہتے ہیں: میں نے اس کی نقل کردہ اُن روایات کی تحقیق کی جو اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کی ہیں تو میں نے اُنہیں مستقیم پایا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اُنہوں نے اپنی کتاب "صحیح بخاری" کے باب بدء الخلق کے آغاز میں یہ بات کہی ہے: پہلے اللہ تعالیٰ تھا اُس وقت اُس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے "صحیح بخاری" میں اسی طرح منقول ہے جبکہ اس میں عیسیٰ غنجار اور رقبہ نامی راوی کے درمیان ایک شخص ثابت ہے اور وہ ابوحمزہ سکری ہے کیونکہ غنجار نے رقبہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اس کا نتقال 186 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۶۲۱- عیسیٰ بن موسیٰ حجازی

اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی سائب بن عمر و مخزومی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اگرچہ عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن ایاس بن بکیر لیثی نامی راوی صفوان بن سلیم کا شاگرد ہے تو لیث نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسماعیل بن جعفر نے نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

۶۶۲۲- عیسیٰ بن موسیٰ

ابراہیم بن اشعث نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كثر كلامه كثر سقطه، ومن كثر سقطه كثرت ذنوبه، ومن كثرت ذنوبه فالنار اولى به.

"جس شخص کا کلام زیادہ ہو جائے اُس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اُس کے گناہ زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ جہنم کا زیادہ حق دار ہوگا"۔

میرا خیال ہے: عیسیٰ نامی یہ راوی عیسیٰ غنجار ہے اور عمر نامی راوی کے بارے میں میری یہ رائے کہ وہ عمر بن راشد ہے۔

۶۶۲۳- عیسیٰ بن میمون (ت، ق) قرشی مدنی

اس نے اپنے آقا قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کرتے ہیں: میں نے اس پر جرح کی میں نے کہا: کیا وجہ ہے کہ وہ احادیث جو تم نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں (اُن کی بنیاد کیا ہے؟) تو اس نے کہا: یہ میں دوبارہ بیان نہیں کروں گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو تمام موضوع ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اس راوی نے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
ان لکل شیء شرفا، واشرف المجالس ما استقبل به القبلة.
''ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے' اور محافل میں سب سے زیادہ شرف والی چیز یہ ہے کہ اُس میں قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے'' (یعنی نماز ادا کی جائے)۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
کفی بها نعمة اذا تجالس الرجلان او تخالطا او یتفرقا وکل واحد یقول لصاحبه: جزاك الله خیرا.
''نعمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب دو آدمی بیٹھیں یا دونوں ایک دوسرے سے ملیں یا جدا ہوں تو اُن میں سے ہر ایک دوسرے سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے!''۔
امام بخاری نے عیسیٰ بن میمون کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:
اعلنوا النکاح. ''نکاح کا اعلان کرو''۔
اس نے محمد بن کعب سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے' یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔
اس نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
اعلنوا النکاح، واجعلوه فی المساجد، واضربوا علیه بالدف، ولیولم احدکم ولو بشاة.
''نکاح کا اعلان کرواؤ اور مسجد میں نکاح کرواؤ اور اُس پر دف بجواؤ اور آدمی کو ولیمہ ضرور کرنا چاہیے' خواہ ایک بکری ذبح کر کے (دعوت کرے)''۔

شیبان بن فروخ نے عیسیٰ کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام نسائی اور ابن حبان اس راوی اور عیسیٰ بن میمون نامی دوسرے راوی کے درمیان فرق کیا ہے' جس نے قاسم بن محمد اور محمد بن کعب قرظی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: پہلے والے نے محمد بن کعب سے سماع نہیں کیا ہے' لیکن اُن دونوں کے بارے میں اُنہوں نے یہی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہیں۔

۶۶۲۴- عیسیٰ بن میمون' ابوسلمہ خواص

اس نے سدی اور دیگر حضرات کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں۔ احمد بن سہل وراق نے اس سے روایت نقل کی ہے' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' یہ بات امام ابن حبان نے بیان کی ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس نے سدی کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مرض لیلة فقبلها بقبولها وادی الحق الذی یلزمه فیها کتب له عبادة اربعین سنة، وما زاد

فعلى قدر ذلك.

''جو شخص ایک رات تک بیمار رہے اور اپنے سچے دل سے اُس بیماری کو قبول کرے اور اس بیماری کے دوران جو حق لازم ہوتا ہے اُسے ادا کرے تو اُس شخص کے لیے چالیس برس کی عبادت کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے اور اگر بیماری زیادہ ہو تو ثواب بھی اُسی حساب سے زیادہ ہوگا''۔

۶۶۲۵- عیسیٰ بن میمون' ابوموسیٰ مکی جرشی

یہ ابن دابہ کے نام سے معروف ہے' اس سے ایک چھوٹی سی تفسیر منقول ہے جو اس نے مجاہد' قیس بن سعد اور ابن ابونجیح سے حاصل کی ہے۔ اس سے ابن عیینہ' ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس نے ابن کثیر سے قرأت کا علم حاصل کیا ہے۔ امام ابوحاتم' امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' تاہم امام ابوداؤد نے مزید یہ کہا ہے: یہ قدریہ فرقہ کے عقائد رکھتا تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۶۲۶- عیسیٰ بن میمون دمشقی

محمد بن شعیب بن شابور کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۶۶۲۷- عیسیٰ بن میناء قالون مدنی

یہ قرأت کا ماہر ہے اور نافع کا شاگرد ہے' جہاں تک قرأت کا تعلق ہے' تو اُس میں یہ ثبت ہے' جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس کی حدیث کو عمومی طور پر نوٹ کر لیا جائے گا۔ احمد بن صالح مصری سے اس کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو وہ ہنس پڑے اور بولے: تم لوگ بھی نا' ہر ایک سے حدیث نوٹ کر لیتے ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے محمد بن جعفر بن ابوکثیر اور عبدالرحمٰن بن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے اسماعیل قاضی' ابوزرعہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۶۲۸- عیسیٰ بن نمیلہ (د)

اس نے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے دراوردی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی' اس کی نقل کردہ حدیث قنفذ کھانے کے بارے میں ہے۔

۶۶۲۹- عیسیٰ بن ہاشم' ابومعاویہ یزنی

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۳۰- عیسیٰ بن یزداد (ق، د) یمانی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ربیعہ بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند

نہیں ہے۔

علی بن سہل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا بال نتر ذکرہ ثلاث نترات.

''نبی اکرم ﷺ جب پیشاب کر لیتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ کو تین بار جھاڑتے تھے''۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے اور اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔

۶۶۳۱- عیسیٰ بن یزید بن بکر داب لیثی مدنی

اس نے ہشام بن عروہ ابن ابوذئب اور صالح بن کیسان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شبابہ محمد بن سلام جمحی حوثرہ بن اشرس اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ روایات کا بڑا عالم تھا علم نسب کا ماہر تھا تاہم اس کی نقل کردہ حدیث واہی ہے۔ خلف احمر کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق اسے مہدی اور ہادی (یعنی مشہور عباسی خلفاء) کے دربار میں بڑا مرتبہ و مقام حاصل تھا انہوں نے ایک مرتبہ اسے تیس ہزار دینار دیئے تھے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق عیسیٰ بن داب کا انتقال امام مالک سے پہلے ہو گیا تھا۔

۶۶۳۲- عیسیٰ بن یزید ازرق ابومعاذ

اس کے مشائخ میں عیسیٰ غنجار شامل ہیں۔ بیلمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۶۳۳- عیسیٰ بن یزید اعرج

اس نے امام اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔

۶۶۳۴- عیسیٰ بن یونس

یہ ایک شیخ ہے جس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں امام دار قطنی فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۶۳۵- عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق سبیعی

یہ اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں اور وکیع کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عالی سند کے ساتھ ان کی نقل کردہ ایک حدیث ابن عرفہ کے جزء میں منقول ہے۔

۶۶۳۶- عیسیٰ بن یونس طرسوسی (د)

اس نے حجاج اعور سے روایات نقل کی ہیں یہ امام ابوداؤد کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۶۶۳۷- عیسیٰ بن یونس رملی فاخوری (س، ق)

یہ ضمرہ اور ولید کا شاگرد ہے اور ثقہ ہے اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ کے اساتذہ میں سے ایک ہے۔

۱۰۴۹۳ - ابوالعنبس (د) عدوی کوفی

اس نے اغرابومسلم' قاسم بن محمد اور ابولعدبس سے جبکہ اس سے شعبہ' مسعر اور ابوعوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یونس بن بکیر کہتے ہیں: یہ میرا نانا ہے' اس کا نام حارث بن عبید ہے۔

(ابوالعوام' ابوعون' ابوعیاض)

۱۰۴۹۴ - ابوالعوام (ذ ق) جزار

اس نے ابوعثمان نہدی سے روایت نقل کی ہے' یہ فائد بن کیسان ہے۔

۱۰۴۹۵ - ابوالعوام (عو) قطان

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے' یہ عمران بن داور ہے۔

۱۰۴۹۶ - ابوالعوام دوسی

نوح بن قیس نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۹۷ - ابوعون بن ابورکبہ

اس نے غیلان بن جریر سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۴۹۸ - ابوالعیاش

اس نے سعید بن مسیتب سے جبکہ اس سے حارث بن ابوذباب نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابوعیاض' ابوالعیال' ابوعیسیٰ' ابوغالب)

۱۰۴۹۹ - ابوعیاض (د س)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن حارث سے روایت نقل کی ہے۔

قتادہ عبدربہ

۱۰۵۰۰ - ابوالعیال

عمرو بن حارث نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۰۱ - ابوعیسیٰ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۰۲ - ابوعیسیٰ خراسانی (د)

اس نے ضحاک کے حوالے سے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

نھی ان یخرج یوم العید بسلاح. ''عید کے دن ہتھیار لے کر نکلنے سے منع کیا گیا ہے''۔

ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ثقہ شخص ہے۔ حیوہ بن شریح' سعید بن ابوایوب' ابن لہیعہ اور ایک جماعت نے اس سے روایت نقل کی ہیں' یہ مصر میں سکونت پذیر رہا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۵۰۳ - ابوغالب (د' ت' ق)

یہ حضرت ابوامامہ کا شاگرد ہے' اس کا نام حزور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام سعید بن حزور ہے جبکہ ایک قول کے مطابق نافع ہے۔ اس میں کچھ (کمزوری) پائی جاتی ہے۔

۱۰۵۰۴ - ابوغالب (ق)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ثابت بن محمد نے روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۱۰۵۰۵ - ابوغالب

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابوسنان ضرار بن مرہ اور نہشل نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(ابوالغصن' ابوغطفان)

۱۰۵۰۶ - ابوالغصن (س)

یہ ثابت بن قیس ہے اور کم درجے کا صالح شخص ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اتنے پائے کی نہیں ہے۔

۱۰۵۰۷ - ابوغطفان

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابوغطفان بن طریف مری ہے' اور پھر یہ اتنا مجہول ہے' کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(ابوغطیف' ابوفاطمہ)

۱۰۵۰۸ - ابوغطیف ہذلی (د' ت' ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا سماع کیا ہے:

الوضوء لکل صلاۃ. ''ہر نماز کے لئے وضو کیا جائے گا''۔

اس سے صرف افریقی نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

افریقی سے عبدالرحمٰن ہے جو ضعیف ہے۔

رکھ سکتا تھا' تو وہ اپنا کپڑا اچھا کر اُس پر سجدہ کیا کرتا تھا''۔

کئی راویوں ۔نے اسے غالب کے حوالے سے نقل کیا ہے' ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی نقل کردہ حدیث میں ضعیف ہونا واضح ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

شهد الله ... ''اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے''۔

یہ حدیث معضل ہے۔اس راوی سے یہ روایت عمر بن مختار بصری نے نقل کی ہے اور اُس سے یہ روایت اُس کے بیٹے عمار بن عمر نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں خرابی کی جڑ عمر نامی راوی ہے کیونکہ اُس پر اس حدیث کو ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ابن عدی نے انصاف سے کام نہیں لیا کیونکہ اُنہوں نے اس حدیث کو غالب کے حالات میں نقل کر دیا ہے' غالب نامی یہ شخص ''صحیحین'' کے رجال میں سے ایک ہے اور اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے یہ فرمایا ہے' جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ یہ ''ثقہ'' ہے' ثقہ ہے۔

۶۶۴۹-غالب بن شعوذ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۶۵۰-غالب بن صعب

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

اس نے سفیان کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يغتسل بفلاة من الارض، فاتاه العباس بكساء فستره، فقال: اللهم استر العباس وولده من النار، فغالب هو الآفة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بے آب وگیاہ جگہ پر غسل کرنے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک چادر لے کر آپ کے پاس آئے تاکہ آپ کے لیے پردہ کرلیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! عباس کو اور اُن کی اولاد کو آگ سے محفوظ میں رکھنا''۔

۶۶۵۱-غالب بن عبیداللہ عقیلی جزری

اس نے عطاء' مکحول اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن حمزہ' یعلیٰ بن عبید' عمرو بن ایوب موصلی اور دوسرے حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔وکیع نے اس سے سماع کیا تھا' لیکن پھر اسے ترک کر دیا' کیونکہ اس نے یہ کہا تھا: سعید بن مسیب اور اعمش نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ متروک ہے۔

اس راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یاکل دجاجۃ امر بھا فربطت ایاما ثم یاکلھا بعد ذلک.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرغی کھانا چاہتے تھے تو آپ کے حکم کے مطابق اُسے کچھ دن باندھ دیا جاتا تھا (تاکہ وہ کوئی گندی چیز نہ کھائے) اور اُس کے بعد آپ اُسے کھایا کرتے تھے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

کان یقبل وھو صائم ولا یعید الوضوء .

''آپ روزہ کے دوران بوسہ لے لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے''۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعطی معاویۃ سھما، فقال: ھاك ھذا حتی توافینی بہ فی الجنۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر عطا کیا اور فرمایا: یہ اُس وقت تک ہے جس وقت تک تم اسے لے کر جنت میں آ کر مجھ سے نہیں ملتے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس روایت کو اس راوی تک موصول روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخذ سھما من کنانتہ فناولہ معاویۃ وقال: ائتنی بہ فی الجنۃ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر لیا' اُسے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا اور فرمایا: اسے لے کر جنت میں مجھ سے آ کر مل لینا''۔

عطاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

اسی سند کے ساتھ غالب کے حوالے سے' عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ناول معاویۃ سھما ... الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کی طرف ایک تیر بڑھایا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' اسے اعصم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کی سند میں وضاح نامی راوی ضعیف ہے۔

۶۶۵۲-غالب بن غالب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی سند مجہول ہے' اس نے جندب کے حوالے سے حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

عدلت شھادۃ الزور بالشرك باللّٰہ.

''آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اُس کی داڑھی ہلکی ہو''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت ایجاد کردہ ہے۔

۱۰۵۲۶ - ابوالفضل

یہ خالد بن ابویزید حرانی کا استاد ہے۔

۱۰۵۲۷ - ابوالفضل

اس نے نافع صحابی سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۲۸ - ابوالفضل

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے بنوہاشم کے غلام ابوسعید نے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

(ابوالفیض' ابوقابوس' ابوالقاسم)

۱۰۵۲۹ - ابوالفیض

اس نے نافع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۵۳۰ - ابوقابوس (دت)

اس نے اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

الراحمون یرحمهم الرحمن.

''رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے''۔

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ عمرو بن دینار اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۵۳۱ - ابوالقاسم ضریر

اس نے عبدالعزیز ماجشون سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۰۵۳۲ - ابوالقاسم

اس نے عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت نقل کی ہے۔ ابوعتاب دلال کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۵۳۳ - ابوالقاسم بن ثلاج

یہ عبداللہ بن محمد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(ابوقبیس' ابوقتادہ)

۱۰۵۳۴ - ابوقبیس

اس نے مجاہد سے جبکہ اس سے ایمن بن نائل نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۳۵ - ابوقتادہ حرانی

یہ عبداللہ بن واقد ہے۔

۱۰۵۳۶ - ابوقتادہ شامی

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ہم نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں' پھر ہم نے اسے ترک کر دیا۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عبداللہ بن جرادہ سے نقل کی ہے۔

(ابوقحذم' ابوقدامہ' ابوقرہ)

۱۰۵۳۷ - ابوقحذم

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ دولابی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ سعد بن فیاض کہتے ہیں: ابوقحذم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۳۸ - ابوقدامہ رملی

اس نے عبدالعزیز بن قر سے روایت نقل کی ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہ مجہول ہے' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۳۹ - ابوقرہ اسدی (ت)

اس نے صیداء نامی شہر میں حدیث روایت کی تھی' جو سعید بن مسیب سے نقل کی ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نضر بن شمیل نامی راوی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوقیس' ابوکباش' ابوکبشہ)

۱۰۵۴۰ - ابوقیس دمشقی

اس نے عبادہ بن نسی سے روایت نقل کی ہے' میرے یہ خیال ہے کہ یہ وہ راوی ہے جس کا لقب مصلوب ہے اور یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۵۴۱ - ابوقیس اودی (خ' عو)

یہ عبدالرحمٰن بن ثروان ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس سے ہذیل بن شرحبیل سے روایت نقل کی ہے۔

''ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! ربِ کعبہ کی قسم! ہم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے کہا: نفاق کی وجہ سے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اُس کے بندے ہیں اور اُس کے رسول ہیں''۔ اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

۶۶۶۵- غسان بن ربیع ازدی موصلی

اس نے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان اور لیث بن سعد سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے احمد' یحییٰ' ابویعلیٰ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نیک اور پرہیز ہونے کے باوجود حدیث میں حجت نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 226 ہجری میں ہوا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اهل الدرجات العلا ليراهم من هو اسفل منهم كما ترون الكواكب الطالع في افق السماء ، وان ابا بكر وعمر منهم وانعما.

''(جنت میں) بلند درجات کے رہنے والے لوگوں کو' نیچے کے درجات والے لوگ یوں دیکھیں گے' جس طرح تم آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو' اور ابوبکر اور عمر اُن افراد میں سے ہیں (جو اوپر کے درجات میں ہوں گے) اور یہ اُنہیں مبارک ہو''۔

میں نے عطیہ سے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا: انعما اس سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اُنہیں خوشخبری ہے' یا اُنہیں مبارک ہو۔

یہ روایت ابوجہم کے نسخہ میں بھی منقول ہے' جو ابوسوار کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے عالی سند کے ساتھ منقول ہے۔

۶۶۶۶- غسان بن عبدالحمید

اس نے ابن منکدر سے اور اس سے مسلم بن ابراہیم نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۶۶۷- غسان بن عبید موصلی

اس نے ابن ابوذئب' شعبہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ہم نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں جب یہ ہمارے پاس یہاں آیا تھا' لیکن پھر میں نے اس سے نقل کردہ حدیث کو پھاڑ دیا۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا يقبل الله صلاة بغير طهور، ولا صدقة من غلول.

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقہ کو قبول نہیں کرتا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من شاب احب الی اللہ من شاب تائب.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ اور کوئی نوجوان محبوب نہیں ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اول بلاء حدث فی هذه الامة بعد نبیها الشبع ، فان القوم لما شبعت بطونهم سمنت ابدانهم، فضعفت قلوبهم، وجمحت شهواتهم.

''اس اُمت کے نبی کے بعد اس اُمت میں رونما ہونے والی سب سے پہلی آزمائش سیری ہوگی' کیونکہ جب لوگوں کے پیٹ سیر ہوں گے' تو اُن کے جسم موٹے ہوں گے اور اُن کے دل کمزور ہو جائیں گے اور اُن کی شہوتیں زیادہ ہو جائیں گی''۔

امام بخاری نے یہ حدیث ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

عباس دوری اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ثقہ ہے۔ اس نے جامع سفیان روایت کی ہے۔ ابراہیم بن عبداللہ نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ ابن عمار کہتے ہیں: یہ کیمیاء سے لگاؤ رکھتا تھا اور اس نے یہاں کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۶۸- غسان بن عمر عجلی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۶۶۹- غسان بن عوف (د) بصری

اس نے جریری سے روایات نقل کی ہیں' یہ قوی نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۶۷۰- غسان بن مالک

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۶۷۱- غسان بن مضر

محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور شعبہ کو بُرا کہتا تھا۔

۶۶۷۲- غسان بن ناقد

اس نے ابواشہب سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو تقدیر کے بارے میں ہے' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

(ابولیلیٰ' ابوماجد)

۱۰۵۵۷ - ابولیلیٰ کندی (ذ'ق)

اس نے سوید بن غفلہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ایک قول کے مطابق اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے تو شاید یہ دو آدمی ہیں جو ثقہ راوی ہے اُس نے سلیمان اور خباب سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۵۵۸ - ابولیلیٰ خراسانی

اس نے ابوعکاشہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے' وکیع نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۵۹ - ابولیلیٰ

اس نے نافع سے جبکہ اس سے اسرائیل نے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔وہ روایت جو اس نے نقل کی ہے وہ موضوع ہے۔

۱۰۵۶۰ - ابولیلیٰ

اس نے بریدہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ پھر وہ یہ کہتے ہیں: ہشیم اس سے روایات نقل کرتا تھا' ایک مرتبہ وہ اس کا نام لیتا تھا اور ایک مرتبہ اس کی کنیت ذکر کرتا تھا اور ایک مرتبہ یہ کہتا تھا کہ یہ ابواسحاق تھا اور ایک مرتبہ یہ کہتا تھا کہ اس کی کنیت ابوعبدالجلیل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان القنوت فی صلاۃ الصبح بدعۃ.

''صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے''۔

۱۰۵۶۱ - ابولیلیٰ

اس نے عبیداللہ بن ابوبکر سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۵۶۲ - ابوماجد حنفی (ذ'ت'ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوماجدہ ہے۔اس کی نقل کردہ روایت جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔

ابواحوص نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اللہ عفو یحب العفو . ''بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے''۔

(ابو ماجدہ' ابو مالک)

۱۰۵۶۳ - ابو ماجدہ سہمی (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ العلاء بن عبدالرحمٰن نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

لا تسم غلامك حجاما ولا قصابا ولا صائغا . ''تم اپنے لڑکے کا نام حجام یا قصاب یا صائغ نہ رکھو''۔

اس راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وهبت خالتي غلاما وقلت لها :لا تعلميه حجاما.

''میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کے طور پر دیا اور میں نے اُن سے کہا کہ آپ اسے پچھنے لگانے کی تعلیم نہ دیجئے گا''۔

یہ روایت دیگر راویوں نے بھی ابن اسحاق نامی راوی سے نقل کی ہے' جس میں راوی کا نام ابن ماجدہ ہے اور یہ راوی غیر معروف ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ثوری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن جابر سے دریافت کیا: ابو ماجدہ کون ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ بصرہ سے اُڑ کر ہمارے پاس آیا تھا۔

۱۰۵۶۴ - ابو مالک واسطی (ق)

اس نے داؤد بن ابو ہند سے روایت نقل کی ہے۔ یہ متروک ہے' ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

۱۰۵۶۵ - ابو مالک نخعی (ق)

اس کا نام عبدالملک ہے' جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ محدثین نے نزدیک یہ ''ضعیف'' ہے اور شعبہ کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۱۰۵۶۶ - ابو مالک دمشقی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس سے عبداللہ بن دینار نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(ابو المأموم' ابو المبارک)

۱۰۵۶۷ - ابو المأموم

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۶۸ - ابو المبارک (ت' ق)

اس نے عطاء بن ابو رباح کے حوالے سے جبکہ اس سے یزید بن سنان نے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور

تمہارا نقش قدم ایک جھوٹے کا نقش قدم ہے۔

۶۶۸۰- غیاث بن عبدالحمید

اس نے ابن عجلان سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک منکر حدیث کے حوالے سے معروف ہے' جو میرے خیال میں اس کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں ہے' اسے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

من سابق الی الصلاة لیسبقها خشیة ان تسبقه رجاء الله والدار الآخرة ادخله الله الجنة ... الحدیث.

''جو شخص نماز کی طرف جلدی جاتا ہے' اس اندیشے کے تحت کہ (کہیں تاخیر کی صورت میں) اللہ تعالیٰ کا فضل اور آخرت کی نعمتیں اُسے حاصل نہ ہو پائیں' تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا'' الحدیث۔

یہ روایت معلّی بن مہدی نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۶۸۱- غیاث بن کلوب

اس نے مطرف بن سمرہ سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک نسخہ بھی منقول ہے' جو اس نے مطرف بن سمرہ سے نقل کیا ہے۔

۶۶۸۲- غیاث بن مسیّب راسبی

اس نے ابوجوزاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

(غیلان)

۶۶۸۳- غیلان بن عبداللہ (ت) عامری

اس نے ابوزرعہ بجلی سے روایات نقل کی ہیں' میرے علم کے مطابق عیسیٰ بن عبید کندی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن قرار نہیں دیا' بلکہ یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔ اور یہ روایت ابوزرعہ کے حوالے سے' اُس کے دادا جریر کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے۔

اوحی الی ای الثلاث نزلت فهي دار هجرتك: المدینة، او البحرین، او قنسرین.

''میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ تم ان تین میں سے جس جگہ بھی پڑاؤ کرو گے' وہ تمہارا ہجرت کا مقام ہوگا: مدینہ' بحرین' قنسرین''۔

۶۶۸۴- غیلان بن ابوغیلان

یہ وہ شخص ہے جسے تقدیر کے بارے میں عقیدہ کی وجہ سے قتل کر دیا گیا' یہ گمراہ اور مسکین شخص تھا۔ یعقوب بن عتبہ نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' یہ غیلان بن مسلم ہے جو ادب کے بڑے ماہرین میں سے ایک تھا۔

حرف الفاء

(فاتک)

۶۶۸۵-فاتک بن فضالہ (ت)

اس نے ایمن بن خریم سے روایات نقل کی ہیں' یہ معززین میں سے ایک ہے۔ سفیان بن زیاد اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے' اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

عدلت شهادة الزور الاشراك بالله.

''جھوٹی گواہی کو' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کے برابر قرار دیا گیا ہے''۔

(فارس)

۶۶۸۶-فارس بن موسیٰ قاضی

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: محمد بن شیبہ کہتے ہیں: حافظ ابن نجار نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے حوالے سے حضرت زریع بن برتملا کا واقعہ منقول ہے' جن کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وصیت کی تھی' لیکن اس کی پوری سند مجہول راویوں پر مشتمل ہے۔

۶۶۸۷-فارس بن حمدان بن عبدالرحمٰن عبدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

قلت للنبي صلى الله عليه وسلم: يا رسول الله، للنار جواز ؟ قال: نعم، حب علي بن ابي طالب.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آگ سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! علی بن ابوطالب سے محبت رکھنا''۔

ابونعیم حافظ نے یہ روایت محمد بن فارس عبدی کے حوالے سے اُس کے والد سے نقل کی ہے اور یہ روایت موضوع ہے۔

(فائد)

۶۶۸۸ -فائد بن عبدالرحمٰن (ت، ق)' ابوورقاء کوفی عطار

اس نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد اور دیگر لوگوں نے اسے ترک کر دیا تھا۔ عباس دوری نے

۱۰۵۷۸ - ابومحمد فرغانی

اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابوالحارث نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوالحارث کون ہے' یہ بھی پتا نہیں ہے۔

۱۰۵۷۹ - ابومحمد

یہ قریش کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے عباد بن ربیع سے جبکہ اس سے ہشیم نے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۸۰ - ابومحمد حضرمی (خت)

اس نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۱۰۵۸۱ - ابومحمد

یہ ایک بصری بزرگ ہے' جس نے محمد بن علی (شاید امام باقر رضی اللہ عنہ مراد ہیں) سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۰۵۸۲ - ابومحمد بصری

اس نے نعیم بن ابوہند سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۸۳ - ابومحمد

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے' جریر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۸۴ - ابومحمد

اس نے ابوکنانہ سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۸۵ - ابومحمد (ق' ت)

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے اُن سے اور بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ عوام بن حوشب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۵۸۶ - ابومحمد خراسانی

ابوعبدالرحمٰن مقری نے اس سے حدیث نقل کی ہے' یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۸۷ - ابومحمد ثقفی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۵۸۸ - ابومحمد معشری

یہ حسین بن محمد بن ابومعشر ہے جو وکیع کا شاگرد ہے۔

۱۰۵۸۹ - ابومحمد

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يقعد في بيت مظلم حتى يضاء له السراج.

''نبی اکرم ﷺ کسی تاریک گھر میں تشریف فرما نہیں ہوتے تھے' اس لیے آپ کے لئے پہلے چراغ روشن کیا جاتا تھا''۔

یہ روایت ابراہیم بن شماس نے یحییٰ القطان اور سفیان کے حوالے سے جابر جعفی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نامی راوی کی ذمہ داری سے ہم لاتعلق ہیں اور ابومحمد نامی اس راوی سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۵۹۰ - ابومحمد شامی

اس نے بعض تابعین کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''کذاب'' ہے۔

۱۰۵۹۱ - ابومحمد ہذلی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(ابوالمخارق' ابوالمختار' ابومخنف)

۱۰۵۹۲ - ابوالمخارق (ت)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ فضل بن یزید ثمالی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے' اور درست یہ ہے کہ (امام ترمذی نے جس راوی کا نام ذکر کیا ہے وہ) ابوعجلان ہے۔

۱۰۵۹۳ - ابوالمختار طائی کوفی (ت)

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعد ہے۔ اس نے قاضی شریح اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے حمزہ زیات اور شریک نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ حدیث قرآنِ مجید کے فضائل کے بارے میں ہے اور منکر ہے۔

۱۰۵۹۴ - ابومخنف

اس کا نام لوط بن یحییٰ ہے' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' اس کا ذکر ہوچکا ہے۔

(ابومخیس' ابومدلہ' ابومجاہد)

۱۰۵۹۵ - ابومخیس

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۵۹۶ - ابومدلہ

یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے سعد اور ابومجاہد طائی سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ابومجاہد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

بھی نقل کی ہے:

نهى ان تسمى العشاء العتمة، وقال: انما سماها العتمة الشيطان .

''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عشاء کی نماز کو''عتمہ'' کہا جائے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان نے اس نماز کو عتمہ کا نام دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

مصافحة الرجل صاحبه على مثل تحية الملائكة ... الحديث.

''آدمی کا اپنے ساتھی سے مصافحہ کرنا' فرشتوں کو سلام کرنے کی مانند ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان العبد ليرزق الشاء والستر والحب من الناس حتى يقول الحفظة: ربنا انك تعلم ولا نعلم غير ما يقولون. فيقول: انى اشهدكم انى قد غفرت لهم ما لا تعلمون، وقبلت شهادتهم على ما يقولون.

''بندے کو قوت ارادی' پردہ داری اور لوگوں سے محبت عطا کیے گئے ہیں' یہاں تک کہ حفاظت والے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! بے شک تو علم رکھتا ہے اور ہم صرف اُسی چیز کا علم رکھتے ہیں جو وہ کہتے ہیں' تو پروردگار فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی اُن چیزوں کی مغفرت کر دی ہے جن کا تمہیں علم نہیں ہے اور جو کچھ یہ کہتے ہیں اُن کے بارے میں ان کی گواہی کو میں نے قبول کر لیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(ان عمر) راث فرسه، فراى فيه شعيرا، فقال لخادمه: كيف تعلفه ؟ قال: اعلفه صاعا كل يوم. قال: ان هذا لكاف لاهل بيت قوتهم، فامره فارسله فى الرعى ومشى على رجليه.

''ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے نے لید کی' تو انہوں نے اُس میں ایک جَو دیکھا تو اُنہوں نے اپنے خادم سے دریافت کیا: تم اسے کیا کھلاتے ہو؟ اُس نے کہا: میں اسے روزانہ ایک صاع چارا کھلاتا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو ایک پورے گھر کی خوراک کے لیے کافی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے حکم دیا تو اُس نے اس گھوڑے کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیدل چلنے لگے''۔

۶۶۹۶-فرات بن سلمان رقی

اس نے قاسم بن محمد اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایوب بن سوید اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ہلال بن العلاء کہتے ہیں: اس کا انتقال 105 ہجری میں ہوا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

اس راوی نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اول ما یکفا الاسلام کما یکفا الاناء فی شراب یقال له الطلاء .

''اسلام میں سب سے پہلے جو چیز اوندھی کی جائے گی' جس طرح برتن کو اوندھا کیا جاتا ہے' وہ شراب ہے جس کا نام طلاء رکھ دیا جائے گا''۔

یہ روایت منکر ہے' جسے محاربی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العبادة فی الهرج والفتنة کهجرة معی

''قتل و غارت گری اور فتنہ کے زمانہ میں ہجرت کرنا' میرے ساتھ ہجرت کرنے کی مانند ہوگا''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے محدثین کو اسے صراحت کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا' تو مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

۶۶۹۷- فرات بن سلیم

اس نے عمرو بن عاتکہ کے حوالے سے حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: یا عمرو کیف بك اذا رکبت دابة یقال لها الهملاج من بین یدیك شیطان، ومن خلفك شیطان، لا تزال فی مقت اللّٰہ حتی تنزل عنه ... وذکر الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم ایک ایسے جانور پر سوار ہو گے جس کا نام ہملاج ہو گا' تمہارے آگے شیطان ہوگا' تمہارے پیچھے شیطان ہوگا اور تم اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہو گے جب تک تم اُس جانور سے نیچے نہیں اُتر جاتے''۔

اس روایت کو یزید بن ہارون نے بقیہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' اور آگے چل کر یہ بات آئے گی کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

۶۶۹۸- فرات ابوفرات بصری

اس نے معاویہ بن قرہ اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات سے ضعیف ہونا واضح ہوتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم استعمل رجلا علی عمل، فقال: یا رسول اللّٰہ، خرلی. فقال: الزم بیتك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سرکاری ذمہ داری کا نگران مقرر کیا تو اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لیے

مناسب صورتِ حال تجویز کردیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم اپنے گھر میں رہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج الينا وراسه يقطر، فصلى بنا العشاء ... الحديث.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' پھر آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی'' الحدیث۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: فرات بن ابوفرات صدوق ہے۔

۶۶۹۹- فرات بن ابوعبدالرحمٰن (ع) قزاز

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابوطفیل اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں' جبکہ اس سے شعبہ اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(فراس)

۶۷۰۰- فراس شعبانی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' ولید بن ابوسائب کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۶۷۰۱- فراس بن یحییٰ (ع) ہمدانی

یہ شعبی کا شاگرد ہے۔ امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ قطان کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منقول کسی بھی روایت کو منکر قرار نہیں دیا' البتہ استبراء کے متعلق حدیث کو میں منکر قرار دیتا ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 129 ہجری میں ہوا۔

(فرج' فرح)

۶۷۰۲- فرج بن فضالہ (د، ت، ق) تنوخی حمصی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب دمشقی ہے' اس نے عبداللہ بن عامر یحصبی' ربیعہ بن یزید اور یحییٰ بن سعید سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے لوین' علی بن حجر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: جب یہ اہل شام سے حدیث روایت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب یہ یحییٰ بن سعید سے حدیث روایت کرے تو یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔

سلیمان بن احمد کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے فرج بن فضالہ سے زیادہ ثبت اور کوئی شامی نہیں دیکھا' اُس کے حوالے سے حدیث نقل کرنے میں' میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔

مدائنی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور کا گزر فرج بن فضالہ کے پاس سے ہوا تو فرج اُس کے لیے کھڑے نہیں ہوئے' اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی' تو وہ بولے: مجھے یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ حساب نہ لے کہ تم اُس کے لیے کیوں کھڑے ہوئے تھے اور اُس سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس سے راضی کیوں ہوئے تھے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: فرج بن فضالہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' اُس حوالے سے یہ منکر الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے:

ان الدباغ يحل من الميتة ما يحل الخل من الخمر.

''دباغت مردار کو اُتنا ہی حلال کرتی ہے' جتنا سرکہ شراب کو حلال کر دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

لقد رايتني اجعل الغالية في لحية رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم.

''مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے دوران آپ کی داڑھی مبارک میں غالیہ (نام کی خوشبو) لگا دیتی تھی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا عملت امتي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء اذا كان المغنم دولا، والامانة مغنما، والزكاة مغرما، واطاع الرجل زوجته، وعق امه، وبر صديقه، وجفا اباه، وارتفعت الاصوات في المساجد، وكان زعيم القوم ارذلهم، واكرم الرجل مخافة شره، وشربت الخمور، ولبس الحرير، واتخذت القيان والمعازف، ولعن آخر هذه الامة اولها، فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء وخسفا ومسخا.

''جب میری اُمت پندرہ خصلتوں میں مبتلا ہوگی تو اُن کے لیے آزمائش حلال ہو جائے گی' جب مالِ غنیمت کو دولت شمار کیا جائے' امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے' زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے' آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے' اپنے دوست کے ساتھ اچھائی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ بُرائی کرے' مسجدوں میں آوازیں بلند کی جائیں' لوگوں کا کم تر شخص اُن کا سردار ہو اور آدمی کی عزت اُس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے' شراب پی جائے' ریشم پہنا جائے' آلاتِ موسیقی استعمال کیے جائیں اور اس اُمت کا آخری حصہ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگے تو اُس وقت اُن لوگوں کو سرخ آندھی کا اور زمین میں دھنسائے جانے کا اور چہرے مسخ کیے جانے کا انتظار کرنا چاہیے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' فرج اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ ضعیف ہے کیونکہ یہ اپنے حافظہ کے حوالے سے

روایات نقل کرتا تھا۔ تاہم ''الجامع'' میں محمد بن عمرو بن علی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت منقول ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے عمرو کس کا نام ہے؟

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کی نقل کردہ اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اس نے یحییٰ کے حوالے سے محمد بن علی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

اذا عملت امتي خمس عشرة خصلة.

''جب میری اُمت پندرہ چیزوں پر عمل کرے گی''۔

تو امام دارقطنی نے فرمایا: یہ روایت جھوٹی ہے' میں نے دریافت کیا: کیا فرج نامی راوی کے حوالے سے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اُنہوں نے یہ بتایا کہ محمد نامی راوی سے مراد محمد بن حنفیہ ہیں۔

ابوتوبہ حلبی اور عبدالرحمٰن بن واقد نے اس روایت کو اسی طرح فرج کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ روایت جھوٹی ہے۔

امام ترمذی نے یہ شاذ سند نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اس روایت کو صالح بن عبداللہ' فرج' یحییٰ' محمد بن عمرو بن علی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

''مسند عبد'' میں یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے منقول ہے:

ان خصمين جاء ا، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقض بينهما، فقال: انت اولى. قال: وان كان ذلك فاقض، فان اصبت كانت لك عشر حسنات، وان اجتهدت فاخطات كانت له حسنة

''دو مخالف فریق آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو! تو اُنہوں نے عرض کی: آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ ایسا ہی ہے' لیکن تم فیصلہ دو' اگر تم ٹھیک فیصلہ دو گے' تو تمہیں دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تم اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کرو گے' تو بھی ایک نیکی ملے گی''۔

فرج نامی راوی کا انتقال 176 ہجری میں ہوا۔

۶۷۰۳- فرج بن یحییٰ

اس نے ابن ابوذئب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے' عبدالملک بن ولید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(فرزدق)

۶۷۰۴- فرزدق' ابوفراس

یہ مشہور شاعر ہے' اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے صحابہ کرام سے نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اسے ضعیف قرار دیتے

ہوئے یہ کہا ہے: یہ پاکدامن عورتوں پر جھوٹے الزام لگاتا تھا' اس لیے اس سے اور اس کی روایت سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں۔

(فرقد)

۶۷۰۵- فرقد سنجی (ت،ق)' ابویعقوب

یہ بصرہ کے صوفیاء میں سے ایک ہے' اس نے سعید بن جبیر اور مرہ طیب سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ کوفہ کے علاقہ سنجہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے دونوں حمادوں اور جعفر بن سلیمان نے روایات نقل کی ہیں'

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' اُنہوں نے اور امام دارقطنی نے یہ بھی کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

محمد بن حمید نے جریر کے حوالے سے مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سب سے پہلے ابراہیم نے ہماری راہنمائی فرقد سنجی کی طرف کی' یہ حکایات بیان کرنے والا شخص تھا اور آرمینیا کا عیسائی تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں: ایوب کے سامنے فرقد کا ذکر ہوا تو وہ بولے: یہ حدیث کا عالم نہیں ہے۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ فرقد سے روایت نقل کروں۔

یعلیٰ بن حکیم بیان کرتے ہیں: فرقد' حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! آپ کو سلام ہو! تو حسن نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ فرقد ہے' حسن نے دریافت کیا: فرقد کون؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ ایک شخص ہے جو سنجہ میں ہوتا ہے۔ تو حسن بصری نے کہا: اے فرقد! ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو خبیث چیز کھاتا ہے؟ تو اس نے کہا: نہ تو میں اسے پسند کرتا ہوں اور نہ ہی میں اُس شخص کو پسند کرتا ہوں جو اسے پسند کرتا ہو اور نہ ہی میں اسے دوست رکھتا ہے۔ تو حسن نے کہا: کیا تم لوگ اسے پاگل سمجھتے ہو؟

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اکذب الناس الصواغون والصباغون.

"لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹی باتوں کو باطل طریقے سے مزین کرنے والے ہوتے ہیں"۔

یہ روایت احمد نے عبدالصمد کے حوالے سے ہمام سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدھن بالزیت غیر المقتت عند الاحرام.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے کے وقت زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے' البتہ اُسے اچھی طرح چپڑتے نہیں تھے"۔

اس نے اپنی مرہ طیب کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ملعون من ضر اخاہ المسلم اوما کرہ.

''وہ شخص ملعون ہے جو اپنے مسلمان بھائی کو ضرر پہنچائے، یا جو اسے ناپسند ہو''۔

اس راوی نے مرہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا سيء الملكة.

''دھوکہ باز، کنجوس اور بُرا مالک جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

فرقد کا انتقال 131 ہجری میں ہوا۔

۶۷۰۶- فرقد، ابوطلحہ (ت)

یہ تابعی ہے، ولید بن ابوہشام کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(فروہ)

۶۷۰۷ - فروہ بن قیس (ق)

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۷۰۸- فروہ بن یونس (ق) کلابی

اس نے ہلال بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں، اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، یہ قوی نہیں ہے، ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(فروخ، فضاء، فضال)

۶۷۰۹- فروخ

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ مکہ کے رہنے والے ایک شخص ابویحییٰ نے اس کے حوالے سے ذخیرہ اندوزی کی مذمت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۶۷۱۰- فضاء بن خالد (د، ت، ق) جہضمی

اس نے علقمہ مزنی سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس کے حوالے سے صرف اس کے بیٹے محمد بن فضاء نے روایت نقل کی ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۷۱۱- فضال بن جبیر، ابومہند غدانی

یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں اور یہ تقریباً دس احادیث ہیں، جن میں سے ایک روایت یہ ہے:

اول الآیات طلوع الشمس من مغربها.

"(قیامت سے پہلے رونما ہونے والی) نشانیوں میں سے سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہو گا"۔

ان میں سے ایک روایت ہے:

اکفلوا لی بست. "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو"۔

میں یہ کہتا ہوں: طالوت بن عباد' محمد بن عرعرہ اور عبدالواحد بن غیاث نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: اس سے کسی بھی حالت میں روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی احادیث روایت کرتا ہے' جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی۔

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله خلق الانبیاء من اشجار شتی، وخلقنی وعلیا من شجرة واحدة، انا اصلها، وعلی فرعها، وفاطمة لقاحها، والحسن والحسین ثمرها، فمن تعلق بغصن من اغصانها نجا ... الحدیث.

"بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے' اور مجھے اور علی کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے' جس کی جڑ "میں" ہوں اور اُس کی شاخ علی ہے' اُس کا شگوفہ فاطمہ ہے اور اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں' تو جو شخص اُن میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ متعلق ہو جائے گا' وہ نجات پا جائے گا"۔

اس راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاث من کن فیه وجد حلاوة الایمان: ان یکون الله ورسوله احب الیه مما سواهما.

وان یحب المرء لا یحبه الا لله. وان یکره ان یرجع فی الکفر بعد اذ انقذه الله منه، کما یکره ان یلقی فی النار.

"تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو اگر کسی شخص میں پائی جائیں گی' تو وہ شخص ایمان کی حلاوت کو پا لے گا' ایک یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اُس کے نزدیک' ان دونوں کے علاوہ' ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں' ایک یہ کہ آدمی کسی بندے سے محبت رکھے اور اُس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے' اور ایک یہ کہ آدمی کفر کی طرف واپس جانے کو' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کفر سے بچا لیا ہو' اس طرح ناپسند کرے' جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے"۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ کتانی نے ابوحاتم رازی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ضعیف الحدیث ہے۔

۶۷۱۲- فضالہ بن حرب بجلی

اس نے ...... سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۷۱۳- فضالہ بن حصین ضبی

اس نے محمد بن عمرو' عطاء بن سائب' یونس بن عبید اور یزید بن نعامہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی فرماتے ہیں: یہ مضطرب

الحدیث ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا وضعت الحلوی بین یدی احدکم فلیصب منها ولا یردھا.

''جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے حلوہ رکھا جائے تو وہ اُس میں سے کچھ ضرور حاصل کرے' اُسے واپس نہ کرے''۔

۶۷۱۴- فضالہ بن دینار

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے عمار بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

: اذا بویع لخلیفتین .. ''جب دو خلفاء کی بیعت کرلی جائے''۔

اس حدیث میں یہ مستند نہیں ہے۔

۶۷۱۵- فضالہ بن سعید بن زمیل ماربی

اس نے محمد بن یحییٰ ماربی سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من زارنی فی مماتی کان کمن زارنی فی حیاتی.

''جس شخص نے مرنے کے بعد میری زیارت کی' وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن جریج کی طرف نسبت کے حوالے سے' یہ روایت موضوع ہے۔ اس بارے میں اس سے زیادہ مناسب روایت بھی نقل کی گئی ہے۔

۶۷۱۶- فضالہ بن ابوفضالہ

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۶۷۱۷- فضالہ بن مفضل بن فضالہ قتبانی' ابوثوابہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے یحییٰ بن عثمان بن صالح اور احمد بن محمد مہری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔ عقیلی فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے' ایک قول کے مطابق یہ نشہ آور چیزیں پیا کرتا تھا اور مسجد میں شطرنج کھیلا کرتا تھا۔

۶۷۱۸- فضالہ بن منذر

اس کے حوالے سے اس کے بھتیجے محمد بن عیاض نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۷۱۹- فضالہ شحام

اس نے عطاء اور طاؤس سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' مجھے اس سے استدلال کرنا پسند نہیں ہے' اس سے استدلال صرف اُس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب یہ ثقہ راویوں کے موافق ہو۔ ازدی کہتے ہیں: اسے اس بات کی سمجھ ہی نہیں تھی کہ یہ کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟

(فضل)

۶۷۲۰- فضل بن احمد لؤلؤی

اس نے ابوحاتم رازی کے حوالے سے ایک موضوع حدیث نقل کی ہے' جس میں حدیث کو ایجاد کرنے والا شخص شاید اعرابی ہے۔ اس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ امام باقر کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ کے حلیۂ مبارک کے بارے میں ایک جملہ ہے۔

۶۷۲۱- فضل بن بکر

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث مهلكات، وثلاث منجيات، فالمهلكات : شح مطاع، وهوى متبع، واعجاب المرء بنفسه.والمنجيات: خشية الله فى السر والعلانية، والقصد فى الغنى والفقر، والعدل فى الغضب والرضا.

''تین چیزیں ہلاکت کا شکار کردیتی ہیں اور تین چیزیں نجات دلوا دیتی ہیں۔ ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں یہ ہیں: ایسی کنجوسی جس کی پیروی کی جائے' ایسی خواہشِ نفس جس کی اتباع کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا۔ جبکہ نجات دلانے والی چیزیں یہ ہیں: پوشیدہ طور پر اور علانیہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' خوشحالی اور تنگی میں میانہ روی اختیار کرنا اور ناراضگی اور رضامندی کے عالم میں انصاف سے کام لینا''۔

۶۷۲۲- فضل بن جبیر واسطی وراق

اس نے خلف بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال لرجل: انطلق فقل لابى بكر انت خليفتى فصل بالناس ... الحديث.

''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم جاؤ اور ابوبکر سے کہو: تم میرے خلیفہ ہو تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ'' الحدیث۔

۶۷۲۳- فضل بن حباب' ابوخلیفہ جمحی

یہ اپنے وقت میں بصرہ کی مسند تھا۔ اس نے قعنبی' مسلم بن ابراہیم اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ 305 ہجری تک زندہ رہا اور دنیا کے مختلف علاقوں کے لوگ سفر کر کے اس کی طرف آتے رہے۔ یہ ثقہ تھا' عالم تھا' مجھے اس کے بارے میں کسی کمزوری کا علم نہیں ہے' ماسوائے اس کے' کہ سلیمانی نے یہ کہا ہے: یہ رافضی تھا اور یہ بات ابوخلیفہ کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

۶۷۲۴- فضل بن حرب بجلی

اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام فضالہ ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اسحاق بن ابواسرائیل نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۷۲۵- فضل بن حماد

علی بن بحر القطان نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۷۲۶- فضل بن دکین' ابونعیم

یہ حافظ ہے اور حجت ہے' البتہ اس میں غلو اور (صحابہ کرام کو) بُرا بھلا کہے بغیر تشیع پایا جاتا ہے۔ ابن جنید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابونعیم جب کسی انسان کا ذکر کرتے اور یہ کہتے: یہ جید ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے تو وہ شیعہ ہوتا تھا' اور جب وہ یہ کہتے تھے کہ فلاں مرجئی ہے' تو آپ یہ بات جان لیں کہ وہ ''سنن'' کا عالم ہوگا اور اُس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یحییٰ ''ارجاء'' کی طرف میلان رکھتے تھے اور یہ عقیدہ قدریہ فرقہ کے عقائد سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ ابونعیم کا انتقال 219 ہجری میں ہوا۔

۶۷۲۷- فضل بن دلہم (د، ت، ق)

اس نے حسن بصری اور محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع' یزید بن ہارون اور عبداللہ بن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔ یزید کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یزید قصاب تھا' شاعر تھا اور معتزلی تھا' میں اُس کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتا تھا لیکن میں نے اُس سے سماع نہیں کیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۶۷۲۸- فضل بن ربیع

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من لبس نعلا صفراء لم يزل ينظر في سرور، ثم قرا: بقرة صفراء فاقع لونها تسر الناظرين.

''جو شخص زرد رنگ کا جوتا پہنے گا وہ ہمیشہ خوشی دیکھے گا' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ زرد رنگ کی ہوگی جس کا رنگ چمکتا ہوا ہوگا اور دیکھنے والے کو خوش کرے گا''۔

۶۷۲۹- فضل بن زیاد

اس نے شیبان نحوی سے روایات نقل کی ہیں' میں نے المغنی میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کی شناخت نہیں ہوسکی' یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور طساس فروخت کرتا تھا۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس سے حدیث بھی روایت کی ہے۔ اس نے عباد بن عباد اور خلف بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' اس نے شیبان سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۳۰- فضل بن سخیت

اس نے امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے امام عبدالرزاق سے سماع نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو اس سے حدیث نقل کرتا ہے۔ یہ ابوعباس سندی ہے' یہ کذاب ہے' یہ بات ختلی نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۷۳۱- فضل بن سکن کوفی

اس نے ہشام بن یوسف سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۷۳۲- فضل بن سکین قطیعی اسود

یہ امام ابویعلیٰ کا استاد ہے' یحییٰ بن معین نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔ یہ فضل بن سکین بن سخیت سندی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۷۳۳- فضل بن سلام

اس نے معاویہ بن حفص سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے اور کسی روایت کا علم نہیں ہے' سوائے اُس حدیث کے' جو اس سے حسن بن مدرک نے نقل کی ہے۔

۶۷۳۴- فضل بن سہل (خ، م، د، ت، س) اعرج

یہ مشہور اور ثقہ ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتا' کیونکہ اس کے حوالے سے کوئی ایسی عمدہ حدیث نہیں ہے' جسے عبدان نے اس سے نقل نہ کیا ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابوداؤد' دونوں شیوخ (امام بخاری اور امام مسلم)' امام ابوحاتم اور محاملی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے' امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 255 ہجری میں ہوا۔ اس نے یزید بن ہارون اور اُن کے پائے کے افراد کا زمانہ پایا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا حدثتم عنی حدیثاً تنکرونه فکذبوا به.

''جب تمہارے سامنے میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث بیان کی جائے جسے تم منکر سمجھو تو تم اسے جھٹلا دو''۔

۶۷۳۵- فضل بن سہل اسفرائنی دمشقی

یہ وہ شخص ہے جسے ابوبکر خطیب نے اجازت دی تھی اور اس سے اجازت کے طور پر حدیث روایت کرنے والا آخری شخص ابن مقیر ہے۔ اس کا سماع صحیح ہے لیکن اس نے جو حکایت نقل کی ہے اُس کے بارے میں اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔

۶۷۳۶- فضل بن سوید

یہ محمد بن حمران کا استاد ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ مروزی نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: محمد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۷۳۷- فضل بن شہاب

ابراہیم بن عبداللہ ختلی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: حمانی نے فضل بن شہاب کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من لبس نعلا صفراء لم یزل ینظر فی سرور، ثم تلا: فاقع لونها تسر الناظرین.

''جو شخص زرد رنگ کی جوتی پہنے گا' وہ ہمیشہ خوش رہے گا' پھر اُنھوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُس کا رنگ چمکدار ہے' جو دیکھنے والے کو خوش کرتا ہے''۔

تو یحییٰ نے کہا: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۶۷۳۸- فضل بن صالح

اس نے عطاء بن سائب سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی حدیث کو عبدالوہاب بن ضحاک نے' جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے' اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے اس سے نقل کیا ہے۔

۶۷۳۹- فضل بن عباس بصری

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت صرف اُسی شخص نے کی

ہے جواس کی مانند (مجہول) ہے۔

اس راوی نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال: یا غلام اسبغ الوضوء یزد فی عمرك ... الحدیث.

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے) فرمایا: اے لڑکے! تم اچھی طرح وضو کرو' یہ چیز تمہاری عمر میں اضافہ کا باعث ہوگی''۔

۶۷۴۰- فضل بن عباس خراسانی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک انتہائی منکر حدیث روایت کی ہے' جسے اس سے عبید بن ہشام حلبی نے روایت کیا ہے۔

۶۷۴۱- فضل بن عبداللہ بن مسعود یشکری ہروی

اس نے مالک بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں' اس نے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے' اس کی شہرت ہمارے اصحاب کی اُن تحریروں کے حوالے سے ہے' جس میں اس کی نقل کردہ حدیث ہے جو اس کے معاملہ کو طول دینے سے بے نیاز کر دیتی ہے' اب مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ کیا یہ اس نے ایجاد کی ہے؟ یا اس پر داخل کی گئی ہے؟

۶۷۴۲- فضل بن عبداللہ حمیری

اس نے امام احمد بن حنبل سے روایت نقل کی ہے' اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ ابن جوزی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۷۴۳- فضل بن عطاء

اس نے فضل بن شعیب کے حوالے سے ابومنظور سے تاریک سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اُس کا متن جھوٹا ہے۔ یہ روایت یونس بن محمد مؤدب نے اس سے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' پھر عقیلی نے اس کی حدیث کو طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا ابا کاهل، الا اخبرك بقضاء قضاه الله علی نفسه ؟ قلت: بلی یا رسول الله.قال: من لی ان ابقی حتی اخبرك به کله احیا الله قلبك فلا یمته حتی یمیت بدنك.اعلمن ابا کاهل انه لم یغضب رب العزة علی من کان فی قلبه مخافة، ولا تاکل النار منه هدبة.

''اے ابوکاہل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اُس فیصلہ کے بارے میں نہ بتاؤں جو اُس نے اپنی ذات کے بارے میں طے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا' یہاں تک کہ میں تمہیں اُس کے بارے میں سب کچھ بتا دوں' اللہ تعالیٰ تیرے دل کو زندگی عطا کرے' اور اُسے اُس وقت تک موت نہ دے' جب تک کہ وہ تمہارے جسم کو موت نہ دے۔ اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ پروردگار ایسے کسی شخص پر غصہ نہیں کرے گا' جس کے دل میں خوف موجود ہو اور نہ ہی آگ اُس کے جسم میں سے کوئی چیز

کھائے گی''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اعلمن ابا کاهل انه من شهد ان لا اله الا الله وحده مستیقنا کان حقا علی الله ان یغفر له بکل مرة ذنوب حول.

''اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص سچے دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ ہر ایک مرتبہ اس کلمہ کو پڑھنے کے عوض میں وہ اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کر دے''۔

۶۷۴۴۔ فضل بن عطیہ مروزی (س، ق)

اس نے عطاء اور سالم بن عبداللہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد بن فضل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس اور ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حصین بن نمیر نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ سلام بن سلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

زاملت الفضل ابن عطية، فلما رحلنا من فيد نبهني في جوف الليل، وقال: اريد اوصي اليك، فجزعت، فقال: لتقبلن ما اقول لك. قلت: فما حملك عليه الآن ؟ قال: اريت في منامي ملكين فقالا: انا امرنا بقبض روحك. فقلت: فلو اخرتماني الى ان اقضي نسكي! فقالا: ان الله قد تقبل نسكك، ثم قال احدهما للآخر: افتح اصبعيك، فخرج من بينهما ثوبان ملات خضرتهما ما بين السماء والارض. فقال: هذا كفنك من الجنة، ثم طواه وجعله بين اصبعين. فما وردنا المنزل حتى قبض، فاذا امراة تسال الرفاق: هل فيكم الفضل بن عطية ؟ فقلت: ما حاجتك ؟ هذا هو زميلي. قالت: رايت في المنام انه يصحبنا اليوم رجل ميت يسمى الفضل بن عطية من اهل الجنة، فاحببت ان اشهد الصلاة عليه.

''میری ملاقات فضل بن عطیہ سے ہوئی، جب ہم روانہ ہونے لگے تو نصف رات کے وقت اُس نے مجھے متنبہ کیا اور بولے: میں تمہیں ایک وصیت کرنا چاہتا ہوں، میں گھبرا گیا تو اُس نے کہا: میں جو تمہیں کہوں گا تم اُسے ضرور قبول کرنا۔ میں نے کہا: اس وقت یہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اُس نے کہا: مجھے خواب میں دو فرشتے دکھائے گئے ہیں، اُن دونوں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں تمہاری روح کو قبض کرنے کا حکم ملا ہے، تو میں نے کہا: اگر تم دونوں مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں اپنا حج مکمل ادا کر لوں (تو مناسب ہوگا)، اُن دونوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے حج کو قبول کر لیا ہے، پھر اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اپنی انگلیاں کھولو! تو اُن دونوں کے درمیان سے کپڑے نکلے جو سبز رنگ کے تھے، اُنہوں نے آسمان اور

زمین کے درمیان ہر چیز کو سرسبز کر دیا۔ اُس فرشتے نے کہا: یہ تمہارا کفن ہے جو جنت سے آیا ہے' تو اُس نے اسے لپیٹا اور دو انگلیوں کے درمیان رکھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم اُس پڑاؤ سے آگے نہیں چلے تھے کہ اُس کا انتقال ہو گیا۔ اسی طرح وہاں ایک عورت قافلہ کے لوگوں سے دریافت کرتی پھر رہی تھی: کیا تمہارے درمیان فضل بن عطیہ ہے؟ میں نے دریافت کیا: تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ وہ میرا ساتھی ہے۔ تو اُس عورت نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ آج صبح ایک شخص کا انتقال ہوا ہے جس کا نام فضل بن عطیہ ہے جو جنتی ہے' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں اُس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کروں''۔

۶۷۴۵- فضل بن عمیرہ (ع، س) قیسی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سابقنا سابق، ومقتصدنا ناج، وظالمنا مغفور له.

''سبقت لے جانے والا سبقت لے جائے گا' میانہ روی اختیار کرنے والا نجات پا لے گا اور ظلم کرنے والے شخص کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت اس راوی سے عمرو بن حصین نے نقل کی ہے اور عمرو نامی راوی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: فضل نامی اس راوی کی اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ہمارے شیخ ابوحجاج بیان کرتے ہیں: اس کی کنیت ابوقتیبہ اور اسم منسوب بصری ہے' اس نے ثابت بنانی اور میمون کردی۔ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے جعفر بن سلیمان' حرمی بن عمارہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ شخص منکر الحدیث ہے کیونکہ اس نے ایک طویل سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

بینا النبی صلی الله علیه وسلم اخذ بیدی فمررنا بحدیقة، فقلت: ما احسنها! قال: لك فی الجنة احسن منها، حتی مررنا بسبع حدائق، ویقول کذلك، حتی اذا خلا الطریق اعتنقنی واجهش باکیا، فقلت: ما یبکیك؟ (فقال) احن فی صدور قوم لا یبدونها لك الا من بعدی. قلت: فی سلامة من دینی؟ قال: فی سلامة من دینك.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا تو ہمارا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا تو میں نے کہا: یہ کتنا اچھا باغ ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے اچھا باغ ملے گا' یہاں تک کہ ہمارا گزر سات باغات کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے۔ پھر جب راستہ خالی ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا اور آپ رونے لگے' میں نے عرض کی: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے دلوں میں کینہ ہے جو میرے بعد ظاہر کریں گے' میں نے عرض کی: کیا میرے دین میں سلامتی ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دین میں سلامتی ہوگی''۔

اس روایت کوامام نسائی نے ''مسند علی'' میں حرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ بغوی نے اسے قواریری کے حوالے سے حرمی سے نقل کیا ہے۔

۶۷۴۶- فضل بن عیسیٰ رقاشی (ق)

یہ یزید رقاشی کا بھتیجا ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور معتمر بن سلیمان کا ماموں ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس نے اپنے چچا یزید اور حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقہ کے عقائد رکھتا تھا۔ سلام بن ابومطیع کہتے ہیں: اگر فضل رقاشی گونگا پیدا ہوتا تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان العار والتجرية تبلغ من ابن آدم فی المقام بین یدی الله ما یتمنی العبد ان یؤمر به الی النار ویتحول من مقامه۔

''دنیاوی سازوسامان نہ ہونے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ بندہ یہ آرزو کرتا ہے کہ اُس کے بارے میں یہ حکم ہو کہ اُسے جہنم کی طرف لے کر جایا جائے' لیکن اُسے اُس کے مقام سے تبدیل کر دیا جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لما خلق الله العقل قال له: قم، فقام، ثم قال له: ادبر فادبر. وقال: اقبل فاقبل، ثم قال: اقعد فقعد. قال: ما خلقت خلقا هو خير منك ولا اكرم ... الحديث۔

''جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا: اُٹھو! تو وہ کھڑی ہوگئی' پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا: مڑ جاؤ! تو وہ مڑ گئی' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سیدھی ہو جاؤ! تو وہ سیدھی ہوگئی' پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ! تو وہ بیٹھ گئی' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایسی کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا' جو تم سے زیادہ بہتر اور تم سے زیادہ معزز ہو''۔

احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے فضل رقاشی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: وہ ایک واعظ تھا اور بُرا آدمی تھا۔ میں نے کہا: تو اُس کی نقل کردہ حدیث کا کیا حکم ہوگا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے اس خبیث شخص کے بارے میں سوال نہ کرو۔

ابوسلمہ تبوذکی بیان کرتے ہیں: تقدیر کے بارے میں بحث کرنے والوں مین کسی بھی شخص کا مؤقف فضل رقاشی سے زیادہ بُرا نہیں تھا' یہ معتمر کا ماموں تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ینادی رجل فی القیامة واعطشاه ... القصة۔

''قیامت میں ایک شخص پکار کر کہے گا: ہائے پیاس لگی ہوئی ہے' اس کے بعد پورا واقعہ منقول ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث فضل رقاشی کے چہرے سے مشابہت رکھتی ہے۔

۶۷۴۷- فضل بن غانم خزاعی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' خطیب کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اس نے امام مالک کے حوالے سے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد اور اُن کے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال في اليوم مائة مرة لا اله الا الله الملك الحق المبين - كان له امان من الفقر ... الحديث.

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ پڑھے: ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ بادشاہ ہے' حق ہے اور مبین ہے'' تو ایسا شخص غربت سے محفوظ رہے گا''۔

۶۷۴۸- فضل بن فرقد

اس نے محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں' اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے' اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۷۴۹- فضل بن فضل (س) مدنی

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اعرج سے نقل کی ہے۔ یہ روایت امام نسائی نے گردن کے گوشت کی فضیلت کے بارے میں نقل کی ہے۔ اسامہ بن زید لیثی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۷۵۰- فضل بن فضل سقطی

اس نے عبدالواحد بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں اور کہا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۷۵۱- فضل بن مبشر (ق) ابوبدر مدنی

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی دو تہائی احادیث ''مسند عبد بن حمید'' میں منقول ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایات منقول ہیں' وہ دس سے کم ہیں اور ان میں سے زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ مروان بن معاویہ اور یعلیٰ بن عبید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۷۵۲- فضل بن محرز خزاعی

احمد بن سعید دارمی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۷۵۳- فضل بن محمد بیہقی شعرانی

اس نے سعید بن ابومریم اور اُن کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے بہت زیادہ سفر کیا ہے اور بہت سی احادیث نوٹ کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ حاکم کہتے ہیں: یہ ادیب تھا' فقیہ تھا' عبادت گزار تھا' علم الرجال کا ماہر تھا' یہ اپنے بال سیدھے پیچھے کی طرف لے جایا کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا لقب شعرانی ہوا' یہ ''ثقہ'' ہے اس کے بارے میں کسی مضبوط دلیل کے تحت طعن نہیں کیا گیا۔ حسین قتبانی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے ابوعبداللہ بن اخرم کو سنا' اُن سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ صدوق ہے' لیکن تشیع میں غالی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 282 ہجری میں ہوا۔

۶۷۵۴- فضل بن محمد عطار

اس نے مصعب بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس نے حدیث کو موصول روایت کے طور پر بیان کیا اور متون میں اضافے کیے' یہ انطاکیہ کا احدب ہے۔ اس نے ہشام بن عمار سے بھی سماع کیا ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۵۵- فضل بن محمد باہلی انطا کی احدب

اس نے دحیم سے روایت نقل کی ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا' میں نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ عطار ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن بعض ائمہ نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے حالانکہ ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۶۷۵۶- فضل بن مختار' ابوسہل بصری

اس نے ابوذئب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں اور یہ جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء مملوك الى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، ان مولاى زوجنى وهو يريد ان يفرق بينى وبين امراتى، فقعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر، فقال: ايها الناس، انما الطلاق بيد من اخذ بالساق.

''ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے آقا نے میری شادی کروائی تھی'

اب وہ یہ چاہتا ہے کہ میرے اور میری بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دے۔ تو نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! طلاق کا حق اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے' جو پنڈلی کو پکڑتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عصمہ بن مالک خطمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر مدين من قمح، او صاعا من شعير، او صاعا من زبيب، او من تمر، او صاعا من اقط، فان لم يكن عنده اقط فصاعان من لبن.

''نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر گندم کے دو صاع یا جَو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع مقرر کیا ہے اور جس شخص کے پاس پنیر کا ایک صاع نہ ہو' وہ دودھ کے دو صاع دیدے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يا معاذ، انى مرسلك الى قوم هم اهل كتاب، فاذا سالوك عن المجرة فقل: لعاب حية تحت العرش.

''اے معاذ! میں تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہا ہوں' جو اہل کتاب ہیں' جب وہ تم سے مجرہ کے بارے میں دریافت کریں' تو تم یہ بتا دینا: کہ یہ عرش کے نیچے اژدھا کا لعاب ہے''۔

اس راوی نے ابان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال لابى بكر: ما اطيب مالك! منه بلال مؤذنى، وناقتى، كانى انظر اليك على باب الجنة تشفع لامتى.

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارا مال کتنا پاکیزہ ہے! اس میں سے ایک بلال ہے' جو میرا مؤذن ہے' اس میں سے ایک میری اونٹنی ہے اور میں گویا اس وقت بھی تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر میری اُمت کی شفاعت کر رہے ہو''۔

یہ روایت جھوٹی اور عجیب و غریب ہے۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سرق مملوك فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فعفا عنه، ثم رفع اليه الثانية وقد سرق، فعفا عنه، ثم رفع اليه الثالثة فعفا عنه، ثم رفع اليه الرابعة، فعفا عنه، ثم رفع اليه الخامسة وقد سرق فقطع يده، ثم رفع اليه السادسة فقطع رجله، ثم رفع اليه السابعة فقطع يده، ثم رفع اليه الثامنة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اربع باربع.

''نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک غلام نے چوری کر لی' اُس کا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اُس سے درگزر کیا' پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس سامنے پیش کیا گیا' اُس نے چوری کی تھی' آپ نے اُس سے

درگزر کیا' پھر اُسے تیسری مرتبہ آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اُس سے درگزر کیا' پھر اُسے چوتھی مرتبہ آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اُس سے درگزر کیا' پھر اُسے پانچویں مرتبہ آپ کے سامنے لایا گیا' اس مرتبہ بھی اُس نے چوری کی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کا ہاتھ کٹوادیا' پھر اُسے چھٹی مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اُس کا پاؤں کٹوادیا' پھر اُسے ساتویں مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا' تو آپ نے اُس کا دوسرا ہاتھ کٹوادیا' پھر اُسے آٹھویں مرتبہ آپ کے پاس لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار کے بدلے چار ہوں گے''۔

یہ روایت اس بات سے مشابہت رکھتی ہے کہ یہ ایجاد کی گئی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۷۵۷- فضل بن معروف

یہ محمد بن ابوبکر مقدمی کا استاد ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس میں ضبط تھوڑا تھا۔

۶۷۵۸- فضل بن منصور

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک انتہائی منکر حدیث نقل کی ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۷۵۹- فضل بن مہلہل

یہ مفضل کا بھائی ہے' اس نے منصور بن معتمر سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم اس کا بھائی مفضل میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حسن بن ربیع بجلی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' میں نے اُس روایت کو''طبقات الحفاظ'' میں مسلم کے حالات میں نقل کیا ہے۔

۶۷۶۰- فضل بن موسیٰ سینانی مروزی (ع)

یہ علماء اور ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اس نے کمسن تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی کمزوری نہیں ہے' صرف عبداللہ بن علی بن مدینی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا: اُن سے ابوتمیلہ اور سینانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے ابوتمیلہ کو مقدم قرار دیا اور بولے: فضل سینانی نے منکر احادیث روایت کی ہیں۔

۶۷۶۱- فضل بن مؤتمر عتکی

اس نے ابوحلال سے روایات نقل کی ہیں' یہ''مجہول'' ہے۔

۶۷۶۲- فضل بن موفق (ق)

اس نے مسعر سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ابن عیینہ کا رشتہ دار تھا۔ اس نے فطر اور مالک بن مغول سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل' ابوامیہ طرسوسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۷۶۳- فضل بن میمون' ابوسلمہ

یہ عارم کا استاد ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس نے معاویہ بن قرہ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک ہمیشہ ضعیف رہا ہے۔

۶۷۶۴- فضل بن یحیٰ اسنجی

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے' اس سے ایک حدیث منقول ہے جو منکر ہے۔ عقیلی فرماتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور اُن افراد میں سے نہیں ہے' جو حدیث کو یاد رکھتے تھے۔ محمد بن یوسف ضبی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان کی ہے۔

۶۷۶۵- فضل بن یسار

اس نے غالب قطان سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یحیٰی بن خلف نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۶۶- فضل

یہ صفوان بن سلیم کا استاد ہے۔

۶۷۶۷- فضل' ابومحمد

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۷۶۸- فضل

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثوری کا استاد ہے' (سابقہ تین راوی) مجہول ہیں۔

۶۷۶۹- فضل بلخی

یہ مقاتل بن سلیمان کا بھانجا ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۶۷۷۰- فضل اللہ بن محمد بن ابوشریف خوزی

اس نے شہردار بن شیرویہ دیلمی سے روایات نقل کی ہیں' دبیثی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' اس نے ابوالفضل ارموی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' حالانکہ اس نے اُس سے ملاقات نہیں کی ہے۔

(فضہ' فضیل)

۶۷۷۱- فضہ' ابومودود (ت)

اس نے سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں' اس نے رے (تہران) میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابوحاتم نے اسے تھوڑا سا ضعیف

قرار دیا ہے۔

۶۷۷۲- فضیل بن حدیج

یہ اُشتر کا غلام ہے' یہ ''مجہول'' ہے'اس سے روایت کرنے والا شخص متروک ہے' یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

۶۷۷۳- فضیل بن سلیمان (ع) نمیری بصری

اس نے منصور بن صفیہ' عمرو بن ابوعمرو اور موسیٰ بن عقبہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے ابن مدینی' فلاس اور متعدد حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث صحاح ستہ میں ہے اور یہ صدوق ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ عباس دوری نے یہ بات یحییٰ بن معین کے حوالے سے روایت کی ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ کمزور ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں' جن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

۶۷۷۴- فضیل بن عیاض (ع، م، د، س، ت)

یہ مشہور صوفی ہیں' حرم کے شیخ ہیں' ثبت راویوں میں سے ایک ہے' ان کی ثقاہت اور جلالت پر اتفاق ہے اور اُس بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' جو احمد بن ابوخیثمہ نے روایت کی ہے کہ میں نے قطبہ بن علاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے فضیل بن عیاض کی حدیث کو ترک کر دیا تھا' کیونکہ اُس نے ایسی روایات نقل کی ہیں' جن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تنقید کی گئی ہے۔ تو یہ قطبہ بھلا کون ہے؟ اور یہ ہوتا کون ہے؟ جو کسی کو مجروح قرار دے' جبکہ یہ خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض نے وہ روایات نقل کی ہیں' جو اُنہوں نے سنی ہیں' تو پھر کیا ہوا؟ باقی فضیل بن عیاض' اسلام اور سلامتی کے مشائخ میں سے ایک ہیں' ان کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔

۶۷۷۵- فضیل بن عیاض خولانی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے علم حاصل کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے' عبدالکریم بن مالک جزری نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۷۶- فضیل بن عیاض صدفی

یہ مصر میں تھا' اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس نے حیوہ بن شریح اور موسیٰ بن ایوب سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 120 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا' مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۶۷۷۷- فضیل بن محمد ہروی

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے جامع منصور میں ایک منکر حدیث بیان کی تھی۔

۶۷۷۸- فضیل بن مرزوق کوفی

اس نے ابوحازم اشجعی' ابوسلمہ جہنی اور عدی بن ثابت کے حوالے سے جبکہ وکیع' یزید' ابونعیم' علی بن الجعد اور ایک مخلوق نے روایات

نقل کی ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے اسی طرح عثمان بن سعید نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تشیع کے حوالے سے معروف ہے لیکن یہ (صحابہ کرام کو) بُرا بھلا نہیں کہتا۔

ہیثم بن جمیل بیان کرتے ہیں: فضیل بن مرزوق آئے' جو زہد اور فضیلت کے اعتبار سے ہدایت کے ائمہ میں سے ایک تھے' وہ حسن بن حی کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا کہ اُن کے پاس کوئی چیز نہیں ہے (یعنی مال کی ضرورت ہے)' تو حسن اُٹھے اور اُنہوں نے چھ درہم نکالے اور اُنہیں یہ بتایا کہ اُن کے پاس ان درہموں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے' تو فضیل بن مرزوق نے کہا: سبحان اللہ! آپ کے پاس ان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور پھر بھی میں یہ لے لوں۔ پھر اُنہوں نے تین درہم لے لیے اور تین درہم چھوڑ دیئے۔

امام ابوعبداللہ حاکم کہتے ہیں: فضیل بن مرزوق صحیح کی شرط پر پورے نہیں اُترتے اور امام مسلم پر اس حوالے سے تنقید کی گئی ہے کہ اُنہوں نے صحیح مسلم میں ان کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے اور ثقہ راویوں کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہوئے غلطی کر جاتا ہے۔ اس نے عطیہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عطیہ اس سے زیادہ ضعیف ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ جب یہ ثقہ راویوں کے موافق نقل کرے' تو اس سے استدلال کیا جائے گا۔ احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان تؤمروا ابا بكر تجدوه امينا مسلمازاهدا فى الدنيا راغبا فى الآخرة، وان تؤمروا عمر تجدوه قويا امينا لا تاخذه فى الله لومة لائم، وان تؤمروا عليا - ولا اظنكم فاعلين - تجدوه هاديا مهديا، يسلك بكم الطريقة.

''اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو اُسے امانت دار' مسلمان' دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو تم اُسے طاقتور اور امین پاؤ گے' وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا' اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے' ویسے تمہارے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہے کہ تم ایسا کرو گے' لیکن تم اُسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے' وہ تمہیں صحیح راستہ پر لے کر چلے گا''۔

۶۷۷۹- فضیل بن مرزوق رقاشی

یہ پہلے والا شخص ہے' جس نے عطیہ سے روایات نقل کی ہیں اور اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے' بعض محدثین نے ان دونوں کو دو الگ افراد کے طور پر نقل کیا ہے۔

۶۷۸۰- فضیل بن مسلم

اس نے اپنے والد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چوسر کھیلنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی اور اس کے والد کی شناخت نہیں ہو

سکی۔ عبید اللہ بن ولید وصافی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے امام بخاری کی کتاب ''الادب المفرد'' میں روایت منقول ہے۔

۶۷۸۱- فضیل بن والان

یہ حماد بن سلمہ کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۷۸۲- فضیل بن یحییٰ

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

سیف بن ہارون نے اس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان ابلیس یاتی علیه الدهر فیهرم ثم یصبح وهو ابن ثلاثین.

''ابلیس پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب وہ بوڑھا ہو چکا ہوتا ہے' پھر وہ اگلے دن دوبارہ تیس سال کا ہو چکا ہوتا ہے''۔

۶۷۸۳- فضیل' ابو محمد

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' شاید یہ فضل ابو محمد ہے' جو ایک مجہول شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(فطر)

۶۷۸۴- فطر بن حماد بن واقد بصری

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس نے امام مالک سے سماع کیا ہے' امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ انتہائی زیادہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

۶۷۸۵- فطر بن خلیفہ (خ، عو- مقرونا) ابو بکر کوفی حناط

یہ عمرو بن حریث مخزومی کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے ابو طفیل عامر، ابو وائل اور مجاہد سے سماع کیا ہے' جبکہ اس سے ابو اسامہ' یحییٰ بن آدم' قبیصہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ ثقہ ہوگا۔ بعض حضرات نے اسے ضعیف بھی قرار دیا ہے کیونکہ یہ ایسی کسی چیز کو ترک نہیں کرتا تھا جو اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔ ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے اس کے بُرے اعتقاد کی وجہ سے اس سے روایت کو ترک کر دیا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں: یحییٰ کے نزدیک فطر نامی راوی ثقہ ہے' لیکن یہ انتہاء پسند خشبی (فرقہ سے تعلق رکھتا ہے)۔

احمد بن یونس کہتے ہیں: میں اس کے پاس سے گزرا تھا اور میں نے اُسے کتے کی مانند چھوڑا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول

نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن شیعہ ہے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے فطر بن خلیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ''ثقہ'' ہے اور صالح الحدیث ہے اس کی نقل کردہ حدیث سمجھدار شخص کی نقل کردہ حدیث ہے' تاہم اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' حافظ الحدیث ہے اور سمجھدار ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا شخص ہے اور ثقہ نہیں ہے۔

عبادرواجنی نے اپنی کتاب ''المناقب'' میں اپنی سند کے ساتھ فطر بن خلیفہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''انہوں نے اپنی بیماری کے دوران یہ کہا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے جسم کے ہر بال کے عوض میں ایک فرشتہ کو پیدا کردے جو اہلِ بیت سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہے''۔

اس نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اصابته مصيبة فليذكر مصيبته بي، فانها اعظم المصائب.

''جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو وہ مجھے لاحق ہونے والی مصیبت کو یاد کرلے' کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت تھی''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 155 ہجری میں' یا شاید 153 ہجری میں ہوا۔

۶۷۸۶- فطر بن محمد عطار احدب

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے' محدثین نے اس کے حوالے سے احادیث ہمارے سامنے بیان کی ہیں۔

(فلان)

۶۷۸۷- فلان بن غیلان ثقفی

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(فلیح)

۶۷۸۸- فلیح بن سلیمان (ع) مدنی

یہ اکابر اہلِ علم میں سے ایک ہے' اس نے نافع' زہری اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ''صحیحین'' میں اس کے حوالے سے روایات منقول ہیں' یحییٰ بن معین' امام ابوحاتم اور امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے معاویہ بن صالح کو یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: فلیح بن سلیمان ثقہ نہیں ہے اور اُس کا بیٹا بھی ثقہ نہیں ہے۔ پھر امام ابوحاتم نے یہ کہا: یحییٰ بن معین نے محمد بن فلیح پر شدید تنقید کی ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے اور ابواویس سے خاصا قریب ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تین آدمی ایسے ہیں، جن کی حدیث سے پرہیز کیا جائے گا: محمد بن طلحہ بن مصرف ایوب بن عتبہ اور فلیح بن سلیمان۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ بات آپ نے کس سے سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مظفر بن مدرک سے، میں نے اُن سے اس چیز کے بارے میں بڑا استفادہ کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مظفر نامی راوی ابوکامل ہے اور بغداد کے حافظانِ حدیث میں سے ہے اور عفان کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول روایت کیا ہے: فلیح ضعیف ہے۔

ساجی بیان کرتے ہیں: یہ وہم کا شکار ہوتا ہے اگرچہ سچا ہے اور اس پر سب سے زیادہ جو تنقید کی گئی ہے وہ یحییٰ بن معین نے ابوکامل کے حوالے سے نقل کی ہے، جو یہ کہتے ہیں: ہم اس پر (احادیث ایجاد کرنے) کا الزام عائد کرتے ہیں کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری نے چند احادیث میں فلیح پر اعتماد کیا ہے، جیسے یہ حدیث ہے:

ان فی الجنة مائة درجة. ''جنت میں ایک سو درجے ہوں گے''۔

ایک یہ حدیث ہے:

هل فيكم احد لم يقارف الليلة.

''کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے، جس نے گزشتہ رات اپنی بیوی سے قربت نہ کی ہو''۔

ایک یہ حدیث ہے:

اذا سجد امكن جبهته وانفه من الارض

''(نبی اکرم ﷺ) جب سجدے میں جاتے، تو اپنی پیشانی اور ناک کو زمین پر جما کر رکھتے تھے''

امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ایک حدیث یہ ہے:

يخالف الطريق يوم العيد.

''(نبی اکرم ﷺ) عید کے دن مختلف راستے سے واپس آتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چت لیٹنے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ ایسا کرنا آدمی کے لیے جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يستعمله الا ليصيب به عرضا من (عرض) الدنيا لم يجد عرف الجنة.

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہو اور وہ اُسے صرف دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے استعمال کرے، تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا''۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: فلیح سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے' تاہم اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

(فہد' فیاض' فیض)

۶۷۸۹- فہد بن حیان نہشلی' ابوبکر بصری

اس نے شعبہ اور عمران قطان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی نے اس پر جرح کرتے ہوئے یہ کہا ہے: دو فہد رخصت ہو گئے تھے' فہد بن عوف اور فہد بن حیان۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

۶۷۹۰- فہد بن عوف

اس کا نام زید ہے' اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' اس کی کنیت ابوربیعہ ہے۔ اس نے حماد بن سلمہ اور شریک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوحاتم' محمد بن جنید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام مسلم اور فلاس نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے دو حدیثیں چوری کی تھیں' ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 219 ہجری میں ہوا۔

۶۷۹۱- فیاض بن غزوان

اس نے زبید بن حارث سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اسے تھوڑا سا کمزور قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں لیکن اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

۶۷۹۲- فیاض بن محمد بصری

اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ "مجہول" ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابویوسف صیدلانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۹۳- فیض بن وثیق

اس نے ابوعوانہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو یہ مقارب الحال ہوگا۔

حرف القاف

(قابوس)

۶۷۹۴- قابوس بن ابوظبیان (د، ت، ق)

اس نے اپنے والد حصین بن جندب جنبی کوفی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اس پر شدید تنقید کی ہے باوجودیکہ اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن حبان کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا، یہ اپنے باپ کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جن کی کوئی اصل نہیں ہے، بعض اوقات یہ مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر اور موقوف روایت کو مسند روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے۔

جریر نے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرج بين فخذى الحسن وقبل زبيبته.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے زانوؤں کو کھولا اور اُن کی کوکھ پر بوسہ دیا''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات متقارب ہوتی ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام احمد فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے اور یہ کوئی اتنی عمدہ تنقید نہیں ہے۔

۶۷۹۵- قابوس بن ابومخارق (د، س،)

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور تابعی ہے، سماک کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(قاسم)

۶۷۹۶- قاسم بن ابراہیم ملطی

اس نے لوین سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک ایسی جھوٹی روایت نقل کی ہے جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لما اسرى بى رايت بينى وبينه حجابا من نار، فرايت كل شىء منه، حتى رايت تاجا ...الحديث.

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' اُس رات میں نے اپنے اور اُس کے درمیان آگ کا ایک حجاب دیکھا' میں نے اُس میں سے ہر ایک چیز دیکھی' یہاں تک کہ میں نے ایک تاج دیکھا'' الحدیث۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' آپ نے فرمایا:

من قرا ثلث القرآن اعطی ثلث النبوة ... الحديث ... الی ان قال: ومن قرا القرآن كله اعطی النبوة كلها.

''جو شخص ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرے گا' اُسے ایک تہائی نبوت عطا کر دی گئی''۔ آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص پورا قرآن پڑھے گا' اُسے پوری نبوت عطا کر دی گئی''۔

یہ روایت اس سے پہلے والی روایت کی طرح جھوٹی اور گمراہ کن ہے۔

۶۷۹۷- قاسم بن ابراہیم ہاشمی کوفی

اس نے ابونعیم اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار ضعیف راویوں میں کیا گیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نزل جبرائيل على النبی صلی الله عليه وسلم فقال: ان الله قتل بيحيیٰ بن زكريا سبعين الفا وسبعين الفا.

''حضرت جبریل' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے عوض میں ستّر ہزار اور مزید ستّر ہزار لوگوں کو قتل کر دیا تھا''۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: امام حاکم نے ''مستدرک'' میں یہ دو حوالے سے نقل کی ہے' ابونعیم کے حوالے سے یہ الفاظ ہیں:

سبعين الفا وانا قاتل بابن بنتك سبعين الفا وسبعين الفا

''ستّر ہزار لوگوں کو قتل کیا تھا' اور میں آپ کے نواسے کی وجہ سے ستّر ہزار اور مزید ستّر ہزار لوگوں کو قتل کروں گا''۔

تو ان تینوں روایات کو نقل کرنے والے افراد نے' اسے ابونعیم کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان سب پر جرح کی گئی ہے۔

۶۷۹۸- قاسم بن ابراہیم صفار حافظ قمی کدیمی

اس سے بہت سی منکر روایات منقول ہیں۔

۶۷۹۹- قاسم بن احمد دباغ

یہ ایک بزرگ ہے جو 300 ہجری کے بعد نمودار ہوا۔ ابن یونس کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس کی کنیت ابوعمر ہے۔ اس نے یحییٰ بن بکیر سے حدیث روایت کی ہے' میں نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں' اس کا انتقال 375 ہجری

میں ہوا۔

۶۸۰۰- قاسم بن امیہ الحذاء

ابن حبان کہتے ہیں: اس نے حفص بن غیاث کے حوالے سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں' یہ وہی شخص ہے جس نے حفص کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تظهر الشماتة لاخيك فيرحمه ربك ويبتليك.

''تم اپنے بھائی کی کسی شرمندگی والی بات کو ظاہر نہ کرو' ورنہ تمہارا پروردگار اُسے اُس چیز سے نجات نصیب کردے گا اور تمہیں اُس میں مبتلا کردے گا''۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے طور پر اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اُنہوں نے یہ کہا: یہ صدوق ہے' تاہم ''جامع'' میں اس کا نام امیہ بن قاسم منقول ہے۔

۶۸۰۱- قاسم بن رخی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے ایک روایت مسند احمد میں منقول ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

من اخرج صدقة فلم يجد الا بربريا فليردها.

''جو شخص صدقہ نکالتا ہے اور اُس کے لیے صرف کسی بربری کو پاتا ہے' تو وہ اُس صدقہ کو واپس لے جائے''۔

اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی بھی (ضعیف ہے)۔

۶۸۰۲- قاسم بن بہرام

اس کے حوالے سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں جو اس نے ابن منکدر سے نقل کی ہیں۔ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ یہ ہیت کا قاضی تھا' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

اس نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطى معاوية سهما، وقال: هاك حتى تلقاني به في الجنة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر دیا اور فرمایا: تم اسے لے کر آنا' یہاں تک کہ اس سمیت جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا''۔

۶۸۰۳- قاسم بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب حجازی

اس نے آباؤ اجداد کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے' جس میں زیادہ تر منکر روایات ہیں' یہ بات خطیب بغدادی نے بیان کی

ہے۔اس سے جعابی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۰۴- قاسم بن حبیب (ت) تمار

اس نے نزار بن حیان سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ وکیع نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۰۵- قاسم بن حسان (د،س)

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے اور اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے کچھ روایات ذکر کی ہیں۔ محمد بن نصر کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ عشرۃ: الصفرۃ - یعنی الخلوق، وتغییر الشیب، وجر الازار، والتختم بالذھب، والضرب بالکعاب، وعقد التمائم او تعلیقھا، والرقی الا بالمعوذات، والتبرج بالزینۃ لغیر محلھا، وعزل الماء عن محلہ او لغیر محلہ، وفساد الصبی غیر محرمہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو ناپسند کرتے تھے: زردی کو (یعنی خلوق کو) سفید بال تبدیل کرنے کو' تہبند لٹکا کر چلنے کو' سونے کی انگوٹھی پہننے کو' جوے کے تیرے کھیلنے کو اور تعویذ باندھنے اور اُنہیں لٹکانے اور معوذات کے بغیر کسی اور چیز سے دَم کرنے کو اور غیر مناسب طور پر زیب وزینب ظاہر کرنے کو اور پانی کو اُس کے مخصوص مقام سے الگ کرنے کو اور بچے کے تحریم کی مدت تک پہنچنے سے پہلے ہی (مرضعہ کے حاملہ ہونے کی وجہ سے) بچے کے دودھ کو فاسد کرنا''۔

میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور فلفلہ جعفی سے بھی روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے رکین بن ربیع اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۰۶- قاسم بن حسن ہمذانی فلکی

اس نے ابن وہب دینوری سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۶۸۰۷- قاسم بن حکم (ت) عرنی کوفی

یہ فقیہ ہے' اس کی کنیت ابواحمد ہے' یہ ہمدان کا قاضی تھا' اس نے امام ابوحنیفہ اور زکریا بن ابوزائدہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن حسان ازرق' عمرو بن رافع اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس سے استفادہ کے لیے سفر کرنے کا پختہ ارادہ کیا تھا' کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ایک قول کے اس کا انتقال 208 ہجری میں ہوا۔

۶۸۰۸- قاسم بن حکم بن اوس بصری

اس نے ابوعبادہ زرقی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۶۸۰۹- قاسم بن حکم بن اوس انصاری بصری

اس نے معمر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قواریری اور ابن مثنیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا محل صدق ہے۔

۶۸۱۰- قاسم بن داؤد بغدادی

یہ ایک نادر پرندہ ہے' یا شاید اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ ابوبکر نقاش اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے' جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ وہ یہ کہتا ہے: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے چھ ہزار سے زیادہ مشائخ سے روایات نوٹ کی ہے' یہ بات محمد بن ابراہیم بن علاء نے بیان کی ہے۔

۶۸۱۱- قاسم بن رشدین (س)

اس نے مخرمہ بن بکیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابراہیم بن علاء بن منذر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۱۲- قاسم بن سلام بن مسکین

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ساجی بیان کرتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۶۸۱۳- قاسم بن سلام ابوعبید

یہ صاحب تصانیف ہے اور ثقہ اور مشہور ہے۔

۶۸۱۴- قاسم بن سلیمان

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جو ظلم کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ یہ روایت جعفر بن سلیمان نے خلیل بن مرہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۶۸۱۵- قاسم بن سلیم

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حسن بن یوسف بن ابومنتاب رازی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۱۶- قاسم بن عباس (م، د، ت، ق) ہاشمی لہبی مدنی

اس نے نافع بن جبیر سے روایات نقل کی ہے۔ حافظ محمد بن برقی نے اسے لین قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ صدوق اور مشہور ہے۔ یہ قاسم بن عباس بن محمد بن معتب بن ابولہب بن عبد

المطلب ابوالعباس مدنی ہے۔

اس نے عمرو بن عمیر' عبداللہ بن رافع' عبداللہ بن عمیرا ور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس سے بکیر بن اشج اور ابن ابی ذئب نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۸۱۷- قاسم بن عبداللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی

یحییٰ بیان کرتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ عبدالعزیز بن خطاب نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۱۸- قاسم بن عبداللہ (ق) بن عمر عمری مدنی

اس نے ابن منکدر اور عبداللہ بن دینار سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' یہ جھوٹ بولتا تھا اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ایک مرتبہ اُنہوں نے کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا بلغ الماء اربعین قلة لم یحمل الخبث.

''جب پانی چالیس قلے جتنا ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

سفیان نے ابن منکدر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اذا بلغ الماء اربعین قلة لم ینجسه شیء.

''جب پانی چالیس قلے جتنا ہو جائے تو کوئی چیز اُسے نجس نہیں کرتی''۔

یا اس کی مانند کوئی کلمہ ہے۔

۶۸۱۹- قاسم بن عبداللہ (س) بن ربیعہ بن قانف

اس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یعلیٰ بن عطاء کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کیں۔

۶۸۲۰- قاسم بن عبداللہ (ق)

یہ ایک بزرگ ہے' ہنید بن قاسم نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۸۲۱- قاسم بن عبداللہ مکفوف

اس نے سلم خواص سے روایت نقل کی ہے' ابن حبان نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ عمر بن سنان منبجی نے اس کے حوالے سے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے جو سات آسمانوں کے بارے میں ہے۔

۶۸۲۲- قاسم بن عبداللہ بن مہدی اخمیمی

یہ حافظ الحدیث ہے اور ابن عدی کے مشائخ میں سے ایک ہے' اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اس نے ابومصعب زہری سے سماع کیا ہے۔ ابن عدی نے اس کی خدمت میں جانے کے لیے اخمیم کی طرف سفر کیا تھا۔ اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ اس نے اپنے حافظہ کے حوالے سے ہمیں احادیث بیان کی تھیں' اپنی کتاب کے حوالے سے بیان نہیں کی تھیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان (لکم) فی کل جمعة حجة وعمرة، الحجة التهجیر الی الجمعة، والعمرة انتظار العصر بعد الجمعة.

''ہر جمعہ میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب مل سکتا ہے' حج کا ثواب تب ملے گا جب جمعہ کے لیے جلدی جایا جائے اور عمرہ کا ثواب تب ملے گا جب جمعہ کے بعد عصر کا انتظار کیا جائے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت موضوع اور جھوٹی ہے۔

اس سے بھی زیادہ جھوٹی روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا توضا نضح عانته .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے' تو زیر ناف پانی چھڑکتے تھے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ابومصعب اور ابن کاسب کے حوالے سے اس سے زیادہ روایات نقل کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ شاید اس کے پاس ان دونوں حضرات کے حوالے سے منقول تمام روایات موجود تھیں۔

اُنہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مصر کے بعض مشائخ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ اس نے اُن کے حوالے سے تمام روایات نقل کردی ہیں' حالانکہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے زکریا کاتب عمری' زہیر بن عباد اور حرملہ جیسے راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی جو میں اس کا تذکرہ کروں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت میں نے ذکر کردی ہے وہی کافی ہے۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے پانی چھڑکنے والی روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۶۸۲۳- قاسم بن عبدالرحمٰن (عو)' ابوعبدالرحمٰن دمشقی

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کا آزاد کردہ غلام ہے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس نے علی بن یزید کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں اور ان کے بارے میں میری یہ رائے ہیں کہ یہ قاسم کے حوالے سے ہی منقول ہیں (یعنی اسی نے ایجاد کی ہیں)۔ ابن حبان بیان کرتے ہیں: اس نے صحابہ کرام کے حوالے سے معضل روایات نقل کی ہیں۔ اثرم بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ کے سامنے قاسم شامی کی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ اس حدیث کا ذکر کیا گیا:

ان الدباغ طهور "دباغت پاک کردیتی ہے"۔

تو اُنہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا اور قاسم پر تنقید کی' قاسم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فوعظنا موعظة بليغة، فبكى سعد فقال: يا ليتني لم اخلق.فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان كنت خلقت للجنة لان يطول عمرك ويحسن عملك خير لك. وان كنت خلقت للنار وخلقت لك ما النار بالتي يستعجل اليه.

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمیں ایک بلیغ وعظ کیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رونے لگے اور بولے: کاش! میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا' تو تمہاری عمر کا طویل ہونا اور تمہارے عمل کا اچھا ہونا' تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' اور اگر تمہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور اُسے تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے' تو پھر آگ تم تک جلدی نہیں پہنچنی چاہیے"۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: قاسم ابوعبدالرحمٰن اس بات کا دعویدار تھا کہ اُس نے چالیس بدری صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔ اس نے صحابہ کرام کے حوالے سے معضل روایات نقل کی ہیں' اس نے ثقہ راویوں کے حوالے مقلوب روایات نقل کی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کے ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اس نے خود انہیں ایجاد کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین کے حوالے سے کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ نیک اور فاضل شخص تھا' اس نے چالیس مہاجرین اور انصار کا زمانہ پایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: بعض محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

صدقہ بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ جابر بن یزید کے حوالے سے جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا' ہم قسطنطنیہ میں موجود تھے' لوگوں کو دو دو روٹیاں ملتی تھیں' اور یہ ایک روٹی صدقہ کر دیتے تھے اور ایک روٹی کے ذریعہ روزہ رکھتے تھے اور افطاری بھی کرتے تھے۔

ابن سعد اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اس کے انتقال 112 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسی کے طبقہ سے یہ راوی بھی تعلق رکھتا ہے (جس کا ذکر درج ذیل ہے)۔

۶۸۲۴- قاسم بن عبدالرحمٰن (خ،عو) بن عبداللہ بن مسعود ہذلی' ابوعبدالرحمٰن

یہ کوفہ کا قاضی ہے' اس کے حوالے سے اچھی روایات منقول ہیں' جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہیں' اس کے علاوہ مسروق اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابواسحاق سبیعی' شیبانی' ابن ابولیلیٰ' مسعر اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر افراد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ 110 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

۶۸۲۵- قاسم بن عبدالرحمٰن بن مہدی تمیمی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ قاسم بن عبداللہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۸۲۶- قاسم بن عبدالرحمٰن انصاری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' یہ بات ساجی نے اُن کے حوالے سے نقل کی ہے' اُنہوں نے اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع نقل کی ہے:

نهى يوم خيبر عن النظر في النجوم.

''غزوۂ خیبر کے موقعہ پر علم نجوم میں اشتغال اختیار کرنے سے منع کر دیا گیا''۔

ابن مدینی کہتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن انصاری جس کے حوالے سے لاحقی نے زریب بن برتملا کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور یہ روایت صرف اسی مجہول طریقے سے منقول ہے۔

۶۸۲۷- قاسم بن عبدالرحمٰن

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۸۲۸- قاسم بن عبدالرحمٰن

اس نے امام باقر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: محمد بن عبداللہ انصاری نے اس کے حوالے سے دو جھوٹی روایات ہمارے سامنے بیان کی ہیں۔ عیسیٰ بن یونس نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۶۸۲۹- قاسم بن عبدالواحد (ت، دس، ق) بن ایمن

اس نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے آواز سے متعلق حدیث روایت کی ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اُن سے دریافت کیا گیا: کیا اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: سفیان اور شعبہ سے بھی تو استدلال کیا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال جوانی میں ہی ہو گیا تھا۔ ہمام بن یحییٰ' عبدالوارث اور داؤد عطار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے:

فخرت بمال ابى فى الجاهلية، وكان الف، الف اوقية، فقال لى النبى صلى الله عليه وسلم: اسكتى، فانى كنت لك كابى ذرع لام ذرع. ثم انشا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث ان احدى عشرة امراة اجتمعن فى الجاهلية ... وذكر الحديث بطوله.

''میں زمانۂ جاہلیت میں اپنے والد کے مال پر فخر کرتی تھی' جو دس لاکھ اوقیہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم خاموش رہو! کیونکہ میں تمہارے لیے اُسی طرح ہوں' جس طرح ابوزرع' اُم زرع کے لیے تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واقعہ بیان

کرنا شروع کیا کہ زمانہ جاہلیت میں گیارہ عورتیں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک انتہائی جھوٹا واقعہ ایجاد کیا ہے' کیونکہ اپنے زمانہ کے حکمران کے لیے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے واقعات بیان کرے۔

۶۸۳۰- قاسم بن عبدالواحد وزان کوفی

اس نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابوکامل فضیل حجدری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۸۳۱- قاسم بن عثمان بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسحاق ازرق نے اس کے حوالے سے ایک محفوظ متن روایت کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ نقل کیا ہے' لیکن یہ انتہائی منکر ہے۔

۶۸۳۲- قاسم بن علی دوری

یہ ''بارد'' کے نام سے معروف ہے' اس نے حاجب بن ارکین سے روایات نقل کی ہیں' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابن ابوفوارس کہتے ہیں: اس کا مسلک خراب تھا' یہ معتزلی تھا۔

۶۸۳۳- قاسم بن عمر بن عبداللہ بن مالک بن ابوایوب انصاری

اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حالات کے بارے میں' محمد بن منکدر کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' جو کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔ اسحاق ختلی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' لیکن وہ اس کی سند کے عالی ہونے سے خوش نہیں ہیں اور ختلی نامی شخص نے اور بھی عجیب و غریب نقل کی ہوئی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: قاسم نے عبداللہ بن طاؤس' ابن منکدر اور داؤد بن ابوہند سے روایات نقل کی ہیں۔ ختلی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے یوسف بن موسیٰ القطان کی دکان سے متعلق روایت اس سے 224 ہجری میں سنی تھی۔

ابوبکر شافعی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اداء الحقوق وحفظ الامانات دینی ودین النبیین قبلی، ان اللہ جعل قربانکم الاستغفار، وای عبد صلی الفریضة ثم استغفر عشر مرات لم یقم حتی تغفر لہ ذنوبہ ولو کانت مثل رمل عالج وجبال تھامة.

''حقوق کی ادائیگی اور امانت کی حفاظت کرنا' میرا اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کرام کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے

لیے استغفار کو قربت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے اور جو شخص فرض نماز ادا کرنے کے بعد دس مرتبہ استغفار پڑھتا ہے' اُس کے اُٹھنے سے پہلے اُس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اگر چہ وہ ریت کے ٹیلوں اور تہامہ کے پہاڑوں جتنے ہوں''۔

یہ روایت موضوع ہے اور اس میں خرابی کی جڑ قاسم نامی راوی ہے۔

۶۸۳۴- قاسم بن عوف (ق،م) شیبانی

اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کے سامنے قاسم بن عوف کا ذکر کیا تو وہ بولے: شعبہ نے یہ کہا ہے: میں اس کے پاس گیا تھا' پھر یحییٰ نے اپنے سر کو حرکت دی' میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے پھر ہلنا شروع کر دیا' میں نے پھر یحییٰ سے کہا: کیا یہ حدیث میں ضعیف ہے؟ تو وہ بولے: اگر اس کو ضعیف قرار نہ دیا گیا ہوتا تو اس کے حوالے سے روایت نقل کی جاتی۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: قاسم بن عوف اس حدیث کو روایت کرنے کے حوالے سے مشہور ہے جو اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

الحشوش محتضرة . ''(قضائے حاجت کی جگہ پر) حشرات الارض موجود ہوتے ہیں''۔

یہ اُن افراد میں سے ایک ہے' جن کی نقل کردہ حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' اور درست یہ ہے کہ یہ روایت قتادہ کے حوالے سے نضر بن انس سے منقول ہے' قاسم کے حوالے سے زید سے منقول نہیں ہے۔

۶۸۳۵- قاسم بن غصن

اس نے داؤد بن ابو ہند اور مسعر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس نے منکر حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مشہور راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى المغرب وهو صائم حتى يفطر، ولو على شربة من ماء

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے روزہ کے دن مغرب کی نماز' افطاری سے پہلے ادا کر لی ہو' خواہ آپ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے ہی افطاری کر لیں''۔

۶۸۳۶- قاسم بن غنام (د،ت) مدنی

اس نے اپنی بعض نانیوں دادیوں کے حوالے سے سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سئل اى الاعمال افضل ؟ قال: الصلاة لاول وقتها.

''سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو اُس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا''۔

یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس روایت کو کاتبِ لیث نے لیث کے حوالے سے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے قاسم بن غنام سے نقل کیا ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۶۸۳۷- قاسم بن فضل (م،عو) حدانی

اس نے ابونضرہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق ہے۔ ابن مہدی' قطان' احمد' ابن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ مرجئ ہے۔ ابن عمرو عقیلی نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور جو کچھ کہا ہے وہ اس کے کمزور ہونے پر دلالت نہیں کرتا' بلکہ اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

بینما راع یرعی غنما اذ جاء ذئب فاخذ شاة ... الحدیث.

''ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا' اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور اُس نے ایک بکری کو لے لیا''۔

پھر مسلم بن ابراہیم نے یہ کہا ہے: میں قاسم کے پاس موجود تھا' شعبہ اُن کے پاس آئے اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو قاسم نے اُنہیں یہ حدیث سنائی' تو شعبہ نے کہا: شاید آپ نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے سنی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں! ابونضرہ نے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ تو وہ اُس وقت تک خاموش نہیں ہوئے جب تک شعبہ خاموش نہیں ہو گئے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس حدیث کا کچھ حصہ' یا شاید یہ مکمل حدیث' امام ترمذی نے وکیع کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۶۸۳۸- قاسم بن فیاض (د،س) صنعانی

ہشام بن یوسف نے اس سے حدیث روایت کی ہے' کئی حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جن میں عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے ایک روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۶۸۳۹- قاسم بن قطیب بصری

اس نے یونس بن عبید سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ''الذیل'' میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے۔

۶۸۴۰- قاسم بن مالک مزنی (م،ت،س،ق)

یہ صدوق اور مشہور ہے' اس نے عاصم بن کلیب اور مختار بن فلفل سے سماع کیا ہے۔ عجلی' ابن عمار موصلی اور امام ابوداؤد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حسن بن عرفہ نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے' صرف ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

كان يتعوذ من اعين الجن والانس حتى نزلت المعوذتان.

''نبی اکرم ﷺ پہلے جنوں اور انسانوں کی نظر لگنے کا دَم کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ معوذتان نازل ہوگئیں''۔

امام ابوحاتم نے یہ بھی کہا ہے: یہ صالح ہے' اس میں کوئی حرج نہیں' لیکن یہ متین نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اذا كنتم (ثلاثة) في سفر فامروا احدكم، فذاك امير امره رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''جب تم سفر کے دوران تین لوگ ہو' تو اپنے میں سے ایک کو امیر مقرر کردو' یہ وہ امیر ہوگا' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ اسے مقرر کیا جائے''۔

اس روایت کو ایک جماعت نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

۶۸۴۱- قاسم بن محمد بن حماد دلال

اس نے ابوبلال اشعری اور دیگر حضرات کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۸۴۲- قاسم بن محمد بن حمید معمری

اس نے جعد بن درہم کا قربانی والا واقعہ روایت کیا ہے' قتیبہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب اور خبیث ہے۔ عثمان دارمی کہتے ہیں: یہ اُس طرح نہیں ہے جیسا یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے' میں نے بغداد میں اسے پایا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے کہ اس کے حوالے سے جعد والے واقعہ کے علاوہ اور کچھ منقول نہیں ہے۔ ابوبکر اعین' حسن بن صباح اور قتیبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 228 ہجری میں ہوا۔

۶۸۴۳- قاسم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی طالبی

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' جہاں اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی تھی۔

۶۸۴۴- قاسم بن محمد فرغانی

اس نے ابوعاصم نبیل سے روایات نقل کی ہیں' حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا اور انتہائی فحش طریقہ سے ایجاد کرتا تھا۔

۶۸۴۵- قاسم بن محمد بن ابوشیبہ عبسی

یہ دو حافظانِ حدیث ابوبکر بن ابوشیبہ اور عثمان بن ابوشیبہ کا بھائی ہے۔ اس نے ابن علیہ اور عبداللہ بن ادریس، جبکہ اس سے امام ابو زرعہ اور امام ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں' لیکن پھر ان دونوں حضرات نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا' اس سے حدیث روایت کرنے والے آخری شخص امام ابویعلیٰ ہیں۔ اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے اپنے چچا قاسم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اے میرے بھتیجے! تمہارا

چچا ضعیف ہے۔

قاسم نامی اس راوی کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من اراد ان یدخل جنة ربی التی غرسھا فلیحب علیا.

''جو شخص میرے پروردگار کی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو جسے پروردگار نے پیدا کیا ہے تو اُسے علی سے محبت رکھنی چاہیے''۔

۶۸۴۶- قاسم بن محمد بن حفص

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''مجہول'' ہے اور اس کا والد تابعی ہے لیکن اس کا والد بھی مجہول ہے۔

۶۸۴۷- قاسم بن محمد (س) بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی

اس نے اپنا چچا ابوبکر سے روایات نقل کی ہیں یہ معروف نہیں ہے حبیب بن ابوثابت نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۴۸- قاسم بن محمد

اس نے ابوادریس خولانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن سلیمان نے روایت نقل کی ہے جو ماضی بن محمد کا استاد ہے۔

۶۸۴۹- قاسم بن مطیب

اس نے ابوملیح ہذلی سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ ترک کیے جانے کا مستحق ہے۔ صعق بن حزن اور اہلِ عراق نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ کم روایات نقل کرنے کے باوجود غلطی کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس سے ایسی روایات منقول ہے جو اس نے حضرت انس حسن بصری اور زید بن اسلم سے روایت کی ہیں جبکہ اس سے حجاج بن نصیر صعق بن حزن اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اس کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں روایت نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں جمعہ کے دن شیشہ دیکھنے کا ذکر ہے۔

۶۸۵۰- قاسم بن معتمر

اس نے نافع بن جبیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۸۵۱- قاسم بن مندہ اصبہانی

اس نے سلیمان شاذکونی سے روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۶۸۵۲- قاسم بن مہران

اس نے ابوزبیر سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوحمدان

ہے' جو ہیت کا قاضی تھا' حسن بن عبداللہ رقی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۵۳- قاسم بن مہران

اس نے عمرو بن شعیب سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے صرف سلیمان بن عمرو نخعی نے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۵۴- قاسم بن مہران (ق)

اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا اُن سے سماع ثابت نہیں ہے' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے۔ اس سے موسیٰ بن عبیدہ نے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایسے غریب مؤمن سے محبت کرتا ہے جو صاحبِ عیال ہو اور مانگنے سے بچتا ہو''۔

۶۸۵۵- قاسم بن مہران (م، س، ق) قیسی

یہ ہشیم کا ماموں ہے اور ثقہ ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے' جو اس نے ابورافع صائغ سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے شعبہ اور عبدالوارث نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث قبلہ کی طرف رُخ کر کے تھوکنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

۶۸۵۶- قاسم بن نافع (ق) مدنی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حجاج بن ارطاۃ اور ایک جماعت سے نقل کی ہے' جبکہ اس سے دو آدمیوں نے روایات نقل کی ہیں: محمد بن حسن بن زبالہ اور ابن کاسب۔

۶۸۵۷- قاسم بن نوح انصاری

یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۸۵۸- قاسم بن نصر سامری طباخ

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے ایک عجیب و غریب جھوٹی روایت منقول کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

النية الصادقة معلقة بالعرش، فاذا صدق العبد نيته تحرك العرش، فيغفر له.

''سچی نیت عرش کے ساتھ لٹک جاتی ہے' جب بندہ اپنی نیت کو سچ کر دیتا ہے' تو عرش حرکت کرتا ہے اور اُس بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

علی بن عمرو اور حریری نے اس سے سماع کیا ہے۔

۶۸۵۹- قاسم بن ہانی اعمیٰ مصری

عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے اس نے لیث بن سعد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۰- قاسم بن زید (ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا اور یہ روایت منقطع ہے اس سے صرف ابن جریج نے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۱- قاسم بن یزید بن عبداللہ بن قسیط

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے عقیلی نے اُس روایت کو ''معلل'' طرق سے نقل کیا ہے۔
حمیدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الحق بعدی مع عمر حیث کان

''میرے بعد حق ''عمر'' کے ساتھ ہوگا خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو''۔

حمیدی نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

عن الفضل بن عباس۔ ''یہ روایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے''۔

پھر عقیلی نے اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اُن کے بھائی حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

جاء نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت الیہ فوجدتہ موعوکا قد عصب راسہ فاخذ بیدی، واخذت بیدہ، فاقبل حتی جلس علی المنبر، ثم قال: ناد فی الناس.فصحت فی الناس، فاجتمعوا، فقال: اما بعد ایھا الناس فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو، الا وانہ قد دنا منی خلوف بین اظھرکم، فمن کنت جلدت لہ ظھرا فھذا ظھری فلیستقد منہ، ومن کنت شتمت لہ عرضا فھذا عرضی فلیستقد منہ، ومن کنت اخذت لہ مالا فھذا مالی فلیاخذ منہ، ولا یقولن رجل انی اخشی الشحناء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الی ان قال: ثم نزل، فصلی الظھر، ثم رجع الی المنبر، فاعاد بعض مقالتہ.فقام رجل، فقال: عندی ثلاثۃ دراھم غللتھا فی سبیل اللہ.قال: فلم غللتھا ؟ قال: کنت محتاجا.

قال: خذھا منہ یا فضل.وقام آخر فقال: ان لی عندک یا نبی اللہ ثلاثۃ دراھم.قال: اما انا لا نکذب

قائلا ولا نستحلفه.اعطه يا فضلء فقام رجل آخر، فقال: يا رسول الله، انی لكذاب، وانی لفاحش، وانی لنئوم.وقال: اللهم ارزقه صدقا، واذهب عنه من النوم.

ثم قام آخر، فقال: انی لكذاب، وانی لمنافق، وما شیء الا قد جئته .فقال عمر: فضحت نفسك.فقال النبی صلی الله عليه وسلم: فضوح الدنيا يا عمر، اهون من فضوح الآخرة، اللهم ارزقه صدقا، وايمانا، وصير امره الی خير.فقال عمر كلمة، فضحك رسول الله صلی الله عليه وسلم، وقال: عمر معی وانا مع عمر والحق بعدی مع عمر حيث كان.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' میں نکل کر آپ کے پاس آیا تو میں نے پایا کہ آپ کو بخار ہوا ہے اور آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی ہے' آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں نے آپ کا دست مبارک پکڑا' پھر آپ تشریف لائے' یہاں تک کہ منبر پر تشریف فرما ہوئے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو! میں نے اعلان کیا تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں تمہارے سامنے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور تمہارے درمیان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو میرے بہت قریب ہوئے' تو جس شخص کی پشت پر میں نے کوڑا لگایا ہو (یعنی زیادتی کے طور پر ایسا کیا ہو) تو میری پشت موجود ہے' وہ مجھ سے بدلہ لے لے' جس شخص کو میں نے بُرا بھلا کہا ہو تو میں سامنے موجود ہوں وہ بدلہ لے لے' جس شخص کا مال میں نے لے لیا ہو تو میرا مال موجود ہے وہ اسے حاصل کر لے' کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ سوچے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کسی ناراضگی کا اندیشہ ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُترے' پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ نے اپنی گفتگو کو جاری رکھا تو ایک صاحب کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس تین ایسے درہم ہیں' جنہیں میں نے اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں سے) خیانت کے طور پر لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ خیانت کیوں کی تھی؟ اُس نے عرض کی: میں محتاج تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فضل! وہ تم اس سے حاصل کر لو۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے آپ سے تین درہم لینے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کسی بھی کہنے والے کی بات کو نہ تو غلط قرار دوں گا اور نہ ہی اُس سے قسم لوں گا' اے فضل! یہ تم اسے ادا کر دو۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جھوٹ بھی بولتا ہوں' میں فحش بھی ہوں اور بہت زیادہ سوتا بھی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے سچائی عطا کر دے اور اس کی نیند کو اس سے رخصت کر دے! پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: میں جھوٹ بھی بولتا ہوں اور میں منافق بھی ہوں اور میں نے ہر گناہ کیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنے آپ کو رسوائی کا شکار کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے زیادہ آسان ہے' اے اللہ! اسے سچائی عطا کر دے' ایمان عطا کر دے اور اس کے معاملہ کو بھلائی کی طرف پھیر دے! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' آپ نے ارشاد فرمایا: عمر میرے ساتھ ہے اور میں عمر کے

ساتھ ہوں اور حق میرے بعد عمر کے ساتھ ہوگا' خواہ عمر جہاں بھی ہو''۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ روایت عطاء بن یسار سے بھی منقول ہے اور عطاء بن ابی رباح سے منقول حدیث کے حوالے سے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور عطاء بن یسار سے منقول ہونے کے طور پر بھی اس کی کوئی اصل نہیں ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ عطاء خراسانی ہو گا' کیونکہ اُسی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ ایجاد کیا ہوا جھوٹ ہے' یحییٰ بن صیرفی اور ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۲- قاسم' ابونوح

فطر بن خلیفہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے' جو مجہول ہے۔

۶۸۶۳- قاسم کنانی

اس نے ابن مسیب سے روایت نقل کی ہے' اسی طرح (درج ذیل راوی)

۶۸۶۴- قاسم سلمی

اس نے ابوزناد سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے مسعر نے روایت نقل کی ہے' اسی طرح (درج ذیل راوی)

۶۸۶۵- قاسم جعفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے میمون بن مہران کے حوالے سے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

الخيار بعد الصفقة، ولا يحل للمسلم ان يغبن مسلما.

''سودے کے بعد اختیار برقرار ہوتا ہے اور مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کے ساتھ دھوکا کرے''۔

یہ روایت ابن ابوشیبہ نے وکیع کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور اس کے باپ کی طرح اس راوی کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۸۶۶- قبیصہ بن حریث (د،س،ق)

اس نے حضرت سلمۃ بن محبق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من زنی بامة امراته. ''جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرے''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۶۸۶۷- قبیصہ بن عقبہ (ع) کوفی

یہ سفیان ثوری کا شاگرد ہے' یہ صدوق اور جلیل القدر ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن ثوری سے نقل کرنے میں ثقہ نہیں

ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے' یہ "ثقہ" ہے اور نیک ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سفیان کے علاوہ ہر ایک راوی سے روایت نقل کرنے میں یہ "ثقہ" ہے۔ امام ابوزرعہ سے ابونعیم اور قبیصہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: قبیصہ ان دونوں میں افضل ہے اور ابونعیم ان دونوں میں زیادہ ثقہ ہے۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے محدثین میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو کسی حدیث کو یاد کرنے کے بعد بعینہٖ اُنہی الفاظ میں بیان کر دے' اُس میں کوئی تبدیلی نہ کرے' صرف قبیصہ اور ابونعیم' سفیان سے حدیث روایت کرتے ہوئے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا یحییٰ حمانی' شریک سے حدیث روایت کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے' یا علی بن جعد روایت نقل کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے۔

اسحاق بن یسار کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی بزرگ نہیں دیکھا' جو قبیصہ سے بڑا حافظ الحدیث ہو۔

ابن قطان بیان کرتے ہیں: عبدالحق نے اپنی کتاب "احکام" میں قبیصہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' وہ اس کے درپے نہیں ہوئے' حالانکہ محدثین کے نزدیک اس شخص نے بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ محدثین کے نزدیک یہ شخص قابل استدلال ہے اور ثقہ ہے' اگرچہ اس سے غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یحییٰ بن آدم ہر اُس شخص سے زیادہ کمسن ہے' جس نے سفیان سے سماع کیا ہے۔ یحییٰ بن آدم یہ کہتے ہیں کہ قبیصہ مجھ سے بھی دو سال چھوٹے ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ کم عمر شخص تھا' اس لیے اس نے ضبط نہیں کیا' ویسے یہ نیک اور ثقہ شخص ہے اور اس کے پاس ہے بھی کیا' اس سے مراد یہ تھی کہ اُس نے کوئی زیادہ روایات نقل نہیں کی ہیں۔ فریابی سے دریافت کیا گیا: کیا تم نے قبیصہ کو سفیان کے پاس دیکھا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! یہ کم سن تھا۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر بیان کرتے ہیں: اگر قبیصہ' نخعی کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کر دے' تو ہم قبول کر لیں گے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: عقدی' قبیصہ اور ابوحذیفہ حدیث کو یاد نہیں کرتے تھے' یہ بعد میں یاد کیا کرتے تھے۔ ہناد جب قبیصہ کا ذکر کرتے تھے' تو رو پڑتے تھے اور کہتے تھے: یہ ایک نیک شخص ہے۔

عبدالرحمٰن بن داؤد فارسی بیان کرتے ہیں: میں نے حفص بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے قبیصہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' میں نے اُسے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا' وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے ایک تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قبیصہ کہتے ہیں: میں سولہ برس کی عمر میں سفیان ثوری کی محفل میں شریک ہوا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے یونس بن ابواسحاق' عیسیٰ بن طہمان' مالک بن مغول اور عاصم بن محمد عمری سے سماع کیا ہے۔ جبکہ اس سے امام بخاری' امام احمد' ان کے استاد حفص بن عمر' عبد بن حمید اور امام ابوزرعہ نے سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 215 ہجری میں ہوا۔

۶۸۶۸- قبیصہ بن مسعود

یا شاید مسعود بن قبیصہ' اس نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں' یہ "مجہول" ہے۔

۶۸۶۹- قبیصہ بن ہلب (د، ت، ق)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے' سماک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل

نہیں کی۔ عجلی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دینے کے ہمراہ اس کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے۔

(قتادہ، قتیبہ، قتیر، قحافہ)

۶۸۷۰- قتادہ بن دعامہ (ع) سدوسی

یہ حافظ الحدیث اور ثقہ اور ثبت ہے، تاہم یہ تدلیس کرتا ہے اور اس پر یہ الزام ہے کہ یہ قدریہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے، یہ بات یحییٰ بن معین نے بیان کی ہے، لیکن اس کے باوجود "صحاح" کے مصنفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں، بطورِ خاص اُس وقت جب یہ "حدثنا" کے ساتھ حدیث بیان کرے، اس کا انتقال ادھیڑ عمری میں ہوا تھا۔

۶۸۷۱- قتادہ بن رستم طائی ابراہیم بن محمد عسکری

عبید بن آدم عسقلانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الویل کل الویل لمن ترک عیاله بخیر وقدم علی ربه بشر.

"ہر طرح کی بربادی اُس شخص کے لیے، جو اپنے گھر والوں کو خیریت کے ساتھ چھوڑ کر جائے اور جب اُس کا پروردگار اُسے واپس لے کے آئے، تو اُسے بُری صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے"۔

یہ بات معنوی طور پر درست ہونے کے باوجود حدیث ہونے کے حوالے سے موضوع ہے، اس روایت کو قتادہ بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جو مجہول شخص ہے۔

۶۸۷۲- قتیبہ بن سعید تیمی

یہ قتیبہ بن سعید ثقفی نہیں ہے، یہ ایک بزرگ ہے، جس نے یحییٰ بن ابوانیسہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۶۸۷۳- قتیبہ، ابومحمد

اس نے شیبان سے روایات نقل کی ہیں، یہ "مجہول" ہے، اسی طرح اس کا استاد بھی مجہول ہے اور وہ قتیبہ ذمی ہے۔

۶۸۷۴- قتیر

یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا دربان ہے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی؟ ایک قول کے مطابق اس کا نام قنبر یعنی نون کے ساتھ ہے۔

۶۸۷۵- قحافہ

اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' نمیر قینی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(قدامہ' قران)

۶۸۷۶- قدامہ بن عبداللہ

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۷۷- قدامہ بن محمد (س) مدنی

اس نے اپنے والد اور مخرمہ بن بکیر سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے' یہ قدامہ بن محمد بن قدامہ بن خشرم ہے۔ عثمان بن معبد' فضل بن سہل اعرج نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

سعد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں: قدامہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من سنن المرسلين الحلم والحياء ، والحجامة والسواك، والتعطر وكثرة الازواج.

''رسولوں کی سنتوں میں یہ چیزیں شامل ہیں: بردباری' حیاء' پچھنے لگوانا' مسواک کرنا' عطر لگانا اور زیادہ شادیاں کرنا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی احادیث منقول ہیں' جو محفوظ نہیں ہیں۔

۶۸۷۸- قدامہ بن موسیٰ (م، د، ت) بن عمر بن قدامہ بن مظعون مدنی

اس نے ایوب بن حصین سے جبکہ اس سے وہیب' دراوردی نے روایات نقل کی ہیں' جو صبح صادق طلوع ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ' کسی بھی قسم کے نفل ادا کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے' امام بخاری اور ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی حالت کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' لیکن جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو یہ حجت شمار نہیں ہوگا۔

۶۸۷۹- قدامہ بن نعمان

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور اس کی نقل روایت جھوٹی ہے اور اس تک جانے والی اُس کی سند بھی تاریک ہے۔

۶۸۸۰- قدامہ بن وبرہ (د، س)

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا سماع مستند نہیں ہے' یعنی وہ روایت جو جمعہ میں شریک نہ ہو سکنے والے شخص کے بارے میں ہے کہ اُسے ایک دینار

صدقہ کرنا چاہیے۔ امام احمد فرماتے ہیں: قدامہ کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عثمان دارمی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" ہے۔

۶۸۸۱- قران بن تمام (د،مُ،ت،س) کوفی

اس نے سہیل بن ابوصالح اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد ابن عرفہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال ہشیم سے پہلے ہو گیا تھا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ ابن سعد نے اپنی کتاب "طبقات" میں یہ بات بیان کی ہے: بعض محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے جانوروں کا تاجر جانوروں کا مالک تھا جو انہیں فروخت کیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔

۶۸۸۲- قران بن محمد فزاری

یہ واقدی کے مشائخ میں سے ایک ہے یہ "مجہول" ہے۔

(قرثع، قرصافہ، قرظہ)

۶۸۸۳- قرثع ضبی (د،س،ق)

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علقمہ اور سہم بن منجاب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں جن میں ثبت راویوں نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے اس کا عادل ہونا بھی ظاہر نہیں ہو سکا تو اس کے حوالے سے عدول کے طریقہ کو اختیار کیا جائے گا تاکہ اس سے استدلال کیا جا سکے تاہم میرے نزدیک یہ اس بات کا مستحق ہے کہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے اجتناب کیا جائے۔

۶۸۸۴- قرصافہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس خاتون سے سماک نے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس خاتون کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۶۸۸۵- قرظہ (س)

اس نے عکرمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حبشیوں کے کرتب دکھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اسرائیل نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۸۶- قرظہ بن ارطاۃ

یہ ابواسحاق کا استاد ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

(قرفہ‘ قرہ)

۶۸۸۷- قرفہ (م، عو) بن بہیس‘ ابودہماء

یہ تابعی ہے‘ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ حمید بن ہلال کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۶۸۸۸- قرہ بن بشر

اس نے ابوبردہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۸۹- قرہ بن زبید مدنی

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۸۹۰- قرہ بن سلیمان

اس نے ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں‘ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۶۸۹۱- قرہ بن ابوصہباء

یہ معتمر بن سلیمان کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۹۲- قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیوئیل

امام مسلم نے اس کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس نے زہری اور یزید بن ابوحبیب سے روایت نقل کی ہے‘ جبکہ اس سے لیث‘ ابن وہب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 147 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: امام اوزاعی نے قرہ نامی شخص کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۸۹۳- قرہ بن ابوقرہ

یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے حدیث روایت کی ہے‘ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۸۹۴- قرہ بن موسیٰ الہجیمی

اس نے ابوجری سے روایت نقل کی ہے‘ قرہ بن خالد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۸۹۵- قرہ عجلی

اس نے عبدالکریم بن قعقاع سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(قرط)

۶۸۹۶- قرط بن حریث باہلی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ہم نے اس سے حدیث نوٹ کی تھی' اس نے ہمیں قدریہ فرقہ کے نظریات کی دعوت دی اور یہ کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو ان گناہوں سے پاک قرار دیتے ہیں۔

(قریب' قریش' قرین' قزعہ)

۶۸۹۷- قریب بن اصمع

یہ اصمعی کا والد ہے' عمرو بن عاصم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۸۹۸- (صح) قریش بن انس (خ، م، د، ت، س)

اس نے ابن عون اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق اور مشہور ہے۔ یحییٰ بن معین' امام نسائی اور ابن مدینی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ انتقال سے چھ سال پہلے تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مرنے سے چھ سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ صدوق بزرگ تھا' تاہم آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' یہاں تک کہ اسے یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟

اس کا اختلاط چھ سال تک باقی رہا اور اس کی نقل کردہ روایات میں منکر روایات موجود ہیں' جو اس کی سابقہ روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔ جب یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اس کی نقل کردہ احادیث میں سے درست روایات کو دوسری روایات سے ممتاز نہیں کیا جا سکتا' تو پھر اس سے روایت کرنا اُس وقت جائز نہیں ہو گا' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔ لیکن جب اس کی ثقہ راویوں نے موافقت کی ہو' تو اُن روایات میں اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقد السیر بین اصبعین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دو انگلیوں کے درمیان بدن چھیدنا کیا جائے''۔ یہ روایت منکر ہے۔

۶۸۹۹- قرین بن سہل (م) بن قرین

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ابن ابوذئب سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور اس کا باپ کوئی چیز نہیں

ہے۔ اس نے ابن ابوذئب کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے:

لا هم الا هم الدين، ولا وجع الا وجع العين.

"قرض کی پریشانی کے علاوہ اور کوئی پریشانی نہیں ہے اور آنکھ کی تکلیف کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں ہے"۔

۶۹۰۰- قزعہ بن سوید (ت، ق) بن حجیر باہلی بصری

اس نے اپنے والد ابن منکدر اور ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتیبہ مسدد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے قزعہ کے بارے میں یحییٰ بن معین کے دو اقوال ہیں ایک مرتبہ انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک مرتبہ اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے ابن عدی نے اُن کا ساتھ دیا ہے۔

اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے جو اس نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا، ولكن الله اتخذ صاحبكم خليلا، ابو بكر وعمر مني بمنزلة هارون من موسى.

"اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا، تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے آقا کو خلیل بنالیا ہے ابوبکر اور عمر کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی"۔

یہ روایت کئی راویوں نے قزعہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۹۰۱- قزعہ (س) مکی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے عکرمہ سے، جبکہ اس سے زیاد بن سعد نے روایت نقل کی ہے امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(قشیر، قطبہ، قطن)

۶۹۰۲- قشیر بن عمرو (د)

داؤد بن ابوہند اور نضر بن مخراق نے اس سے حدیث روایت کی ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۶۹۰۳- قطبہ بن علاء بن منہال ابوسفیان غنوی کوفی

اس نے ثوری اور اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن اسماعیل صائغ، قاسم بن محمد، یہ دونوں حضرات عقیلی کے استاد ہیں نے روایات نقل کی ہیں ان دونوں حضرات نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ماذئبان ضاریان فی حظیرة وثیقة یاکلام ویفرسان باسرع فیهما من حب الشرف والمال فی دین المسلم.

''اگر دو بھوکے بھیڑیے بندھی ہوئی بکریوں کے ریوڑ کے اندر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اُنہیں کھا سکیں اور چیر پھاڑ کر سکیں تو وہ اُن کو اتنا زیادہ نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا شرف اور مال کی محبت مسلمان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے''۔

امام بخاری فرماتے ہیں: قطبہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا اور اس وجہ سے یہ اس راستے سے ہٹ گیا کہ اس سے استدلال کیا جائے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۹۰۴- قطن بن ابراہیم قشیری نیشاپوری (س)

اس نے حفص بن عبداللہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک صدوق بزرگ ہے۔ امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے حدیث نقل کرنے سے اعراض کیا ہے' اس کے حوالے سے ایسی حدیث منقول ہے' جسے منکر قرار دیا گیا ہے۔ اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ امام نسائی نے اس کے حوالے سے روایت بھی نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ اپنی تحریر سے حدیث روایت کرے' تو پھر اس کی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو حامد بن شرقی اور ایک گروہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کا انتقال 261 ہجری میں ہوا۔

محدثین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ایما اهاب دبغ فقد طهر.

''جب بھی چمڑے کی دباغت کر لی جائے' تو وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

ایک قول کے مطابق یہ حدیث اس نے محمد بن عقیل سے چوری کی تھی' لوگوں نے اس کی اصل کا اس سے مطالبہ کیا تو اس نے ایک جزء نکالا' جہاں ایک حاشیہ میں اس نے اس حدیث کو نوٹ کیا تھا' اسی لیے امام مسلم نے اسے ترک کر دیا تھا۔

۶۹۰۵- قطن بن سعیر بن خمس

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ایک بُرا شخص ہے جس پر ایک قبیح معاملہ کا الزام ہے۔

۶۹۰۶- قطن بن صالح دمشقی

اس نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے' ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۶۹۰۷- قطن بن نسیر (م، د، ت)' ابو عباد غبری بصری

اس نے جعفر بن سلیمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد' امام ابویعلیٰ اور متعدد افراد نے روایات

نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم نے اس پر شدید تنقید کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا' پھر اُنہوں نے اس کے حالات کے آخر میں یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے:

کان لا یدخر شیئا "نبی اکرم ﷺ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے"۔

یہ روایت جعفر بن سلیمان کے حوالے سے منقول ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حدیث قتیبہ کے حوالے سے معروف ہے' جسے قطن نے اُس سے چوری کرلیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ گمان اور وہم ہے' ورنہ قطن نامی راوی نے جعفر بن سلیمان کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ روایت اُنہوں نے قیس بن حفص دارمی کے حوالے سے جعفر سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیسال احدکم ربه حاجته (حتی) فی شسع نعله اذا انقطع.

"آدمی کو چاہیے کہ اپنی ہر ضرورت اپنے پروردگار سے مانگے' یہاں تک کہ جب اُس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُسی سے مانگے"۔

یہ روایت قواریری نے جعفر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' قواریری کو اس بارے میں کہا گیا کہ ہمارے شیخ نے تو اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا تھا' تو قواریری نے کہا: یہ بات جھوٹی ہے' یعنی اس کا موصول ہونا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی نے ابوداؤد کے حوالے سے قطن سے نقل کیا ہے۔

۶۹۰۸- قطن' ابوہیثم

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

(قعقاع' قنان' قنبر' قیس)

۶۹۰۹- قعقاع بن شور

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۶۹۱۰- قنان بن عبداللہ نہمی

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے' جو اس نے تابعین سے نقل کی ہے۔ جیسے محمد بن سعد بن ابی وقاص اور دیگر تابعین۔ اس سے ابن فضیل اور ابومعاویہ نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۹۱- قنبر

(یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہے) اس کی حدیث ثابت نہیں ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کی عمر

زیادہ ہوگئی تھی' یہاں تک کہ اسے پتا نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے' یا کیا روایت کر رہا ہے؟

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: قنبر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' پھر انہوں نے اس کے حالات نقل کیے ہیں۔

۶۹۱۲- قیس بن بشر (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' ان دونوں (باپ' بیٹا) کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ابن حنظلیہ سے روایت نقل کی ہے' ہشام بن سعد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس سے یہ روایت منقول ہے:

نعم العبد خريم لولا طول جمته واسبال ازاره ... الحديث.

''خریم ایک اچھا آدمی ہے' اگر اس کے بال زیادہ لمبے نہ ہوں اور یہ تہبند کو لٹکا کر نہ رکھے''۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' میرے علم کے مطابق ہشام کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۶۹۱۳- قیس بن ثابت (د) بن قیس بن شماس

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اس سے روایت نقل کی ہو' صرف اس کے بیٹے عبدالخبیر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۱۴- (صح) قیس بن ابوحازم (ع)

اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ اور حجت ہے۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ صحابی بھی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ علی بن عبداللہ نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ منکر الحدیث ہے' پھر انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں' جنہیں انہوں نے منکر قرار دیا ہے' لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے' بلکہ وہ روایات ثابت شدہ ہیں' اور اسے اس بات کی وجہ سے منکر قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' کیونکہ اس سے نقل ہونے والی روایات کافی زیادہ ہیں۔ اُن میں سے ایک روایت وہ ہے' جو ''حوب'' کے کتوں کے بارے میں ہے۔

یعقوب سدوسی بیان کرتے ہیں: ہمارے محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' بعض حضرات نے اس پر تنقید کی ہے اور کہا ہے: اس سے منکر روایات منقول ہیں اور جن روایات کو اس نے انفرادی طور پر نقل کیا ہے' انہیں غریب قرار دیا گیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تھی' یہاں تک کہ یعقوب نے یہ کہا ہے: مشہور یہ ہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم قرار دیتا تھا۔ بعض محدثین نے' جنہوں نے اس کے حوالے سے روایات کی ہیں' اُس کی سند کو مستند ترین سند قرار دیا ہے' اسماعیل بن خالد کہتے ہیں: یہ ثبت تھا' وہ یہ کہتے ہیں: اس کی عمر زیادہ ہوئی تھی' یہاں تک کہ ایک سو سال سے زیادہ ہوگئی تھی' پھر یہ خرافات بیان کرنے لگا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محدثین نے اس سے استدلال کرنے پر اتفاق کیا ہے اور جس نے اس کے بارے میں

کلام کیا ہے اُس نے خود کو اذیت دی ہے ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں اور خواہش نفس ترک کرنے کا سوال کرتے ہیں۔
معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: قیس نامی شخص زہری سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔

خلیفہ اور ابو عبید نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی کا انتقال 98 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۹۱۵- قیس بن حصین کعبی

ابن ابوحاتم نے اس کے حالات نقل کیے ہیں یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۹۱۶- قیس بن ربیع

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے اس کے حوالے سے ایک ایسی حدیث منقول ہے جسے منکر قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۱۷- قیس بن ربیع (د،ت،ق) اسدی کوفی

یہ علم کے ماہرین میں سے ایک ہے اپنی ذات کے حوالے سے صدوق ہے لیکن اس کا حافظہ خراب تھا شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے۔

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کا محل صدق ہے لیکن یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد سے دریافت کیا گیا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کیوں کر دیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں تشیع پایا جاتا تھا اور یہ بکثرت غلطیاں کرتا تھا اور اس سے منکر احادیث بھی منقول ہیں۔ وکیع اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ قراد بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم کوفہ کے جس بھی شیخ کے پاس آئے تو ہم نے یہ پایا کہ قیس ہم سے پہلے اس تک پہنچ چکا ہے ہم اُسے قیس جوال کا نام دیتے تھے۔ عمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کوفہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس نے قیس سے زیادہ حدیث کو طلب کیا ہو۔

معاذ بن معاذ بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: کیا تم نے یحییٰ بن سعید قطان کو دیکھا ہے؟ وہ قیس بن ربیع کے بارے میں کلام کرتا ہے! اللہ کی قسم! اُسے اس بات کا حق نہیں ہے۔ ابو قتیبہ کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا کہ تم پر لازم ہے کہ قیس بن ربیع کے پاس رہو۔
عثمان بن خرزاد بیان کرتے ہیں: حمانی نے مجھ سے کہا: ایک دن میں قیس بن ربیع کی تلاش میں نکلا تو وکیع اور ابو غسان نے اس کو گھر میں داخل کیا ہوا تھا اور اُس سے سماع کر رہے تھے۔ میں نے پتھر اکٹھے کیے اور اُنہیں مارنے لگا یہاں تک کہ اُنہوں نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔

شریک کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جس دن قیس بن ربیع کو دفن کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: اس نے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

ابن حبان بیان کرتے ہیں: میں نے قیس کی نقل کردہ روایات کی' قدماء اور متاخرین کی روایات سے تحقیق کی اور اُن کی تلاش کی تو میں نے اسے صدوق اور مامون پایا ہے' اُس وقت جب یہ نوجوان تھا' لیکن جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو اس کا حافظہ خراب ہوگیا' اور یہ اپنے بُرے بیٹے کی آزمائش میں مبتلا ہوا' جو اسے الفاظ (غلط طور پر) بتاتا تھا۔

عفان بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو قیس کا ذکر کرتے ہوئے سنا' مجھے پتا نہیں چل سکا کہ اس میں خرابی کیا ہے' جب میں کوفہ آیا اور اس کے پاس آیا اور اس کی محفل میں بیٹھا تو اس کا بیٹا اسے تلقین کر رہا تھا۔ ابن نمیر بیان کرتے ہیں: اس کا ایک بیٹا تھا' جو خرابی کی جڑ ہے' محدثین نے اس کی تحریروں کا جائزہ لیا ہے' تو اُنہوں نے اس کی روایت کو منکر قرار دیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بیٹے نے اُن روایات کو تبدیل کیا ہے۔ ابوداؤد طیالسی بیان کرتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یحییٰ کے حوالے سے کون مجھے معذور قرار دے گا! یہ احول' قیس بن ربیع سے راضی نہیں ہے۔ ایک مرتبہ وکیع نے یہ کہا: قیس بن ربیع نے ہمیں حدیث بیان کی' باقی مدد اللہ سے ہی لی جاسکتی ہے۔

عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں: میں بصرہ میں امام ابوداؤد کی محفل میں موجود تھا' اُنہوں نے قیس بن ربیع کا ذکر کیا تو لوگوں نے کہا: ہمیں اُس کی ضرورت نہیں ہے' تو امام ابوداؤد نے فرمایا: تم لوگ نوٹ کرو' کیونکہ اُس کے حوالے سے میرے سینے میں سات ہزار روایات موجود ہیں۔

محمد بن عبید طنافسی بیان کرتے ہیں: قیس بن ربیع کو ابوجعفر نے مدائن کا عامل مقرر کیا تھا' تو یہ عورتوں کو اُن کی چھاتیوں سے لٹکا دیتا تھا اور اُن پر زنبور چھوڑ دیتا تھا۔ ہمارے نزدیک قیس' سفیان سے کم نہیں ہے۔ لیکن جب یہ حکمران بنا' تو اس نے ایک شخص پر حد جاری کی' جس کے نتیجہ میں وہ مرگیا' اس سے اس کا معاملہ بجھ گیا۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: شعبہ اور سفیان' قیس کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں' جبکہ یحییٰ اور ابن مہدی اُس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے' عبدالرحمٰن نے پہلے اس سے حدیث روایت کی تھی لیکن پھر اس سے رُک گئے تھے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: قیس نے میرے ساتھ ابوحصین کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا' تو میں نے یہ آرزو کی کہ کاش یہ گھر مجھ پر اور اُس پر گر جائے اور ہم مر جائیں' کیونکہ اُس نے میرے سامنے بہت سی عجیب وغریب روایات نقل کی تھیں۔

محمد بن ابوعدی اپنی سند کے ساتھ خالد بن سعد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

كان ابو مسعود يكره النهبة في العرس.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ شادی کی رات منہ دکھائی میں کچھ دینے کو مکروہ قرار دیتے تھے''۔

جبکہ یزید بن ہارون نے قیس کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا لقي الرجل اخاه فصافحه وضعت خطاياهما على رؤسهما فتتحات كما يتحات ورق الشجرة اذا يبس.

''جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرے اور اُس سے مصافحہ کرے تو اُن دونوں کی خطائیں اُن کے سر سے گر جاتی

ہیں اور یوں جھڑتی ہیں' جیسے خشک ہوکر درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔
یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے' اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:
كان على الحسن والحسين تعويذتان حشوهما من زغب جناح جبرائيل عليه السلام.
''حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تعویذ پہنا کرتے تھے' جس کے اندر حضرت جبریل علیہ السلام کے پَر کے بال تھے''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے اور اسے کدیمی نے خلاد سے نقل کیا ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يشير باصبعه فى الصلاة، فاذا قضاها ؛ قال: اللهم انى اسالك (من) الخير كله، ما علمت منه وما لم اعلم، واعوذ بك من الشر كله ما علمت منه وما لم اعلم.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران انگلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے' جب آپ نماز مکمل کر لیتے تھے' تو یہ دعا مانگتے تھے:
''اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' خواہ وہ میرے علم میں ہو' یا میرے علم میں نہ ہو' اور میں ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' خواہ مجھے اس کا علم ہو یا مجھے اس کا علم نہ ہو''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے:
جاء ت بنت خالد بن سنان الى النبى صلى الله عليه وسلم فبسط لها ثوبه، وقال مرحبا بابنة نبى ضيعه قومه.
''خالد بن سنان کی صاحبزادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے اپنی چادر کو بچھا دیا اور فرمایا: اُس نبی کی صاحبزادی کو خوش آمدید! جس کی قوم نے اُنہیں ضائع کر دیا تھا''۔
ابن عدی نے اس کے حالات نقل کیے ہیں اور پھر یہ کہا ہے: میں نے جو روایات ذکر کی ہیں' قیس سے اس کے علاوہ بھی روایات منقول ہیں اور اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں' تاہم اس کے بارے میں قول وہی ہے' جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوالحسن بن القطان کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ابن ابولیلیٰ اور شریک کی طرح کا ضعیف ہے' کیونکہ اس میں حافظہ کی خرابی اُس وقت لاحق ہوئی تھی' جب یہ قاضی بنا تھا' جس طرح اُن دونوں کو (قاضی بننے کے بعد) حافظہ کی خرابی لاحق ہوگئی تھی۔
محمد بن عبید بیان کرتے ہیں: اس کا معاملہ ٹھیک رہا تھا' یہاں تک کہ جب یہ قاضی بنا اور اس نے ایک شخص کو قتل کروا دیا' تو معاملہ خراب ہوا۔

ساجی نے یہ بات ذکر کی ہے: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس کا ایک بیٹا تھا جو مسعر' سفیان اور متقدمین کی احادیث لے کر اپنے والد کی حدیث میں شامل کر دیتا تھا اور اسے اس بات کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ اوسط'' میں ابوداؤد کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے کہ قیس کی روایات اس کے بیٹے کے حوالے سے نقل ہوتی تھیں' جو لوگوں کی حدیث لیتا تھا اور اُسے قیس کی کتاب کے اندر داخل کر دیتا تھا' اور قیس کو اس بات کا پتا نہیں چلتا تھا۔

ابو ولید بیان کرتے ہیں: میں نے قیس کے حوالے سے چھ ہزار روایات نقل کی ہیں۔ عفان کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 167 یا 168 ہجری میں ہوا' جبکہ اس کا سماع 210ھ کے بعد کا ہے۔

۶۹۱۸- قیس بن رومی (ق)

اس نے علقمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ سلیمان بن یسیر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۶۹۱۹- قیس بن زید

یہ اہلِ مصر کا قاضی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۹۲۰- قیس بن سالم

اس نے حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی اور اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۶۹۲۱- قیس بن سعد (م، د، س، ق)

یہ عطاء کے بعد اہلِ مکہ کا مفتی تھا' یہ ثقہ اور فقیہ ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے لیکن اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس نے طاؤس اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے جریر بن حازم' حماد بن زید اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 119 ہجری میں ہوا۔

۶۹۲۲- قیس بن طلق (عو) بن علی حنفی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق یحییٰ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ عثمان بن سعید نے یحییٰ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ ''ثقہ'' ہے۔ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد اور امام ابو زرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں حضرات نے یہی کہا: یہ اُن افراد میں شامل نہیں ہے' جن کے ذریعہ حجت قائم کی جائے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ بات اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کی نقل کردہ روایت حسن ہوگی' صحیح نہیں ہوگی۔

۶۹۲۳- قیس بن عبایہ (عو)

اس نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے روایت نقل کی ہے' یہ صدوق ہے' اس کے بارے میں کسی دلیل کے بغیر

کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایوب' جریری اور ایک گروہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۲۴- قیس بن عبدالرحمٰن

اس نے ضحاک بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ انصاری کا صاحبزادہ ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے سعد بن ابراہیم سے نقل کی ہیں' جبکہ اس سے موسیٰ بن عبیدہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس روایت کا مدار موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی پر ہے' اور یہ راوی واہی ہے۔

۶۹۲۵- قیس بن کعب

اس نے معن بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔

۶۹۲۶- قیس بن مسلم مذحجی

اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس سے صرف اسماعیل بن عبیداللہ بن ابومہاجر نے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۲۷- قیس بن میناء

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
علی وصیی. ''علی' میرا وصی ہے''۔
یہ روایت جھوٹی ہے' اس روایت کو عبدالعزیز بن خطاب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کیا ہے:
وصیی علی بن ابی طالب. ''میرا وصی' علی ابن ابی طالب ہے''۔

۶۹۲۸- قیس بن ہبار (س)

یا شاید قیس بن ہمام' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' سلیمان تیمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۲۹- قیس عبدی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے بیٹے اسود بن قیس کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۶۹۳۰- قیس مدنی (س)

اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس سے اس کے بیٹے محمد بن قیس کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں

کی۔

۶۹۳۱- قیس ابوعمارہ (ق) فارسی

اس نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت نقل کی ہے۔امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

یا رسول اللّٰه من اولی الناس بشفاعتك ؟ قال: اصحاب لا اله الا اللّٰه .

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے لوگ''۔

حرف الکاف

(کادح)

۶۹۳۲- کادح بن جعفر

اس نے عبداللہ بن لہیعہ سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور بھٹکا ہوا ہے' امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ ایک نیک' بھلائی والا اور فاضل شخص ہے۔

۶۹۳۳- کادح بن رحمت الزاہد

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' ازدی اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ جھوٹا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور اس کی کنیت ابورحمت ہے' خطابی بیان کرتے ہیں: کادح' جریر رازی کے پاس میرا ساتھی تھا' ہم ساٹھ دن تک اکٹھے رہے تھے' میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا کہ اس نے رات کے وقت یا دن کے وقت اپنا پہلو زمین پر رکھا ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

رایت علی باب الجنة مکتوبا: لا اله الا الله، محمد رسول الله، علی اخو رسول الله.

''میں نے جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے رسول کا بھائی ہے)''۔

یہ روایت موضوع ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ابو بکر وزیری، والقائم فی امتی من بعدی، وعمر حبیبی ینطق علی لسانی، وعثمان منی، وعلی اخی وصاحب لوائی.

''ابوبکر میرا وزیر ہے اور میرے بعد میری اُمت کے اُمور کا نگران ہوگا' عمر میرا دوست ہے' جو میری زبان کے مطابق کلام کرتا ہے' عثمان مجھ سے ہے اور علی میرا بھائی ہے اور میرے جھنڈے کو اُٹھانے والا شخص ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حفظنی فی اصحابی ورد علی حوضی، ومن لم یحفظنی فیهم لم یرنی الا من بعید.

''جو شخص میرے اصحاب کے معاملہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرے گا' وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو اس حوالے سے حفاظت نہیں کرے گا' وہ مجھے صرف دُور سے دیکھ سکے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من امر بالمعروف ونهى عن المنكر فهو خليفة الله فى ارضه وخليفة كتابه ورسوله.

''جو شخص نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کا بھی خلیفہ ہے''۔

(کامل)

۶۹۳۴- کامل بن طلحہ جحدری

یہ ایک مشہور بزرگ ہے بغوی اور دیگر بہت سے لوگوں نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابوحاتم اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے کسی دلیل کی بنیاد پر اسے پرے کیا ہو اس کی نقل کردہ حدیث مقارب ہے۔

سعید بن عمرو برذعی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ کو سنا' انہوں نے کامل بن طلحہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: یحییٰ بن اکثم نے اسے مارا تھا اور ایک گواہی کے سلسلے میں اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا تھا' تو اس کا سامان ضائع ہو گیا تھا' لیکن یہ چیز بھی اسے سماع سے نہیں روک سکی تھی۔

میں یہ کہتا ہوں: اس کی پیدائش 145 ہجری میں ہوئی تھی' یہ بصرہ کا رہنے والا تھا اور اس کی کنیت ابویحییٰ تھی۔ اس نے ابواشہب عطاردی' حماد بن سلم' فضال بن جبیر تابعی' مبارک بن فضالہ' لیث' ابن لہیعہ' امام مالک' مہدی بن میمون سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ اس سے مطین' امام ابویعلیٰ' بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں اس کا بہت بڑا حلقہ دیکھا ہے' میرے نزدیک یہ ''ثقہ'' ہے۔ یہ روایت ابوحسن میمونی نے امام احمد سے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے اس کی کتابیں ایک طرف رکھ دی تھیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے مخلصات کی ابتداء میں کچھ روایات مجھ تک پہنچی تھیں' اس کا انتقال 231 ہجری میں ہوا۔

۶۹۳۵- کامل بن العلاء (د، ت، ق)' ابوالعلاء سعدی کوفی

اس نے ابوصالح سمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ اسانید کو الٹ پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا' جس کا اسے پتا بھی نہیں چلتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين: اللهم اغفر لى وارحمنى، وعافنى

وارزقني، وانصرني واجبرني.

''نبی اکرم ﷺ دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تُو میری مغفرت کردے' مجھ پر رحم کر' مجھے عافیت نصیب کر' مجھے رزق عطا کر' میری مدد کر اور مجھے زبردست رہنے دے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اختفى ميتا - يعني نبشه - فكانما قتله.

''جو شخص مردار کو پوشیدہ رکھے جس شخص نے میت کو ننگا کیا یعنی کفن چوری کیا' تو اُس نے گویا اُسے قتل کیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بينما نحن جلوس مع النبي صلى الله عليه وسلم اذا اقبلت امراة عريانة، فتغير وجه النبي صلى الله عليه وسلم وغمض عينيه، فقام اليها رجل فالقى عليها ثوبا وضمها الى نفسه، فقال بعضهم: احسبها امراته، فقال عليه الصلاة والصلاة: احسبها غيرى، ان الله كتب الغيرة على النساء، وكتب الجهاد على الرجال، فمن صبر منهن ايمانا واحتسابا كان له مثل اجر شهيد.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک عورت آ گئی (جس کے جسم پر لباس کم تھا)' نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک تبدیل ہوگیا' آپ نے اپنی آنکھیں جھکا لیں' ایک شخص اُس کی طرف کھڑا ہوا اور اُس نے اس کے جسم پر اپنا کپڑا ڈال دیا اور اُسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ تو بعض حضرات نے یہ کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ عورت اس شخص کی بیوی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ اس کی بیوی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خواتین پر شرم وحیاء لازم کی ہے اور مردوں پر جہاد لازم کیا ہے' تو اُن میں سے جو خواتین ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے صبر سے کام لیں گی' اُنہیں شہید کا سا اجر ملے گا''۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن کو کبھی بھی کامل ابوالعلاء کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم العشاء والحسن والحسين يثبان على ظهره، فاذا ركع او سجد وضعهما، واذا قام رفعهما ... الحديث.

''ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو اُس وقت بچے تھے) وہ آپ کی پشت پر چڑھ جاتے تھے' تو جب آپ ﷺ رکوع یا سجدے میں جاتے' تو اُنہیں زمین پر کھڑا کر دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو اُنہیں اُٹھا لیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عهد الى النبي صلى الله عليه وسلم (الامي) ان الامة ستغدر بك.

''نبی اکرم ﷺ سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ آپ کی اُمت کو آپ کے حوالے سے معذور قرار دیا جائے گا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

عمر امتی ما بین الستین الی السبعین.

''میری اُمت کی عمریں ساٹھ سال سے ستر سال کے درمیان ہوں گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تعوذوا باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان.

''ستر ہجری (والی دہائی) کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللہ، الولید بن الولید قد مات وھو صبی، فکیف ابکی علیہ ؟ قال: قولی : ابکی الولید بن الولید * بن الولید بن المغیرہ ابکی الولید بن الولید * بن الولید فتی العشیرہ.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ولید بن ولید کا انتقال ہو گیا ہے' وہ بچہ ہی ہے' میں اُس پر کیسے روؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو''میں ولید بن ولید پر روتی ہوں' جو ولید بن مغیرہ کا بیٹا ہے' میں ولید بن ولید پر روتی ہوں جو ولید کا بیٹا ہے' جو اپنے قبیلہ کا جوان تھا''۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ ''الکامل'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں نے متقدمین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا' البتہ اس کی بعض روایات میں کچھ منکر چیزیں ہیں' لیکن اس کے ہمراہ میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 160 ہجری کے قریب ہوا تھا۔

۶۹۳۶- کثیر بن اسماعیل نواء (ت) 'ابواسماعیل

اس نے عطیہ عوفی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن فضیل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ انتہاء پسند شیعہ تھا۔ امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ تشیع میں افراط کا شکار تھا۔ سعدی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا شخص تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لکل نبی سبعۃ نجباء ... الحدیث. ''ہر نبی کے سات نجیب ہوتے ہیں'' الحدیث۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یکون بعدی قوم من امتی یسمون الرافضۃ یرفضون الاسلام.

''میرے بعد میری اُمت میں ایک گروہ ہوگا' جس کا نام رافضہ ہوگا' وہ لوگ اسلام کو پرے کر دیں گے''۔

۶۹۳۷- کثیر بن حبیب لیثی

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو خلیفہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لكل نبي منبرا من نور، وان لعلي اطولها وانورها، فينادي مناد اين النبي الامي ؟ فيقول الانبياء : كلنا نبي امي، فيقال: اين النبي الامي العربي ؟ قال: فيقوم محمد صلى الله عليه وسلم حتى ياتي باب الجنة فيقرعه فتفتح له فيدخل، فيتجلى له الرب عزوجل ولم يتجل لنبي قط قبله فيخر له ساجدا.

''ہر نبی کے لیے نور سے بنا ہوا ایک منبر ہوگا اور علی کا منبر اُن سے زیادہ طویل اور زیادہ نورانی ہوگا' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اُمّی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کہیں گے: ہم میں سے ہر ایک اُمّی نبی ہے' تو یہ کہا جائے گا: عرب سے تعلق رکھنے والے اُمّی نبی کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے' یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اُسے کھٹکھٹائیں گے' تو آپ کے لیے دروازہ کھولا جائے گا تو آپ اندر تشریف لے جائیں گے' آپ کے سامنے آپ کا پروردگار تجلی کرے گا' حالانکہ اُس نے اس سے پہلے' کسی نبی کے سامنے تجلی نہیں کی ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے سامنے سجدہ میں چلے جائیں گے''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور ابو نعیم سے منقول ہے۔

۶۹۳۸- کثیر بن حبیب

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے صلت بن مسعود نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے' شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۶۹۳۹- کثیر بن حبیش

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے کثیر بن خنیش کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کچھ اُلجھن ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۹۴۰- کثیر بن حمیر اصم

یہ موسیٰ بن ایوب نصیبی کا استاد ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۶۹۴۱- کثیر بن ربیع سلمی

یہ بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی' پھر انہوں نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے جو زہری کے حوالے

سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بنوسلیم کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ محمد بن بدر ملطی نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی حالت مجہول ہے۔

۶۹۴۲- کثیر بن زاذان (ت،ق)

اس نے عاصم بن ضمرہ سے روایت نقل کی ہے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے۔ امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حفص بن سلیمان غاضری حماد بن واقد اور "رے" کے قاضی عنبسہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۶۹۴۳- کثیر بن زیاد (د،ت،ق)

یہ بلخ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید نے روایت نقل کی ہے۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ پھر ابوسہل برسانی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اصل میں بصرہ کا رہنے والا تھا لیکن پھر اس نے بلخ اور پھر سمرقند میں رہائش اختیار کی۔ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے اجتناب کرنا مستحب ہے یہی وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت النفساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تقعد اربعين يوما ... الحديث.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نفاس والی خواتین چالیس دن تک بیٹھی رہتی تھیں"۔

اس روایت کو زہیر بن معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے یحییٰ بن معین امام ابوحاتم اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

۶۹۴۴- کثیر بن زید (د،ت،ق) اسلمی مدنی

اس نے سعید مقبری سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن دورقی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ صالح ہے لیکن قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تتمنوا الموت، فان هول المطلع شديد، وان من السعادة ان يطيل الله عمر العبد ويرزقه الانابة.

"موت کی آرزو نہ کرو کیونکہ موت کی ہولناکی بہت شدید ہوتی ہے سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی عمر طویل کر دے اور اُسے اپنی فرمانبرداری عطا کرے"۔

اس روایت کو امام بزار نے اپنی "مسند" میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تتمنوا الموت فان هول المطلع شديد.

"تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو' کیونکہ موت کا سامنا کرنا انتہائی شدید ہے"۔

اس کے منکر ہونے کے باوجود بھی اس میں علت پائی جاتی ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب حديثه.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا کہ آپ کی حدیث کو نوٹ کیا جائے"۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں کثیر کی نقل کردہ حدیث میں حرج نہیں سمجھتا۔

۶۹۴۵- کثیر بن سائب (س)

یہ تابعی ہے اور حجاز کا رہنے والا ہے۔ عمارہ بن خزیمہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے اور اس کی تحقیق نہیں ہو سکی کہ یہ کون ہے؟

۶۹۴۶- کثیر بن سلیم (ق) ضبی بصری مدائنی' ابوسلمہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ضحاک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے لیث کے سیکرٹری ابوصالح' احمد بن یونس' جبارہ' ابن ابوشوارب اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی اور ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ ابن حبان کو اس کے بارے میں وہم ہوا اور اُنہوں نے یہ کہا: کثیر بن عبداللہ نامی یہ راوی ابلہ کا رہنے والا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: کثیر بن سلیم کا تعلق اہل کوفہ سے ہے' اُنہوں نے تو اسی طرح کہا ہے' لیکن بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ بصری ہے جس نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابو ہشام ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: کثیر ابو ہشام کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ کثیر بن سلیم ہے' جس نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اور یہ منکر الحدیث ہے۔

احمد بن یونس کہتے ہیں: کثیر ابوسلمہ ایک بزرگ ہے' جس سے میری مدائن میں ملاقات ہوئی تھی۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من احب ان يكثر خير بيته فليتوضا اذا حضر غداؤه، واذا رفع.

"جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اُس کے گھر میں بھلائی کی کثرت ہو' تو جب کھانا سامنے آئے تو اسے وضو کر لینا چاہیے اور جب کھانا اُٹھا لیا جائے (یعنی جب کھانا کھا کر فارغ ہو جائے) تو اُس وقت بھی وضو کرنا چاہیے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما مررت بملا من الملائكة الا قالوا: مر امتك بالحجامة.

''میں جب بھی فرشتوں کے کسی گروہ کے پاس سے گزرا' تو انہوں نے یہی کہا: آپ اپنی اُمت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان نبى الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى مسح بيده على راسه، ويقول: بسم الله الذى لا اله غيره، اللهم اذهب عنى الهم والحزن.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ کر یہ پڑھتے تھے:

''اُس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اے اللہ! مجھ سے شدید غم اور تکلیف کو دور کر دے''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 170 ہجری کے بعد ہوا۔

۶۹۴۷- کثیر بن شنظیر (خ، م، د، ت، س)

اس نے مجاہد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ نضر بن شمیل مازنی کہتے ہیں: کثیر بن شنظیر ہم میں سے ہے اور ابوعمرو بن العلاء ہمارا چچازاد ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

انما الربا فى النسيئة. ''سود اُدھار میں ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة ... الحديث. ''علم حاصل کرنا فرض ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کے بارے میں مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی۔

۶۹۴۸- کثیر بن عبداللہ' ابوہاشم ابلی ناجی الوشاء

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: کثیر ابوہاشم ابلی' متروک الحدیث ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن حبان اس طرف گئے ہیں کہ یہ اور کثیر بن سلیم ایک ہی شخص ہیں اور یہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: کثیر بن عبداللہ منکر الحدیث ہے اور متروک ہونے سے مشابہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قتیبہ' بشر بن ولید' اسحاق بن ابواسرائیل اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 170 ہجری کے بعد ہوا تھا۔ اور میرے خیال میں اس کی روایات زیادہ منکر نہیں ہیں' ابن عدی نے اس کے حوالے سے دس روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: اس کی روایات میں سے بعض ایسی ہیں' جو محفوظ نہیں ہیں۔

۶۹۴۹- کثیر بن عبداللہ (د، ت، ق) بن عمرو بن عوف بن زید مزنی مدنی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اور محمد بن کعب اور نافع سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے معن' قعنبی' اسماعیل بن ابواویس اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام شافعی اور امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ جھوٹ کے ارکان میں سے ایک ہے' امام احمد نے اس کی حدیث کو مسترد کر دیا تھا۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متین ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ مطرف بن عبداللہ مدنی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے' یہ بہت زیادہ بحث کرتا تھا' محدثین میں سے کسی نے بھی اس سے استفادہ نہیں کیا۔ ابن عمران قاضی نے اس سے کہا تھا: اے کثیر! تم ایک ایسے شخص ہو' تم اُس چیز کے بارے میں بہت بحث کرتے ہو جس کا تمہیں پتا ہی نہیں ہے' اور تم اُس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے پاس نہیں ہے اور جو چیز تمہارے پاس ہے وہ واضح ہے' تو تم میرے قریب نہ آنا' کیونکہ میں اتنا فارغ نہیں ہوں کہ باطل لوگوں کے ساتھ اُلجھا رہوں۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا سے ایک موضوع نسخہ منقول ہے' جہاں تک امام ترمذی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کی یہ روایت نقل کی ہے:

الصلح جائز بين المسلمين. "مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے"۔

امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' لیکن علماء نے امام ترمذی کے صحیح قرار دینے پر اعتماد نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن ابواویس کہتے ہیں: میں نے اس سے 158 ہجری میں اور اس کے بعد سماع کیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قد افلح من تزكى. "(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے تزکیہ کر لیا"۔

یہ کہتا ہے: اس سے مراد صدقۂ فطر ادا کرنا ہے' اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اتقوا زلة العالم وانتظروا فيئته. "عالم کی پھسلن سے بچو اور اُس کے رجوع' توبہ کا انتظار کرو"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اول غزاة غزاها الابواء ، حتى اذا كنا بالروحاء نزل بعرق الظبية فصلى، ثم قال: اسم هذا الجبل رحمة : جبل من جبال الجنة، اللهم بارك فيه وبارك لاهله فيه. ثم قال: للروحاء هذه سجاسج (وانها) واد من اودية الجنة. لقد صلى في هذا المسجد قبلي سبعون نبيا. ولقد مر به موسى عليه عباء تان قطوانيتان على ناقة ورقاء في سبعين الفا من بني اسرائيل حاجين البيت، ولا تقوم الساعة حتى يمر بها عيسى عبد الله ورسوله حاجا او معتمرا.

''ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جو پہلا غزوہ کیا' وہ ابواء کے مقام پر ہوا' یہاں تک کہ جب ہم روحاء کے مقام پر پہنچے' تو نبی اکرم ﷺ نے عرق ظبیہ کے مقام پر پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پہاڑ کا نام رحمت ہے اور یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک ہے' اے اللہ! اس پہاڑ میں برکت نازل کر اور یہاں کے رہنے والوں میں برکت نازل کر۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس روحاء کے متعلق فرمایا کہ یہ معتدل ہے (یعنی نہ گرم ہے اور نہ سرد) ہیں اور یہ جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے' اس کی مسجد میں' مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نماز ادا کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہاں سے گزرے تھے' اُنہوں نے دو قطوانی عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ خاکستری رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار تھے' اُن کے ہمراہ بنی اسرائیل کے ستر ہزار افراد تھے اور یہ لوگ بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے یہاں سے گزرے تھے اور قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک اللہ کے بندے اور اُس کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ کرنے کے لیے یہاں سے نہیں گزریں گے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

لا تذهب نفسي حتى يكون رابطة من المسلمين يقولان يا علي. قال: لبيك يا رسول الله.قال: اعلم انكم ستقاتلون بني الاصفر او يقاتلهم من بعدكم من المؤمنين حتى يفتح الله عليهم قسطنطينية ورومية بالتسبيح والتكبير، فيهدم حصنها، فيصيبون مالا عظيما، حتى انهم يقتسمون الاترسة، ثم يصرخ صارخ باهل الاسلام، الدجال في بلادكم..الحديث بطوله.

''میری جان اُس وقت تک رخصت نہیں ہوگی' جب تک مسلمان ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کے لیے ''یا علی'' نہیں کہیں گے۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بنو اصفر سے جنگ کرو گے' یا تمہارے بعد والے مؤمنین اُن سے جنگ کریں گے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لیے قسطنطنیہ اور رومیہ کو فتح کر دے گا جو تسبیح اور تکبیر کے ہمراہ ہوگا' پھر اُن لوگوں کا قلعہ منہدم ہو جائے گا اور مسلمانوں کو بہت سا مال حاصل ہوگا' یہاں تک کہ وہ آپس میں ڈھالیں تقسیم کریں گے' پھر اہل اسلام میں سے ایک شخص پکار کر یہ کہے گا: تمہارے علاقوں میں دجال آ گیا ہے'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے اس کے جدامجد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في المسجد فسمع كلاما من زاوية، فاذا هو بقائل يقول: اللهم اعني على ما ينجيني مما خوفتني.فقال النبي صلى الله عليه وسلم: الا تضم اليها اختها ؟ فقال الرجل: اللهم ارزقني شوق الصادقين الي ما شوقتهم اليه.فقال النبي صلى الله عليه وسلم لانس بن مالك: اذهب اليه يا انس فقل: يقول لك رسول الله استغفر لي.فبلغه ، فقال الرجل: يا انس، انت رسول رسول الله الي.فرجع فاستثبته.فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قل له: اذهب، فقل

لرسول الله صلى الله عليه وسلم: فضلك على الانبياء مثل ما فضل به رمضان على الشهور، وفضل امتك على الامم مثل ما فضل يوم الجمعة على سائر الايام، فذهبوا ينظرون فاذا هو الخضر عليه السلام.

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں موجود تھے' آپ نے ایک کنارے سے ایک کلام سنا تو وہاں ایک شخص یہ کہہ رہا تھا:
''اے اللہ! اُس چیز کے بارے میں میری مدد کر جو مجھے نجات دیتی ہے اور اُس چیز کے مقابلے میں مدد کر جو مجھے خوف میں مبتلا کرتی ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے بعد کوئی اور جملہ نہیں کہو گے؟ اُس شخص نے یہ دعا کی:
''اے اللہ! تُو مجھے سچے لوگوں کا شوق عطا کر دے! جو شوق تُو نے اُن لوگوں کو عطا کیا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! تم اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم میرے لیے دعائے مغفرت کرو۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ اُس تک پہنچے تو اُس نے کہا: اے انس! تم اللہ کے رسول کے پیغام رساں بن کر میرے پاس آئے ہو! تم واپس چلے جاؤ اور دوبارہ اس بات کے بارے میں معلوم کرو۔ پھر اس نے کہا: تم جاؤ اور اللہ کے رسول سے کہو کہ آپ کو تمام انبیاء پر وہی فضیلت حاصل ہے جو رمضان کو دیگر تمام مہینوں پر حاصل ہے اور آپ کی اُمت کو دیگر تمام اُمتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو جمعہ کے دن کو دیگر تمام دنوں پر حاصل ہے۔ جب اُن لوگوں نے جا کر دیکھا' تو وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے''۔

۶۹۵۰- کثیر بن عبداللہ یشکری

اس نے حسن بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسلم بن ابراہیم نے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

امام مسلم نے اس کے حوالے سے حسن کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاثة فى ظل العرش: القرآن، والرحم، والامانة.

''تین چیزیں عرش کے نیچے ہیں: قرآن' رشتہ داری اور امانت''۔

۶۹۵۱- کثیر بن عبدالرحمٰن عامری

یہ کثیر بن ابوکثیر ہے' جس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بہت زیادہ اذان دیا کرتا تھا اور یہ ضعیف ہے' یہ بات ازدی اور عقیلی نے بیان کی ہے۔

۶۹۵۲- کثیر بن قلیب (د) مصری

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حارث بن یزید حضرمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۵۳- کثیر بن قیس (ق)

یہ تابعی ہے جس کا ذکر "د" سے شروع ہونے والے ناموں میں ہو چکا ہے امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۹۵۴- کثیر بن کثیر

اس نے ربعی بن حراش سے روایات نقل کی ہیں' ابوزکریا یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ ابوحاتم نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۶۹۵۵- کثیر بن محمد عجلی

ابوسعید اشج نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ "مجہول" ہے۔

۶۹۵۶- کثیر بن مروان' ابومحمد فہری مقدسی

محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس نے ابراہیم بن ابوعبلہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ فسوی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كفى بالمرء اثما ان يشار اليه بالاصابع. قالوا: يا رسول الله، وان كان خيرا! قال: وان كان خيرا، فهي مزلة الا من رحم الله، وان كان شرا فهو شر.

"آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اُس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر اُس میں بھلائی موجود ہو تو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اُس میں بھلائی موجود ہوگی' تو یہ اُسے پھسلا دے گی' ماسوائے اُس شخص کے' جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے! اور اگر اُس میں بُرائی موجود ہوگی تو یہ زیادہ بُری بات ہے"۔

کثیر کے حوالے سے حسن بن عرفہ اور محمد بن صباح نے روایات نقل کی ہیں' اور اس کے بیٹے محمد بن کثیر کے حوالے سے ابوقاسم بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۵۷- کثیر بن معبد قیسی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۹۵۸- کثیر بن یحییٰ بن کثیر

یہ بصری کا شاگرد ہے اور شیعہ ہے۔ عباس عنبری نے لوگوں کو اس سے استفادہ کرنے سے روک دیا تھا' ازدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں' پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے اس قول کے طور پر نقل کی ہے:

ولی ابو بکر رضی اللہ عنہ وکنت احق الناس بالخلافۃ.

''ابوبکر خلیفہ بنے' حالانکہ خلافت کا سب سے زیادہ حق دار میں تھا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوعوانہ کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے اور مجھے اُس شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اس روایت کو کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۶۹۵۹- کثیر نواء

یہ شیعہ ہے اور ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۶۹۶۰- کثیر (د،ت،س)

جو حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کا غلام ہے' ابن حزم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے' بعض ائمہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

(کدیر)

۶۹۶۱- کدیر ضبی

یہ ابواسحاق کا استاد ہے' بعض محدثین نے انہیں صحابی قرار دیا ہے' ابوحاتم نے انہیں قوی قرار دیا ہے' امام ابخاری اور امام نسائی نے انہیں ضعیف کہا ہے' یہ غالی شیعہ تھے۔ سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے کدیر ضبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ.قال: قل العدل، واعط الفضل.قال: لا اطیق.قال: فاطعم الطعام، وافش السلام.قال: لا اطیق ذلک.قال: ھل لک من ابل، انظر بعیرا وسقاء ، ثم انظر اھل بیت لا یشربون الماء الا غبا فاسقھم، فانہ لعلہ لا ینفق بعیرک ولا یتخرق سقاؤک حتی تجب لک الجنۃ.

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انصاف کے مطابق بات کہو اور اضافی چیز کو صدقہ کر دو۔ اُس نے عرض کی: میں یہ نہیں کر سکتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ۔ اُس نے عرض کی: میں یہ بھی نہیں کر سکتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ تم اونٹ اور مشکیزے کو دیکھو اور پھر اُن گھر والوں کو دیکھو' جنہیں پانی وقفے سے ملتا ہے' اُنہیں پانی پلاؤ' ہو سکتا ہے کہ تمہارے اونٹ کے فروخت ہونے سے پہلے' یا تمہارے مشکیزے کے تھک جانے سے پہلے' جنت تمہارے لیے واجب ہو جائے''۔

اس راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان من وراء کم امورا متماحلة ردحا وبلاء مکلحا مبلحا .

''اس سے پیچھے کچھ ایسے اُمور ہوں گے' جو عظیم فتنہ اور سخت بلا وقحط مثالی ہوں گے''۔

سماک بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں کدیر ضبی کی عیادت کرنے کے لیے اُس کے پاس گیا تو اُس کی بیوی نے مجھ سے کہا: اس کے قریب ہو جاؤ' کیونکہ یہ نماز پڑھ رہا ہے' تو میں نے اُسے نماز کے دوران یہ پڑھتے ہوئے سنا: نبی اور وصی پر سلام ہو۔ تو میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اب مجھے نہیں دیکھے گا کہ میں تمہاری عیادت کرنے کے لیے آیا ہوں۔

(کردوس' کرز)

۶۹۶۲- کردوس بن قیس

یہ کوفہ کا قاضی تھا' اس کے حوالے سے ''سنن بیہقی'' میں ایک حدیث منقول ہے' جو عدالتی فیصلہ دینے کے بارے میں ہے۔ عبد الملک بن میسرہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۶۹۶۳- کرز تیمی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' حسن بن قیس اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(کریب' کرید)

۶۹۶۴- کریب بن طیب

یہ بقیہ کے مشائخ میں سے ایک ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۹۶۵- کرید بن رواحہ

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ حسان بن ابراہیم اور عبد الغفار بن عبد اللہ موصلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان ابن عباس یحدر سورة البقرة وهو جنب، ويقول: القرآن في جوفي.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جنابت کی حالت میں سورۂ بقرہ پڑھا کرتے تھے' وہ کہا کرتے تھے: قرآن میرے اندر موجود ہے''۔

(کریم' کعب)

۶۹۶۶- کریم

اس نے حارث اعور سے روایات نقل کی ہیں' ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے' اُنہوں نے اس کا نام کریم بن حارث ذکر کیا ہے۔ سعید بن منصور بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جو بھول کر روزہ کے دوران کچھ کھالینے والے کے بارے میں ہے:

قال: طعمة اطعمها الله اياه.

''تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: یہ وہ کھانا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے''۔

۶۹۶۷- کعب بن ذہل (د) ایادی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس سے تمام بن نجیح نے روایت نقل کی ہے' جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

۶۹۶۸- کعب بن عمرو بلخی

اس نے اسماعیل صفار سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے ابونرسی نے روایت نقل کی ہے' جو اس کے مشائخ میں سے ہے ابو بکر خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۶۹۶۹- کعب (ق، ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ ابو عامر ہے۔ یہ مدینی بزرگ ہے اور مجہول ہے۔ لیث بن ابوسلیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۷۰- کعب (ق)

اس نے اپنے آقا سعید بن عاص اموی سے روایت نقل کی ہے' جبکہ اس سے نبیہ بن وہب نے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۷۱- کعب' ابو معلیٰ

یہ حرمی بن عمارہ کا استاد ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔

(کلثوم)

۶۹۷۲- کلثوم بن اقمر وادعی

اس نے زر بن حبیش سے روایت نقل کی ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۶۹۷۳- کلثوم بن جبر (س)

اس نے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے ابوطفیل سے بھی سماع کیا ہے اس سے اس کے بیٹے ربیعہ دونوں حمادوں اور عبدالوارث نے روایات نقل کی ہیں، امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اخذ الله الميثاق من ظهر آدم، فاخرج من صلبه ذريته نثرهم بين يديه كالذر، ثم كلمهم، فقال: الست بربكم؟ قالوا: بلى، شهدنا ان تقولوا... الآيتين.

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے عہد لینے کا ارادہ کیا' تو اُن کی پشت سے اُن کی ذریت کو نکال کر اپنے سامنے یوں پھیلا دیا' جیسے کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں' پھر اُن سے کلام کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں'' اُس کے بعد دونوں آیتیں ہیں۔

امام حاکم نے اس کی مانند روایت ''مسند عمر'' میں بھی مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۶۹۷۴- کلثوم بن جوشن (ق)

اس نے ایوب اور ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

التاجر الصدوق الامين المسلم مع النبيين والصديقين والشهداء يوم القيامة.

''سچا اور امین مسلمان تاجر' قیامت کے دن انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا''۔

ابن حبان نے اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت ذکر نہیں کی اور اس کی سند عمدہ ہے اور اس کا معنیٰ بھی درست ہے۔ اور معیت سے مراد یہ نہیں ہے کہ درجہ میں بھی اُن کے ساتھ ہوگا۔

ومنه قوله تعالى: ومن يطع الله والرسول ... الآية.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے''۔

۶۹۷۵- کلثوم بن زیاد

یہ دمشق کا قاضی تھا' اس نے سلیمان بن حبیب سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۹۷۶- کلثوم بن محمد بن ابوسدرہ

اسحاق بن راہویہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔امام ابوحاتم فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: کلثوم حلبی نے عطاء خراسانی کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں اور دیگر راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں' جن کی متابعت نہیں کی۔یعقوب بن کعب' اسحاق خطلی اور ابوہمام نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ روایت نقل کی ہیں' جو مقارب الحال ہیں۔

۶۹۷۷- کلثوم بن مرثد کوفی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات بیان کیے ہیں۔یہ ''مجہول'' ہے۔

(کلاب،کلیب)

۶۹۷۸- کلاب بن تلید (س)

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' اسے ثقہ قرار دیا ہے۔عبداللہ بن مسلم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۷۹- کلاب بن علی (س)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے روایات نقل کی ہیں۔اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔یحییٰ بن ابوکثیر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۶۹۸۰- کلاب بن علی عامری

منصور بن معتمر نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ ''مجہول'' ہے۔(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ یہ پہلے والا راوی ہے۔

۶۹۸۱- کلیب بن ذہل (د) مصری

اس نے عبید بن جبر سے جبکہ اس سے صرف یزید بن ابوحبیب نے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۸۲- کلیب بن وائل (خ،د،ت) بکری

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' یہ مشہور ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔یہ کافی عرصہ تک زندہ رہا تھا' یہاں تک کہ جعفر بن عون نے بھی اس سے ملاقات کی تھی۔

۶۹۸۳- کلیب ابووائل

یہ منکر ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی قریش بن انس نے کلیب نامی اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے ہندوستان میں ایک پھول دیکھا اور اُس پھول میں سفید رنگ کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا۔

(کمیل کنانہ)

۶۹۸۴- کمیل بن زیاد نخعی

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھی ہے عباس بن ذریح اور عبدالرحمٰن بن زیاد نے اس سے روایات نقل کی ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ افراط کا شکار شخص تھا اور اس نے اُن کے حوالے سے معضل روایات نقل کی ہیں جو انتہائی منکر ہیں اس کی روایت سے بچا جائے گا اور اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن سعد اور یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۹۸۵- کنانہ بن جبلہ

اس نے براہیم بن طہمان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ سعدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۶۹۸۶- کنانہ بن عباس (د، ق) بن مرداس سلمی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عرفہ کے دن ذکر کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ابوولید طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا عشیة عرفة لامته بالمغفرة والرحمة، فاجابه انی قد فعلت الا ظلم بعضهم بعضا ... الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی اُمت کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا اور فرمایا: میں نے ایسا کر دیا ہے، البتہ اگر کسی نے دوسرے پر ظلم کیا ہوگا (تو اُس کا معاملہ مختلف ہے)''

(کہمس)

۶۹۸۷- کہمس بن حسن (ع) تمیمی بصری

یہ ایک نیک اور ثقہ بندہ ہے اس نے ابوطفیل یزید بن شخیر اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ قطان مقری اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور اس سے زیادہ ہے۔ اس کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی

ہے کہ یہ ایک دن اور ایک رات میں ایک ہزار رکعت ادا کرتا تھا۔ اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ اس کا ایک دینار گر گیا' یہ اُس کو تلاش کر رہا تھا' جب یہ اسے ملا تو اس نے اسے حاصل نہیں کیا' اور بولا: ہو سکتا ہے یہ کسی اور کا ہو۔ یہ چونے کا کام کرتا تھا۔ یحییٰ بن کثیر بصری کہتے ہیں: ایک دفعہ کہمس نے ایک درہم کے عوض آٹا خریدا اور اُسے کھالیا' جب کافی عرصہ گزر گیا تو پھر اُس نے اسے ماپا' تو یہ اُسی طرح تھا جس طرح اُس نے اسے رکھا تھا (یعنی وہ آٹا کم نہیں ہوتا تھا)۔

ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے یہ بات کہی ہے: یہ ضعیف ہے' ابوعباس نباتی نے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم ازدی نے یحییٰ کی طرف اس کی سند بیان نہیں کی ہے' تو اس بارے میں منقطع قول کا اعتبار نہیں کیا جائے' بطور خاص جب امام احمد نے کہمس کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ''ثقہ'' ہے اور ثقہ سے بھی زیادہ تھا۔

عثمان بن دحیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن دحیم نے اسے معدن سے حاصل کیا تھا' اس کے بارے میں نباتی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 149 ہجری میں ہوا۔

۶۹۸۸- کہمس بن منہال (خ- مقرونا)

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں' اس پر قدریہ فرقہ سے تعلق کا الزام ہے' اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے جس کی وجہ سے امام بخاری نے اس کا تذکرہ ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے اور وہ حدیث یہ ہے' جسے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن بيع السنين.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے بعد ادائیگی کی شرط والی بیع سے منع کیا ہے''۔

(کوثر)

۶۹۸۹- کوثر بن حکیم

اس نے عطاء اور مکحول سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفہ کا رہنے والا تھا' جس نے ''حلب'' میں رہائش اختیار کی تھی۔ مبشر بن اسماعیل اور ابونصر تمار نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں' یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے حلب میں ابومیمون احمد بن محمد بن میمون بن ابراہیم بن کوثر بن حکیم بن ابان بن عبداللہ بن عباس ہمدانی حلبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

تو اُس نے اپنے دادا کے دادا کوثر کا نسب یوں بیان کیا اور اُن کی کنیت ابومخلد بیان کی۔

امام احمد فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔ ہشیم' ابونصر تمار نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان ابا بكر بعث يزيد بن ابی سفيان الى الشام، فمشى معهم نحواً من ميلين، فقيل له: يا خليفة رسول الله، لو ركبت؟ قال: لا، انی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من اغبرت قدماه فی سبيل الله حرمهما الله على النار.

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابوسفیان کو شام بھیجا اور خود دو میل تک اُن لوگوں کے ساتھ چلتے ہوئے گئے' اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! اگر آپ سوار ہو جائیں تو یہ مناسب ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں پاؤں کے لیے جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما النجاة من هذا الامر؟ قال: شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس معاملہ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يوم القيامة اول يوم نظرت فيه عين الى الله عزوجل.

''قیامت کا دن' وہ پہلا دن ہوگا جس میں آنکھ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گی''۔

(کیسان)

۶۹۹۰- کیسان' ابوعمر

ایک قول کے مطابق یہ ابوعمر وقصار ہے' اس نے یزید بن بلال سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کیسان ابوعمر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ضعیف الحدیث ہے' اس راوی کے یزید بن بلال' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رايت راية على رضى الله عنه حمراء مكتوب فيها: محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا دیکھا ہے' وہ سرخ رنگ کا تھا اور اُس میں ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا''۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن ربیعہ' عبدالصمد بن نعمان اور عبیداللہ بن موسیٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' تاہم اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ اس راوی نے یزید بن بلال کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اوصی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا یغسلہ غیری، فانہ لا یری احد عورتی الا طمست عیناہ ... الحدیث.

''نبی اکرم ﷺ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو میرے علاوہ اور کوئی غسل نہ دے اور میری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھے' آنکھیں بند کر کے مجھے غسل دیا جائے''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے' اس راوی نے یزید بن بلال کے حوالے سے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا صمتم فاستاکوا بالغداۃ ولا تستاکوا بالعشی، فان الصائم اذا یبست شفتاہ کان لہ نور بین عینیہ یوم القیامۃ.

''جب تم لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہو تو صبح کے وقت مسواک کر لو اور شام کے وقت مسواک نہ کرو' کیونکہ روزہ دار شخص کے ہونٹ جب خشک ہو جاتے ہیں تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کا باعث ہو گی''۔

۶۹۹۱- کیسان' ابوبکر

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حرف اللام

(لقمان' لقیط)

۶۹۹۲- لقمان بن عامر (د،س)

یہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے' یہ صدوق ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۹۹۳- لقیط

اس نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گرمی میں روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۶۹۹۴- لقیط محاربی

یہ روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور رات کے وقت لکڑیاں اکٹھی کیا کرتا تھا۔ اس میں تشیع پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اس کی نسبت لوط کی طرف کی ہے اور شرقی بن قطامی کی طرف کی ہے۔

حافظ نے ان لوگوں پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا ہے: جو شخص روایات حاصل کرنا چاہتا ہو' وہ انہیں قتادہ' ابوعمرو بن العلاء' ابن جعدبہ' یونس بن حبیب' ابوعبیدہ' مسلمہ بن محارب' ابوعاصم نبیل' ابوعمر ضریر' خلاد بن زید' محمود بن حفص بن عائشہ' عبیداللہ بن محمد کے حوالے سے ابویقظان سے حاصل کرلے اور سحیم بن آدم سے حاصل کرلے' کیونکہ یہ لوگ مامون ہیں۔

(لمازہ' لہیعہ)

۶۹۹۵- لمازہ بن زبار (د،ت،ق)' ابوولید

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور واقعۂ جمل کے وقت موجود تھا' یہ ناصبی تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور یزید کی تعریفیں کیا کرتا تھا۔

۶۹۹۶- لہیعہ بن عقبہ (ق)

یہ عبداللہ کا والد ہے' اس کے بارے میں ازدی نے کلام کیا ہے' ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

(لوذان، لوط)

۶۹۹۷-لوذان بن سلیمان

یہ بقیہ کا استاد ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے اس نے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۹۸-لوط بن یحییٰ، ابومخنف

یہ روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے اور جلنے والا شخص ہے اس نے تاریخی روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے صعق بن زہیر جابر جعفی اور مجالد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مدائنی اور عبدالرحمٰن بن مغراء نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 170 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔

(لیث)

۶۹۹۹-لیث بن انس

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں یہ "مجہول" ہے ایک قول کے مطابق یہ قدریہ اور صفری فرقہ سے تعلق رکھتا تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۰۰۰-لیث بن حماد اصطخری

اس نے ابویوسف قاضی سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۰۰۱-لیث بن داؤد قیسی

اس نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے انتہائی منکر روایت نقل کی ہے جو ابن اعرابی کی "معجم" میں منقول ہے۔

۷۰۰۲-لیث بن سالم

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبید بن واقد نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۷۰۰۳-لیث بن ابوسلیم (عو،م- مقرونا) کوفی لیثی

یہ علماء میں سے ایک ہے امام احمد فرماتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے تاہم لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ اور

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن معین نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ سنت کا عالم تھا' محدثین نے اس حوالے سے اسے منکر قرار دیا ہے کہ اس نے عطاء' طاؤس اور مجاہد کو جمع کر دیا تھا اور یہی کافی ہے۔ عبدالوارث کہتے ہیں: یہ علم کا بڑا ماہر تھا۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: لیث سب سے زیادہ نمازیں پڑھنے والا اور نفلی روزے رکھنے والا شخص تھا اور جب یہ کسی چیز پر واقع ہوتا تھا تو پھر اسے چھوڑتا نہیں تھا۔ ابن شوذب نے لیث کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے کوفہ میں سب سے پہلے شیعوں کا زمانہ پایا ہے' وہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ' ابن علیہ' ابومعاویہ اور دوسرے لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن ادریس کہتے ہیں: میں جب بھی اس کے پاس بیٹھا تو میں نے اس سے ایسی بات سنی جو میں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو دیکھا کہ اُن کی کسی بھی شخص کے بارے میں رائے اتنی زیادہ بُری نہیں تھی جتنی لیث' محمد بن اسحاق اور ہمام کے بارے میں تھی' کوئی بھی شخص ان کے بارے میں اُن کی رائے تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: لیث' عطاء بن سائب سے زیادہ ضعیف تھا۔ مؤمل بن فضل کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث بن ابوسلیم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے اسے دیکھا ہوا ہے' یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' میں عام طور پر دن چڑھ جانے کے بعد اس کے پاس سے گزرتا تھا اور یہ اُس وقت مینار پر چڑھا ہوا' اذان دے رہا ہوتا تھا۔

اس راوی نے مجاہد اور عطاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُس شخص کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس نے روزہ کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا تھا: تم غلام آزاد کرو! اُس نے عرض کی: میں یہ نہیں کر سکتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قربانی کرو! اُس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو یہاں پر قربانی کرنے کا ذکر منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اتت امراة فقالت: یا رسول الله، ما حق الزوج علی زوجته ؟ قال: لا تمنعه نفسها، ولو کانت علی ظهر قتب، ولا تصوم الا باذنه الا الفریضة، فان فعلت لم یقبل منها .قالت: یا رسول الله، وما حق الزوج علی زوجته ؟ قال: لا تصدق بشیء من بیته الا باذنه، فان فعلت کان له الاجر وعلیها الوزر، ولا تخرج من بیته الا باذنه، فان فعلت لعنتها ملائکة الرحمة وملائکة الغضب حتی تموت او تتوب .قالت: یا نبی الله، وان کان لها ظالما ؟ قال: وان کان لها ظالما .قالت: والذی بعثك بالحق لا یملك علی احد بعد هذا ما عشت.

''ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ عورت اُسے اپنے پاس آنے سے روکے نہیں' خواہ وہ عورت اُس وقت اونٹ پر بیٹھی ہوئی ہو اور شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے' البتہ فرض روزہ رکھ سکتی ہے' اگر وہ عورت ایسا کرے گی (یعنی نفلی روزہ رکھے

گی) تو یہ اُس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا۔ اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ اپنے گھر میں سے اُس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ نہ کرے' اگر وہ عورت ایسا کرتی ہے' تو اُس مرد کو اجر ملے گا اور عورت کو گناہ ہوگا اور وہ عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے' اگر وہ ایسا کرے گی' تو رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اُس وقت تک اُس پر لعنت کرتے رہیں گے جب تک اُس کا انتقال نہیں ہو جاتا' یا وہ واپس نہیں آ جاتی۔ اُس خاتون نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر وہ شوہر اُس پر ظلم کرتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ مرد اُس پر ظلم کرتا ہو۔ اُس عورت نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اب جب تک میں زندہ رہوں گی میں کسی کے ساتھ شادی نہیں کروں گی''۔

اس روایت کو جریر نے لیث کے حوالے سے عطاء سے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز.

''حج کرنے والے' عمرہ کرنے والے' یا جنگ میں حصہ لینے والے کے علاوہ اور کوئی شخص سمندر کا سفر نہ کرے''۔

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق یہ نبی اکرم ﷺ سے ہی منقول ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من قال انا عالم فھو جاھل. ''جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں عالم ہوں تو درحقیقت وہ جاہل ہوتا ہے''۔

امام طبرانی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: ان فی امتی نیفا وسبعین داعیا الی النار، ولو شئت انباتکم باسمائھم واسماء آبائھم.

''نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میری اُمت میں ستر سے زیادہ لوگ جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے' اگر میں چاہوں تو تمہیں اُن کے نام اور اُن کے باپ داداؤں کے نام بھی بتا سکتا ہوں''۔

اس روایت کو تینوں راویوں نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے' عمار بن محمد نے لیث بن ابوسلیم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان بالیمن ماء یقال له زعاق، من شرب منه مات، فلما بعث النبی صلی اللہ علیه وسلم وجه الیه: ایھا الماء اسلم فقد اسلم الناس، فکان بعد ذلک من شرب منه حم ولا یموت.

''یمن میں ایک چشمہ تھا' جس کا نام زعاق تھا' جو شخص اُس میں سے پانی پی لیتا تھا وہ مر جاتا تھا' جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ نے اُس کی طرف پیغام بھیجا کہ اے پانی! تم سلامتی دو' تو لوگ سلامتی میں رہیں گے' اُس کے بعد جو شخص اُس میں سے پانی پیتا تھا' وہ زندہ رہتا تھا اور مرتا نہیں تھا''۔

یہ روایت حسن بن عرفہ نے اُس سے نقل کی ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من ولد له ثلاثة اولاد لم يسم احدهم محمدا فقد جهل.

''جس شخص کے تین بیٹے ہو جائیں اور اُس نے اُن میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھا ہو' تو اُس نے جہالت کا مظاہرہ کیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خياركم الينكم مناكب واكرمكم للنساء.

''تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے کندھے سب سے زیادہ نرم ہوں اور وہ عورتوں کی سب سے زیادہ عزت کرتے ہوں (یا عورتوں کے لیے سب سے زیادہ مہربان ہوں)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كان له امام فقراء ته له قراءة.

''جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو' تو امام کی قرأت ہی اُس کی قرأت ہو گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو ان رجلا صام لله يوما تطوعا ثم اعطى ملء الارض ذهبا لم يستوف ثوابه دون يوم الحساب.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دن کا نفلی روزہ رکھے اور پھر اُسے زمین جتنا سونا دیا جائے' تو بھی یہ چیز اُس کے ثواب کے برابر نہیں ہو سکے گی جو قیامت کے دن سے پہلے اُسے ملے گا''۔

ایک قول کے مطابق لیث نامی اس راوی کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔

۷۰۰۴-لیث بن سعد (ع) فہمی ابوالحارث

یہ جلیل القدر اہل علم اور ائمہ میں سے ایک ہیں اور کسی اختلاف کے بغیر ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شیوخ اور سماع کے بارے میں تساہل سے کام لیتے ہیں' ویسے یہ اہل معرفت ہیں۔ ابو ولید طیالسی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ لیث نے بکیر بن اشج کے حوالے سے مناولت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو اُنہوں نے اسے منکر قرار دیا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ لیث نے یہ بات کہی ہے کہ بکیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے' لیث نے بکیر سے تقریباً تیس احادیث کا سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اگر نباتی نے لیث کا تذکرہ ''الکامل'' پر اپنی ''تذییل'' میں نہ کیا ہوتا' تو میں بھی ان کا ذکر نہ کرتا' کیونکہ یہ امام مالک اور سفیان سے کم مرتبہ کے نہیں ہیں اور جہاں تک لیث میں موجود تساہل کا تعلق ہے' تو یہ بھی جواز کی دلیل ہے کیونکہ وہ پیشوا ہیں۔

۷۰۰۵-لیث بن سعد نصیبی

فخر علی نے اپنی سند کے ساتھ جعفر بن فضل جو مصر کا وزیر تھا' اُس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں لیث بن سعد نصیبی کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کروں گا کیونکہ وہ ضعیف ہے۔

۷۰۰۶ -لیث بن عمرو بن سام

امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۷۰۰۷ -لیث بن محمد موقری

۷۰۰۸ -لیث بن ابو مریم

امام نسائی فرماتے ہیں: یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) متروک ہیں۔

۷۰۰۹ -لیث بن ابو مساور

اس نے عبداللہ بن عمر عمری سے روایات نقل کی ہیں۔ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔